یار یاروں سے ہو نہ جدا

(ناول)

زینب خان

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زر نور بجو کتنے دن لگے گے آپ کو ایک پراٹھا بنانے میں؟ حد ہو گئی ہے آدھے گھنٹے سے میں انتظار کر رہا " ہوں مجال ہے جو آپ مجھے کچھ کھانے کو دے دے آج کیا آپ مجھے بھوکا ہی اسکول روانہ کرینگی ؟اور..اور بس یہ اپ کی لاسٹ ٹرائ ہے آپ نے اگر اس دفع بھی پراٹھے کو بیل کر توے پر نہ ڈالا تو میں ایسے ہی اسکول چلا جاؤ نگا اور مما سے بھی آپ کی شکایت کرونگا" بازل نے غصّے سے اپنی بڑی بہن کو دیکھا تھا جو آدھے گھنٹے سے چھولھے کے سامنے کھڑی پراٹھا بنانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی صدمے سے تو اس کا برا حال تھا کے اس کی اتنی قابل ہر کلاس میں ٹاپ کرنے والی بہن کھانا پکانا تو بہت دور کی بات ایک پراٹھا ٹھیک سے نہ بنا سکتی تھی "خاموش ہو جاؤ بازل میں کوشش تو کر رہی ہو نا ایک تو تمہاری وجہ سے مینے اپنی نیند خراب کی اوپر سے تم مجھے ہی باتے سنا رہے ہو" زر نور کا پارہ بھی ہائی ہونے لگا تھا ایک تو پراٹھا ٹھیک سے نہ بننے کا غم اپر سے بازل کے طعنے "رہنے دو بجو آپ سے نہیں ہو گا آپ مجھے بریڈ ور جیم ہی دے دو" بازل کی برداشت بھی اب جواب دے چکی تھی اس نے ناراضگی سے زر نور کو دیکھا "بس بس یہ لاسٹ ٹرائ ہے اگر اب بھی ٹھیک سے نہ بنا تو بے شک تم بریڈ ہی کھا لینا" زر نور نے اسے پچکارتے ہوئے کہا جو دونوں بازو سینے پر باندھے منہ پھولآے

ناراض سا کرسی پر بھیٹا تھا اس نے جلدی جلدی پراٹھا بیل کر احتیاط سے توے پر ڈالا اور تھوڑی ہی دیر میں جیسا تیسا بنا کر اس کے سامنے رکھا پراٹھے کو دیکھ کر تو بازل کی آنکھے باہر نکلنے کو تھی وہ کوئی تین چار نوک والا ٹیڑا میڑا سا نقشہ تھا کہی سے پورا جلا ہوا اور کہیں سے بلکل ہی کچا "یہ پراٹھا ہے" بازل نے پلیٹ میں پڑی عجیب و غریب سی چیز کی طرف اشارہ کیا تھا "کیا ہوا اچھا نہیں بنا؟ وہ جو کھلے پائینچو والے ٹراوزر اور لمبی پھولوں والی کمیز پہنے ڈھیلا سا جوڑا بنائے فاتحانہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی جیسے پراٹھا نہ بنایا ہو کوئی مسلہ کشمیر حل کر لیا ہی اب وہ جھنجھلا گئی تھی آدھ گھنٹہ ذاعع کرنے کے بعد بھی ایک پراٹھا نہ بن سکا بازل نے سر کو دائے بائے نفی میں ہلایا تھا اور اٹھ کر فریج سے بریڈ ور جیم کی بوتل نکال لایا اب وہ اطمینان سے کرسی پر بھیٹ کر بریڈ پر جیم لگا رہا تھا "بازل تم پراٹھا نہیں کھاؤ گے؟" وہ صدمے سے چور لہجے میں بولی اپنی پیاری نیند کی قربانی دے کر کتنی محنت کی تھی ایک پراٹھا بنانے میں "پلیز بجو اس کو پراٹھا کہ کر پراٹھے کی توہین نہ کرے" اس نے خفگی سے زرنور کو دیکھا "یقین کرے آپ کی یہ چیز صرف "کولمبس" کے ہی کام آسکتی ہے اگر وہ آج زندہ ہوتا نہ تو یقیناً آپ کے قدموں میں گر پڑتا اور التجاء کرتا کے باجی اسے مجھے دے دے تاکے میں کچھ اور ملک بھی دریافت کر لوں" بازل نے ہنستے ہوئے اسے دیکھا اور جوس کا گلاس ختم کر کے ٹیبل پر رکھا اور دوسری کرسی پر پڑے اپنے بیگ کو اٹھایا تھا "اور پلیز لنچ میں میرے لئے اتنی محنت نہ کرنا بلکے کچھ آرڈر کر دیجئے گا" اور ہاں" وہ جاتے جاتے پلٹا تھا اس چیز کو پھینکینگا نہیں میں مما کو دکھاؤگا تاکے ان کو بھی تو پتا چلے کے آپ کتنا اچھا پراٹھا بناتی ہیں "بازل نے شرارتی مسکراہٹ سے اسے دیکھا اور بھاگ کھڑا ہوا کیوں کے زرنور نے اسے مارنے کے لئے بیلن اٹھا لیا تھا "اف کتنا مشکل کام ہے یہ پراٹھا بنانا" وہ نڈھال سی کرسی پر گر گئی تھی اس نے سر دونوں ہاتھوں میں تھام لیا تھا کیوں کے اب اسے بھی بھوک لگنے لگی تھی "السلام و علیکم باجی" ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی جب اس نے آواز پر جھٹکے سے سر اٹھایا تھا "سکینہ تم؟" خوشی سے وہ چیخائی تھی "ج جی باجی جی" سکینہ بیچاری گڑبڑا گئی تھا سی آج سے پہلے تو زرنور نے اسے ہنس کر نہ دیکھا تھا اور اب یہ خوشی؟ اس نے مشکوک نظرو سے

اپنی باجی کو دیکھا "تم تو چار دن کی چھٹی پر تھی آج کیسے آگئی؟ زرنور نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا کیوں کے سکینہ کی شکل میں اسے اپنی بھوک کا علاج نظر آرہا تھا سکینہ ان کے گھر کی پرانی ملازمہ تھی جو اپنی بہن کی بیماری کی وجہ چار دن کی چھٹی پر تھی "وہ نہ مجھے کچھ پیسوں کی ضرورت تھی آپ میری تنخواں میں سے کاٹ لینا جی" اس نے مسکین سی شکل بنا کر کہا "ہاں ہاں بتاؤ کتنے چاہیے؟ زرنور نے فوراً پوچھا تھا "وہ جی بس دو ہزار ہی چاہیے "سکینہ گڑبڑا کر بولی تھی اسے ذرا امید نہیں تھی کے اس کے مالکن کی یہ نخریلی بیٹی اتنی آسانی سے مان جائے گی "میں ابھی لے کر آتی ہوں تم جب تک میرے لئے اچھا سا ناشتہ بنا دو "اس نے فرمائشی نظروں سے اسے دیکھا "ارے باجی جی ابھی بنا دیتی ہوں بس پانچ منٹ لگے گے "سکینہ کہتی فوراً کاونٹر کی جانب بڑھی تھی اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی کیونکے اسے زرنور کے خوشگوار رویے کی وجہ اب سمجھ آئی تھی پھر جب تک زرنور پیسے لے کر آئی اس نے مزیدار سا پراٹھا اور آملیٹ اور چائے کا بھاپ اڑاتا کپ ٹیبل پر رکھ دیا تھا اس نے جلدی سے سکینہ کو پیسے دے کر فارغ کیا اور کرسی پر بھٹ کر مزے سے ناشتہ کرنے لگی "بیچارہ بازل اس کے نصیب میں ہی نہیں تھا پراٹھا کھانا "وہ مسکراتے ہوئے سوچ رہی تھی کے پاس پڑا اس کا فون بجنے لگا اس نے موبائل اٹھا کر نمبر دیکھا جہاں "پاپا کالنگ" کے الفاظ جگمگا رہے تھے اس کے ہونٹو پر خوبصورت سی مسکراہٹ آگئی تھی اس نے جلدی جلدی آخری نوالہ بنا کر منہ میں ڈالا اور برتن سمیٹ کر سائیڈ پر کیے "السلام و علیکم پاپا "اس نے کرسی پر پڑے دوپٹے کو اٹھا کر گلے میں ڈالا اور چائے کا کپ پکڑتی لاونج میں آگئی تھی "وعلیکم سلام میری جان کیسی ہے میری بیٹی؟ "عباد بخاری نے پیار سے پوچھا تھا "میں بلکل ٹھیک ہوں پاپا اپ دونو تو گاؤں جا کر ہمے بھول ہی گئے ہیں "اس نے صوفے پر بھٹ کر دونو پیر اوپر کر لئے تھے اور پاس پیرا کوشن اٹھا کر گود میں رکھتے ناراضگی سے کہا تھا "اس کے انداز پر عباد بخاری ہنس پڑے تھے "ارے نہیں پاپا کی پرنسیس ہم آپ کو کبھی بھول سکتے ہیں کیا؟ "اچھا تو پھر جلدی سے بتاے کے کب واپس آرہے ہیں؟ زرنور نے لاڈ سے پوچھا تھا "ہاں بیٹا بس انشاءاللہ اس اتوار تک آجائے گے یہ لو اپنی مما سے بات کرو "عباد بخاری نے

جواب دے کر فون اپنی بیگم زارا ابخاری کو پکڑا دیا تھا "السلام و علیکم مما کیسی ہیں آپ ؟و" و علیکم سلام میں ٹھیک ہوں تم اور بازل کیسے ہو ؟اور ماہین سے بات ہی تمہاری کیا کہ رہی تھی ؟"جی مما میں اور بازل دونو ٹھیک ہیں اور آپی سے کل رات کو ہی بات ہی تھی میری وہ کل ہی تو پیرس سے واپس آئی ہیں کہ رہی تھی کے شام تک آجائے گی یہاں "اس نے تھوڑا سا آگے ہو کر خالی کپ سینٹر ٹیبل پر رکھا اور دوبارہ سے ٹیک لگا کر بھٹ گئی " چلو ٹھیک ہے ہم اتوار تک آنے کی کوشش کرینگے تم بازل سے لڑنا نہیں اور اپنا خیال رکھنا "انہوں نے تنبھ کرتے ہوئے کہا "ٹھیک ہے مما آپ بھی اپنا خیال رکھیے گا اللہ حافظ "زر نور نے موبائل اوف کر کے ٹیبل پر رکھا اور گود میں سے کش اٹھا کر صوفے پر رکھا اور وہیں لیٹ گئی زارا ابخاری کی غیر موجود گی میں اسے ایک چیز کی آزادی تھی اور وہ تھی اس کے نیند دو کام کرنے کے لئے وہ ہمیشہ ہی تیار رہتی تھی "ایک سونا اور دوسرا چائے پینا" جس میں سے ایک کام وہ ابھی بخوبی کر رہی تھی یعنی نیند پوری کرنے کا

~ ~ ~ ~

وہ آج پورے تین دن بعد یونیورسٹی آئی تھی کافی لیکچرز اس کے مس ہو گئے تھے اس لئے فری پیریڈ میں وہ تینو لاء بریری آ گئے تھے مناہل میگزین پڑھ رہی تھی جبکہ لائبہ امر بیل پڑھنے میں مصروف تھی اور زر نور نوٹس بنا رہی تھی مسلسل لکھنے اور جھکنے کی وجہ سے اس کی انگلیو اور گردن میں شدید درد ہو رہا تھا اس نے کام روک کر سر کرسی کی پشت سے ٹکایا تھا اور ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کی انگلیاں دبانے لگی "میں تو تھک گئی ہوں یار اب تو بھوک بھی لگ رہی ہے "زر نور نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا "سہی میں یار بھوک تو مجھے بھی لگ رہی ہے "مناہل نے میگزن فولڈ کر کے ٹیبل پر رکھا "اور مجھے بھی "لائبہ نے بھی کتاب اپنے چہرے سے ہٹا کر کہا "اچھا تو ایسا کرو تم یہ سب سمیٹو جب تک میں کچھ بکس اشو کروا لو پھر کینٹین چلتے ہیں "زر نور نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور ٹیبل پر سے اپنا لائبریری کارڈ اٹھا کر کاؤنٹر کی جانب بڑھ گئی جب وہ تینو بھر آئی تو موسم بڑا پیارا ہو رہا تھا ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی آسمان پر کہیں کہیں کالے بادلوں کا ڈیرہ تھا "لاء بریری میں جا کر

توانسان دنیا سے ہی کٹ جاتا ہے" لائبہ نے موسم سے لطف اندوز ہوتے ہوئے کہا" یہ حیدر کو کیا ہوا؟" مناہل کی حیرت بھری آواز پر ان دونو نے پہلے اسے دیکھا پھر اس کی نظروں کے تعقب میں سامنے گراؤنڈ کو جہاں گھاس پر درخت سے ٹیک لگاے احمد بھٹا تھا اس کے کندھے پر سر رکھے حارث اس کے برابر میں بھیٹا تھا جب کے اس کے پیروں پر سر رکھے اور کانوں میں ہینڈ فری لگاے دنیا مافیہا سے بے خبر تیمور لیٹا ہوا تھا ایک ہینڈ فری حارث نے اپنے فون میں کنیکٹ کی ہوئی تھی جس کا ایک سرا اس کے کان میں تھا اور دوسرا احمد کے تھا اور دونوں ہی تقریباً اپنے اپنے فون میں گھسے ہوئے تھے ان سے تھوڑے سے فاصلے پر حیدر اداس سا سر جھکاے بھٹا تھا جو کے خاصی حیرانی کی بات تھی کیوں کے وہ حیدر ہی کیا جو سکون سے بھٹ جائے پوری یونی میں سپرنگ کی طرح گھومتا رہتا تھا کبھی اس کو چھیڑا کبھی اس کو مارا آتے جاتے سٹوڈنٹس سے پنگے کرنا اپنا فرض سمجھتا تھا اور کبھی تو بنا کسی وجہ کے کسی سٹوڈنٹ کو پکڑ کر اس کی دھلای کر دیتا پوری یونی اسسے عاجز آئی ہوئی تھی اب اگر وہ اتنی خاموشی کے ساتھ بے حس و حرکت بھٹا تھا تو یہ کوئی معمولی بات تو نہی تھی وہ تینوں کینٹین جانے کے بجاے سیدھی گراؤنڈ میں آئی تھیں "تم کو کیا ہوا حیدر" مناہل نے تشویش سے پوچھا تھا حیدر ایسے کیوں بیٹھے ہو؟" اس دفع لائبہ نے پوچھا تھا" کچھ نہیں ہوا لائبہ" حیدر نے اداسی سے کہ کر دوبارہ سر جھکا لیا تھا "کسی نے تم کچھ کہا ہے کیا یا پھر ان تینوں میں سے کسی نے کچھ کہا ہے" مناہل نے تیمور. احمد اور حارث کی طرف اشارہ کر کے کہا جو ابھی تک اپنی سابقہ پوزیشن میں بیٹھے تھے" مجھے کسی نے بھی کچھ نہیں کہا" اس دفع حیدر نے جھکے سر کے ساتھ ہی جواب دیا تھا" حیدر کیا مسلہ ہے تمہارے ساتھ؟ اگر کسی نے کچھ نہیں کہا تو پھر ایسے کیوں بیٹھے ہو جلدی بتاؤ ورنہ میں یہ کتابیں تمہارے سر پر دے ماروں گی سمجھے؟؟" زر نور نے موٹی موٹی کتابیں اٹھا کر اسے غصّے سے گھورا تھا جو وہ ابھی ابھی اشو کروا کر لائی تھی دھمکی کا خاطر خواہ اثر ہوا تھا جبھی تو حیدر نے خود پر طاری کی ہوئی اداسی کو تھوڑی دیر کے لئے سائیڈ پر رکھ دیا تھا اور دونو ہاتھ اٹھا کر سامنے کر کے فوراً پیچھے کی جانب کھسکا تھا کہیں زر نور سچ میں ہی اسے کتابیں نہ دے مارے کیوں کے وہ ایسا کر سکتی تھی" ویٹ

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

...ویٹ بتاتا ہونا ان کو تو نیچے رکھو" زرنور نے کتابیں نیچے رکھ دی تھیں لیکن وہ ابھی بھی تیز نظروں سے اسے گھور رہی تھی "وہ چلی گئی مجھے چھوڑ کر" حیدر کو پھر سے اداسی کا دورہ پڑا تھا "کون چھوڑ کر چلی گئی؟ ان تینوں نے نہ سمجھی سے اسے دیکھا تھا "میری دوست.. میرا پیار" حیدر نے سر اٹھا کر ان تینو کو دیکھا اور پھر سے جھکا لیا "مجھے لگتا ہے تمہاری یاداشت واپس لانے کے لئے یہ کتابیں تمہارے سر پر مارنی ہی پڑیگی" زرنور نے غصّے سے حیدر کو دیکھا "مار ہی دو زرنور" مناہل نے بھی اسے گھورا تھا "اچھا بتا رہا ہوں... میری "چینا" مجھے چھوڑ کر چلی گئی میں اس سے بہت محبّت کرتا ہوں" حیدر نے غمگیں لہجے میں کہا تھا جبکے انکے منہ حیرت سے کھلے تھے "حیدر" اور وہ بھی کسی لڑکی کے لئے اتنا سیریس؟؟ ایک نمبر کا فلرٹی حیدر کبھی زویا کے ساتھ نظر آتا تو کبھی ایمن کے ساتھ.. کتنے تو نجانے اس کے بریک اپس ہو چکے تھے لیکن کبھی اس نے کسی کو اتنا سیریس نہیں لیا تھا اور اب یہ "چینا" نہ جانے کون تھی جس کی وجہ سے وہ اداس مجنوں بنا ہوا تھا "یہ چینا کون ہے؟" لائبہ نے اچھنبے سے پوچھا "میرے گھر کے سامنے رہتی تھی" اس نے اداسی سے کہا "تھی سے کیا مطلب ہے تمہارا اب کہاں گئی وہ؟" مناہل نے پوچھا تھا "وہ لاہور چلی گئی مناہل میں کیا کروں وہ مجھے بہت یاد آتی ہے" حیدر نے غمگیں لہجے میں کہا "تم نے اسے روکا نہیں؟" زرنور نے ہمدردی سے پوچھا تھا "روکا تھا میں نے اسے زری للیکن وہ نہیں روکی اور مجھے چھوڑ کر چلی گئی" اس نے درد بھرے لہجے میں کہا "صبر کرو حیدر اگر وہ تمہارے نصیب میں ہوئی تو تم کو ضرور ملے گی" لائبہ نے تسلی دیتے ہوئے کہا ورنہ تو اس کے آنسو بس نکلنے ہی کو تھے "اگر وہ میرے نصیب میں ہوتی تو مجھے یوں چھوڑ کر نہ جاتی اور.. ان تینو کو دیکھو میرا ذرا سا خیال نہیں" اس نے شکوہ کنا نظروں سے ان تینوں کو دیکھا تھا "بہت بری بات ہے تم لوگو کو اپنے دوست کا کوئی احساس نہیں" مناہل نے خفگی ان کو دیکھا تیمور نے تو کانوں میں ہینڈ فری لگے ہونے کی وجہ سے کچھ نہیں سنا جبکے احمد اور حارث نے بھی کوئی خاص رسپونس نہی دیا بس سر اٹھا آئی کر ان چاروں کو دیکھا ایک مسکراہٹ پاس کی اور دوبارہ موبائل پے جھک گئے "اس لاش کو تو ہوش دلاؤ کیسے مدہوشوں کی طرح بے ہوش پڑا ہے ابھی کسی

پروفسر نے دیکھ لیا تو اس کے ساتھ ساتھ ہمیں بھی باتیں سنائینگے کے ہمیں جامعہ کے تقدس کا خیال نہیں" زرنور نے غصّے سے تیمور کو گھورا "ارے چھوڑو نہ تم دفع کروں ان فضول انسانوں کو" حیدر ان کو دوبارہ اپنی جانب متوجہ کیا "حیدر بتاؤ نہ یہ چینا کیسی تھی مطلب کیسی دکھتی تھی کیا بہت خوبصورت تھی وہ؟" لائبہ نے ایک ہتھیلی گال کے نیچے رکھے اشتیاق سے پوچھا تھا اب "اس نے مسکرا کر لائبہ کو دیکھا "کیا بتاؤ میں تمہیں کے کیسی تھی وہ.. اتنی خوبصورت تھی کے اگر میں ساری زندگی بھی بیٹھ کر اس کو دیکھتا رہوں تو بھی میرا دل نہ بھرے" احمد نے فون پر سے نظریں ہٹا کے سامنے دیکھا جہاں وہ تینوں اشتیاق سے حیدر کو دیکھ اور سن رہیں تھیں اور حیدر مسکرا مسکرا کر بولتا دور آسمان کی جانب نہ جانے کیا دیکھ رہا تھا اس نے پھر اپنے پیر پر سر رکھے سوے ہوئے تیمور کو دیکھا اس کے لبوں پر شرارتی مسکراہٹ آگئ تھی پھر اس نے حارث کو کھنی ماری تھی جس نے سر اٹھا کر اس کو دیکھا تو احمد نے اسے کوئی اشارہ کیا تھا جس کو سمجھ کر اس نے اپنی مسکراہٹ دبا آئ اور ہینڈ فری نکال کر پوکٹ میں رکھتے اٹھ کھڑا ہوا تھا اس کے کھڑے ہونے کا کسی نے نوٹس نہیں لیا تھا اس نے حیدر کو دیکھا جو ابھی تک دور خلا میں دیکھے بولے جا رہا تھا وہ سر جھٹکتا کینٹین کی جانب بڑھ گیا احمد نے اپنا فون جیب میں رکھا اور دونوں بازوں سینے پر باندھے اطمینان سے حیدر کو دیکھ رہا تھا "اتنا گورا سفید رنگ. بڑی بڑی کالی آنکھے. چھوٹی سی ناک. اور یہ بڑے بڑے کان" احمد نے نچلا لب دانتوں تلے دبا کر اپنی ہنسی کا گلہ گھونٹا تھا "بڑے بڑے کان؟؟" ان تینوں نے نہ سمجھی سے حیدر کو دیکھا "ہاں ہاں بڑے بڑے کان. یہ دیکھوں یہاں تک آتے تھے" حیدر نے اپنے کندھے کی طرف اشارہ کیا تھا اب ان کے منہ حیرت سے کھلے تھے "حیدر یہ چینا کیا "پی کے" کے پلاینیٹ سے آئ تھی؟ کیوں کے انسانوں کے تو اتنے بڑے کان نہیں ہوتے" زرنور نے اچھنبے سے پوچھا تھا "نہیں بھئ وہ کسی پلینٹ سے نہیں ای تھی" حیدر نے برا مانتے ہوئے کہا "اور.. اور ایک منٹ" وہ جیسے چونکا تھا "تم سے کس نے کہا کے وہ انسان ہے؟ اب چونکنے کی باری ان تینوں کی تھی "چینا انسان نہیں تو پھر کون ہے" مناہل نے حیرت سے پوچھا "میں نے کب کہا کے وہ لڑکی ہے

؟وہ..وہ تو میرے دوست کی "بکری" ہے جسے وہ گاؤں سے لایا تھا" حیدر نے معصومیت سے کہا اب تو ان کو زبردست شاک لگا تھا آنکھے اور منہ حیرت سے کھلے تھے "ارے میں حیدر ہوں حیدر ایسے ہی تو کسی کو اپنا دل نہیں دو نگا نہ" حیدر نے ہنستے ہوئے کہا تھا سب سے پہلے شاک سے لائبہ نکلی تھی اس نے پوری قوت سے اپنا لیدر کا ہینڈ بیگ اس کے کندھے پر مارا تھا" تمہیں شرم نہیں آتی حیدر اتنی دیر سے ہمیں پاگل بنا رہے ہو؟" اس نے غصے سے کہا" لائبہ ڈءیر میں تم لوگو کو بلکل بھی پاگل نہیں بنا رہا تھا کیوں کے بنے بنائے کو کیا بنانا "حیدر نے ڈھٹائی سے ہنستے ہوئے احمد کو آنکھ ماری اور اسے سے پہلے کے وہ تینوں مل کر اس کی درگت بناتی وہ وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا تھا" اف بد تمیز انسان ہم تو اس کی ہمدردی میں چلے آے تھے اس کو دیکھو ہمیں ہی پاگل بنا گیا" مناہل نے دانت پیستے ہوئے کہا جیسے حیدر کی گردن اس کے دانتوں کے بیچ میں ہی تو ہو" اللہ کرے حیدر تمہیں ایلینز اٹھا کر لے جائے" زرنور نے غصے سے کہتے اپنی کتابیں اور بیگ اٹھایا تھا" بدتمیز آدمی بھوک ہی ماردی میری تو" لائبہ نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا" لیکن میری بھوک ابھی زندہ ہے اور میں نہیں چاہتی کے اس فضول انسان کے پیچھے میری بھوک مر جائے" زرنور نے کہا تھا جبھی حارث شاپر میں بہت ساری ٹھنڈے پانی کی بوتلیں لئے چلا آیا" ہیلو گرلز.. کیا ہوا ختم ہو گیا شو؟ مزہ نہیں آیا؟ حارث نے ہنستے ہوئے ان تینوں کے تپے ہوئے چہرے دیکھے" دانت مت نکالو حارث تمہیں پتا تھا تو بتا نہیں سکتے تھے کیا؟" مناہل نے حارث کو گھورا تھا" یار مجھے کیوں بلیم کر رہے ہو تم لوگوں کو پتا تو ہے اس کارٹون کا پھر بھی" حارث نے ہنستے ہوئے شاپر نیچے رکھا" اب کہا جا رہے ہو؟ ایک شو اور دیکھ کر جانا" اس نے ہنستے ہوئے سوے ہوئے تیمور کو دیکھا" جی نہیں ہمارے لئے آج کے لئے اتنا ہی کافی ہے ز" زرنور نے منہ پھلا کر کہا اور پھر وہ تینوں کینٹین کی جانب چلیں گئیں احمد نے احتیاط سے تیمور کا بھاری سا سر اپنے پیروں پر سے ہٹا کر نیچے رکھا اور حارث کے ہاتھ کا سہارا لے کر اٹھ کھڑا ہوا اور جیب سے موبائل نکال کر قدرے فاصلے پر جا کھڑا ہوا تھا فون میں بیک کیمرہ آن کر کے سامنے فوکس کر دیا تھا جہاں اب تیمور اور حارث کے ساتھ شاہ ویز. ریاض اور اشعر

بھی تھے "جیسے ہی میں سٹارٹ کہوں تم سب نے شروع ہو جانا ہے اوکے ؟؟"احمد نے ان سب کو دیکھتے ہوئے کہا"اوکے ڈن "ان سب نے بھی ہاتھ اٹھا کر وکٹری کا نشان بنایا تھا"ارے تم سب میرے بغیر ہی شروع ہو گئے ؟"جبھی حیدر بھاگتا ہوا آیا اس کے ہاتھ میں سرخ رنگ کی لپ سٹک بھی تھی جو وہ نہ جانے کس سے مانگ کر لایا تھا بلکے مانگنا کیا چھین کر ہی لایا ہو گا "haider don't do this " احمد نے اسے تنبیہی کرتے ہوئے کہا" جہاں یہ کر رہیں ہیں وہاں تھوڑا اور سہی "حیدر نے ہنستے ہوئے کہا اور نیچے جھک کر تیمور کے دونوں گالوں پر گول گول دائیرے بنا دیے تھے ناک جوکر کی طرح سرخ کر دی اور ماتھے پر تین چار لائنز کھینچ دی "اوے روک یہ بھی لگا دے "اشعر کیاری میں سے دو تین پھول توڑ کر لایا تھا جو حیدر نے تیمور کے دونو کانوں کے پیچھے لگا دیے شاہ ویز نے گلابی پھولوں کی بیل کو توڑ موڑ کے ایک خوبصورت سا دائرے کی شکل کا تاج بنا کر تیمور کے سر پر رکھ دیا جس سے وہ خاصا مزحا خیز لگ رہا تھا اور یہی نہیں حیدر نے تو اس کے برابر لیٹ کر اس کے ساتھ سیلفی بھی لی تھی "چلو بوئز اپنی پوزیشنز لے لو"احمد نے کہا تو حارث نے شاپر میں سے بوتلیں نکال کر سب کو ایک ایک پکڑا آئی اب نیچے گھاس پر کوئی عجیب سی شکل والی مخلوخ لیٹی تھی اور اس کے پیچھے اور سائیڈ پر یہ سب ہاتھ میں پانی کی بوتل لئے کھڑے تھے اچھا خاصا تماشا لگ چکا تھا گراؤنڈ میں آتے جاتے سٹوڈنٹس روک روک کر دیکھ رہیں تھیں کچھ باقیوں کو بھی بلا لاے تھے جبھی ججوم میں سے نہایت ہی کمزور جسم کا بڑے فریم کے چشمے والا "وجاہت "نکلا تھا اس کے ہاتھ میں کوک کی آدھی بھری بوتل تھی" بھائی اس کار خیر میں میرا بھی حصّہ ڈلنے دیجیئے "وجاہت نے اپنی پتلی آواز میں سب کو مخاطب کیا اور اپنی ناک پر پھسلتے چشمے کو دوبارہ ناک پر جمایا"ہاں ہاں آجاؤ تم بھی "حارث نے فراخ دلی سے کہا جب کے حیدر نے اس کو دیکھ کر برا سا منہ بنایا تھا"اوکے ون...ٹو...تھری...سٹارٹ "اور یہاں احمد کا سٹارٹ کہنا تھا کے ان سب نے بوتلز کے ڈھکن ہٹا کر تیمور کی جانب کر دی حیدر چونکے اس کے سر کے پاس کھڑا تھا اس لئے اس کی بوتل کا رخ سیدھے تیمور کے چہرے کی جانب تھا جیسے ہی ٹھنڈے پانی کی دھار تیمور کے چہرے پر پڑی وہ ایک دم ہڑ

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بڑا کر اٹھا تھا "بچاؤ... بچاؤ.. کون ہے کون ہے؟" وہ دونوں ہاتھ اپر اٹھائے خود کو بچانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا پانی ختم ہوا تو وہ سب ہٹے "بے غیر توں.. یہ کیا کیا تم لوگوں نے سارے کپڑے خراب کر دے میرے چھوڑوں گا نہیں میں تم سب کو" تیمور نے غصّے سے ان سب کو گھورا تھا جو ہنستے ہنستے بے حال ہو رہے تھے اشعر ہنستے ہنستے نیچے گر گیا "ارے کیا ہو "oh taimoor you'r looking so funny" گیا تم سب کو ایسے کیوں ہنس رہے ہو؟" تیمور نے حیرت سے پورے گراؤنڈ میں دیکھا جہاں سب ہنسی سے بے حال ہوتے ایک دوسرے پر گر رہے تھے اور کچھ تو اپنے فون میں تیمور کی تصویر بھی کھینچ رہے تھے باقی سب تو دور دور ہی کھڑے تھے اس کے پاس وجاہت کھڑا تھا جو اپنے فون میں اس کی تصویر لے رہا تھا تیمور نے اس کی ہی گردن پکڑ کر اپنے سامنے کیا تھا "کیا ہے بے میری تصویر کیوں کھینچ رہا ہے ہاں اور یہ تیرے دانت کیوں نکل رہے ہیں ہاں بول.." تیمور نے اسے گھورتے ہوئے کہا "بھائی... بھائی چھوڑو بھائی" بیچارے وجاہت کی شکل رونے والی ہو گئی جبھی احمد ہنستے ہوئے اس کے پاس آیا "اسے چھوڑ دے تیمور اس کی کیا غلطی؟" احمد نے اس کو چھڑایا جو فوراً ہی وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا تھا "یہ لوگ مجھ پر ہنس کیوں رہے ہیں" تیمور نے نہ سمجھی سے احمد کو دیکھا "روک میں بتاتا ہوں" احمد نے کہہ کر اپنا فون نکالا اور اس میں فرنٹ کیمرہ لگا کر تیمور کے سامنے کیا فون میں نظر آتے اپنے چہرے پر نظر پڑتے ہی اس کا منہ حیرت سے کھلا تھا ہلکی دھاڑی والے چہرے پر گالوں ناک اور ماتھے سے سرخ رنگ کا پانی ٹپک رہا تھا پورے چہرے پر عجیب سے لال رنگ کے دھبے بن چکے تھے ایک پھول کان میں پھنسا تھا دوسرا آدھ لٹکا ہوا اس کے گریبان میں گر رہا تھا اور جو تاج اشعر نے رکھا تھا اس کے سر پر وہ بھی ایک سائیڈ سے نیچے لٹک رہا تھا اور دوسری سائیڈ سے آدھے سر پر تھا کچھ پھولوں کی پتیاں اس کے چہرے پر چپکی ہی تھی بال سارے بے ترتیب سے ہو گئے تھے آدھے کھڑے ہو گئے تھے اور آدھے بلکل ہی چپک گئے تھے "یہ کیا کیا تم لوگو نے میرے ساتھ؟ تیمور نے حیرت اور غصّے سے کہا اور اگلے ہی لمحے خود بھی ہنس پڑا اور ہنسی سے بے حال ہوتے حیدر کے پاس گیا تھا "حیدر

کے بچے یہ تیرا ہی کارنامہ ہو گا" اس نے ہنستے ہوئے حیدر کے کندھے پر ایک پنچ مارا تھا" بچاؤ بچاؤ.. بھوت بھوت" حیدر ڈرنے کی ایکٹنگ کرتا ہنستے ہوئے تیمور سے دور ہٹا تھا" آجاؤ سب اس گ" غیر انسانی مخلوخ کے ساتھ ایک سیلفی ہو جائے" شاہ ویز نے ہنستے ہوئے اپنا فون نکالا اب حیدر. اشعر. ریاض احمد اور حارث پیچھے کھڑے تھے اور تیمور کو انہوں نے اپنے آگے بٹھایا ہوا تھا جبکہ شاہ ویز ان سے تھوڑا آگے کھڑا تھا اور ویکٹری کا نشان بنا کر سیلفی کلک کی تھی ایک سیلفی تیمور نے خود لی تھی ان سب کو اپنے پیچھے کھڑا کر کے پھر بہت ساری سیلفیز لینے کے بعد وہ سب نیچے گھاس پر ہی لیٹ گئے تھے "اب تو تجھے سبق مل گیا نہ بے ٹائم سونے کا؟" احمد نے ہنستے ہوئے کہا" میری توبہ جواب میں رات کے علاوہ کسی ٹائم سو تو" تیمور نے اپنے کانوں کو ہاتھ لگائے

ابے تیمور تو تو بڑی کام کی چیز ہے ابھی تیری تصویر پوسٹ کی ابھی 20 لاعکس مل گئے" حیدر نے ہنستے ہوئے" موبائل کی سکرین سامنے کی جہاں ان کی ابھی کچھ دیر پہلے کی تصویر تھی" چلو سب کینٹینک چلتے ہیں. اور تیمور تو پہلے اپنا حلیہ درست کر جا کے ورنہ ان لڑکیوں نے چیخیں مار مار کر پوری یونی سر پر اٹھا لینی ہے" احمد نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا" سہی کہ رہا ہے یار پوری پر سنلیٹی کا کباڑا کر دیا تم لوگو نے" تیمور نے ایک نظر اپنے حلیہ کو دیکھا اور بوئز واش روم کی جانب بڑھ گیا اور وہ سب کینٹین

" آگے

عباد بخاری اور زارا بخاری کے تین ہی بچے تھے سب سے بڑی ماہین جس کی عباد بخاری کے دوست کے بیٹے" سے دو سال پہلے ہی شادی ہوئی تھی اس سے چھوٹی زرنور جو ماسٹرز کر رہی تھی اور سب سے چھوٹا بازل جو میٹرک کا سٹوڈنٹ ہے زارا اور عباد بخاری اپنے دوست کے بچوں کی شادی میں گاؤں گئے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے ماہین بازل اور زرنور کے اکیلے ہونے کے خیال سے رہنے ائی ہوئی ہے

~ ~ ~ ~

مانو...مانو..وہ آوازیں دیتی ہوئی لاونج میں آگئی تھی جہاں ماہین اپنے ایک سالہ بیٹے رضا کو گود میں بیٹھائے فیڈر پلا رہی تھی وہ ابھی ابھی نہا کر آئی تھی جبھی اس کے کھلے بالوں میں سے پانی ٹپک رہا تھا گلابی سوٹ میں ہم رنگ دوپٹہ اوڑھے وہ خود بھی گلاب کا پھول ہی لگ رہی تھی "آپی اپ نے مانو کو دیکھا کہیں ؟میں ہر جگہ دیکھ آئی لیکن مجھے کہیں نہیں ملی "اس نے پریشانی سے ماہین سے پوچھا جبھی اس نے صوفے کی طرف اشارہ کیا زرنور نے دیکھا تو اس کے لبوں پر خوبصورت سی مسکراہٹ آگئی تھی "اچھا تو مانو میڈم آپ یہاں ہیں اور میں اپ کو پورے گھر میں ڈھونڈتی پھرتی رہی ہوں "اس نے کہتے ہوئے صوفے کے پاس سوئی ہی سفید رنگ کی پھولے پھولے بالوں والی بلی کو اٹھا کر اپنی گود میں لیا اور پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگی جبھی بلی نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا اور احتجاجن "میاؤں..میاؤں "کرنے لگی کے اسے تنگ نہ کرے اور سونے دے "افوہ مانو اب اٹھ بھی جاؤ اور کتنا سووگی "وہ اسے لئے فلور کشن پر بیٹھ گئی "بھئی تمہاری بلی ہیں عادتیں بھی تو تمہاری جیسی ہی ہوں گی نہ اس کی ؟"ماہین نے شرارت سے اسے دیکھا اس نے کچھ بولنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا جبھی اس کی نظر اندر آتے بازل پر پڑی جس کے ہاتھ میں فرنچ فرائیز سے بھری پلیٹ تھی جو اس نے زرنور کو دیکھتے ہی اپنے پیچھے کی تھی "یہ کیا آپی اپ نے پوری پلیٹ اس بھالو کو دے دی اور میرے لئے کچھ نہیں رکھا ؟"اس نے ناراضگی سے ماہین کو دیکھا "ارے بنائی ہیں تمہارے لئے بھی تم نہا رہی تھی اس لئے کچن میں ڈھک کر رکھی ہے..لے لو جا کر "اس نے کہا تو وہ فوراً بلی کو کشن پر لٹا کر ماہین کے پاس آئی اور چٹا چٹ اس کے دونوں گالوں کو چوما تھا "سچ اپی اپ بے حد اچھی ہیں "اچھا بھئی اب ہٹو بھی اور کچن میں جاؤ ورنہ ٹھنڈی ہو جائے گی تمہاری فرائز "ماہین اس کی محبت پر مسکرا دی تھی

~ ~ ~ ~

وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی گود میں لیپ ٹاپ رکھا تھا جس کی روشنی سیدھے اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی جس سے اس کی سبز آنکھے اور بھی چمک رہی تھی بیڈ پر جا بجا کتابیں بکھری ہی تھی سائیڈ ٹیبل پر تین چار خالی کپ پڑے تھے وہ کافی دیر سے اپنا آسائمنٹ مکمل کر رہی تھی جو اس کو کل جمع کروانا تھا جبھی اس کا موبائل بجا تھا اس نے جلدی جلدی ٹائپ کر کے لیپ توپ سائیڈ پر کیا اب وہ پھیلی ہی کتابیں ہٹا کر اپنا فون ڈھونڈ رہی تھی جو مل کر ہی نہیں دے رہا تھا پھر تھوڑی دیر بعد اسے ایک کتاب کے نیچے سے مل ہی گیا تھا اس نے موبائل اٹھا کر دیکھا جہاں مناہل کا یہں سیج آیا ہوا تھا جو اسے فیس بک پر لوگ ان ہونے کا کہہ رہی تھی اس نے اپنی آئی ڈی کھولی جہاں حیدر نے اسے کچھ تصاویر پر ٹیگ کیا تھا ساری ہی تصویروں میں اشعر. ریاض. شاہ ویز. حارث. احمد اور حیدر تھے لیکن ان کے ساتھ عجیب سے حلیہ والا نہ جانے کون تھا اس نے غور سے دیکھا تو اس کا منہ حیرت سے کھلا کیوں کے وہ کوئی اور نہیں تیمور تھا اور حیدر نے تصویروں کے اوپر ہائی لائٹ کیا ہوا تھا "سیلفی ود خلائی مخلوق"""آہ یہ کیا کر دیا ان لوگوں نے"ان تصاویر کے نیچے کومنٹس کی بھرمار تھی کیوں کے حیدر نے آدھی یونی کو نہ سہی آدھی سے آدھی کو تو ضرور ٹیگ کر دیا تھا اب وہ ایک ایک کر کے سارے کومنٹس پڑھنے لگی کسی نے لکھا تھا"بھائی کہاں سے پکڑی یہ عجیب سی چیز؟"جس کو حیدر نے رپلائی کیا"بس یار پچھلے دنوں "مریخ"پر جانے کا اتفاق ہوا تو وہیں سے اٹھا کر لے آئے اس کو"ساتھ میں زبان نکالے اموجی بھی تھا"کسی نے لکھا"یہ واپس نہیں جائے گا کیا اپنے گھر؟"جس کے جواب میں حیدر نے لکھا"ہم تو اسے دو چار دن کے لئے ہی لائے تھے. کچھ دنوں میں اس کے گھر والے آئے گے اس کو لینے اصل میں جب ہم وہاں گئے تو اس کی سپیس شپ کھڑی تھی جس کو تیمور نے اڑانے کی کوشش کی لیکن وہ اڑی نہیں اور گر کر تباہ ہو گئی اب اس کے باپ بھائی بیٹھ کر نئی شپ بنا رہیں ہیں وہ بنے گی تو آئے گے نہ؟"ایک کا کومینٹ آیا"جب اس کی سپیس شپ ہی ٹوٹ گئی تو تم لوگ اس کو لے کر کیسے آئے؟"اس کو حیدر نے رپلائی کیا"ویری سمپل یار ہم نے اس کو اوپر سے ہی دکھا دے دیا یہ نیچے آ کر یونی کے درخت میں اٹک گیا تو ہم نے آ کر اس کو اتار لیا

"ایک نے طنزیہ انداز میں لکھا" مجھے تو کوئی فرق نہیں لگ رہا تم سب میں اور اس مخلوق میں.. سب ایک جیسے ہی بھائی بھائی لگ رہے ہو" ساتھ میں زبان نکالے اموجی بھی تھے اور وہ حیدر ہی کیا جس کے پاس کسی بات کا جواب نہ ہو "سہی کہ رہا ہے یار. لیکن غور سے دیکھ ایک چیز کی شدّت سے کمی محسوس ہو رہی ہے اور وہ ہے " تیری " اگر تو بھی ہمارے ساتھ کھڑا ہو جاتا تو فیملی فوٹو کمپلیٹ ہو جاتی" ساتھ میں حیدر نے بہت سارے منہ پھاڑ کر ہنستے اموجی بھی ڈالے تھے "یہ حیدر کبھی نہیں سدھر سکتا" اس نے ہنستے ہوئے موبائل اوف کر کے سائیڈ پر رکھا اور کتاب اٹھالی کیوں کے کومنٹس بہت زیادہ تھے جن کو وہ رات میں پڑھنے کا سوچ رہی تھی جبھی دروازے پر دستک دیتے بازل اندر آیا تھا جس کے ہاتھ میں تازہ سرخ گلابوں کا بوکے تھا" یہ کس نے بھیجا ہے بازل ؟" اس نے بوکے کو دیکھتے ہوئے کہا" پتانی بجو کوریئر والا دے کر گیا ہے کسی نے آپ کے لئے بھجوایں ہیں" بازل نے کہ کر بوکے اس کو پکڑایا اور خود پلٹ کر چلا گیا کیونکے ماہین اس کو بلا رہی تھی زرنور نے الٹ پلٹ کر دیکھا لیکن کوئی کارڈ نہیں تھا صرف پھول ہی تھے اس نے بوکے کو ناک کے قریب لے جا کر تازہ پھولوں کی خوشبو کو اپنی سانسوں میں اتارا تھا اور سائیڈ ٹیبل پر جگہ بنا کر رکھ دیا اسے حیرت تھی پھول بھیجنے والا آخر کون ہو سکتا ہے لیکن پھر وہ سر جھٹک کر دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی کیوں کے زیادہ ضروری ابھی اس کے لئے آسایمنٹ کمپلیٹ کرنا تھا ورنہ سر شاہد سے ڈانٹ پڑنی تھی "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

~ ~ ~ ~

ماہین لاؤنج میں بیٹھی ناول پڑھ رہی تھی جب فون کی گھنٹی بجی اس نے فون اٹھایا" ہیلو اسلام و علیکم ماہین آپی کیسی ہیں آپ ؟ اور رضا کیسا ہے ؟" دوسری جانب لائبہ تھی" و علیکم سلام. میں ٹھیک ہوں ماشاءاللہ رضا بھی بلکل ٹھیک ہے تم سناؤ" ماہین نے خوشدلی سے جواب دیا" وہ بس میں زرنور کو کال کر رہی تھی لیکن وہ ریسو ہی نہیں کر رہی" لائبہ نے پوچھا تھا" ہاں وہ کام کر رہی ہے "لیکن وہ ایسا کون سا کام کر رہی ہے جو فون ہی نہیں اٹھا رہی" لائبہ نے حیرت سے پوچھا" زرنور وہ کام کر رہی ہے جو وہ چوبس میں سے پندرہ گھنٹے لازمی کرتی ہے

"ماہین نے سادگی سے کہا" ہاہا اچھا تو محترمہ اپنی نیند پوری کر رہی ہے "اس نے ہنستے ہوئے کہا" میں تو عاجز آ گئی ہوں اس لڑکی سے خود تو سوتی ہے ساتھ میں میرے بیٹے کی بھی عادتیں بگاڑ دی ہیں اب خود تو سوتی ہے ساتھ میں رضا کو بھی سلا لیتی ہے دکھوں اب چار گھنٹے سے دونوں سو رہیں ہیں اٹھانے جاؤ گی تو شور مچا ئیگی اور رضا وہ تو حلق پھاڑ کر روئے گا کہ مجھے کیوں اٹھایا" ماہین نے ناراضگی سے کہا تھا" ہاہاہا اچھا ہے نہ آپی آپ سکون سے اپنے کام کر لیا کریں" کام کی بھی خوب کہی تم نے گھر میں کام ہی کتنا ہوتا ہے وہ تو میں نے کب کا ختم کر لیا اب ڈھونڈنے سے بھی کوئی کام نہیں ملے تو انسان کیا کرے؟ اب دو گھنٹوں سے فارغ ہوں ایک دو دفع تو میں نے بھی سونے کی کوشش کی لیکن نیند ہی نہیں آئی اب یہ ناول لے کر بیٹھی ہوں" ماہین نے خاصی بے چارگی سے کہا تھا" خیر ہے آپی اب آپ بھی سونے کی عادت ڈال لے کیوں کے زرنور نے تو بدلنا نہیں ہے چاہے دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے وہ ویسی ہی رہے گی "اس نے ہنستے ہوئے کہا" تم بتاؤ اگر ضروری کام ہے تو میں اس کو جگا دیتی ہوں "ارے نہیں آپی کوئی خاص کام نہیں ہے آپ اسے سونے دیں میں بعد میں بات کر لوں گی اپنا خیال رکھیے گا آپ میں رکھتی ہوں اللہ حافظ "چلو ٹھیک ہے پھر خدا حافظ "ماہین نے خوش دلی سے کہتے فون رکھ دیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

~ ~ ~ ~

مما.. پاپا" وہ جو مانو کو گود میں لئے بیٹھی ماہین سے باتیں کر رہی تھی اندر داخل ہوتے عباد بخاری اور زارا" بخاری پر نظر پڑتے ہی خوشی سے چیختی ان کی جانب بڑھی تھی "آپ دونوں تو کل آنے والے تھے پھر آج کیسے ؟" وہ زارا بخاری کے گلے لگی تھی "بس ہم نے سوچا ہماری بیٹی ہمارے بغیر اداس ہو گئی ہو گی تو آج آ کر اسے خوش کر دیتے ہیں" عباد بخاری نے اس کے سر پر پیار کرتے ہوئے کہا" ہاں اپ جانتے ہیں.. پھر بھی اتنے دن لگا دیے "زرنور نے مصنوئی خفگی سے عباد بخاری کو دیکھا" اب تو ہم آ گئے ہیں نہ "انہوں نے پیار سے کہتے زرنور کو گلے لگا یا تھا" ہٹ بھی جاؤ لڑکی تم نے تو میرے پاپا پر قبضہ ہی کر لیا ہے "جبھی ماہین زارا بخاری سے

ملنے کے بعد عباد بخاری کے پاس آئی تھی "ارے بھئی میرے لئے تو تم سب برابر ہو" عباد بخاری نے ہنستے ہوئے پیار سے ماہین کو گلے لگایا "لیکن پاپا پورے کے پورے میرے ہیں" زرنور نے ماہین کو منہ چڑاتے ہوئے کہا "بجو آپ کتنی جھوٹی ہیں.. آپ نے تو کہا تھا کے پاپا آدھے آپ کے اور آدھے میرے ہیں.. اب کہہ رہیں ہیں کے پورے آپ کے. یہ تو چیٹنگ ہے" جبھی بازل پسینے سے شرابور کیپ پہنے ہاتھ میں بیٹ پکڑے اندر داخل ہوا تھا "ہاہ یہ کیا.. تم دونوں نے میرے جاتے ہی بٹوارہ شرع کر دیا" ماہین نے ان دونوں کو گھورا "بٹوآرہ کیا کرنا آپی یہ بات تو ڈن ہے کے پاپا صرف میرے ہیں" زرنور نے ہنستے ہوئے کہا "اب ہٹ جائے تو مجھے بھی ملنے دیں پاپا سے" بازل نے ناراضگی سے ان دونوں کو دیکھا "لو آجاؤ تم بھی مل لو.. بھالو" زرنور ہنستے ہوئے کہہ کر زارا بخاری کی جانب بڑھ گئی جو صوفے پر رضا کو گود میں لئے بیٹھی تھیں "پاپا دیکھیں بجو نے پھر مجھے بھالو کہا" بازل نے عباد بخاری کے گلے لگتے احتجاج سے کہا تھا "ٹھیک ہے بازل ہم تم کو بھالو نہیں آلو کہا کرینگے" ماہین نے شرارت سے کہا تھا "جائے میں اب آپ دونوں سے بات ہی نہیں کروں گا.. اور مجھے کوئی کام بھی نہیں بولئے گا اپنا" بازل نے ناراضگی سے کہتے منہ پھلالیا تھا عباد بخاری مسکراتے ہوئے اپنی اس چھوٹی سی جنت کو دیکھ رہے تھے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

~ ~ ~ ~

تم کہاں جارہے ہو حارث؟" وہ جو براؤن شرٹ پر بلو جینز پہنے سیٹی پر کوئی دھن بجاتا انگلی پر کے چین گھماتا جا رہا تھا مناہل کی آواز پر پلٹ کر اسے دیکھا "بھابی کو لینے جارہا ہوں. تم چلو گی؟" حارث نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا "سچ میں بھی چلوں تمہارے ساتھ؟" وہ خوشی سے کہتی دو قدم آگے آئی تھی "نہیں" اس نے ہنستے ہوئے کہا "کیا؟ لیکن ابھی تم نے ہی تو کہا تھا چلنے کے لئے" اس نے حیرت سے اسے دیکھا "ہاں اب میں ہی منع کر رہا ہوں" اس نے مناہل کے گلابی چہرے کو دیکھا تھا "لے چلو مجھے بھی کیا ہو جائے گا آخر؟ میں زرنور سے مل لو لو گی" مناہل نے ناراضگی سے کہتے اپنے چہرے پر آئی لٹ کو کان کے پیچھے کیا تھا "حد ہے یار

ابھی صبح ہی تو تم لوگوں نے پانچ گھنٹے ساتھ گزارے ہیں اب دوبارہ ملنے جاؤ گی؟ حارث نے حیرت سے کہا "تم مجھے لے کر جا رہے ہو یا نہیں؟ مناہل نے خفگی سے اسے دیکھا "نہیں" اس نے ہنستے ہوئے کہا "ٹھیک ہے پھر بھاڑ میں ج

اؤ" وہ غصّے سے کہتی پلٹ کر جانے لگی تھی جب حارث نے اس کو روکا "اچھا سنو پہلے میں ماہین بھابی کو لے آؤں پھر ہم دونوں چلیں گے "" "کہاں آئس کریم کھانے؟" وہ غصّہ بھلائے دوبارہ خوشی سے بولی تھی جبھی حارث نے تھوڑا سا جھک کر سنجیدگی سے کہا "بھاڑ میں" اور قہقہ لگا کر ہنس پڑا اور وہ جو اس کو ساتھ لے جانے کا سن کر خوش ہو گئی تھی اب غصّے سے اس کو گھورتی پیر پٹختی وہاں سے واک اوٹ کر گئی جبکے وہ ہنستا ہوا انکھوں پر ڈارک گلاسیس لگاتا اپنی کار کی جانب بڑھ گیا

آپی دیکھیں یہ رضا پورا مجھ پر گیا ہے نہ؟ اور دیکھیں اس کی آنکھیں میرے جیسی ہی گرین ہیں "اپنا سامان پیک کرتی ماہین نے مسکرا کر زرنور کو دیکھا تھا جو رضا کو گود میں لئے بیٹھی مو بالغا آرائی سے کام لے رہی تھی کیوں کے رضا اپنے باپ عمیر پر گیا تھا ہاں لیکن اس کی آنکھیں زرنور کی طرح ہی سبز تھی لیکن وہ ہمیشہ یہ ہی کہتی تھی کے رضا اس پر گیا ہے عمیر اور زرنور کی اسی بات پر کافی بحث ہوتی تھی عمیر کہتا وہ اس پر ہے جبکے زرنور کہتی کے رضا پورا اس پر گیا ہے ان دونوں کی بحث ہمیشہ بازل ختم کراتا تھا کیوں کے جب وہ دونوں لڑ رہے ہوتے تو بازل بیچ میں آ کر کہتا "رضا نہ عمیر بھائی پر گیا ہے اور نہ ہی زرنور بجو پر بلکے... وہ اپنے ماموں پر گیا ہے یعنی مجھ پر" وہ ہنستے ہوئے اپنی طرف اشارہ کر کے ان دونوں کو دیکھتا اور عمیر اور زرنور پہلے رضا کو دیکھتے پھر بازل کو اور قہقہ لگا کر ہنس پڑتے ماہین شکر کر رہی تھی کے عمیر موجود نہیں ہیں ورنہ زرنور کی بات سن کر پھر سے لڑائی شرع ہو جانی تھی جبھی دروازے پر دستک دیتے بازل اندر آیا تھا "ماہین آپی حارث بھائی آ گئے

ہیں ڈرائنگ روم میں بیٹھے ہیں آجائے" وہ اطلاع دیتا دوبارہ چلا گیا تھا "آپی پیکنگ ہوگئی ساری ؟"زرنور نے پوچھا تھا "ہاں ہوگئی ہے" ماہین نے بیگ کی زپ بند کرتے ہوئے کہا "ٹھیک ہے آپی اپ رضا کو لے جائے میں آتی ہوں "ٹھیک ہے تم آجانا میں جارہی ہوں" ماہین نے اس سے رضا کو لیا اور کمرے سے چلی گئی زرنور صوفے پر سے اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آکھڑی ہوئی ایک نظر اپنے حلیہ کو دیکھا نیلے رنگ کی قمیض پر گلابی رنگ کا دوپٹا اور فلیپر پہنا ہوا تھا اس نے ہاتھ سے قمیض کی سلوٹیں درست کی اور بالوں میں برش کر کے ڈرئنگ روم میں چلی ای "السلام وعلیکم.. کیسے ہو حارث ؟"اس نے اندر داخل ہوتے حارث کو دیکھا تھا جو سنگل صوفے پر رضا کو گود میں لئے بیٹھا تھا جو اس کی شرٹ کے بٹن سے کھیل رہا تھا "وعلیکم سلام میں بلکل ٹھیک تم سناؤ" حارث نے خوش دلی سے جواب دیا تھا "میں ٹھیک ہوں تم مناہل کو لے آتے اپنے ساتھ "حارث کی نظروں کے سامنے چھم سے مناہل کا ناراض سا چہرہ آیا تھا واپس جا کر اس کو منانا بھی تو تھا وہ سر جھٹک کر مسکرا دیا تھا "وہ تو تیار تھی آنے کے لئے میں ہی نہیں لایا اب باتیں ہی سناتی رہیگی مجھے "اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا "روکو زری حارث کو چاے مت دینا "زرنور جو حارث کو چاے سروکر رہی تھی ماہین کی بات سن کر وہ دونوں ہی چونکے تھے جبکے زرنور سمجھ گئی تھی اس نے ہنستے ہوئے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا تھا "قسم سے بھابی عمیر بھائی مصروف تھے وہ آ نہیں سکے اس لئے انہوں نے مجھے بھیج دیا اپ کو لینے" حارث نے اپنی صفائی پیش کی تھی جبکے وودونوں ہنس پڑی تھی "اف حارث تم تو ڈر گئے میں تو اس لئے کہ رہی تھی کے چاے پیتے ہی تمہیں جانے کی لگ جاتی ہے پھر تم ان چیزوں میں سے کچھ نہیں کھاؤ گے اب اطمینان سے یہاں بیٹھو اور یہ سب ختم کرو جب ہی تم جاسکو گے ورنہ نہیں" ماہین نے ہنستے ہوئے ٹیبل کی طرف اشارہ کیا تھا جہاں چاٹ. سموسے .کباب پیٹیز. چکن رول وغیرہ رکھے تھے "اف بھابی اپ نے تو ڈرا دیا تھا مجھے لگا اپ عمیر بھائی کے نہ آنے کی وجہ سے ناراض ہوگئی ہیں لیکن یقین کرے ابھی ابھی اپ کی ساس صاحبہ نے مجھے زبردستی دو آلو کے پراٹھے کھلا کر بھیجا ہے اب تو بلکل بھی گنجائش نہیں" حارث نے ہنستے ہوئے دونو ہاتھ اٹھاے تھے "رہنے دو حارث

آج کوئی بہانہ نہیں چلنا تمہارا یہ سب ختم کیے بغیر تو تم کہیں نہیں جا سکتے "زرنور نے ہنستے ہوئے اس کو پلیٹ پکڑائی تھی جس میں نجانے اسنے کیا کچھ بھر دیا تھا" رحم کرو زرنور میں حیدر نہیں ہوں جو یہ سب منٹوں میں ختم کر دوں "حارث نے کافی بیچارگی سے بھری ہوئی پلیٹ کو دیکھتے ہوئے کہا تھا" حیدر ہوتا تو وہ تو ان سب چیزوں کے ساتھ پلیٹ بھی کھا جاتا لیکن تم نے یہ سب ختم کرنا ہے ورنہ میں آپی کو نہیں جانے دونگی "زرنور ہنستے ہوئے ماہین کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی تھی" یہ ظلم نہ کرنا یار بھابی کے بغیر گیا تو بھائی تو مجھے گھر سے ہی نکال دینگے "حارث نے ہنستے ہوئے کباب کا پیس توڑا تھا" خیر اب اسے تم شرط ہی سمجھ لو یہ سب کھاؤ اور آپی کو لے جاؤ "اس نے شرارت سے کہا تھا" چلو اک کام کرتے ہیں تم یہ سب مجھے پیک کر کے دے دو میں گھر جا کر کھالونگا.. ٹھیک ہے نہ بھابی؟ "اس نے زرنور سے کہنے کے بعد ماہین کو دیکھا" ہاں یہ ٹھیک ہے "ماہین نے بھی حامی بھر لی تھی" .اب تو چائے پلا دیں مجھے "اس نے شرارت سے کہا جبکہ زرنور ہنستے ہوئے اس کے لئے گرم چائے لینے کچن میں چلی گئ

~ ~ ~

ملک ہاؤس میں دو پورشنز تھے جس میں دو بھائیوں کی فیملی آباد تھی اک میں اظہر ملک اپنی بیگم زہرہ اور دو بیٹوں حارث اور عمیر کے ساتھ رہتے تھے عمیر ڈاکٹر تھا جبکہ حارث ایم بی اے کر رہا تھا اور دوسرے پورشن میں محمود ملک اپنی بیگم سحرش اور ایک بیٹی مناہل کے ساتھ رہائش پذیر تھے محمود ملک اظہر ملک سے بڑے تھے اور ان کی ایک اور بیٹی بھی تھی فرزین وہ شادی شدہ تھی اور اس کے دو پیارے پیارے سے بچے بھی تھے " پانچ سالہ زین اور سات سالہ اشنہ

~ ~ ~

السلام علیکم "ماہین نے لاؤنج میں داخل ہوتے سلام کیا تھا جہاں سحرش اور زہرہ بیگم بیٹھی تھی "وعلیکم سلام" آگئی ہماری بیٹی "ان دونوں نے خوش دلی سے جواب دیا تھا ماہین آگے بڑھ کر ان سے ملنے لگی جبکہ حارث پیچھے اس کا بیگ اٹھائے آرہا تھا اندر آتے ہی اس نے بیگ سائیڈ پر رکھا اور صوفے پر سے کوشن اٹھا کر نیچے کارپیٹ پر رکھ کر لیٹ گیا "حارث کیا ہوا بیٹا طبیعت تو ٹھیک ہے تمہاری "سحرش بیگم نے تشویش سے پوچھا تھا "ارے نہیں تائی امی بس ایسے ہی لیٹ گیا تھا "اس نے بشاشت سے کہا تھا جبھی اشنہ اور زین "حارث ماموں "کا نعرہ لگاتے اندر اے اور اور آتے ہی دونوں اس کے ایک ایک بازو پر سر رکھ کر اس کے ساتھ ہی لیٹ گئے "ماموں اپنا فون دیں ہم نے لوڈو سٹار کھیلنا ہے "اشنہ نے لاڈ سے کہا تھا "ہیں.. تم دونوں کو کس نے سکھایا یہ کھیلنا ہاں ؟"اس نے حیرت سے پوچھا "بابا نے "دونوں نے مزے سے کہا تھا "ایک تو تمہارے بابا بھی ہمیشہ نرالے کام کرتے ہیں خیر یہ بتاؤ تمہاری خالہ کہاں ہیں ؟"حارث نے اشنہ کو اپنا فون دیتے آہستہ سے پوچھا تھا "خالہ ..وہ کچن میں ہیں " جتنی آہستہ سے اس نے پوچھا تھا زین نے اتنے ہی زور سے جواب دیا تھا اس نے فوراً زین کے منہ پر ہاتھ رکھا "کیا کر رہا ہے زین مروائے گا کیا؟"اس نے چور نظروں سے صوفے پر بیٹھی باتیں کرتیں ان تینوں کو دیکھا جو اس کی جانب متوجہ نہیں تھی وہ شکر کرتا اٹھ کھڑا ہوا تھا اور سیدھا کچن میں آیا تھا جہاں مناہل چائے بنا رہی تھی "کیا کر رہی ہو مناہل ؟"وہ دروازے سے ٹیک لگائے دونوں بازو سینے پر باندھے آنکھوں میں چمک لئے اس کو دیکھ رہا تھا " نظر نہیں آتا؟ میں کرکٹ کھیل رہی ہوں "اس نے جلے ہوئے لہجے میں کہتے حارث کو دیکھا "اچھا مجھے لگا تم چائے بنا رہی ہو "وہ اس کے انداز پر ہنس پڑا تھا مناہل نے اس کو گھورا اور دوبارہ پلٹ گئی "خیر ایک کپ مجھے بھی روم میں دے جانا "وہ مسکرا کر اسے دیکھتا وہاں سے چلا گیا تھا وہ سر جھٹک کر چائے کپوں میں نکالنے لگی پھر لاؤنج میں بیٹھی ان تینوں کو چائے دے کر اور ماہین سے مل کر جب وہ چائے اس کے کمرے میں لے کر آئی تو وہ الماری کے سامنے کھڑا نہ جانے کیا تلاش کر رہا تھا "تمہاری چائے" اس نے سپاٹ چہرے کے ساتھ اسے کپ پکڑایا " تھنکس مناہل ..اب ایسے کرو کے میری بلو شرٹ ڈھونڈ کر

دے دو مجھے مل نہیں رہی اور اس کے بعد میری وارڈروب سیٹ کر دینا" حارث نے کپ پکڑتے بے نیازی سے کہا تھا اور مناہل کا تو سر چکرا گیا تھا.. الماری کے دونوں پٹ کھلے ہوئے تھے آدھے کپڑے نیچے کارپیٹ پر پڑے تھے آدھے بیڈ پر تھے کچھ ہینگرز میں لٹک رہے تھے "یہ کیا ہے حارث؟ دو دن پہلے ہی میں نے تمہاری وارڈروب سیٹ کی تھی.. تم نے پھر یہ حشر کر دیا.. انسانوں کی طرح نہیں رہا جاتا کیا تم سے؟؟ "اس نے شدید ناراضگی سے حارث کو دیکھا "یار مجھے کیوں ڈانٹ رہی ہو میں نے تھوڑی کیا ہے یہ سب" "ہاں.. ہاں تم کیوں کرو گے یہ... تمہارے جانے کے بعد تو بھوت آ کر ناچتے ہیں نہ اس کمرے میں "اس نے طنز سے کہتے پورے کمرے کو دیکھا تھا جس کا حال بھی تقریباً الماری جیسا ہی ہو رہا تھا "اچھا نہ سوری آئندہ خیال رکھوں گا لیکن ابھی تو میری شرٹ ڈھونڈ دو مجھے جانا ہے ضروری "اس نے منت بھرے لہجے میں کہا تھا وہ ایک غصیلی نظر اس پر ڈالتی کپڑوں کی جانب بڑھ گئی اور تھوڑی ہی دیر میں شرٹ ڈھونڈ کر اس کو پکڑائی "یہ لو پکڑو!" ارے واہ تھینک یو مناہل اب ایسا کرو کے جاؤ اور اس کو پریس کر کے لاؤ" حارث نے مزے سے کہتے ہاتھ میں پکڑی شرٹ اس کے سر پر ڈال دی تھی "اللہ حارث تمہارے کام ختم کیوں نہیں ہوتے؟ مجھے تو لگتا ہے کے میں تمہارے کام ہی کرتے کرتے بوڑھی ہو جاؤنگی.. تم اپنے لئے کوئی ملازمہ کیوں نہیں رکھ لیتے؟ "اس نے ناراضگی سے کہتے اپنے چہرے پر سے شرٹ ہٹائی تھی "ہاہاہا مجھے ملازمہ کی کیا ضرورت؟ اس کی کمی پوری کرنے کے لئے تم ہو نہ "اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا "خیر اب میں ساری زندگی تو تمہارے کام نہیں کرنے والی. آخر کو مجھے بھی تو جانا ہے نہ؟ "اس نے مسکرا کر حارث کو دیکھا "کیا مطلب تم کہاں جا رہی ہو؟ "اس نے نہ سمجھی سے کہا تھا "پیا کے گھر" مناہل ہنستے ہوئے کہ کر استری اسٹینڈ کی جانب بڑھ گئی "اچھا تو محترمہ کافی شوق ہے اپ کو شادی کا" حارث اس کے پیچھے آیا تھا "ہاں ہے تو پھر؟؟؟ "اس نے پیچھے مڑ کر اس کو دیکھا جو مناہل کو ہی دیکھ رہا تھا "چلو تمہاری شادی کا بیڑا تو میں نے اٹھا لیا اب دیکھو بس کے کتنی جلدی تمہاری شادی کرواتا ہوں" حارث نے اسے پر سوچ نظروں سے مسکرا کر دیکھا تھا "ہاہ... بہت جلدی ہے تمہیں بھی مجھے گھر

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سے نکالنے کی ؟"اس نے گھور کر اسے دیکھا تھا" ہاں بہت جلدی ہے مجھے "حارث کہتے ہوئے پلٹ کر کمرے سے چلا گیا تھا مناہل کو اس کا لہجہ بدلہ ہوا محسوس ہوا تھا لیکن وہ سر جھٹک کر شرٹ پریس کرنے لگی

~ ~ ~

بی بی جی... کسی نے یہ اپ کے لئے پھول بھیجے ہیں" وہ یونی جانے کے لئے تیار بیٹھی کچن میں ناشتہ کرتے ہوئے اخبار پڑھ رہی تھی جبھی سکینہ تازہ سرخ گلابوں کا بوکے اٹھائے اندر ای تھی" کس نے بھیجے ہیں؟" زرنور نے اس کے ہاتھ سے بوکے لیتے حیرت سے پوچھا تھا" مجھے کیا پتا جی وہ تو کوریر والا دے گیا ہے" اس نے دانت نکوستے ہوئے کہا تھا" اچھا جاؤ تم کام کرو اپنا" زرنور نے ہاتھ جھلا کر اسے کہا اور الٹ پلٹ کر پھولوں کو دیکھنے لگی لیکن اس دفع بھی کوئی کارڈ نہیں تھا صرف پھول ہی تھے وہ ناشتہ چھوڑے نچلا لب دانتوں تلے دبائے پر سوچ نظروں سے ان پھولوں کو دیکھ رہی تھی

~ ~ ~

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میرے سپنوں کی رانی کب آے گی تو"

آئی رت مستانی کب آئی گی تو

بیتی جائے زندگانی کب آئی گی تو

چلی آ..ہاں تو چلی آ

حیدر کینٹین میں بیٹھا زور و شور سے ٹیبل بجاتا گا رہا تھا اور تیمور ساتھ بیٹھا سر دھن رہا تھا مناہل. لائبہ اور زر نور بھی اسی ٹیبل پر بیٹھی کسی ٹوپک پر ڈسکشن کر رہی تھی لیکن ان دونوں کی وجہ سے دھیان بار بار بھٹک رہا تھا چار دفع تو ان دونوں کو منع کر چکی تھی وہ لوگ مگر مجال ہے جو ان پر کچھ اثر ہوا ہو

او میرے....دل کے چین

چین آے میرے دل کو دعا دیجئے

وہ دونوں ارد گرد سے بے نیاز ٹیبل کو ڈھول سمجھ کر بجاے جا رہے تھے "حیدر... تیمور بند نہیں کر سکتے تھوڑی دیر کے لئے اپنا یہ ریڈیو؟" مناہل نے غصّے سے ان دونوں کو دیکھا تھا جو چپ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے ایک کے بعد ایک گانہ گاہے چلے جا رہے تھے ان دونوں نے پہلے ایک دوسرے کو دیکھا پھر مناہل کو ہنستے ہوئے کہا "نہیں" اور پھر شرع ہو گئے

سن رے سجنیا..... تیرے سنگ دنیا

سن رے سجنیا تیرے سنگ دنیا

ایسے جیسے ہر سو بہار ہے

جیا نہیں جائے رے.. تم بن ہائے رے

تم سے ہی ہم کو پیار ہے

حیدر نے زر نور کو دیکھا جو آنکھوں میں شدید غصّہ لئے ان دونوں ہی کو گھور رہی تھی اس نے اپنی آنکھیں چھوٹی کر کے اس کو دیکھا پھر شرارت سے مسکراتے ہوئے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کے گانے لگا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آنکھوں کی... گستاخیاں. معاف ہوں ٹن نہ نہ ٹن نہ نہ"

تیمور نے ہنستے ہوئے حیدر کو کوہنی ماری "اوے.. اس کو چھیڑنے غلطی مت ابھی تجھے اس دنیا سے رخصت کر دیگی"

یہ دنیا... یہ محفل.... میرے کام کی نہیں

حیدر نے اپنے لہجے کو خاصا اداس بنایا تھا لیکن پھر اس نے گانا چینج کر دیا

اور بابیں تو مر گیا اوے

شدائے مجھے کر گیا کر گیا اوے

پلیز حیدر تھوڑی دیر کے لئے انسان بن جاؤ" م مناہل نے ہاتھ کی چٹکی بنا کر کافی منت بھرے لہجے میں کہا تھا"
"سوری ڈیر... یہ میری شان کے خلاف ہے" حیدر نے گہری سنجدگی سے کہا تھا لیکن یہ سنجدگی بھی صرف 2منٹ کی ہی تھی وہ ٹیبل کو بجاتے پھر شروع ہو گیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہوا ہوا. اے ہوا مجھ کو اڑا لے

آ جا آ جا. تو میرے.. دل کو چرا لے

عشق والے کارڈ پے نام میرا لکھا دے

بیچ میں ہی پھنسی ہے بات آگے بڑھا لے

...... بوی ئے فرینڈ بنا لے

حیدر وہ بک دینا" لائبہ نے حیدر کے پاس رکھی کتاب کی طرف اشارہ کیا" کون سی والی؟"" وہ والی"" یہ " والی؟" اس نے کتاب کو ہاتھ میں لے کر پوچھا تھا" ہاں یہ والی"" کیا یہ تمہیں چاہیے؟"" ہاں مجھے چاہیے ..دو اب جلدی" لائبہ نے تیز نظروں سے اس کو دیکھا تھا جس کے ڈرامے ہی ختم نہیں ہو رہے تھے" میں تو نہیں دے رہا" اس نے بے نیازی سے کہتے کتاب کو اپنے ہاتھ کے نیچے رکھ لیا" حیدر..... یہ... کتاب.. مجھے ...دے... دو" لائبہ نے اپنے غصّے کو کنڑول کرتے آہستہ آہستہ کہا تھا" لا.... ئبا... میں... یہ.... کتاب ... نہیں.... دے... رہا

حیدر نے بھی اسی کے انداز میں کہا تھا" وہ بک میری ہے" لائبہ نے اس کو گھور کر دیکھا تھا" لیکن مجھے تو یہ " کینٹین کی ٹیبل پر سے ملی ہے.. اور کینٹین سب کی ہے" حیدر نے مزے سے کہا تھا جب کے وہ شدید غصّے سے اس کو دیکھ رہی تھی حیدر شرارت سے ہنستے نظریں لائبہ پر جما

ے گانے لگا

ایسے نہ مجھے تم دیکھو

سینے سے....... آہ آہ

اس سے پہلے کے وہ گانے کی دوسری لائن پوری کرتا تیمور نے زور سے اپنا پیر حیدر کے پیر پر مارا تھا جبھی وہ چیخا تھا" پاگل آدمی یہ کیا گا رہا ہے؟ کوئی شریفوں والا گانا نہیں گا سکتا؟" تیمور آہستہ سے اس کے پاس جھک کر چیخا تھا

لائبہ نے غصّے سے حیدر کو دیکھا تھا پھر سر جھٹک کر دوسری کتاب اٹھالی "اوکے...اوکے سوری..شریفوں والا گانا؟...ٹھیک ہے "حیدر نے زور سے سر اثبات میں ہلایا اور گلہ کنکھارنے لگا

تجھ کو وو میں..رکھ لوں وہاں"

جہاں پے کہیں ہے میرا یقین

میں جو وو....تیرا نہ ہوا

کسی کا نہیں....کسی کا نہیں

لے جائے جانے کہاں...ہوائیں ہوائیں

لے جائے تجھے کہاں......ہوائیں ہوائیں

لے جائے..جانے کہاں نہ مجھ کو خبر

.....نہ تجھ کو پتہ

مجھے لگتا ہے کے کچھ زیادہ ہی شریفوں والا ہو گیا" تیمور نے ہنستے ہوئے کہا تھا" بات سنو کرن!!"اس نے" پاس سے گزرتی ہرے لباس میں ملبوس ایک لڑکی کو روکا تھا جس کے ہاتھ میں پیپسی کی بوتل تھی وہ کرن ناز تھی انہی کی کلاس کی لڑکی تھی"کیا ہوا"اس نے روک کر سوالیہ نظروں سے تیمور کو دیکھا تھا جو اپنے بیگ میں کچھ ڈھونڈ رہا تھا پھر اس نے بیگ میں سے ایک نیلے رنگ کی فائل نکال کر اس کو پکڑائی تھی" کل تم آئی نہیں تو مس صنوبر نے تمہاری فائل مجھے دے دی کے میں تم کو دے دوں""اوہ... تھینکس تیمور" کرن نے خوشدلی سے کہتے اس کے ہاتھ سے فائل پکڑی اور جانے کے لئے پلٹ گئی حیدر نے ایک ابرو اٹھا کر تیمور اور کرن کو دیکھا تھا اس کی شرارتی رگ پھڑکی تھی

جادووو.... تیری نظر.. خوشبو تیرا.. بدن

توہاں کر.. یا نہ کر.. تو ہے میری کرن

اس نے پلٹ کر ایک غصیلی نظر جھوم جھوم کر گاتے حیدر پر ڈالی اور چلی گئی کیوں کے اس پاگل کے منہ وہ لگنا نہیں چاہتی تھی "حیدر شرم نہیں آتی؟ آتے جاتے لوگوں کو چھیڑتے ہو؟" مناہل نے اس کو گھور کر دیکھا تھا "مناہل.... یہ شرم کیا ہوتی ہے؟" حیدر نے سنجیدگی سے مگر آنکھوں میں شرارت لئے پوچھا تھا اس نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام لیا اور حیدر پھر سے ٹیبل کو بجاتا شروع ہو چکا تھا

ایک بار سے دل نہیں بھرتا

.. مڑ... کے مجھے دوبارہ

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ٹن.. ٹنا.. ٹن. ٹن. ٹن.. تارا

چلتی ہے کیا نو.. سے بارہ

میرا دل پتا ہے کیا چاہ رہا ہے.. حیدر؟" زرنور نے کتاب زور سے بند کر کے کرسی کے پیچھے ٹیک لگاتے" اطمینان نے پوچھا تھا لیکن آنکھوں میں ابھی بھی شدید غصّہ تھا" جا... تیمور کچھ کھانے کے لئے لے کر آ .." حیدر نے پہلے تیمور سے کہا تھا" شرم کر حیدر.. شرم کر.. بیٹھے بیٹھے 3 برگر اور 2 کوک تو پی چکا ہے اب بھی کھانے کے لئے مانگ رہا ہے؟"" تیمور نے حیرت سے کہا تھا" یہ تو کچھ بھی نہیں میں تو تجھے ابھی کے ابھی اس کینٹین کا پورا اسٹوک کھا کر دکھا سکتا ہوں" حیدر نے انگلی کو گھما کر پوری کینٹین کی طرف اشارہ کیا تھا جس

میں ٹیبلز اور کرسیاں بھی شامل تھی "رہنے دے بھائی.. مجھے کچھ نہیں دیکھنا.. جانتا ہوں تیرا تعلق افریقہ کے کسی آدم خوروں کے قبیلے سے ہے.. اور اگر تجھے کچھ کھانے کو نہ ملا تو.. تو تو ہمیں ہی کھا جائے گا" تیمور نے ہنستے ہوئے کہا اور اٹھ کر کاؤنٹر کی جانب بڑھ گیا... "ہاں.. تو. نور بانو.. کچھ کہہ رہی تھی تم؟" حیدر نے بے نیازی سے زرنور کو دیکھتے پوچھا تھا "اف" اس نے زور سے اپنی آنکھیں میچی تھی "تم سے کتنی بار کہا ہے میں نے کے مجھے نور بانو مت کہا کرو.. زرنور ہے میرا نام زر..... نور" اس نے غصّے سے ٹیبل پر ہاتھ مار کر چباتے ہوئے کہا تھا "میں جانتا ہوں... لیکن یقین کرو تم پر زرنور سے زیادہ نور بانو ہی سوٹ کرتا ہے" حیدر نے کمال بے نیازی سے کہا تھا "اور ہاں.. تمہاری بلی کا نام بھی تو کچھ ایسا ہی ہے نہ؟.. کیا نام تھا.. کیا تھا؟" وہ ایک انگلی سے ماتھے پر دستک دیتے جیسے کچھ سوچنے کی ایکٹنگ کر رہا تھا "ارے.. ہاں... مانو" وہ ایک دم جوش سے بولا "مانو نام ہے نہ اس کا. اور تمہارا نور بانو.. واہ واہ.. مانو اور بانو.. دیکھو کیسا ہم قافیہ ملایا میں نے" حیدر نے ہنستے ہوئے خود کو شاباش دی تھی جبکہ زرنور کا بس نہیں چل رہا تھا کے وہ اس کو کچا چبا جائے یا زیادہ نہیں تو اپنے سامنے پڑی کتابوں کو ایک ایک کر کے حیدر کے سر پر مارتی جائے... مارتی جائے.... اور بس مارتی جائے. "حیدر تم چلے کیوں نہیں جاتے؟؟؟" اس نے اپنے شدید غصّے کو کنٹرول کرتے تحمل سے پوچھا تھا "کہاں پر ڈیر؟" اس نے نہ سمجھی سے پوچھا تھا "جہنم میں" اس نے تپے ہوئے انداز میں کہا تھا "ہاہاہا.. وہاں تو میں تمہارے ساتھ ہی جاؤں گا" اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا "حیدر تمہارا اگلا تو میں اپنے ہاتھوں سے ہی دباؤں گی" زرنور نے دونوں ہاتھوں کو مٹھیاں بھینچے غصّے سے اس کو دیکھا تھا جبھی مناہل نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا "چھوڑو نہ زری. تم بھی کس پاگل سے الجھ رہی ہو".. "کیا؟؟؟؟ پاگل؟؟ مناہل.. تم نے مجھے پاگل کہا؟.... مجھے؟؟" حیدر نے گہرے صدمے سے مناہل کو دیکھا تھا "دیکھو حیدر.. میرے منہ لگنے کی تو تم کوشش بھی مت کرنا" مناہل نے انگلی اٹھا کر پہلے ہی اس کو وارننگ دی تھی "جانتا ہوں.. اگر میں نے تمہیں چھیڑا تو حارث مجھے اگلے جہاں روانہ کر دے گا" حیدر نے ہنستے ہوئے کہا تھا جبھی تیمور ٹرے میں چکن رول اور برگر لئے چلا آیا "لے

بھوکے.. کھالے جانتا ہوں یہ سب بھی تیرے پیٹ میں جاتے ہی گم ہو جائے گا لیکن فلحال تو تو اسی سے کام چلا " تیمور نے کہتے ہوئے ٹرے اس کے سامنے رکھی پھر خود بھی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا "خوش رہ تیمور خوش رہ ...اللہ تجھے چار بیویاں دیں" حیدر نے بے صبری سے ٹرے اپنی جانب کھسکاتے خوش دلی سے تیمور کو دعا دی تھی جس پر پانی پیتے تیمور کو اچھو لگ گیا "یہ کیا دعا دے رہا ہے حیدر؟ وہ چاروں تو مل کر مجھے گنجا کر دیں گی ..اور میں بغیر بالوں کے کتنا برا لگوں گا" تیمور نے کہتے ہوئے اپنے گھنے بالوں پر سر پھیرا تھا "مطلب تمہیں چار شادیاں کرنے پر کوئی اعتراض نہیں سوائے اپنے بالوں کے؟" لائبہ نے حیرت سے تیمور کو دیکھا تھا "ہاہا نہیں میں تو تیار ہوں.. خوشی خوشی کرلوں گا" تیمور نے ہنستے ہوئے کہا تھا جبھی ریاض اور اشعر چلے آئے "یہ تم لوگ کس کی مہندی میں گانے کے لئے پریکٹیس کر رہے تھے؟" ریاض نے کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے حیدر اور تیمور کو دیکھا "میری" حیدر نے برگر کھاتے اطمینان نے کہا تھا "تیری؟؟؟؟" ان دونوں نے حیرت سے پہلے حیدر کو دیکھا پھر ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنس پڑے "اوہ بھائی.... تیری شادی یہاں نہیں ہو سکتی.. تو مریخ پر جا.. تجھے تیرے جوڑ کی وہیں ملے گی" اشعر نے ہنستے ہوئے حیدر کے سامنے رکھی ٹرے میں سے برگر اٹھاتے ہوئے کہا تھا. حیدر نے اس کے ہاتھ سے برگر جھپٹنے کا سوچا لیکن پھر اس نے اپنا ارادہ بدل دیا "تمہارا کیا مطلب ہے کیا میری انسانوں کی دنیا میں شادی نہیں ہو سکتی؟؟" حیدر نے سنجیدگی سے اپنی آنکھیں چھوٹی کر کے اشعر اور ریاض کو دیکھا تھا "نہیں. نہیں.. کیوں نہیں ہو سکتی.. بلکل ہو سکتی ہے لیکن...اس کے لئے تجھے چائنا جانا پڑے گا" ریاض نے گہری سنجیدگی سے کہا تھا "چائنا کیوں؟" ان سب نے ہی حیرت سے ریاض کو دیکھا تھا وہ تینوں بھی اپنا کام چھوڑے ان لوگوں کو دیکھ رہی تھیں لیکن ریاض نے صرف حیدر کو مخاطب کر کے کہا تھا "یہ جو تو بات بات پر اپنی آنکھے چھوٹی کرتا ہے نہ تو تجھے اپنی جیسی ہی "چنگ چونگ چنگ" چائنا میں ہی ملے گی نہ؟" ریاض نے قہقہ لگاتے ہوئے تیمور کے ہاتھ پر ہاتھ مارا تھا "یار کتنا عجیب لگے گا کے ہم اسے "چنگ چونگ" بھابی کہا کریں گے" اشعر نے ہنستے ہوئے کہا تھا "مجھے تو

یہ سن کے ہی اتنا عجیب لگ رہا ہے کے.. شادی؟؟..وہ بھی حیدر کی؟؟ توبہ.. توبہ." تیمور نے ہنستے ہوئے اپنے دونوں گالوں کو دبایا تھا جن میں بے تحاشا ہنسنے کی وجہ سے درد ہو رہا تھا" گستاخ لڑکوں.. جاؤ معاف کیا تم لوگوں کو تمہاری بے ادبی پر" حیدر نے کمال بے نیازی سے کہا تھا" مہربانی آپ کی عالی جاہ.. بڑا احسان کیا آپ نے مجھ نہ چیز پر" ریاض نے اپنے دونوں ہاتھ اس کے سامنے جوڑ کر خاصی عاجزی سے کہا تھا" لیکن بھائی تو مجھے معاف نہ کر...زندان میں ڈال دے مجھے تو" اشعر نے ہنستے ہوئے اس کے کندھے پر ہاتھ مارا تھا" لو ..ہمارا بدلہ تو پورا ہو گیا" مناہل نے ہنستے ہوئے زرنور اور لائبہ سے کہا تھا" اور ہاں.. حیدر تو میرے ساتھ کل سمندر پر چل یو.. تجھے بہت سارے کیکڑے پکڑ کر دوں گا""وہ کیوں؟؟؟"سب نے ہی حیرت سے ریاض کو دیکھا تھا اور ریاض صرف حیدر کو دیکھ رہا تھا" اچھا ہے نہ کے تو ابھی سے یہ سب کھانے کی عادت ڈال لے ..کیوں کے بعد میں تو ساری زندگی" چنگ چونگ بھابی" تجھے ابلے ہوئے کیڑے مکوڑے اور لمبے والے سانپ ہی کھلائے گی" ریاض نے ہنستے ہوئے کہا تھا" اوئے یہ لمبے والے سانپ کیا چیز ہے؟؟" اشعر نے برگر کا بڑا سا بائٹ لیتے حیرت سے ریاض کو دیکھا تھا" یہ پاگل نوڈلز کو لمبے والے سانپ بول رہا ہے" تیمور نے ہنستے ہوئے ریاض کے سر پر چپت لگائی تھی اور نوڈلز کی دیوانی زرنور نے تڑپ کر ریاض کو دیکھا تھا" شرم کرو ریاض. کھانے کی چیز کو تم کیا بول رہے ہو؟" اس نے خاصا برا مان کر کہا تھا" یقین کرو زرنور نوڈلز کو دیکھ کر تو مجھے اتنا عجیب لگتا ہے تم لوگ نہ جانے کیسے کھا لیتے ہو" ریاض نے برا سا منہ بنا کر کہا تھا" تیمور بھائی. تین سو روپے نکالو" جبھی کینٹین والے چاچا کا بیٹا سمندر خان تیمور کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا تھا. سمندر خان گیارہ سال کا لال گالوں والا پٹھانی بچہ تھا جو شلوار قمیض پر پٹھانوں والی ٹوپی پہنے رکھتا تھا چاچا نے اس کو اپنی مدد کے لئے رکھا ہوا تھا" کون سے پیسے یار؟" تیمور نے نہ سمجھی سے اس کو دیکھا تھا" اُنہی برگر اور رول کے پیسے جو تم تھوڑی دیر پہلے لے کر گیا تھا" سمندر خان اپنے پٹھانی لہجے میں ٹوٹی پھوٹی اردو بولتا تھا" وہ تو میں حیدر کے لئے لایا تھا اب پیسے بھی حیدر ہی دے گا" تیمور نے صاف اپنا دامن بچایا تھا" لیکن میں نے تو اس میں سے صرف

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایک ہی رول کھایا تھا باقی سب تو اس موٹے نے کھایا تھا..بلکے ابھی تک کھا رہا ہے" حیدر بھی مزے سے کہتے پیچھے ہو گیا تھا اور اشعر کا بر گر کو منہ میں لے جاتا ہاتھ ہوا میں ہی ٹھہر گیا تھا" ام کو کچھ نئ پتا.ام کو بس امارا پیسا چاہیئے" سمندر خان نے ناراضگی سے ان تینوں کو دیکھا تھا جو ایک دوسرے پر بات ڈالے جا رہے تھے" جبھی تو میں سوچوں کے یہ شیطان اتنا شریف کیسے ہو گیا جو مجھے اپنی چیزیں کھانے سے منع نہیں کر رہا" اشعر نے حیدر کو گھورتے ہوئے اپنے والٹ میں سے پیسے نکال کر سمندر خان کو پکڑائے تھے" یہ صرف ڈھائی سو ہے باقی کا پچاس؟" اس نے گننے کے بعد اشعر کو دیکھا تھا" ابھی سب کے سامنے حیدر نے اعتراف کیا ہے کے ایک رول اس نے بھی کھایا تھا اس لئے پچاس روپے حیدر ہی دے گا" اشعر اطمینان سے کہتے ہوئے پھر سے بر گر کھانے لگا" لے یار تو مجھ سے لے لے پچاس روپے" ریاض نے کہتے ہوئے اپنے والٹ میں سے پچاس کا نوٹ نکال کر اس کو پکڑایا تھا کیوں کے حیدر پہلے ایک گھنٹے تک اس کے ساتھ بحث کرتا اور تب کہیں جا کر اس کو پیسے دیتا" یار یہ شاہ ویز کہاں ہے؟" تیمور نے پوچھا تھا" بیٹھا ہو گا کسی درخت کے نیچے ڈیانا کے ساتھ" اشعر نے ہنستے ہوئے کہا تھا ایمن شاہ ویز کی گولڈن بالوں والی دوست تھی جس کو یہ سب ڈیانا کہتے تھے" اوہ حیدر گانا یار تو چپ کیوں ہو گیا؟ ابھی تو بہت گا رہا تھا" ریاض کے کہنے پر حیدر کوئی جواب دینے ہی والا تھا جبھی مناہل سے بات کرتی زر نور نے گھور کر ان سب کو دیکھا تھا" خبردار جو اب تم لوگوں نے کچھ گایا یا بجایا تو" اس نے انگلی اٹھا کر ان سب کو وارن کیا تھا جو زر نور کو ایسے دیکھ رہے تھے جب کوئی بچہ شرارت کرنے سے پہلے کسی کو دیکھتا ہے جبھی اشعر نے حیدر کی جانب جھک کر اس کے کان میں کچھ کہا تھا" ٹھیک ہے... ٹھیک ہے" حیدر نے مسکرا کر اشعر کو دیکھتے وکٹری کا نشان بنایا تھا اور ایک ہاتھ سے ہلکا سا ٹیبل بجاتے ان سب کو اپنی جانب متوجہ کیا تھا" ہاں تو بھائیوں اور... اور تم تینوں" حیدر نے انگلی سے لائبہ. مناہل اور زر نور کی جانب اشارہ کیا تھا" آج ہم سب ایک اسپیشل سونگ اشعر کی جانب سے کسی کو ڈیڈیکیٹ کر رہے ہیں اور یہ ہم کسے ڈیڈیکیٹ کر رہے ہیں؟ گانا سن کر آپ بخوبی سمجھ جائے گے" حیدر نے مسکرا کر کہا تھا زر نور اور مناہل حیرت سے ان

چاروکو ہی دیکھ رہی تھی جو گلہ کھنکارتے خود کو گانے کے لئے تیار کر رہے تھے جبکہ لائبہ کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے واٹس اپ پر کسی کو مسیج کر رہی تھی لیکن دھیان ان ہی کی طرف تھا"ریڈی؟؟"حیدر نے ان سب سے پوچھا تھا"ہاں..ہاں ریڈی"ان سب نے ایک ساتھ کہا تھا"اوکے"حیدر نے کہتے ہوئے گانا شرع کیا

"وہ میرے سامنے بیٹھی ہے مگر

اس سے کچھ بات نہ ہو پائی ہے

میں ارادہ بھی اگر کرتا ہوں

اس میں ہم دونوں کی رسوائی ہے

دل کا...عالم میں کیا بتاؤں تمہیں

اک چہرے نے بہت پیار سے دیکھا مجھے "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حیدر. تیمور اور ریاض براہراست نظریں لائبہ پر جمائے جھوم جھوم کر گا رہے تھے اور اشعر کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے دونوں بازو سینے پر باندھے مسکراتے ہوئے ٹھیک اپنے سامنے بیٹھی لائبہ کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا جو حیرت سے منہ کھولے اسے ہی دیکھ رہی تھی زرنور اور مناہل منہ پر ہاتھ رکھے کبھی مسکرا کر لائبہ کو دیکھتے اشعر کو دیکھتی اور کبھی حیرت سے آنکھے پھاڑے لائبہ کو"تم پٹو گے اشعر..ہمارے سامنے ہی ہماری لڑکی کو چھیڑ رہے ہو"زرنور نے ہنستے ہوئے اشعر کو گھورا تھا"چھیڑ کون رہا ہے؟میں تو اظہار کر رہا ہوں"اشعر نے مسکراہ کر سر کھجاتے ہوئے کہا تھا"تو یہ کون سا طریقہ ہے؟خود اظہار کرنے کے بجائے ان بندروں سے

کروار ہے ہو" مناہل کے کہنے پر ان تینوں نے ہی ناراضگی سے اس کو دیکھا تھا" خیر...اتنے ہینڈسم بندر بھی کہیں نہیں دیکھیں ہوں گے تم نے" حیدر نے اپنے شرٹ کے کالر کو کھڑا کرتے ہوئے فخر سے کہا تھا" ہاں تو کب کھلا رہے ہو تم مٹھائی؟؟" زرنور نے شرارت سے اشعر کو دیکھا تھا جو لائبہ کو ہی دیکھے جا رہا تھا" بس کردو تم.. نظر لگاؤ گے کیا ہماری ببل کو؟" مناہل نے مسکرا کر اشعر کو گھورتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اپنا دوپٹہ پھیلا کر اس طرح سے لائبہ کے سامنے کیا کے وہ پوری اس میں چھپ گئی" ہاں تو میں مٹھائی کھلاؤں گا... ٹھیک چار دن بعد" اشعر نے ہنستے ہوئے اپنے ہاتھ کی چار انگلیاں ان سب کے سامنے کی تھی" لیکن چار دن بعد تو اتوار ہے.. اتوار کو کیوں؟؟" ریاض نے حیرت سے پوچھا تھا" وہ اس لئے کے... اتوار.... کو... میری اور لائبہ کی .... انگیجمنٹ ہے" اشعر نے مسکراہٹ دباتے آہستہ سے دھماکا کیا تھا اور اس دفع تو مناہل اور لائبہ کے ساتھ حیدر. تیمور اور ریاض بھی حیرت سے منہ پھاڑے اشعر کو دیکھ رہے تھے اور اگلے ہی لمحے حیدر اور ریاض نے غصّے سے تابڑ توڑ مکے اس کے کندھے پر برسانے شرع کر دیئے تھے کیوں کے اشعر ان ہی دونوں کے بیچ میں بیٹھا تھا جبکے تیمور کی پہنچ سے وہ دور تھا اس لئے تیمور وہیں سے ہاتھ ہلا ہلا کر ان کی حوصلہ افزائی کر رہا تھا" ہاں ... مارو اور مارو اس کو.. اور مارو"" سالے.. کمینے.. بے غیرت آدمی تو نے اتنی بڑی بات ہم سے چھپائی.. ہم سے؟؟"" حیدر تمیز کے دائرے میں رہو" زرنور نے غصّے سے حیدر کو گھورا تھا جو بولتا جا رہا تھا اور اشعر کو مارتا جا رہا تھا" اوہ.. سوری نور بانو" اس نے رک کر زرنور کو دیکھا اور پھر شرع ہو گیا زرنور اس کو گھورتے ہوئے مناہل اور لائبہ کی جانب متوجہ ہو گئی جہاں مناہل غصّے سے لائبہ کو نہ جانے کیا کیا بولے جا رہی تھی اور وہ اپنی مسکراہٹ دبائے اپنی صفائی پیش کرنے کی کوشش کر رہی تھی" میں بائیکاٹ کرتا ہوں اشعر... میں نہیں آنے والا تیری منگنی میں" تیمور نے اشعر کو ناراضگی سے دیکھتے ہوئے کہا تھا جو خود کو حیدر اور ریاض سے بچانے کی کوشش کر رہا تھا" منگنی کیا؟؟.. میں تو تیری شادی میں ہی نہیں آؤں گا.. جا بیٹا.. تو اکیلے ہی برات لے کر جائیو" ریاض نے بھی منہ پھلا کر کہا تھا" یار میری بات تو سنو تم لوگ" اشعر نے ہنستے ہوئے اپنے

دونوں کندھے سہلاتے ہوئے ان تینوں کو دیکھا تھا جو غصّے سے اس کو ہی دیکھ رہے تھے "اب تو کچھ بھی کر لے اشعر ہم نہیں آنے والے تیری منگنی میں" تیمور نے ہاتھ جھلا کر کہا تھا "اچھا میری طرف سے تم سب کو ٹریٹ...وہ بھی لال قلع میں..اب تو مان جاؤ یار""اگر تو یہ سمجھ رہا ہے کے ہم تیرے لالچ میں آ جائے گے ..تو تو ٹھیک سمجھ رہا ہے..بتا کب چلنا ہے؟" حیدر نے سنجیدگی سے کہتے گویا اس پر احسان کیا تھا "چلو ایک تو مان گیا...اور تم دونوں؟" اشعر نے ریاض اور تیمور کو دیکھا تھا "مجھے ٹائم چاہیئے سوچنے کے لئے" ریاض نے بے نیازی سے کہا تھا "میں تیار ہوں" تیمور کے کہے پر ریاض نے بھی ہامی بھر لی تھی کے سب جا رہے ہیں تو وہ اکیلا کیا کرے گا "لیکن ہمیں یہ ٹریٹ کل ہی چاہیئے""نہیں یار کل تو پوسیبل نہیں ہو گا مجھے کل اسلام آباد جانا ہے ہفتے کو رکھ لیتے ہیں..کیا کہتے ہو تم لوگ؟" اس نے سوالیہ نظروں سے سب کو دیکھا تھا "جا اشعر معاف کیا تجھے تو بھی کیا یاد کرے گا""ان دونوں کا تو مجھے کوئی آئیڈیا نہیں تھا لیکن حارث کا پکا پتا ہے دیکھ لینا وہ تو شادی سے ایک دن پہلے کارڈ لے کر آئے گا اور کہے گا..میں کل برات لے کر جا رہا ہوں..مناہل کو لینے .تم لوگ بھی آ جانا" حیدر کے کہنے پر وہ سب ہی ہنس پڑے تھے جبکے مناہل نے چونک کر حیدر کو دیکھا تھا اور پھر ٹیبل پر پڑے دو تین ایک ساتھ جڑے ڈسپوزیبل گلاس غصّے سے کھینچ کر حیدر کو مارے تھے "بہت زیادہ ہی فضول بکواس نہیں کرنے لگ گئے تم ہاں؟..""یقین کرو مناہل بکواس نہیں کر رہا بلکل سچ کہہ رہا ہوں "حیدر نے ہنستے ہوئے کمال مہارت سے گلاس کیچ کئے تھے جبھی اس کی نظر اندر آتے احمد اور حارث پر پڑی تھی جو کسی بات پر ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنس رہے تھے ان کو دیکھ کر حیدر نے تان اڑائی تھی

"یہ بندھن تو...پیار کا بندھن ہے

... جنموں کا...... سنگم ہے

دیکھ تیمور دیکھ...وہ آگئے..میں نے کہا تھانہ کے وہ آئے گے..دیکھ وہ آگئے تیمور...وہ آگئے"حیدر نے" تیمور کے کالر کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑ دیا تھا"کیا کر رہا ہے حیدر؟...چھوڑ دے...چھوڑ دے پاگل میری شرٹ پھٹ جائے گی"وہ بیچارہ ہڑ بڑا کر خود کو چھوڑوانے لگااور حیدر ٹھیک کہہ رہا تھاوہ دونوں واقعی میں ایک دوسرے کے لازم وملزوم تھے ہمیشہ ہر کہیں دونو ساتھ ساتھ ہی پائے جاتے تھے حارث توان لوگوں کے ساتھ 4,5 سال سے تھا لیکن احمد نے کچھ عرصہ پہلے سے ہی اپنا مائیگریٹ اس یونی میں کروایا تھاان سب سے بھی احمد کو حارث نے ہی ملوایا تھانہ جانے کتنی پرانی دوستی تھی دونوں کی"کیا ہے بے حیدر؟ تیرے ڈرامے ختم نہیں ہوں گے ہاں؟حارث نے ہنستے ہوئے حیدر کے کندھے پر پنچ مارا تھاجبکہ احمد کرسی گھسیٹ کر بیٹھ چکا تھا"حارث سمجھالواس حیدر کے بچے کو بہت فضول بولنے لگ گیا ہے یہ"مناہل نے اس کو دیکھتے ہی حیدر کی شکایات لگائی تھی"لو تم توابھی سے اس کے آتے ہی بیویوں کی طرح شکایتیں کرنا شروع ہوگئی"حیدر نے بے نیازی سے کہا تھا"بولنے سے پہلے سوچ تولیا کرو"مناہل نے جھینپتے ہوئے حیدر کو گھورا تھاجبکہ حارث نے بہ مشکل اپنے قہقہہ کا گلہ گھونٹا تھاورنہ دل تو کر رہا تھاکے اٹھ کر حیدر کو گلے لگالےاور زرنور.اس کا تو دل ہی دھڑکنا بھول جاتا تھااحمد کو دیکھ کر وہ اس کے سامنے ہی تو بلو جینز پر بلیک شرٹ اوراس کے اوپر براؤن لیدر کی جیکٹ پہنے بے نیاز ساٹانگ پرٹانگ رکھے بیٹھا تھاچھ فٹ سے نکلتاقد مظبوط کسرتی جسم کھڑی مغرور ناک ہلکی سی بیرڈاور گہری گرے آنکھوں والااحمد کسی سلطنت کا مغرور شہزادہ ہی لگتا تھاجواپنی رعایہ پرایک نظر ڈالنا گوارانہ کرتاہوزرنور آج تک اندازہ نہ کرسکی تھی کے اس کی آنکھیں زیادہ گہری ہیں یااس کے گال پر پڑنے والاڈمپل؟لڑکیاں تولڑکیاں لڑکے بھی راہ گزرتے ایک بارتوپلٹ کے احمد کو ضرور ہی دیکھتے تھے وہ تھا ہی اتناپیارااور زرنور کا تو دل ہی اس کے اختیار میں نہیں رہا تھااور آنکھوں کو تواس کو دیکھنے کے بعد کچھ بھاتا ہی نہیں تھااگروہ صبح شام بھی اس کواپنے سامنے بٹھا کر دیکھتی رہے تو بھی اس کادل نہ بھرے لیکن ایک وہ تھا

کے ایک نگاہ غلط بھی اس پر نہیں ڈالتا تھا ہمیشہ اس کے ساتھ فارمل ہی رہتا تھا جس انداز میں وہ مناہل اور لائبہ سے بات کرتا تھا اسی انداز میں اس سے کرتا تھا اس نے لاکھ سمجھایا ہزار بار روکا اپنے دل کو لیکن یہ دل بھی نہ پتا نہیں اتنا ضدی کیوں ہوتا ہے محبت بھی اسی سے کرتا ہے جو اپ کو کچھ سمجھتا ہی نہیں ..دیکھتا ہی نہیں یہ تک نہیں سمجھتا کے کوئی اتنا پاگل ہو چکا ہے اس کے پیچھے اور اگر سمجھ بھی جائے تو ایسے نظر انداز کرتا ہے جیسے کچھ دیکھا ہی نہیں وہ بھی مجبور ہو چکی تھی اپنے دل کے ہاتھوں تھک چکی تھی اسے سمجھاتے سمجھاتے لیکن یہ دل تھا کے پھر بھی اس کے قدموں سے لپٹ لپٹ جاتا تھا..وہ جو یک ٹک موبائل کے ساتھ مصروف احمد کو دیکھے جا رہی تھی ٹھیک اسی وقت احمد نے اپنی گرے آنکھے اٹھا کر اس کی چمکتی سبز آنکھوں میں دیکھا تھا اور ایسی چمک جو صرف احمد کو دیکھ کر ہی اس کی آنکھوں میں آتی تھی اور....احمد یہ جانتا تھا..اس نے اپنے سر کو ہلکی سی جنبش دیتے مسکرا کر زرنور کو دیکھا تھا جس نے سٹپٹا کر اپنی نظروں کو بہ مشکل اس پر سے ہٹایا تھا جبھی حیدر چہکا تھا "ہاں تو بھائیوں .اور..اور خواتینوں.. جیسے کے آپ جانتے ہیں کے ہمارے ساتھ جناب احمد تشریف فرما ہیں اور ہماری پر زور فرمائش پر ایک خوب صورت سا گانا ہماری سماعتوں کی نظر فرمایں گے "حیدر نے بوتل کو مائک بناتے کھڑے ہو کر پوری کینٹین میں اعلان کیا تھا جبکے وہ تینوں حیرت سے حیدر کو دیکھ رہی تھی "حیدر اور وہ بھی اتنی گاڑھی اردو؟؟"""نہیں یار میرا تو کوئی موڈ نہیں .تم ہی کچھ سنا دو "احمد نے دونوں ہاتھ اٹھا کر نفی میں سر ہلاتے مسکرا کر کہا تھا "اتنی دیر سے میں ہی گا رہا تھا لیکن ان تینوں کو پسند ہی نہیں آیا اور مجھے ڈانٹ کے چپ کروا دیا "حیدر نے منہ بسور کر کہا تھا اور زرنور کھا جانے والی نظروں سے اس کو دیکھ رہی تھی "ہاں ..ہاں .بہت فرمابردار بچے ہو نہ تم تو.. ہم نے چپ کروایا اور تم ہو بھی گئے "حیدر نے پورے دانتوں کی نمائش کرتے زرنور کو دیکھا تھا "یار احمد سنا دو نہ اب تو اتنے دن ہو گئے "اشعر کے کہنے پر ریاض نے بھی اس سے کہا تھا "سنا دے احمد ان دونوں کی منگنی کی خوشی میں ہی سنا دے "اپنی طرف سے تو ریاض نے دھماکہ ہی کیا تھا اسے لگا تھا کے اشعر کی منگنی کا سن کر وہ دونوں بھی حیرت سے اچھل پڑے گے لکین وہ دونوں تو ایسے

مسکرا رہے تھے کے جیسے پہلے سے ہی یہ بات جانتے ہوں "تم لوگوں کو پتا ہے اس کی منگنی کے بارے میں؟" ریاض نے اشعر کی جانب اشارہ کر کے مشکوک انداز میں احمد اور حارث کو دیکھا تھا "ہاں ہمیں معلوم ہے" حارث نے اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تھا "لیکن تم دونوں کو کیسے پتا؟ کیوں کے اس گھامڑ نے ابھی دس منٹ پہلے ہی تو ہمیں بتایا ہے "اس دفع تیمور نے بھی حیرت سے پوچھا تھا "وہ اس لئے کے میرے مؤکل نے مجھے پہلے ہی خبر دے دی تھی" حارث نے ہنستے ہوئے کہا تھا "حارث دیکھ لینا تیرا یہ مؤکل میرے ہاتھوں ہی قتل ہوگا تیمور نے غصّے سے کہتے ہوئے ہنستے ہوئے اشعر کو گھورا تھا "بیٹا اشعر تو باہر مل مجھے .... دیکھیو تیرا کیا حال کروں گا میں" ریاض نے بھی اشعر کو گھورتے ہوئے اپنے منہ پر ہاتھ پھیر کر اسے دھمکی دی تھی جبھی احمد نے ان کو ٹوکا تھا "اچھا چلو.. پہلے ایک گیٹار کا انتظام کرو.. اس کے بغیر تو میں کچھ بھی نہیں سناؤں گا "اس نے دوٹوک انداز میں کہا اور حیدر اس کو ایسے مسکرا کر دیکھ رہا تھا جیسے کہہ رہا ہو بس .... اتنی سی خوائش .. یہ لو ابھی پوری کر دیتا ہوں. اس نے شاہ ویز کو ایمن کے ساتھ بیٹھے دیکھ لیا تھا جو پانچ منٹ پہلے ہی کینٹین میں آیا تھا "بھائیوں... کسی کے پاس گیٹار ہے تو تھوڑی دیر کے لئے ادھار پر دے دو "اس نے پھر سے کھڑے ہو کر اعلان کیا تھا اور اتنی آواز سے تو ضرور کیا تھا کے وہ شاہ ویز کے کانوں تک ضرور پہنچ جائے "یہ لو بھائی میرا گیٹار لے لو.. احمد کا گانا سننے کے لئے تو میں اپنی پوری سلطنت بھی اس کے نام کر سکتا ہوں لیکن میرے پاس سوائے اس پیارے گیٹار کے اور کچھ نہیں "اور آواز اس کے کانوں تک پہنچ گئی تھی جبھی تو وہ ایک ہاتھ میں گیٹار پکڑے دوسرے میں کرسی اٹھائے دانت نکوستے چلا آیا حیدر ہنس رہا تھا اپنی پلاننگ پر "تمہارے پاس گیٹار کہاں سے آیا؟" احمد نے اس کے ہاتھ سے گیٹار پکڑتے حیرت سے پوچھا کیوں کے یونی میں کوئی گیٹار نہیں لاتا تھا اسے امید تھی کے کم از کم اس وقت تو کسی کے پاس گیٹار نہیں ہوگا لیکن وہ غلط تھا کیوں کے شاہ ویز کو راکسٹار بننے کے خبط تھا کبھی کسی درخت کے نیچے کبھی سیڑیوں پر بیٹھے اور کبھی گراؤنڈ میں ہی بجا کر وہ اپنا شوق پورا کر لیتا تھا "کیا بتاؤں یار. میں تو "منا مائیکل "بننا چاہتا تھا لیکن ابّا کو نجانے کیا دشمنی ہے مجھ سے اٹھا کر

اس بزنس ڈیپارٹمنٹ میں پٹخ دیا کے جب تک ایم بی اے کی ڈگری نہ لے لو یہاں سے نکلنا نہیں اور تو اور گھر پر بجانے پر بھی پابندی لگا دی اب تو بس یہیں بجا کر اپنے دل کو بہلا لیتا ہوں" شاہ ویز خاصے افسردہ لہجے میں کہتے ہوئے کرسی تیمور کے برابر رکھ کر بیٹھ گیا اب ٹیبل کے گرد کرسیاں رکھے مناہل. لائبہ. زرنور. اشعر. حارث. تیمور. ریاض. حیدر. شاہ ویز اور احمد بیٹھے تھے "ہاں تو بتاؤ کون سا گانا سننا ہے" احمد نے گیٹار پر دھن چھیڑتے مسکرا کر ان سب کو دیکھا تھا جو اس کو ہی دیکھ رہے تھے "یار تم اپنی پسند کا کچھ سنا دو".. "ہاں یار آج اپنا کوئی فیوریٹ گانا ہی سنا دو" حارث اور حیدر اس سے فرمائش کرنے لگے تھے "اچھا ٹھیک ہے.. یہ میرا فیوریٹ تو نہیں پر یہ بھی مجھے پسند ہے.. اور یہ تم دونوں کے لئے" اس نے مسکرا کر اشعر اور لائبہ کی جانب اشارہ کیا تھا اور گلہ کھنکھار کر گیٹار بجانے لگا

اتنی محبّت کرو نہ.. میں ڈوب نہ جاؤں کہیں "

واپس کنارے پے آنا... میں بھول نہ جاؤں کہیں

... دیکھا جب سے ہے چہرہ تیرا

... میں تو ہفتوں سے سویا نہیں

بول دو نہ ذرا.. دل میں جو ہے چھپا

".. میں کسی سے کہوں گا نہیں

اس نے گہری نظروں سے زرنور کو دیکھا تھا جو کہنی ٹیبل پر رکھے چہرہ ہتھیلی پر گرائے یک ٹک اسے ہی دیکھ جا رہی تھی اور احمد کو یہ اعتراف کرنا پڑا تھا کے اس سے زیادہ معصومیت اور پاکیزگی اس نے کہیں نہیں دیکھی تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مجھے نیند آتی نہیں ہے اکیلے "

.. خوابوں میں آیا کرو

نہیں چل سکوں گا.. تمہارے بنا میں

.. میرا تم سہارا بنو

.. ایک تمہیں چاہنے کے علاوہ

.. اور کچھ ہم سے ہو گا نہیں

. بول دو نہ ذرا.. دل میں جو ہے چھپا

... میں کسی سے کہوں گا نہیں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

احمد کی آواز نے جو ایک سرور سا پوری کینٹین پر طاری کر دیا تھا اسے تالیوں اور سیٹیوں کی آواز نے توڑا تھا پوری کینٹین تالیوں سے گونج رہی تھی جتنے بھی سٹوڈنٹس اس وقت کینٹین میں موجود تھے ان سب کا رخ ان لوگوں کی ٹیبل کی جانب تھا جو دل سے اور خوشی سے اس کی تعریف کر رہے تھے احمد نے گانا ختم کر کے ایک ہاتھ سینے پر رکھے سر کو ہلکا سا خم دیتے مسکرا کر ان سب کی تالیوں کا جواب دیا تھا "احمد.. گانا تو پورا کر یار "حیدر نے منہ بسور کر اسے دیکھا تھا "مجھے آگے نہیں آتا حیدر "احمد نے اس کو مسکرا کر دیکھتے ہوئے شاہ ویز کو گیٹار پکڑایا تھا

مجھے تو یہ سمجھ نہیں آرہا احمد کے تو سنگر بننے کے بجائے بزنس لائن میں کیوں آگیا؟" اس نے مسکرا کر حیدر کو" دیکھا تھا" وہ اس لئے کے بزنس پڑھنا میری مجبوری ہے کیوں کے میں فیوچر میں خود کو ایک کامیاب بزنس مین دیکھ رہا ہوں لیکن سنگنگ میرا پیشن ہے اور اپنے اس پیشن کو پورا کے بغیر میں زندہ ہی نہیں رہ سکتا. اور جب میں زندہ ہی نہیں رہوں گا تو بزنس کہاں سے کروں گا؟ پیشن اور پروفیشن دو الگ چیزیں ہیں اور میں کبھی بھی اپنے پیشن کو اپنا پروفیشن نہیں بنانا چاہتا کیوں کے مجھے لگتا ہے کے اگر پیشن کو پروفیشن بنالیا تو مجھے پھر اس میں اتنی دلچسپی نہیں رہے گی اس لئے میں دونوں کو ساتھ ساتھ لے کر چلتا ہوں.." وہ مسکرا کر بولتا ان سب کو دیکھ رہا تھا جو ایک سحر کی کیفیت میں بیٹھے تھے اور زرنور خود سے اطراف کر رہی تھی کے اس نے آج سے پہلے اتنا خوبصورت لہجہ اور آواز نہیں سنی تھی اس نے پہلی دفع احمد کو اتنی لمبی بات کرتے دیکھا تھا ورنہ تو وہ ہمیشہ خاموش اور سنجیدہ ہی رہتا تھا" حیدر کچھ سمجھ آیا؟؟" اس نے ہنستے ہوئے حیدر سے پوچھا تھا" وہ نہ... مجھے انسانوں والی باتیں کچھ کم کم ہی سمجھ آتی ہیں" اس نے اپنا کان کھجاتے ہوئے کہا تھا" لیکن احمد میرا تو خیال ہے کے اگر پیشن کو پروفیشن بنالیا جائے تو اس میں دلچسپی بڑھ جاتی ہے کیوں کے ہم اسے اور زیادہ ٹائم دینے لگ جاتے ہیں" ریاض کی بات پر اس کے چہرے پر ایک آسودہ سی مسکراہٹ آگئی تھی" چلو میں تمہیں ڈیٹیل میں سمجھاتا ہوں" وہ تھوڑا آگے ہو کر بیٹھا تھا.. جب ایک انسان اپنی لگی بندھی روٹین سے اکتا جاتا ہے.. تھک جاتا ہے تو تمہیں پتا ہے کے وہ خود کو فریش کرنے کے لئے کیا کرتا ہے؟ وہ.. وہ کام کرتا ہے جس میں اسے خوشی ملتی ہے سکون ملتا ہے.. کسی کو پینٹنگ کا شوق ہوتا ہے تو کسی کو گارڈننگ کا.. جیسے مجھے سنگنگ کا ہے ہے لیکن تمہیں پتا ہے کے ریاض.. اگر میں ایک پروفیشنل سنگر بن گیا تو میرے دن اور رات کیسے گزرے گے؟ اس نے رک کر ریاض کو دیکھا تھا جس نے نفی میں سر ہلایا تھا میرے دن اور رات صرف گانے گاتے اور گیٹار بجاتے ہی گزرے گے اور صبح شام میں صرف یہ ہی سوچ رہا ہوں گا کے اس لائن کے ساتھ مجھے کون سی دھن بنانی چاہیے یا اس گانے پر یہ میوزک ٹھیک بھی لگ رہا ہے یا نہیں؟ لیکن پھر میں سوچتا ہوں کے جب گانے گا گا

کر اور گیٹار بجا بجا کر میں تھک جاؤ گا تو خود کو فریش کرنے کے لئے میں کیا کروں گا؟ کیوں کے میرے پاس تو میرا اواحد شوق یہ سنگنگ ہی ہے اور مجھے اس سے کافی محبّت بھی ہے.. اور میں نہیں چاہتا کے کبھی بھی مجھے میری محبّت سے نفرت محسوس ہو.. اس لئے میں اپنے شوق کو اور اپنی ضرورت کو ہمیشہ الگ الگ رکھتا ہوں .. میں کبھی بھی اپنے شوق کو اپنی ضرورت نہیں بنانا چاہتا" احمد نے اپنی بات مکمل کر کے ایک نظر ٹیبل کے گرد بیٹھے ان سب پر ڈالی تھی جو خاصے متاثر نظر آرہے تھے "یار تیری یہ ہی باتیں تو میرے دل پر اثر کرتی ہیں .. جبھی تو میں تجھ سے اتنی محبّت کرتا ہوں" حیدر نے کہتے ہوئے ایک فلائنگ کس اسے دیا تھا "واقعی میں یار آج تو. تو بتا ہی دے کے تو نے کس جادو گر کو اپنے اندر چھپایا ہوا ہے کیوں کے تجھے سننے کے بعد تو مجھے کسی پروفیسر کا لیکچر سمجھ ہی نہیں آتا" تیمور نے ہنستے ہوئے کہا تھا "میرا تو خیال ہے کے احمد تو سارے سیاستدانوں کو ایک لائن میں بیٹھا کر ان کو بھی ایک لیکچر دے ہی دے.. کیا پتا وہ سدھر جائے" شاہ ویز کی بات پر وہ ہنس پڑا تھا "بہتر یہی ہے کے شاہ ویز تو مجھے اس موضوع پر مت چھیڑ.. ورنہ اگر میں ایک دفع شروع ہو جاؤں تو بہت مشکل ہو جاتا ہے مجھے خود کو خاموش کروانا. اور اٹھ جاؤ اب تم لوگ دو گھنٹوں سے یہاں بیٹھے ہو.. کیا ساری کلاسیس ہی بنک کرو گے آج؟" وہ رسٹ واچ دیکھتا بیگ کندھے پر ڈالے کھڑا ہو گیا تھا وہ لوگ بھی اپنا سامان .. سمیٹنے لگے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زرنور. کیا کر رہی ہو بیٹا؟" وہ کافی دیر سے بیڈ پر بیٹھی اپنے نوٹس بنا رہی تھی جبھی زارا ابخاری دروازے پر" دستک دیے چلی آئیں "کچھ نہیں مما بس پڑھ رہی تھی.. آپ آئے نہ اندر" اس نے لیپ ٹاپ بند کر کے سائیڈ پر کیا اور کتابیں ہٹا کر ان کے لئے بیٹھنے کی جگہ بنائی" مجھے تم سے ضروری بات کرنی تھی بیٹا" زارا ابخاری نے رسان سے اپنی بات کا آغاز کیا تھا "جی مما کہیں میں سن رہی ہوں"" "آج مسز افشاں آئیں تھی اویس یزدانی کی وائف"" "اویس انکل وہ ہی جو پاپا کے بزنس پارٹنر ہیں؟" اس نے زارا ابخاری سے کہتے ہوئے سائیڈ ٹیبل پر پڑے ہوئے مونگ پھلی کے پیکٹ کو اٹھا کر کھولا تھا "ہاں وہی"" "لیکن مما وہ کیوں آئیں تھیں؟, میرے

خیال میں تو شاید پہلی دفع ہی آئیں ہیں نہ وہ؟"اس نے پیکٹ میں سے مونگ پھلی کے دانے نکال کر منہ میں ڈالے تھے "وہ اپنے بیٹے سمیر کے لئے تمہارا پرپوزل لائیں تھیں.. سمیران کا اکلوتا بیٹا ہے. آکسفرڈ سے ڈگری لے کر آیا ہے اب اپنے باپ کا بزنس سمبھال رہا ہے کافی خوش شکل اور پیارا لڑکا ہے.. تم تو ملی بھی ہو نہ اس سے؟"زرنور کا مونگ پھلی نکالتا ہاتھ ساکت رہ گیا تھا ان کی بات سن کر "یہ آپ کیا کہ رہیں ہیں مما؟"وہ بے یقینی کی کیفیت میں اپنی ماں کا چہرہ دیکھ رہی تھی "میں تمہاری شادی کی بات کر رہی ہوں زرنور..اب ظاہر ہیں ہم نے ساری زندگی کو تو بٹھا کر رکھنا نہیں ہے تمہیں آخر کو شادی بھی تو کرنی ہے نہ تمہاری؟؟" "اتنی بھی کیا جلدی ہے مما؟ابھی تو میری پڑھائی بھی کمپلیٹ نہیں ہوئی"اس نے ناراضگی سے زارا ابخاری کو دیکھا تھا"ہاں تو ابھی شادی کرنے کا کون کہ رہا ہے..ابھ صرف منگنی کریں گے اور شادی تمہاری پڑھائی ختم ہونے کے بعد"""جو بھی ہو مما نہ مجھے ابھی منگنی کرنی ہے اور نہ ہی شادی"اس نے شدید ناراضگی سے کہتے چہرے پر آتی لٹھوں کو کان کے پیچھے کیا تھا"نور تمہارے پاپا کافی خوش ہیں اس پرپوزل سے انفیکٹ وہ تو چاہ رہے تھے کے تم سے پوچھنے کے بعد ہاں کر دیتے ہیں مسز یزدانی کو"زارا ابخاری نے رسان سے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تھا"پلیز مما آپ منع کریں پاپا کو کے ابھی سے ان چکروں میں نہ پڑے مجھے نہیں کرنی شادی کسی سمیر امیر سے"""زرنور میرا کوئی ارادہ نہیں ہے تمہیں ساری زندگی گھر بیٹھانے کا"زارا ابخاری نے خفگی سے کہا تھا"اتنا تنگ آ گئے ہیں آپ دونوں مجھ سے؟اتنی بھی کیا جلدی ہے آپ کو مجھے گھر سے نکالنے کی؟؟"اس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسوں گرنے لگے تھے "نور میں نے یہ کب کہا ہے تم سے؟میں نے صرف تمہاری شادی کی بات کی ہے"زارا ابخاری نے اسے نرمی سے کہتے پیار سے گلے لگایا تھا"تو شادی کا مطلب اور کیا ہوتا ہے مما؟"وہ ان کے گلے لگی آنسوں سے بھیگی آواز میں بولی تھی اور زارا ابخاری کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کیسے " اپنی اس نہ سمجھ بیٹی کو سمجھائے

- - - - - - - - - -

کل رات خوب کھل کر بادل برسے تھے جس سے سارا روم شہر ہی دھل دھلا کر نکھر گیا تھا ابھی صبح پوری طرح سے طلوع نہیں ہی تھی ہلکا ہلکا سا جامنی اندھیرا اب بھی باقی تھا لیکن موسم خاصا خوشگوار ہو رہا تھا چاروں طرف ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھی آسمان پر ابھی بھی کالے بادلوں کا ڈیرہ تھا جو برسنے کے لئے بس تیار ہی کھڑے تھے ایسے میں وہ ارد گرد کا جائزہ لیتا سفید بنیان پر بلیک جیکٹ اور ٹراوزر پر بلیک ہی شوز پہنے کانوں میں ہینڈز فری لگائے تیز تیز دوڑ رہا تھا جیکٹ کی آستینوں کو کہنی تک فولڈ کئے آگے سرخ و سفید ہاتھوں پر اس نے کالے رنگ کا ہی بینڈ چڑھایا ہوا تھا ماتھے پر بکھرے بال پسینے سے گیلے ہو چپک گئے تھے جن کو وہ ہاتھ سے بار بار اوپر کر رہا تھا خوبصورت مگر تنے ہوئے مغرور نقوش والا ارمان خانزادہ کسی بھی لڑکی کا آئیڈیل ہو سکتا تھا اب وہ ایک گھر کے سامنے آ رو کا تھا چو کیدار نے اس کو دیکھ کر سلام کرتے مستعدی سے بڑا سا براؤن گیٹ کھول دیا تھا جدید طرز پر بنایہ دو منزلہ بنگلہ شان سے کھڑا تھا وہ سر کو ہلکے سے خم دیتے اس کے سلام کا جواب دیتے اندر آ گیا تھا اور بڑے سے پورچ کو عبور کرتا لان میں آیا تھا جہاں عدیل خانزادہ بیٹھے اخبار پڑھ رہے تھے اس کو آتا دیکھ کر انہوں نے اخبار فولڈ کر کے میز پر رکھ دیا تھا "گڈ مورننگ ڈیڈ" وہ مسکرا کر کہتے چیئر پر بیٹھ گیا تھا "گڈ مورننگ بیٹا. تم کل ہی تو واپس آئے تھے اور شام کو دوبارہ چلے جاؤ گے اور بجائے اپنی نیند پوری کرنے کے تم جوگنگ پر نکل گئے" عدیل خانزادہ نے آنکھوں پر سے چشمہ اترتے ہوئے کہا تھا "کیا کروں ڈیڈ بس یہ عادت پختہ ہو گئی ہے" اس نے کہا تھا جبھی ملازم اس کے لئے ٹاول اور اورینج جوس کا گلاس لئے چلا آیا "اور سنائے ڈیڈ.. کام کیسا چل رہا ہے اپ کا؟" اب وہ ٹاول سے اپنا پسینہ خشک کر رہا تھا "کام کا کیا ہے بیٹا وہ تو ہو ہی جاتا ہے... لیکن اب میں تمہاری ایک نہیں سنوں گا میں بزنس وائنڈ اپ کر کے جا رہا ہوں پاکستان جب دل کرے آکر سمبھال لینا وہ" انہوں نے کہتے آخر میں ناراضگی سے اس کو دیکھا تھا جو سامنے بیٹھا مسکرا کر اپنے باپ کو دیکھتے ایسے جوس کے گھونٹ بھر رہا تھا جیسے وہ مذاق کر رہے ہوں اس سے "ارمان تم میری بات کو سیریئس کیوں نہیں لیتے ہو آخر؟.. تمہاری اس فضول سی ضد کی وجہ سے اتنا شرمندہ ہونا پڑتا ہے مجھے عباد کے

سامنے .وہ بھی کیا سوچتا ہوگا کے کیسی دوستی نبھائی ہے میں نے "انہوں نے شدید ناراضگی سے کہا تھا" یار ڈیڈ میں نے صرف کچھ ٹائم ہی تو مانگا ہے اپ سے .اب جس کے ساتھ ساری زندگی گزارنی ہے اس کو سمجھنے کے لئے تھوڑا ٹائم تو لگے گا نہ ؟" ارمان نے جوس کا گلاس ختم کر کے ٹیبل پر رکھتے رسان سے کہا تھا "میں کچھ نہیں جانتا ارمان بس تم ختم کرو اس سارے ڈرامے کو اور پاکستان میں شفٹ ہونے کی تیاری کرو ورنہ دیکھ لینا عباد انتظار نہیں کرے گا تمہارا وہ رخصت کر دیگا زرنور کو کسی ور کے ساتھ اور پھر تم آرام سے بیٹھ کر سکھ کی بانسری بجانا" عدیل خانزادہ کی ناراضگی اب غصّے میں بدل چکی تھی "کیا کہ رہیں ہیں ڈیڈ ؟ایسے کیسے عباد انکل اس کو رخصت کر دیں گے کسی کے بھی ساتھ ؟انھیں جب زرنور کی شادی کرنا ہوگی تو وہ اپ سے بات کر لیں گے "اس نے اطمینان سے کہا تھا اور یہی اطمینان ان کے غصّے کو ہوا دے رہا تھا "شاباش ہے بیٹا تمہیں بھی وہ روم نہیں ہے پاکستان ہے اور وہاں بیٹیوں کے باپ یہ کہتے نہیں پھرتے کے آؤ اور آ کر شادی کر کے ہماری بیٹی کو لے جاؤ.. حد ہے ارمان میں نے کیا تمہیں اسی لئے پاکستان بھیجا تھا کے تم مٹر گشت کر کے واپس آ جاؤ "ان کا غصّہ آسمان کو چھونے لگا تھا عدیل خانزادہ نے بارہا ارمان سے اس موضوع پر بات کی تھی لیکن وہ ہر دفع کمال مہارت سے موضوع ہی چینج کر دیتا تھا لیکن آج ان کا اتنا شدید رد عمل وہ پہلی دفع دیکھ رہا تھا اسے آج اپنا بچنا مشکل لگ رہا تھا اور جتنے غصّے میں وہ تھے ارمان نے تو ایک دو تھپڑ کی امید بھی لگا لی تھی ان سے وہ اپنی چیئر سے اٹھ کر ان کے پاس آ کر گھٹنے کے بل بیٹھ گیا تھا اور عدیل خانزادہ کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں تھام لیا تھا "ڈیڈ پلیز ..اتنا غصّہ نہ کریں .آپ کا بی پی شوٹ کر جائے گا "ارمان نے نرمی سے کہا تھا "مجھے پرواہ نہیں ہے اب کسی چیز کی میں کل جا رہا ہوں پاکستان اور ختم کرتا ہوں اس سارے ڈرامے کو جو تم لگا کر آئے ہو وہاں "ان کا غصہ ختم نہیں ہوا تھا لیکن کم ضرور ہو گیا تھا "ڈیڈ پلیز تھوڑا سا ٹائم اور دیں دے میں سب ٹھیک کر لوں گا بس دو چار مہینے اور دیں دے .پھر جو آپ چاہیں گے میں وہ ہی کروں گا "اس نے لجاجت سے کہا تھا "ٹھیک ہے ارمان صرف یہ دو چار مہینے ہی ہیں تمہارے پاس اگر تم نے سب سیٹ نہیں کیا تو میں وہی کروں گا جو زرنور

چاہیں گی "انہوں نے ناراضگی سے اسی کے انداز میں کہا تھا" تھینک یو سو مچ ڈیڈ" وہ ان کے گال پر پیار کرتا شاور لینے چلا گیا تھا

- - - - - - -

ہیلو..زرنور کہاں ہو تم؟ اتنی دیر لگادی" وہ گاڑی پارک کر رہی تھی جبھی مناہل کی کال آگئی "بس میں پہنچ گئی ہوں..آ رہی ہوں اندر "اس نے فون بند کر کے گاڑی میں سے اتر کر دروازہ بند کیا ایک ہاتھ میں کلچ اور موبائل پکڑے دوسرے ہاتھ سے بال ٹھیک کرتی وہ ریسٹورانٹ کے اندر جا رہی تھی بلو جینز پر بلیک کلر کی لونگ شرٹ پہنے جس کے گلے اور آستین پر کچے دھاگے کا کام ہوا تھا بڑے سے دوپٹے کو ایک کندھے پر اور سارے بالوں کو کرل کر کے دوسرے کندھے پر ڈالا ہوا تھا کانوں میں ڈائیمنڈز کے ٹاپس اور ہاتھ میں ڈائیمنڈز کا ہی بریسلٹ پہنے لائٹ سے میک اپ میں بھی وہ بے حد پیاری لگ رہی تھی وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اندر کی جانب بڑھ رہی تھی اس کا سارا دھیان کلچ میں سے ٹشو پیپر نکالنے پر تھا جبھی وہ سامنے سے آتی کسی لڑکی سے بری طرح ٹکرائی تھی شاید وہ بھی جلدی میں تھی جبھی دونوں ہاتھو کو اٹھا کر اس کو سوری بولتی جلدی سے وہاں سے چلی گئی تھی زرنور کو اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہو رہا تھا ٹکراؤ اتنا شدید تھا کے اب وہ اندر جانے کے بجائے باہر جانے والے رخ پر کھڑی تھی وہ خود کو سمبھالتی نیچے جھک کر اپنا موبائل اور کلچ اٹھا رہی تھی جبھی سامنے ایک بلو سپورٹس کار آ کر رکی تھی وہ اپنا سامان اٹھا کر کھڑی ہو گئی تھی لیکن اندر نہیں گئی تھی وہ سامنے اس کار کو ہی دیکھ رہی تھی جس میں سے بلیک جینز پر وائٹ ٹی شرٹ پر بلیک ہی کوٹ پہنے آنکھوں پر ڈارک گلاسز لگائے ہاتھ میں فون پکڑے احمد نکلا تھا وہ جلدی جلدی فون پر کچھ ٹائپ کر رہا تھا اور تھوڑی دور کھڑے گارڈ کی طرف اس نے کار کی چابی اچھالی تھی کار کو پارک کرنے کا اشارہ کرتے وہ زرنور کے پاس آ رو کا تا "کیا ہوا اندر جانے کا ارادہ نہیں ہے کیا؟" احمد نے اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی تھی "وہ..وہ میں نے سوچا کے تم بھی آ گئے

ہو تو پھر ساتھ ہی چلتے ہیں" زرنور نے بامشکل خود کو اس کے سحر سے نکال کر کہا تھا"ہاں تو چلو پھر" وہ موبائل کوٹ کی جیب میں رکھتے اندر کی جانب بڑھ گیا تھا وہ بھی جلدی جلدی اس کے پیچھے چلنے لگی

- - - - - - - -

اشعر تیرا کچھ کھلانے کا ارادہ نہیں ہے تو بتادے. آدھے گھنٹے سے یہاں بلا کر بھوکا بھٹایا ہوا ہے" حیدر نے منہ بسور کر کہا تھا" صبر کر لے تھوڑا اسا احمد اور زرنور آجائے تو پھر ساتھ ہی آرڈر کر دے گے" ریاض نے کہا تھا" وہ دونوں بھی بس پہنچ ہی گئے ہیں. تم لوگ تو آرڈر کرو جب تک وہ بھی آجائیں گے" اشعر نے کہتے ہوئے ویٹر کو اشارہ کیا تھا جو ان کی ٹیبل کے پاس آ کھڑا ہوا تھا" چلو تم دونوں آرڈر کرو پہلے" اشعر نے مناہل اور لائبہ سے کہا تھا" میرے لئے بریانی اور رشین سیلڈ." لائبہ نے کہا تھا اور میرے لئے ویجیٹیبل پلاؤ اور چکن شاشلک" (خالص انسانوں والا کھانا) وہ دونوں اپنا آرڈر لکھوا کر پھر سے موبائل میں کوئی ویڈیو دیکھنے لگ گئی تھی""" تم لوگوں کی طرف سے میں آرڈر کرتا ہوں""" حیدر دونوں ہاتھوں کی آستین چڑھائے آگے ہو کر بیٹھا تھا" ہاں تو بھائی لکھو.. دو تو امچھلی, تین فرائے مغز, دو بھنی ہی کلیجی اور گردے, پھیپھڑے, تین جھینگا بریانی, دو پائے اور تین قیمہ فرائی" ہاں تو اب بتاؤ تم نے کیا کیا لکھا؟" ویٹر نے مستعدی سے حیدر کا لکھوایا ہوا آرڈر دہرا دیا تھا" واہ حیدر تو نے تو دل خوش کر دیا میرا" تیمور نے اس کے کندھے پر تھپکی دی تھی وہ دونوں موبائل کو چھوڑے حیرت سے ان سب کو دیکھ رہی تھی" تم لوگ یہ سب کھاؤ گے" لائبہ نے بے یقینی سے کہا تھا" ظاہر ہے اب ہم نے آرڈر کیا ہے تو ہم ہی کھائیں گے نہ بھابی؟" حیدر نے کہتے آخر میں دانت نکالے تھے" فضول نہیں بولو حیدر.. اور تم لوگ یہ عجیب سی چیزیں کھاؤ گے؟.. دماغ خراب ہے تم لوگوں کا" لائبہ نے حیدر کو گھورتے ہوئے کہا تھا" میں تمہیں بتا رہی ہوں حارث اگر تم نے یہ گردے پھیپھڑے کھائے نہ تو

میں گھر نہیں جاؤں گی تمہارے ساتھ "مناہل نے حارث کو دیکھتے ہوئے وارننگ دی تھی ورنہ تو اس کو ابکائی آ رہی تھی ان چیزوں کا نام لیتے ہوئے بھی "کیا ہو گیا ہے مناہل یہ سب بھی کھانے کی ہی چیزیں ہیں تم دونوں ایک دفعہ ٹرائی تو کرو سچ بہت پسند آئے گا تمہیں "اس نے خوشدلی سے مشورہ دیا تھا "حارث میں کہہ رہیں ہو تم سے اچھا نہیں ہو گا اگر تم نے یہ سب کھایا تو "مناہل نے اسے انگلی اٹھا کر کہا تھا "ابھی بھی وقت ہے حارث سوچ لے.. ورنہ یہ لڑکی ساری زندگی بھوکا مارے گی تجھے "ریاض نے حارث کی جانب جھک کر کہا تھا "بکواس نہیں کرو ریاض "مناہل نے اس کو گھور کر دیکھا تھا جبھی ویٹر نے کھانا لا کر ٹیبل پر رکھ دیا تھا "ایسا کریں ایک بریانی اور لے آئے "اشعر نے ویٹر سے کہا تھا جو سر ہلاتا چلا گیا تھا "اوئے تو نہیں کھائے گا یہ سب؟ "تیمور نے حیرت سے پوچھا تھا "نہیں بھئی میری کل منگنی ہے اور میں نہیں چاہتا کے وہ ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جائے" اشعر نے مسکرا کر لائبہ کو دیکھا تھا جو ٹیبل پر پڑے کھانے کو دیکھ کر برے برے منہ بنا رہی تھی مناہل تو منہ پر ہاتھ رکھتی کھڑی ہی ہو گئی تھی "میں نہیں بیٹھ سکتی یہاں "عجیب عجیب سی خوشبوؤں سے اس کا جی متلی ہونے لگا تھا

- - - -

ریسٹورانٹ کا محول خاصا خواب ناک ہو رہا تھا احمد اور زر نور ایک ساتھ ہی اندر داخل ہوئے تھے جن کو دیکھ کر بہت سی توصیفی نظریں ان کی جانب اٹھی تھی "مس زر نور "وہ دونوں ہی چونک کر مڑے تھے پھر احمد تو ان لوگوں کی ٹیبل کی جانب بڑھ گیا تھا اور سامنے کھڑی شخصیت کو دیکھ کر زر نور کا منہ حلق تک کڑوا ہو گیا تھا "کیسی ہیں آپ زر نور؟ اب وہ مسکرا کر پوچھ رہا تھا "میں ٹھیک ہوں. آپ کیسے ہیں سمیر؟ "اس نے جبری مسکراہٹ چہرے پر سجا کر کہا تھا "میں بھی ٹھیک ہوں.. آپ آئے نہ ہمیں جوائن کریں "اس نے مسکرا کر ٹیبل کے گرد بیٹھی براؤن بالوں والی لڑکی کو دیکھا تھا زر نور نے ایک سرسری نظر ہی اس پر ڈالی تھی سرخ و سفید رنگت والی یہ لڑکی کہیں سے بھی پاکستانی نہیں لگ رہی تھی "تھینک یو سمیر بٹ میں یہاں اپنے فرینڈز

کے ساتھ آئی تھی آپ پلیز انجوئے کرے "اس نے خوشدلی سے معذرت کی تھی "او کے. ایزیو وش "اس نے مسکرا کر کہا تھا وہ ایکسکیوز کرتی وہاں سے پلٹ گئی تھی "اگر مما کو پتا چل جائے نہ کے یہ سمیر امیر آکسفورڈ سے ڈگری کے ساتھ اس لڑکی کو بھی لایا ہے تو.. خود ہی منع کر دیں گی اس رشتے سے. بتانا ہی پڑے گا مما کو "وہ دل ہی دل میں خوش ہوتی ان لوگوں کے پاس آگئی تھی اشعر نے ان سب کے لئے اسپیشل ٹیبل بک کر وائی تھی "تمہیں کیا ہوا؟" ان نے منہ بنائے کھڑی مناہل کو دیکھ کر پوچھا تھا جس نے ٹیبل کی طرف اشارہ کیا تھا زرنور نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تھا "کیا ہوا صرف کھانا ہی تو ہے.. ایسے کیوں منہ بنا رہی ہو ؟"اس نے حیرت سے پوچھا تھا "اگر تمہیں ان کھانوں کے نام پتا چل جائے نہ تو تم بھی ایسے ہی منہ بناؤ گی" جواب لائبہ کی طرف سے آیا تھا" تیمور ہٹ.... کھڑا ہو یہاں سے... آؤ زرنور یہاں بیٹھو... دیکھوں کتنی مزے مزے کی چیزیں میں نے تمہارے لئے آرڈر کی ہیں" حیدر نے مسکرا کر اپنے برابر میں بیٹھے تیمور کو اٹھا کر زرنور سے کہا تھا" نہیں.. پہلے مجھے ان کے نام بتاؤ"اس نے وہی ں سے کھڑے کھڑے پوچھا تھا" یہ دیکھو ... یہ بھنی ہوئی کلیجی اور گردے.. ساتھ میں پھیپھڑے بھی ہیں "اس نے جوش سے کہتے ایک ڈش کی طرف اشارہ کیا تھا "اور یہ دیکھو... بھیجا فرائی... یہ میں نے صرف تمہارے لئے ہی آرڈر کیا ہے کیوں کے مجھے پتا ہے اس کی سب سے زیادہ ضرورت تمہیں ہی ہے "زرنور کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھی ان کھانوں کے نام سن کر "یہ لو کھاؤ نہ ٹیسٹ کرو سچ میں بہت مزے کا ہے "حیدر بد تمیز نے پوری ڈش ہی اٹھا کر اس کے سامنے کر دی تھی "ہٹاؤ اس کو میرے سامنے سے ہٹاؤ" وہ منہ پر ہاتھ رکھتی مناہل کے پاس جا کھڑی ہوئی تھی "کیا؟؟.. تمہیں یہ پسند نہیں ؟ چلو کوئی بات نہیں تم یہ جھینگا بریانی کھا لو ویسے تو یہ میں نے اپنے لئے منگوائی تھی لیکن تم کھا سکتی ہو "حیدر نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا جیسے اس سے زیادہ معصوم اور شریف تو کوئی ہے ہی نہیں اس نے حیدر کو گھورنے کے بعد اشعر کو دیکھا تھا "اگر تمہیں صرف ان لوگوں کو ہی ٹریٹ دینی تھی تو ہمیں کیوں بلایا تھا پھر ؟"اس نے تیز لہجے میں پوچھا تھا اس سے پہلے کے اشعر کچھ کہتا احمد بول پڑا تھا "کیا مسلہ

ہے تم لوگوں کے ساتھ کیوں تماشا لگایا ہوا ہے؟ خاموشی سے یہاں بیٹھ جاؤ ایک لفظ نہ سنوں میں اب" احمد نے ان تینوں کو دیکھتے غصّے سے آہستہ آواز سے کہا تھا کیوں کے انکے کھڑے ہونے سے اس پاس بیٹھے سب ان کی جانب متوجہ ہو رہے تھے "احمد ریلیکس یار" حارث نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے اسے ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی تھی مجبوراً ان کو اسی ٹیبل پر بیٹھنا پڑا تھا کیوں کے ساری ٹیبلز ہی بھری ہی تھی کوئی ایک بھی خالی نہ تھی شاید ویک اینڈ ہونے کی وجہ سے ہر کوئی ہی آوٹنگ پر نکلا ہوا تھا زرنور کو بہت برا لگا تھا احمد کا اس طرح سے ڈانٹنا اسے بھی اب غصہ آنے لگا تھا کے اسنے کسی کا لحاظ نہیں کیا اور سب کے سامنے ہی ڈانٹ دیا بدتمیز نہ ہو تو اشعر نے ویٹر کو اشارہ کر کے بلایا تھا تاکے زرنور اور احمد آرڈر کر دیں "ٹھیک ہے میں بھی اب کبھی بات نہیں کروگی اس ہٹلر سے" وہ دل ہی دل میں خود سے بول رہی تھی جبھی لائبہ نے اس کو ٹہکا دیا تھا "زرنور آرڈر کرو "وہ چونکی تھی "اہاں چائینز فرائیڈ رائس اور جلفریزی" آرڈر لکھواتے اس کی نظر احمد پر پڑی تھی جو اپنی ڈیپ گرے آنکھیں اس پر ہی جمائے بیٹھا تھا" زرنور نے ناراضگی سے زور سے پلکے جھپکتے منہ موڑ لیا تھا "احمد تو تو آرڈر کر" تیمور نے اسے کہا تھا "ویل یہ ساری ڈشز ہی مجھے بہت پسند ہیں لیکن مجھے میری فیوریٹ ڈش نظر نہیں آ رہی تو چلو وہ ہی منگوا لیتے ہیں" اس نے مسکرا کر ٹیبل کو دیکھتے ہوئے کہا تھا کچھ دیر پہلے والا غصّہ تو کہیں نظر ہی نہیں آ رہا تھا" تیری فیوریٹ ڈش کون سی ہے؟ جہاں تک مجھے یاد تھا میں نے تو سب ہی آرڈر کر دیا" حیدر نے حیرت سے کہا تھا "میری فیوریٹ ڈش ہے.... نلی نہاری" اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تھا "اوہ.. مجھے کافی دیر سے لگ رہا تھا کے میں کچھ بھول رہا ہوں اب یاد آیا مجھے.. یار ایسا کرو 2 نلی نہاری لے آؤ "حیدر نے ویٹر سے کہا تھا جبھی تیمور اور ریاض چیخیں تھے "اوے ہمارے لئے بھی منگوا" اوکے اوکے ایسا کرو 4 نلی نہاری لے آؤ" مناہل اور لائبہ تو منہ نیچے کئے بہ مشکل ہی کھا رہی تھی غلطی سے بھی ٹیبل پر پڑے کھانے کو نہیں دیکھ رہیں تھی" زرنور کا دل خراب ہونے لگا تھا "کاش میں سمیر کی آفر قبول ہی کر لیتی" اسے افسوس ہو رہا تھا اب "نور بانو تم نے کھانا ہے تو کھالو ایسے نظر تو نہ لگاؤ میرے کلیجی گردے پر" حیدر نے اس

طرح سے کہا تھا کے وہ سب ہی ہنس پڑے تھے ابھی ویٹر ان کھانا لے کر نہیں آیا تھا جبھی وہ اپنا دھیان ہٹانے کے لئے ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھی لیکن یہ حیدر بھی نہ "بکواس نہیں کرو حیدر.. ورنہ یہ گردے کھینچ کر تمہارے منہ پر ماروں گی "زرنور کو پہلے ہی غصّہ چڑھا ہوا تھا اس نے تپے ہوئے انداز میں حیدر کو گھور کر کہا تھا "ٹھیک ہے تمھیں نہیں کھانا تو مت کھاؤ لیکن مجھے پتا ہے تمہارا دل للچا رہا ہے یہ کھانے کے لئے "حیدر نے بے نیازی سے کہا تھا وہ حیدر ہی کیا جس پر کسی چیز کا اثر ہو جائے "میں کھاؤ گی یہ کھانا؟ میں ؟؟ "اس نے جھر جھری لی تھی "جبھی ویٹر ان کا آرڈر سرو کر کے چلا گیا تھا "زرنور بہ مشکل نیوالے حلق سے اتار رہی تھی جبکہ وہ لوگ تو ایسے کھانے پر ٹوٹ پڑے تھے جیسے پتا نہیں کب سے فاقے کر رہے ہو "زرنور.. کھاؤ گی ؟؟ " وہ پانی پی رہی تھی جبھی حیدر نلی نہاری کی ڈش ہاتھ میں اٹھائے مسکرا کر ابرو اچکا کر اس سے پوچھ رہا اور ڈش میں پڑی چیزوں کو دیکھ کر اسے ابکائی آنے لگی تھی اس نے گلاس ٹیبل پر پٹختے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا جبھی مناہل رومال سے جلدی جلدی ہونٹ تھپ تھپاتی کھڑی ہو گئی تھی "میں باہر جا رہی ہوں اگر میں پانچ منٹ بھی اور یہاں رہی تو یقیناً بے ہوش ہو جاؤ گی ""رکو میں بھی چلوں گی تمہارے ساتھ "لائبہ بھی اپنا دوپٹا سمبھالتی کھڑی ہو گئی تھی "تھینک یو اشعر.. اتنی اچھی ٹریٹ دینے کے لئے "زرنور سنجیدگی سے کہتی اپنا موبائل اور کلچ ٹیبل پر سے اٹھا رہی تھی "زرنور کھانا تو ختم کرو.. تم نے تو کچھ کھایا ہی نہیں "اشعر شرمندہ ہونے لگا تھا "بس میرا پیٹ بھر گیا ہے... لیکن تم فکر مت کرو کیوں کے میں دوبارہ سے ٹریٹ لینے والی ہوں تم سے " زرنور نے مسکرا کر صرف اس کی شرمندگی کم کرنے کے لئے کہا تھا "چلو.. یہ ٹھیک ہے "وہ بھی ہسنے لگا تھا جبھی وہ تینوں ریسٹورانٹ سے باہر آ گئی تھیں کھلی فضا میں آتے ہی ان کے موڈ خوش گوار ہو گئے تھے

"میری توبہ جو میں اب ان کے ساتھ کہیں جاؤں "لائبہ نے کانوں کو ہاتھ لگائے تھے "ٹھیک کہہ رہی ہو بلکل انسانوں والی تو کوئی بات ہے ہی نہیں ان سب میں "مناہل نے کہا تھا "چھوڑو ان لوگوں کو.. لائبہ تم بتاؤ کس کلر کا ڈریس ہے تمہارا؟ "زرنور نے اشتیاق سے پوچھا تھا "کلر کیا مجھے تو یہ ہی نہیں پتا کے میرا ڈریس کیسا

ہے؟اب جب کل آئے گا تو ہی دیکھو گی" لائبہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا"" یہ کیا بات ہوئی بل کیا تم نے اپنے پسند سے نہیں لیا؟" مناہل نے حیرت سے پوچھا تھا" اشعر نے اپنی پسند سے لیا ہے" لائبہ کے گال سرخ ہو جاتے تھے اشعر کا نام لیتے ہوئے" کتنا تیز ہے یہ اشعر ہمارے سامنے تو ایسا معصوم بن کے رہتا ہے اور اب دیکھو ذرا اس کو" زرنور نے ہنستے ہوئے لائبہ کو ٹہکا مارا تھا وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی تھی" اس شیطان کی عمر تو دیکھو کتنی لمبی ہے" مناہل نے ہنستے ہوئے کہا تھا لائبہ اور زرنور نے چونک کر پیچھے مڑ کر دیکھا تھا جہاں سے اشعر چلا آرہا تھا اس کے پیچھے ایک ویٹر بھی تھا جس نے ہاتھ میں ایک ٹرے اٹھا رکھی تھی" سوری گرلز مجھے بلکل بھی اندازہ نہ تھا کے یہ لوگ اپنا غیر انسانی روپ دکھا جائیں گے" اشعر ہنستے ہوئے ان کے پاس آرکا تھا" تم تینوں نے کھانا ہی نہیں کھایا تھا ٹھیک سے.. اسی لئے میں یہ آئس کریم لے آیا تم لوگوں کے لئے" اشعر نے کہتے ہوئے ویٹر کو اشارہ کیا تھا جس نے ٹرے ان کے سامنے کر دی تھی" یہ کام تو تم نے بہت اچھا کیا" مناہل نے چاکلیٹ آئس کریم اٹھاتے ہوئے کہا تھا" مجھے پتا ہے تم لڑکیاں کس چیز سے مانتی ہو.. لیکن پرومیس ایک ٹریٹ.. صرف تم تینوں کے لئے" اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا" اس کی فکر تم مت کرو.. وہ تو ہم تم سے لے ہی لیں گے... لیکن ایک بات تو بتاؤ... سب کی منگنی صرف ایک ہی دفعہ ہوتی ہے نہ؟" زرنور نے آئس کریم کھاتے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تھا" ہاں ایک ہی دفعہ ہوتی ہے.. کیوں؟؟" وہ نہ سمجھی سے زرنور کو دیکھ رہا تھا" تو پھر تم نے بل کو اس کی پسند سے ڈریس کیوں نہیں لینے دیا ہاں؟" زرنور نے اس کو مصنوئی گھورتے ہوئے کہا تھا" اور ابھی تو تمہاری شادی کیا منگنی بھی نہیں ہوئی اور تم نے ابھی سے حکم چلانا شرع کر دیا" وہ دونوں اس کو گھیر کر کھڑی تھی اشعر ان کے انداز پر ہنس پڑا تھا" یار میں نے حکم تھوڑی دیا ہے.. میں تو بس یہ چاہ رہا تھا کے لائبہ میری پسند کا ڈریس پہنے.. بس اتنی سی خوائش تھی میری تو" اس نے سر کھجاتے ہوئے کہا تھا" ہمیں کیا پتا تمہاری پسند کیسی ہے؟ اور اگر لائبہ کو وہ ڈریس پسند نہیں آیا تو؟" زرنور نے ایک ہاتھ کمر پر رکھتے ہوئے کہا تھا" اس بات کی تو گارنٹی دیتا ہوں کے لائبہ کو وہ ڈریس پسند آجائے گا اور رہی بات میری پسند

کی تو.. میری پسند تم دونوں کے سامنے ہی ہے ذرا دیکھ کر تو بتاؤ کے کیسی ہے "اشعر لائبہ پر نظریں جمائے ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولا تھا جو آنکھیں جھکائے سرخ چہرے کے ساتھ کھڑی نروس ہو رہی تھی جبھی زرنور اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی جس لائبہ پوری اس کے پیچھے چھپ گئی تھی "ایک تو تم موقع ملتے ہی لائن مارنا شرع ہو جاتے ہو "زرنور نے اس کو ہنستے ہوئے گھورا تھا "میں لائن کہاں مارتا ہوں ؟.. میرے تو صرف دیکھنے پر ہی تم دونوں ظالم سماج بن کر بیچ میں آ جاتی ہو "اشعر نے ہنستے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا جہاں سے وہ سب ان کی جانب ہی آ رہے تھے "نور بانو. تم نے مس کر دیا.. قسم سے اتنے مزے کا کھانا تھا "حیدر نے اس کو افسوس سے دیکھتے ہوئے کہا تھا اور زرنور کا دل کر رہا تھا ہاتھ پکڑا آئس کریم کا کپ حیدر کے سر پر مار دے "مناہل چلیں ؟"حارث نے مناہل کو دیکھا تھا جو اس پر ایک غصیلی نظر ڈال کر زرنور کے پیچھے جا کھڑی ہوئی تھی "زری اس کو بول دو میں اس کے ساتھ نہیں جاؤنگی "وہ اس کے پیچھے سے ہی منہ پھلا کر بولی تھی "حارث مناہل تمہارے ساتھ نہیں جائے گی "زرنور نے اسی کے انداز میں کہا تھا "لیکن میں نے کیا کیا ہے ؟ اس نے نہ سمجھی سے کہا تھا "زیادہ معصوم بننے کی ضرورت نہیں ہے حارث تم اچھی طرح جانتے ہو کے تم نے کیا کیا ہے "وہ تنک کر بولی تھی "یار تم ابھی تک کھانے والی بات پر ناراض ہو ؟. اس پر بحث کافی لمبی جائے گی وہ ہم گاڑی میں کر لینگے ابھی تو چلو دیر ہو رہی ہے "اس نے رسٹ واچ دیکھتے آرام سے کہا تھا "میں نے کہ دیا ہے حارث میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤ گی "" تو پھر کس کے ساتھ جاؤ گی ؟ حارث کو بھی اب غصّہ آنے لگا تھا مناہل کبھی کبھی فضول سی ضد پر اڑ جاتی تھی "میں زرنور کے ساتھ چلی جاؤں گی "وہ ناراضگی سے کہتے پارکنگ کی جانب بڑھ گئی تھی جہاں زرنور کی گاڑی کھڑی تھی "تم فکر مت کرو حارث اسے میں ڈراپ کر دونگی.. ویسے بھی وہ ابھی غصّے میں ہے تم زبردستی کرو گے تو وہ اور ضد کریگی "زرنور نے رسان سے کہا تھا "ٹھیک ہے سمبھال کر جانا "حارث نے سر آثبات میں ہلایا تھا پھر زرنور لائبہ سے مل کر اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گئی تھی "پریشان نہ ہو یار.. وہ بچیاں تھوڑی ہیں "احمد نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا "نہیں یار وہ

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بات نہیں ہے لیکن یہ مناہل کبھی کبھی بچی ہی بن جاتی ہے "اس نے ناراضگی سے کہا تھا وہ سب ان سے ملکر نکل چکے تھے اس لئے وہ دونوں پارکنگ میں کھڑے آرام سے بات کر رہے تھے "تو تو ایسی حرکتیں ہی کیوں کرتا ہے جو اس کو نہ پسند ہے "احمد نے اس کو دیکھا تھا جو گاڑی سے ٹیک لگایے کھڑا تھا "تیرا کیا مطلب ہے. کیا اب میں کھانا پینا ہی چھوڑ دوں ؟"" بیٹا اب محبّت کی ہے تو دل تو بڑا کرنا پڑیگا نہ "احمد نے ہنستے ہوئے اپنی گاڑی کا لاک کھولا تھا "یار یہ محبّت ہی تو سارے کام خراب کرواتی ہے "وہ بھی ہنس پڑا تھا "خیر اب زیادہ غصّہ دکھانے کی ضرورت نہیں ہے آرام سے بات کرنا "احمد نے اسے تنبیہ کرتے ہوئے کہا تھا حارث نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا تھا "چل میں نکلتا ہوں اب.. تو بھی ان کو فولو کر کہیں اور ہی نہ نکل جائیں "احمد ہنستے ہوئے اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا تھا وہ بھی اپنی گاڑی کا لاک کھولنے لگا

- - - - -

حارث گاڑی پورچ میں کھڑی کر کے سیدھا کچن میں آیا تھا جانتا تھا کے وہ وہیں ملے گی اور اس کا اندازہ سہی تھا "وہ وہیں تھی. کاؤنٹر کے سامنے کھڑی چائے بنا رہی تھی "یہ کیا حرکت تھی مناہل ؟"وہ کچن کے دروازے کے پاس کھڑا سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا لیکن اس نے جواب نہیں دیا تھا "مناہل میں تم سے بات کر رہا ہوں "حارث نے اس دفعہ سختی سے کہا تھا "سن رہی ہوں "اس نے پلٹ کر ایک ناراضگی بھری نظر اس پر ڈالی تھی اور دوبارہ چائے کی طرف متوجہ ہو گئی "تو پھر جواب کیوں نہیں دے رہیں میری بات کا ؟"" کیا جواب دوں میں تمہاری بات کا ؟ہاں "اس نے برنر اوف کر کے حارث کی طرف رخ کر لیا تھا "تم نے وہاں اتنا روڈلی بی ہیو کیوں کیا تھا ؟"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے سختی سے پوچھ رہا تھا "میں نے روڈلی بی ہیو کیا تھا...اور جو تم نے کیا تھا وہ بھول گئے ؟"اس نے تنک کر پوچھا تھا "اتنی سی بات کا تم نے اتنا بڑا ایشو بنا لیا ".. "اگر یہ اتنی سی بات

ہے تو پھر اس کو وجہ بنا کر کیوں لڑ رہے ہو مجھ سے ؟" مناہل نے ناراضگی سے اس کو دیکھا تھا اور حارث لاجواب ہو گیا تھا اس کی بات پر "یار میں لڑ تو نہیں رہا تم سے میں تو بس یہ کہ رہا تھا کے تم نے بدتمیزی کی مجھ سے اور بات نہیں مانی میری"۔۔ "میں نے بدتمیزی کی تھی ؟" اس کی آنکھیں حیرت سے کھلی تھی "غلط بات مت کرو حارث شروعات تم نے کی تھی" وہ انگلی اس کی جانب اٹھائے ناراضگی سے بول رہی تھی "اف ٹھیک ہے۔۔ تم نے میری بات نہیں مانی۔ اور میں نے تمہاری بات نہیں مانی۔۔ حساب برابر۔ چلو اب لڑائی ختم کرتے ہیں" اس نے مصالحانہ انداز میں کہا تھا "نہیں۔۔۔ پہلے اپنی غلطی مانو۔۔" وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے منہ پھلا کر کھڑی تھی "اب کون سی غلطی ؟؟ بات ختم تو ہو گئی" حارث نے حیرت سے کہا تھا "بات ابھی ختم نہیں ہی ہے حارث تمہاری غلطی ہے۔۔ اور تمہیں مان لینا چاہیے" وہ اسی انداز میں بولی تھی "ٹھیک ہے۔ جو غلطی میں نے کی ہی نہیں۔ میں اس کو مانتا ہوں۔۔۔۔ اب خوش ؟؟" "نہیں۔۔۔۔ اب سوری بولو مجھے" حارث نے ایک ابرو اٹھا کر اس کو دیکھا تھا "سوری کس خوشی میں بولوں میں اب ؟؟" "تم نے مجھ پر غصّہ کیا تھا" حارث نے سر نفی میں ہلاتے دو انگلیوں سے اپنی پیشانی مسلی تھی پھر وہ دو قدم آگے بڑھ کر اس کے سامنے آرکا تھا" محترمہ مناہل صاحبہ میں معذرت چاہتا ہوں کے میں نے آپ پر غصّہ کیا۔ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا" وہ اس کی جانب جھک کر بولا تھا "ٹھیک ہے۔۔ اور آئندہ مجھ سے سخت لہجے میں بات نہیں کرنا" وہ انگلی اٹھا کر اس کو بولتی پلٹ کر چائے کپ میں نکالنے لگی حارث ہنس پڑا تھا "اچھا بات تو سنو۔۔ کیا اب بھی ناراض ہو مجھ سے ؟" "نہیں" وہ بغیر پلٹے بولی تھی "پھر چائے کیوں نہیں بنائی میرے لئے ؟" مناہل رات کو دو کپ چائے لازمی بناتی تھی ایک خود کے لئے اور دوسرا حارث کے لئے لیکن آج اس نے صرف ایک کپ ہی بنایا تھا "تمہارے لئے ہی بنائی ہے" مناہل نے کپ اس کے ہاتھ میں پکڑایا تھا اور جانے لگی تھی لیکن وہ اس کے راستے میں کھڑا تھا "اب ہٹ بھی جاؤ۔۔ کیا ساری رات یہیں کھڑے رہو گے ؟؟" "اوہ۔۔۔ سوری" وہ کہتے ہوئے سائیڈ پر ہو گیا تھا مناہل اس کے ساتھ سے ہو کر جانے لگی تھی لیکن پھر رک گئی اور پلٹ کر حارث کو دیکھا جو چائے کے

گھونٹ بھر رہا تھا" بات سنو.. مجھے کل لائبہ کی طرف جانا ہے اگر تم نو بجے سے پہلے نہیں اٹھے تو دیکھ لینا پھر کے میں کیسے اٹھاؤں گی تم کو" وہ اس کو وارن کرتے ہوئے بولی تھی "یار فنکشن تو رات کو شروع ہوگا تم صبح ہی صبح جا کر کیا کرو گی؟" وہ حیرت سے بولا تھا "تو تم کیا چاہ رہے ہو کے میں مہمانوں کی طرح رات کو جاؤں؟.. میں کہہ رہی ہوں حارث نو بجے کا مطلب نو بجے ہے اگر تم نہیں اٹھے تو اچھا نہیں ہوگا پھر" وہ ایک دفعہ پھر کہتی کچن سے چلی گئی تھی حارث مسکرا دیا تھا کیوں کے اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا صبح نو بجے اٹھنے کا

- - - - - -

وہ بکس ایشو کروا کر لائبریری سے نکل رہی تھی جب اندر آتے کسی سے بری طرح ٹکرائی تھی اس کے چودہ طبق روشن ہو گئے تھے وہ تو مقابل نے اس کا ہاتھ پکڑ کر گرنے سے بچایا تھا ورنہ کتابوں کے ساتھ وہ بھی زمین بوس ہو جاتی "آپ ٹھیک ہیں؟" تیمور نے اس کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا "جی میں ٹھیک ہوں" انوشے اپنی نیچے گری اپنی کتابیں اٹھانے لگی تھی لیکن تیمور اس سے پہلے ہی نیچے جھک کر اس کی کتابیں اٹھا چکا تھا "یہ لیں" تیمور نے کتابیں اس کے سامنے کی تھی "تھینک یو" اس نے کہہ کر اپنی کتابیں پکڑی تھی لیکن.... تیمور نے کتابیں نہیں چھوڑی انوشے نے ایک ابرو اٹھا کر نہ سمجھی سے اس کو دیکھا تھا اس نے پھر سے اپنی کتابیں کھینچی تھی لیکن تیمور نے پھر بھی نہیں چھوڑی "مسٹر.. میری کتابیں چھوڑیں" اس دفعہ انوشے نے ذرا سختی سے کہا تھا لیکن تیمور صاحب سن کہاں رہے تھے وہ تو انوشے کی چشمے کے پیچھے چھپی کالی آنکھوں میں ڈوب چکے تھے تب انوشے نے غصّے سے اپنا ہیل والا پیر زور سے تیمور کے پیر پر مارا تھا جس سے وہ چیخ پڑا تھا اور کتابوں کو چھوڑ کر اس نے اپنا پیر پکڑ لیا تھا شاید کچھ زیادہ ہی زور سے مار دیا تھا انوشے نے نتیجاً ساری کتابیں پھر سے گر گئیں تھیں "اوہ.. سوری میں اٹھا دیتا ہوں" تیمور درد بھلائے اس کی کتابیں اٹھانے لگا تھا لیکن اس نے ہاتھ اٹھا کر روک دیا تھا "کوئی ضرورت نہیں ہے.. میں اٹھا لونگی" اس نے تیمور کو گھورتے ہوئے نیچے جھک کر اپنی کتابیں اٹھائی تھی اور پھر ایک غصیلی نظر اس پر ڈال کر چلی گئی تھی اور تیمور کو نہ جانے کیا ہوا مقناطیس کی طرح

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا انوشے نے دو تین دفع مڑ کر اپنے پیچھے آتے تیمور کو دیکھا تھا لیکن اس نے اپنا وہم سمجھ کر چھوڑ دیا تھا کے کیا پتا جہاں مجھے جانا ہے اسے بھی وہیں جانا ہو.. لیکن اب وہ سیڑھیاں چڑھ کر کاریڈور میں مڑی تھی اور تیمور اب بھی اس کے پیچھے پیچھے تھا..اس نے ایک دم سے پلٹ کر تیمور کو دیکھا تھا"تم پیچھا کر رہے ہو میرا؟"اس نے ناک پر پھسلتے چشمے کو دوبارہ سے آنکھوں پر جما کر گھور کر تیمور کو دیکھا تھا جو اس کے ایک دم سے رک جانے پر بوکھلا گیا تھا"نن.. نہیں..میں اپ کا پیچھا نہیں کر رہا"اس نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا"تو پھر میرے پیچھے کیوں چل رہے ہو تم..ہاں؟"وہ خطرناک تیور لئے اسے گھور رہی تھی "مجھے نہیں پتا" تیمور نے سادگی سے کہا تھا جس پر انوشے کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی"دیکھو..ڈرامے بند کرواپنے..اور اب میرے پیچھے نہیں آنا"وہ غصے سے اس کو وارن کرتے ہوئے بولی تھی"میں آپ کے پیچھے نہیں آیا مس" تیمور نے اب بھی سادگی سے کہا تھا"ابھی تو تمہیں جن بھوت اٹھا کر لائے ہیں نہ میرے پیچھے؟"اس نے طنز سے تیمور کو دیکھا تھا جو اس کی آنکھوں میں پھر سے ڈوبنے کی تیاری کر رہا تھا"میرے چشمے کو گھورنا بند کرو"وہ چیخی تھی"آ...آپ غلط سمجھ رہی ہیں میں آپ کے چشمے کو...""شٹ اپ اب اگر تم میرے پیچھے آئے نہ تو میں کمپلین کر دوں گی تمہاری....اور آئندہ اپنی شکل نہیں دکھانا مجھے ورنہ...سر پھاڑ دونگی تمہارا"انوشے غصّے سے اس کو گھورتی وہاں سے چلی گئی تھی"یہ کیا ہو گیا تھا مجھے؟"تیمور نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام لیا تھا

- - - -

یار آج کتنا سکون ہے یونی میں..ان تین چڑیلوں کے نہ آنے سے"حیدر نے خوشی سے کہا تھا"تو نے مناہل کو چڑیل بولا؟"حارث نے اس کو گھورتے ہوئے کہا تھا"اوے..لائبہ کو چڑیل مت بول"اشعر نے اس کے سر پر ہاتھ مارا تھا"کوئی ہے؟....کوئی ہے؟؟جو زرنور کے لئے آواز اٹھائے..کوئی نہیں ہے؟چلو کوئی بات نہیں...ہاں تو میں کہہ رہا تھا کے....کتنا سکون ہے نہ یونی میں میری ہونے والی دونوں بھابیوں اور چڑیل کے

نہ آنے سے" حیدر اسی انداز میں بولا تھا وہ تینوں ہنس پڑے تھے "کاش زر نور یہاں ہوتی اور تیری بات سن کر تجھے اس دنیا سے روانہ کر دیتی" حارث نے ہنستے ہوئے کہا تھا" ویسے ریاض تجھے اس کے لئے آواز اٹھانی چاہیے تھی" اشعر نے ہنستے ہوئے ریاض کو دیکھا تھا جو بر گر کھا رہا تھا اس کی بات سن کر اس نے بر گر چھوڑ کر دونوں ہاتھ اس اس کے سامنے جوڑ دیے تھے" نہیں بھائی مجھے تو معاف ہی رکھ...اگر میں نے اس کی سائیڈ لی نہ تو وہ اس حیدر سے پہلے میری جان لیتی....اور پتا ہے کیسے بولتی؟" ریاض نے ان تینوں کو دیکھا تھا جو ہنستے ہوئے اس کو ہی دیکھ رہے تھے" چل.... چل کر کے دکھا" وہ تینوں جوش سے بولے تھے حیدر نے تو اپنا موبائل ہی نکال لیا تھا اس کی ویڈیو بنانے کے لئے ریاض کرسی پر تھوڑا آگے ہو کر بیٹھا تھا گردن کو اکڑا کر اس نے اپنی آنکھیں پوری کھول لی تھی اب وہ حیدر کو گھورتے ہوئے چیخ کر بول رہا تھا" ریاض.. تمہاری ہمّت کیسے ہوئی میری سائیڈ لینے کی؟ ہاں.. کس نے بولا تھا تم کو میری سائیڈ لینے کو؟؟ بولو...دو جواب... نہیں ہے جواب؟ دو گولی میرے سینے میں اور میں جہنم میں" وہ چاروں ہنستے ہنستے بے dhhzz dhzz.... کوئی بات نہیں حال ہو گئے تھے جبھی تیموران کے پاس آیا تھا" کیا ہوا تم لوگوں کو ایسے پاگلوں کی طرح کیوں ہنس رہے ہو؟" تیموران کو نہ سمجھی سے دیکھتا نڈھال سا کرسی پر گر گیا تھا" اگر تو بھی تھوڑی دیر پہلے یہاں ہوتا نہ تو ایسے ہی ہنس رہا ہوتا" اشعر نے اپنی ہنسی روکتے پانی پیتے ہوئے کہا تھا" کاش میں تھوڑی دیر پہلے یہیں ہوتا" تیمور نے افسوس سے کہتے سر کرسی کی پشت سے ٹکا کر آنکھیں موندلی تھی حیدر نے ایک ابرو اٹھا کر اس کو دیکھا تھا" کیا ہوا شہزادے.. کسی کو دل دے آیا ہے کیا؟" حیدر نے مسکراہٹ دباتے ہوا میں تیر چھوڑا تھا اور تیر ٹھیک نشانے پر لگا تھا جبھی تو تیمور نے جھٹ سے آنکھیں کھولی تھی" تجھے کیسے پتا؟" اس نے حیرت سے حیدر کو دیکھا تھا "

ارے ہم تو اڑتی چڑیا کے پر گن لیتے ہیں. پھر تو کیا چیز ہے؟... چل شاباش جلدی سے شرع ہو جا کون ہے؟ کہاں رہتی ہے؟ کیا کرتی ہے؟ جلدی بتا" وہ چاروں اس کو گھیر کر بیٹھے تھے" کمینو.. پیچھے ہٹو... مجھے سانس

نہیں آرہا"...وہ سب جوش میں کچھ زیادہ ہی تیمور کے قریب ہو کر بیٹھ گئے تھے جبھی وہ چیخا تھا"اچھا..اچھا ...پیچھے ہو جاؤ"ریاض حارث اور اشعر تو پیچھے ہو گئے تھے لیکن حیدر نہیں ہوا"جلدی بتا کیا نام ہے اس کا؟" ریاض نے بے صبری سے پوچھا تھا"مجھے نہیں پتا"تیمور نے سادگی سے کہا تھا"اچھا رہتی کہاں ہے؟"اس دفعہ حیدر نے پوچھا تھا"میں نہیں جانتا"اس نے اسی انداز میں کہا تھا"او بھائی....کس بے نام ونشان سے محبّت کرلی تونے؟نام تو پوچھ لیتا کم از کم""نام پوچھنے کا موقع ہی نہی ملا"اس نے دکھ سے کہا تھا"اوے دیوداس..سیدھی طرح سے بتا ساری بات..کہاں ملے تم دونو..کیا کیا باتیں ہوئی.جلدی بتا"حیدر کے کہنے پر اس نے ساری بات ان کو بتادی تھی جو سنجیدگی سے اس کو سن رہے تھے"یار میں کیا کروں اب؟"تیمور نے بے چارگی سے ان سب کو دیکھا"تو شرم کر تیمور...ناک ہی کٹوادی تونے تو"ریاض نے افسوس سے کہتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ مارا تھا"ابے تجھے ضرورت ہی کیا تھی اس کے پیچھے جانے کی؟کیا امپریشن پڑا ہوگا اس پر تیرا؟"حارث نے بھی اس کو گھورا تھا"یار کہ تو رہا ہوں کے میں جان بوجھ کر تھوڑی گیا تھا اس کے پیچھے ..پتا نہیں کیا ہو گیا تھا"اس نے بُرا مان کر کہا تھا"چل اب کیا چاہ رہا ہے تو؟"حیدر کے پوچھنے پر وہ جلدی سے بولا تھا"دوستی""دوستی کو تو بھول جا اب تو..جو حرکت تونے کی ہے نہ اس سے تو وہ تجھے کوئی تھرڈ کلاس عاشق ہی سمجھے گی"اشعر کہتے ہوئے کھڑا ہو گیا تھا"اب تو کہاں جارہا ہے؟""بھائی میری منگنی ہے آج اور تم لوگوں نے مجھے یہاں بٹھایا ہوا ہے""چپ کر کے بیٹھ جا اشعر پہلے میرا مسلہ حل کر پھر جانا.اور ویسے بھی منگنی رات کو ہے تو ابھی سے جا کر کیا کرے گا؟"تیمور نے اس کا ہاتھ پکڑ کر دوبارہ بیٹھا لیا تھا"یار اشعر .حارث تم دونوں تو کافی ایکسپرٹ ہو اس معاملے میں.تم ہی میری مدد کرو"تیمور نے بے چارگی سے کہتے ان دونوں کو دیکھا تھا جو اس کی بات سن کر ہاتھ پے ہاتھ مار کر ہنس پڑے تھے"رہنے دے بھائی تجھ سے نہیں ہو گا..بڑے دل گردے کا کام ہے لڑکی پٹانہ"حارث نے ہنستے ہوئے کہا تھا"یار تم لوگ میری بات کو سیریس ہی نہیں لے رہے"تیمور نے بڑا سا منہ پھلا لیا"اچھا چل بتا کیا کریں ہم؟""بس تم لوگ اچھا

امپریشن ڈالو اس پر میرا""بھائی یہ کام تو تو ہی کر سکتا ہے ہم کیسے کریں گے؟"ریاض نے حیرت سے کہا تھا "مجھے نہیں پتا کیسے۔ لیکن یہ کام تم لوگوں کو ہی کرنا ہے"۔ جبھی تیمور کی نظر کینٹین میں آتی انوشے پر پڑی تھی اس کے ساتھ کوئی اور لڑکی بھی تھی "او۔ وہ رہی وہ لڑکی۔۔۔ دیکھو وہ رہی" تیمور دبی آواز سے چیخا تھا "کدھر ہے؟ کدھر ہے؟" وہ چاروں چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگے "ارے وہ دونوں جو ابھی ابھی آئی ہیں" تیمور نے کہتے ہوئے مشکل سے حیدر کو پکڑ کر دوبارہ کرسی پر بٹھایا تھا جو کھڑے ہو کر پوری کینٹین میں گردن گھوما گھوما کر دیکھ رہا تھا "ان دونوں میں سے کون سی ہے" ریاض نے ان دونو کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا جو کاؤنٹر کے پاس کھڑی تھی "کالے کپڑو والی۔۔۔ بیٹھ جا بندر" اس نے پھر حیدر کو بٹھایا""مجھے بھی دکھاؤ""ابے سالے ان دونوں نے ہی کالے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔۔ کچھ اور بتا" ریاض نے اس کو گھورتے ہوئے کہا تھا "اس نے چشمہ پہنا ہوا ہے" وہ دونوں کولڈ ڈرنکس اور برگر لئے پلٹی تھی جبھی انوشے کی ساتھ والی لڑکی کی نظر ان پر پڑی تھی" حارث اور اشعر تو ان کو ایک نظر دیکھ کر اپنی مسکراہٹ دباتے موبائل پر جھک گئے تھے ریاض تو تقریباً اپنی پوری آنکھیں کھلے ان کو دیکھ کم اور گھور زیادہ رہا تھا اور حیدر ان کو دیکھنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا کیوں کے بیچ میں اشعر کا سر آ رہا تھا "اشعر کے بچے اپنا سر نیچے کر" حیدر نے اس کو گھورا تھا جس نے مسکراتے ہوئے اپنا سر نیچے کیا تھا تیمور نے توان کو دیکھ کر ہی اپنا منہ دوسری طرف کر لیا تھا کے کہیں انوشے کی نظر نہ پڑ جائے اس پر" وہ دونوں تو کینٹین سے چلی گئیں تھی پیچھے حیدر اور ریاض ہنسی سے بے حال ہوتے ایک دوسرے پر گر رہے تھے "ابے سالے تجھے اس پوری دنیا میں صرف یہ چشمش ہی ملی تھی؟" ریاض نے ہنستے ہوئے اس کے کندھے پر ہاتھ مارا تھا "ہمیں تو تیرا چشمہ لے ڈوبا صنم۔۔۔ ہاہاہا" حیدر کی بات پر اشعر اور حارث بھی قہقہ لگا کر ہنس پڑے تھے "ہاہاہا مجھے تو لگتا ہے کے اس کی چار آنکھوں نے ہی تجھے پاگل کیا ہے" وہ چاروں بے تحاشا ہنس رہے تھے" جبھی اشعر کی نظر تیمور پر پڑی جو خشمگیں نظروں سے ان سب کو گھور رہا تھا "اوے ۔۔چپ کر جاؤ تم لوگ" اشعر نے مسکراہٹ دباتے ان سب کو مصنوئی گھورتے ہوئے کہا تھا "ان لوگوں نے

ہونٹوپرانگلی رکھ لی تھی اورابھی تیمور کچھ کہنے ہی لگا تھا کے وہ سب پھر سے ہنس پڑے "سیر ئیسلی تیمور .. چشمش ؟؟ ہاہاہا" جارہاہوں میں یہاں سے کمینو ہنس لو تم لوگ " تیموران کو گھورتے ہوئے کھڑا ہو گیا تھا جبھی حارث نے اس کو پھر سے بیٹھا تھا "بیٹھ جا یار تیمور """ مجھے تو یہ سمجھ نہیں آرہا کے اس میں ہنسنے والی کیا بات ہے ؟" اس نے تپے ہوئے انداز میں کہا تھا "ٹھیک ہے تیمور .. اس کو پٹانا ہے نہ ؟؟ تو فکر مت کر ہم سب مل کر پٹا لینگے اس کو" ریاض نے ایک ہاتھ سینے پر رکھتے تسلی دیتے ہوئے کہا "اوے " تیمور نے اس کو گھورا تھا "بھائی تیرے لئے .. تیرے لئے پٹائیں گے نہ " ریاض نے گڑبڑا کر کہا تھا "یار تم لوگ کچھ کر کیوں نہی رہے ؟؟ اتنی دیر سے یہاں بیٹھ کر باتیں ہی کئے جا رہے ہو " تیمور نے ناراضگی سے کہا تھا "تو کیوں ہتھیلی پر سرسوں جمانا چاہ رہا ہے ؟ صبر کر لے تھوڑا" اگر وہ کہیں انگیجڈ ہوئی تو ؟""" جب بھی بولنا فضول ہی بول نہ " تیمور نے حیدر کو گھورا تھا "تم لوگ کچھ کر کیوں نہیں رہے ؟" اس نے بے بسی اور غصّے سے کہا تھا "تو بھائی تو کیا چاہ رہا ہے ؟ ہم کیا کرائے کے غنڈے بن کر اس کو چھیڑنے جائے .. اور تو آکر ہم کو مار کر اس کو بچاۓ " ریاض نے اس کو گھورا تھا "پہلے تو مجھے یہ بتاؤ .. اگر اس مشن میں میں شہید ہو گیا تو. تو لائبہ کو کیا جواب دیگا ؟ یہ چار انکھوں والے بہت تیز ہوتے ہیں. بندہ دیکھ کر ہی پہچان لیتے ہیں " اشعر نے جیسے ان کو خاصی اہم معلومات سے آگاہ کیا تھا "میری بات مان تیمور .. تو ان چکروں میں مت پڑ .. ورنہ صبح شام ان دونوں کی طرح اس کے پیچھے لٹو کی طرح گھومتا ہی رہے گا. مجھے اور حیدر کو دیکھ کتنے مزے میں ہیں نہ لڑکی نہ ٹینشن " ریاض نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا "اوے پہلے میری سیٹنگ کروا دو چیشمش کی دوست سے " حیدر نے دانت نکالتے ہوئے کہا تھا "انسان بن جا حیدر ... اب چشمش نہیں بولنا " تیمور نے اس کو گھورتے ہوئے وارن کیا تھا "میرا مطلب تھا کے اگر دوست کو پہلے پٹا لیں تو بھابی کو پٹانا آسان ہو جائے گا نہ " حیدر نے وضاحت دی تھی اور تیمور کے ذہن میں جھما کہ ہوا تھا وہ جلدی سے اشعر کی جانب پلٹا تھا "اشعر .. تیری منگنی ہے رات کو " وہ جوش سے بولا تھا "ہاں مجھے پتا ہے " اس نے اطمینان سے کہا تھا "اشعر تو سمجھا نہیں .. تیری منگنی ہے

رات کو" تیمور خوشی سے تمتماتے چہرے کے ساتھ اپنی بات پر زور دے کر بولا "او بھائی.. مجھے پتا ہے میری منگنی ہے رات کو.. تو آگے تو بول """ تو اس لڑکی کے پاس جا اس کو انوائٹ کر رات کو آنے کے لئے " تیمور جوش سے بولا تھا اور وہ چاروں اس کو ایسے دیکھ رہے تھے جیسے ان کو "بلو وہیل "کھیلنے کے لئے بول رہا ہو "تو چاہ رہا ہے کے میں اس لڑکی کے پاس جا کر اس کو انوائٹ کرو؟" اشعر نے سیدھے ہوتے ہوئے سنجیدگی سے کہا تھا "اس نے زور سے سر اثبات میں ہلایا تھا "میں اسے کہوں.. مس میں آپ کا نام نہیں جانتا.. میں یہ بھی نہیں جانتا کے آپ کون ہے کہاں رہتی ہیں.. لیکن میری رات کو منگنی ہے اور میں چاہتا ہوں کے آپ آئے ... یہیں چاہ رہا ہے نہ تو؟" اشعر تیمور کو سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا "ہاں.. ہاں. میں یہی چاہ رہا ہوں .. یہی چاہ رہا ہوں" وہ اب بھی جوش سے بولا تھا "ایک لگاؤ گا میں تیرے.. ہوش ٹھکانے آ جائے گے.. نہ جان نہ پہچان دعوت دینے پہنچ جاؤ اسکو... سالے. تجھے تو صرف دھمکی دی ہے میرا تو وہ سچ میں سر پھاڑ دے گی" اشعر نے اس کو گھورتے ہوئے کہا تھا جس کا جوش جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا "تو میں اور کیا کروں؟" تیمور نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام لیا تھا جبھی حارث کے فون کی مسیج ٹون بجی تھی اس نے ٹیبل پر پڑے فون کو اٹھا کر دیکھا احمد کا مسیج تھا.. وہ مسیج پڑھ کر کھڑا ہو گیا تھا" چل تیمور. تو میرے ساتھ چل.. احمد آگیا ہے باہر پارکنگ میں ویٹ کر رہا ہے ہم دونوں مال جا رہے ہیں تو بھی ہمارے ساتھ چل وہ تیرے مسلے کا حل نکال لے گا.. چل شاباش جلدی کھڑا ہو" حارث نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کیا تھا "

حیدر. ریاض جب تک تم دونوں اس گدھے کو لے کر سیلون جاؤ.. تھوڑی صفائی کرواؤ اس کی.. کتنا گندا ہو رہا ہے "ایسے جائے گا منگنی کرنے؟" حارث نے اشعر کو گھورا تھا "کیا ہو گیا ہے یار.. ابھی صبح ہی تو نہا کر آیا ہوں "اشعر نے حیرت سے کہا تھا "میں تو کہتا ہوں کے

اس کو باتھ ٹب میں بہت سارا تیزاب ڈال کر ڈوبا دیتے ہیں شام تک ایسا صاف ہو کر نکلے گا" حیدر نے سنجیدگی سے کہا تھا "میری بات مان تو سیلون کو چھوڑو.. اس کو لے کر لانڈری چلتے ہیں وہاں اس کو واشنگ مشین میں

ڈال کر دو تین چکر دینگے نہ تو خود ہی صاف ہو جائے گا" حیدر اور ریاض سنجیدگی سے اشعر کو پر سوچ نظروں سے دیکھتے بول رہے تھے "تو کیا بولتا ہے حارث. کیا کریں اس کے ساتھ؟" اب وہ دونوں حارث کو دیکھ رہے تھے "مجھے تو یہ دونوں طریقے ہی ٹھیک لگ رہے ہیں پہلے اس کو تیزاب والے ٹب میں ڈوبا دینا پھر مشین میں گھوما دینا اگر پھر بھی فرق نہ پڑے تو پہلے کسی کارپینٹر سے اس کی گھسائی کروالینا پھر اس کو ٹب میں ڈوبانا" حارث بھی گہری سنجیدگی سے اس کو دیکھتے ہوئے بول رہا تھا "پ" چل.. ریاض پکڑ اس کو.. پہلے گھسائی ہی کروالیتے ہیں اس کی" حیدر نے سنجیدگی سے کہا تھا "پاگل ہو گئے ہو کیا تم لوگ؟" اشعر حیرت سے چیخ پڑا تھا اور دوسرے ہی لمحے وہ تینوں اشعر کی ہوائیاں اڑتی شکل دیکھ کر قہقہہ لگا کر ہنس پڑے تھے "اوے مذاق کر رہے تھے ہم.. تیری شکل دیکھ ہاہاہا" "کمینو میری جان نکال دی تھی تم نے" وہ بھی ہنس پڑا تھا "ویسے بھی کھلتی رنگت اور کھڑے نقوش والے اشعر کو ضرورت ہی نہیں تھی کی تیاری کی وہ ایسے ہی بہت ہینڈسم لگتا تھا "اچھا اب مذاق ختم کرو اور نکلو یہاں سے تین تو تم لوگوں نے یہیں بجادیے" حارث ان لوگوں سے کہتا تیمور کے ساتھ پارکنگ کی جانب چلا گیا تو وہ تینوں بھی کھڑے ہو گئے "بیچارہ تیمور.. کیسا مجنوں ہو گیا ہے اس چیشمش لیلٰی کے پیچھے" حیدر کے کہنے پر وہ دونوں ہنس پڑے تھے "بیٹا جب تجھے محبت ہو گی نہ تب پتا چلے گا" اشعر نے ہنستے ہوئے کہا تھا "اللہ نہ کرے.. کے کبھی مجھے محبّت ہو" وہ تینوں باتیں کرتے ہوئے باہر آ گئے تھے "

- - - -

لو بھئی بنورانی آ گیا تمہارا ڈریس" مناہل لائبہ کے ہاتھوں پر مہندی لگا رہی تھی جبھی زرنور مسکراتے ہوئے ایک بڑا سا ڈبہ اٹھائے چلی آئی اس کے پیچھے ملازمہ بھی تھی جس نے باقی سامان اٹھا رکھا تھا زرنور اور مناہل صبح سے ہی لائبہ کے گھر پر آئی ہوئی تھی لائبہ اکلوتی تھی جبھی ان دونوں نے سارا کام سمبھالا ہوا تھا" دکھاؤ زری.. کیسا ہے ڈریس" مناہل نے اشتیاق سے پوچھا زرنور نے ڈبہ بیڈ پر رکھ کر اس میں سے ڈریس نکال کر ان کے

سامنے کیا تھامہرون کلر کی نیچے تک آتی میکسی تھی جس کا فرنٹ پورا ابھرا ہوا تھا اس کے گلے اور دامن پر نگینے لگے ہوئے تھے آستن پر بھی چھوٹے نگینو کا کام ہوا تھا دوپٹے کے چوڑے سے بارڈر پر بھی یہ ہی نگینے لگے تھے پوری میکسی اس طرح سے جگمگا رہی تھی جیسے اس میں ہیرے جڑے ہوا ان تینوں نے ہی ستائش سے دیکھا تھا "کیا بات ہوا شعر کی پسند کی "زرنور نے کہتے ہوئے احتیاط سے ڈریس کو الماری میں لٹکا دیا تھا "ویسے مجھے نہیں لگتا تھا کے اس کی اتنی اچھی پسند ہو سکتی ہے "مناہل نے ہنستے ہوئے کہا تھا اور پھر سے اس کے مہندی لگانے لگی "کیا یہ سب بھی اشعر کی پسند کا ہے "زرنور نے لائبہ سے کہتے ہوئے بیڈ پر پڑے سامان کی طرف اشارہ کیا تھا جس میں ڈریس کے ساتھ کے میچنگ کی جیولری. سینڈل چوڑیاں وغیرہ تھی "نہیں یہ سب تو بھابی اور انٹی کی پسند کا ہے ""جو بھی ہو ساری چیزیں ہی زبردست ہیں "زرنور نے ستائش سے کہا تھا "چلو بئل ہو گئی تمہاری مہندی پوری اب یہاں آرام سے بیٹھی رہو..ہلنا نہیں "مناہل نے اسکی مہندی کو فائنل ٹچ دیتے ہوئے کہا تھا جو مہندی پوری ہوتے دیکھ کر اٹھنے لگی تھی "یار میں دو گھنٹو سے یہاں بیٹھی ہوں..ذرا باہر کا کام دیکھ آؤ "لائبہ دوبارہ اٹھنے لگی تھی لیکن مناہل نے اسے دوبارہ پکڑ کر بیٹھا دیا تھا "کوئی ضرورت نہیں ہے کام وام دیکھنے کی..ہم دونوں ہے نہ..تم بس آرام سے بیٹھو "جبھی لائبہ کی امی ملازمہ کے ساتھ کمرے میں آئی تھی جس کے ہاتھ ٹرے تھی "کب سے کام میں لگی ہو تم دونوں..چلو اب کچھ کھا لو "انہوں مسکراتے ہوئے کہا پھر ملازمہ کو اشارہ کیا جس نے ٹرے ٹیبل پر رکھ دی تھی "سچ میں آنٹی چائے کی تو مجھے بے حد طلب ہو رہی تھی "زرنور نے ہنستے ہوئے ٹرے میں سے چائے کا کپ اٹھایا تھا "مجھے پتا چل گیا تھا جبھی لے آئی."وہ بھی مسکرا کر کہتے لائبہ کی مہندی دیکھنے لگی

- - - -

ایم امپریسڈ...ویری امپریسڈ..تم نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے. تم جیسا انسان تو میں نے آج تک نہی دیکھا..سچ میں کمال کے انسان ہو تم "تیمور نے پیچھے سے آکر ایک زوردار تھپڑ حیدر کے سر پر مارا تھا جو آدھے گھنٹے سے

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا خود کی تعریفیں کئے جا رہا تھا" تجھ جیسا خود پسند انسان میں نے آج تک نہیں دیکھا.. شرم کر لڑکیوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا تونے تو" ریاض نے بھی تاسف سے کہا تھا" یار میری گھڑی ڈھونڈ کر دے دو.. مل نہی رہی مجھے "اشعر نے پریشانی سے کہا تھا وہ سب اس وقت اشعر کے گھر پر اس کے روم میں تیار ہو رہے تھے اور نفاست پسند اشعر کو اپنے کمرے کا حال دیکھ دیکھ کر غش آ رہے تھے ایک چیز بھی ٹھکانے پر نہیں تھی پورا کمرہ جنگ کے بعد کا منظر پیش کر رہا تھا" منگنی ہونے کی خوشی نے تو تجھے اندھا کر دیا اشعر " حارث نے اس کو گھورتے ہوئے ڈریسنگ پر پڑی گھڑی اٹھا کر اس کے ہاتھ میں دی تھی" یار میں نے تو پانچ دفع دیکھا تھا.. مجھے کیوں نظر نہیں آئی؟"اشعر نے نہ سمجھی سے کہا تھا"سہی کہ رہا ہے حارث صرف منگنی کی خوشی میں تو اندھا ہو گیا شادی میں تو پاگل ہی ہو جائے گا" ریاض نے خود پر پرفیوم کا سپرے کرتے ہوئے کہا تھا "ایسی بھی بات نہیں اب "وہ جھینپ گیا تھا" حد ہے لڑکوں.. تمہاری تیاری ختم نہیں ہوئی ابھی تک؟" جبھی احمد نیوی بلو کلر کی شلوار قمیض پر بلیک کلر کی چادر گلے میں ڈالے داخل ہوا تھا اس کو اندر آتے دیکھ اشعر اس کے سامنے جا کھڑا ہوا تھا" احمد تو بتا.. ٹھیک تو لگ رہا ہوں نہ میں؟" اشعر وائٹ شلوار قمیض پر مہرون کلر کی واسکٹ پہنے بہت پیارا لگ رہا تھا لیکن وہ اپنی تیاری سے مطمئن نہیں تھا" سچ میں اشعر تو شہزادہ لگ رہا ہے" احمد نے ایک نظر اس کا تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے مسکرا کر کہا تھا" چل تو کہتا ہے تو مان لیتا ہوں" وہ بھی ہنس دیا تھا "جلدی کرو تم لوگ انکل غصّہ کر رہے ہیں" احمد نے ان لوگوں کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جن کی تیاری ہی ختم ہونے میں نہیں آ رہی تھی ان سب نے شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی ریاض نے براؤن کلر کی تیمور نے فیروزی حارث نے بلیک... ان تینوں نے احمد کی طرح ہی بلیک کلر کی چادر گلے میں ڈالی ہوئی تھی جس کا ایک سرا آگے لٹک رہا تھا اور ایک پیچھے.. یہ اشعر کا ہی آئیڈیا تھا.. حیدر کی لاکھ منت کرنے کے باوجود بھی وہ چادر کے لئے نہیں مانا تھا اس لئے اس نے اشعر کی طرح ہی وائٹ شلوار قمیض پر نیلے رنگ کی واسکٹ پہنی ہوئی تھی

- - - -

زرنوراور مناہل اس وقت استقبالیہ پر کھڑی مہمانوں کو ریسیو کر رہی تھی ساری ارینجمنٹ لان میں کی گئی تھی" ایک طرف اسٹیج بنایا گیا تھااور مہمانوں کے لئے کرسیاں اور ٹیبلز لگائی گئی تھی ہر ٹیبل پر مختلف رنگوں کے تازہ پھولوں کا بوکے رکھا تھاایک طرف ساؤنڈ سسٹم کا بھی انتظام تھا جس میں دھیمے سر و میں بجتے گانے ماحول پر ایک سحر ساطاری کر رہے تھے سارے لان کو برقی قمقموں سے سجایا گیا تھا کافی عمدہ سجاوٹ کی گئی تھی زرنور اور مناہل نے ٹخنوتک آتے گھیر دار فراک پہن رکھے تھے زرنور کا کلر گلابی تھااور مناہل کا ہرا لائٹ سے میک اپ میں ہلکی پھلکی جیولری پہنے وہ دونوں ہی بے حد پیاری لگ رہی تھی جبھی دو لینڈ کروزر اور ایک ہیوی بائیک آگے پیچھے آکر رکی تھی ایک گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر احمد تھا اس کے ساتھ اشعر اور پیچھے کی سیٹو پر اشعر کی بھابی..امی اور بہن بیٹھے تھے دوسری گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر حارث تھا اس کے ساتھ اشعر کے والد تھے اور پیچھے اشعر کا بھائی روحیل اور حیدر بیٹھے تھے اور ہیوی بائیک پر تیمور اور ریاض ہیلمٹ پہنے سوار تھے سارے راستے تیمور بائیک کو اڑاتے ہوئے لایا تھا زرنور. مناہل اور لائبہ کی کزنز نے پھولوں کی پتیاں نیچھاور کر کے اشعر کی فیملی کا استقبال کیا تھا ان کے اندر جانے کے بعد جب وہ سب بھی جانے لگے تو مناہل اور زرنور جلدی سے ان کے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی "کہاں چلے دولہے میاں؟ پہلے نیگ نکالو" زرنور نے کہتے ہوئے اشعر کے سامنے ہتھیلی پھیلائی تھی "تم دونوں یہاں بھی پہنچ گئیں؟؟ کہا تھا نہ کے صرف جمرات کو آیا کرو" حیدر نے ان کو تیز نظروسے دیکھتے ہوئے کہا "تم چپ کرو.. تم سے بات نہیں کی ہم نے جو کر" مناہل نے اس کو گھورتے ہوئے کہا "مجھے جو کر کہا؟" حیدر نے مصنوئی حیرت سے کہا "دیکھ تیمور تیرے بھائی کو جو کر بول رہی ہیں یہ دونوں" دوسرے ہی لمحے اس نے تیمور کا بازو جھنجوڑتے ہوئے کہا تھا "ایک جو کر دوسرے کو جو کر بول رہا ہے..ہاہاہا" تیمور نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا تھا "یار منگنی پر کون سا نیگ ہوتا ہے؟ جب برات لے کر آئیں گے تب مانگنا..ابھی تو جانے دو" "جی نہیں...جب تک نیگ نہیں دو گے ہم نہیں جانے

دیں گے" حارث کے کہنے پر مناہل جلدی سے بولی تھی "کوئی مسلہ نہیں ہے.. کرسیاں لگوادو ہمارے لئے ہم یہیں بیٹھ جائیں گے" ریاض نے بے نیازی سے کہا تھا "اس کے لئے آدھا نیگ دیناپڑے گا" زرنور نے بھی اسی کے انداز میں کہا تھا "اچھابتاؤ.. کتنے پیسے چاہیے؟" اشعر نے کہتے ہوئے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا تھا جبھی حیدر چیخا تھا "اوے.. باہر نکال ہاتھ.. توکیاان کی دھمکیوں میں آرہاہے.. کوئی ضرورت نہیں ہے ان کو پیسے دینے کی"" "تم پھر بیچ میں بولے" زرنور نے حیدر کو گھورا تھا "دیکھو اشعر جب تک تم دس ہزار ہمارے ہاتھ پر نہیں رکھو گے ہم تمیں یہیں کھڑا رکھیں گے" مناہل نے حتمی انداز میں کہا تھا اشعر کے ساتھ ان سب کی آنکھیں بھی حیرت سے کھلی تھی "تم دونو کو پتا بھی ہے کے دس ہزار میں کتنے زیرو آتے ہیں؟ صرف ایک انگوٹھی پہنانے کے اتنے پیسے؟ چل اشعر گھر چل... کل یونی میں پہنا دینا انگوٹھی ہم وہیں تیرے لئے تالیاں بجادیں گے.. تیرے پیسے تو بچ جائے گے نہ" حارث نے ان دونوں کو گھورتے ہوئے کہا تھا "اشعر تم پیسے " دے رہے ہو یا نہیں؟" زرنور نے ان سب کو نظر انداز کرتے اشعر کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اے لڑکی... یہ کیا تمہیں اے ٹی ایم مشین نظر آرہا؟ کے جتنے پیسے تم بولو گی یہ نکال کر تمہارے ہاتھ پر رکھ" دے گا؟" حیدر پھر بیچ میں بولا تھا "میں اتنے پیسے نہیں دے سکتا کچھ تو کم کرو" اشعر نے ان دونو کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جو ایک روپیہ بھی کم کرنے کو تیار نہیں تھی "ٹھیک ہے تم سات ہزار دے دو" مناہل نے بے نیازی سے کہا تھا "یار میں اتنے پیسے جیب میں لے کر نہیں گھومتا.. اگر ایسا کچھ سین تھا تو تم دونو مجھے پہلے بتا دیتی میں لے کر آجاتا" اشعر نے بے چارگی سے کہا تھا جبھی احمد بیچ میں آیا تھا "کیوں فضول بحث میں ٹائم زاءیع کررہے ہو تم لوگ؟ ابھی رسم بھی کرنی ہے سب ویٹ کررہے ہیں.. زرنور.. مناہل. پانچ ہزار لے لو.. کافی

ہیں یہ.. منظور ہے ؟؟"""نہیں منظور... سات ہزار ہی چاہیے "زر نور نے لٹھ مار انداز میں کہا تھا ریسٹورانٹ والی بات بھولی نہیں تھی اسے حلانکے اتنی بڑی بات نہیں تھی جس کو وہ دل سے لگا کر بیٹھی تھی لیکن جس سے محبت ہو اس کی تو چھوٹی سے چھوٹی بات بھی اتنی بڑی لگتی ہے اور پھر وہ تو عشق کرتی تھی "اشعر کتنے ہیں تیرے پاس ؟؟"احمد اشعر کی جانب پلٹ کر بولا تھا "میرے پاس تو تین ہزار ہی ہیں""ٹھیک ہے نکال" اشعر نے تین ہزار نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دئے تھے باقی کے چار ہزار احمد نے اپنی جیب سے نکال کر زر نور کے سامنے کئے تھے "یہ لو...اب تو ہو گیا نہ تمہارا ٹیکس پورا؟"زر نور نے ایک نظر احمد کے ہاتھ میں پکڑے پیسوں کو دیکھا پھر اس کو "تمہارے پیسے نہیں چاہیے "وہ کہ کر ان کا راستہ چھوڑ کر سائیڈ پر کھڑی ہو گئی تھی "بہت شکریہ...اب تم لوگ اندر آ سکتے ہو "مناہل نے جلدی سے احمد کے ہاتھ سے پیسے پکڑے تھے "ایسے نہیں آئیں گے ہم اندر...پہلے پھول پھینکو پھول..."حارث نے اس کو دیکھتے ہوئے کہا تھا "پھول ختم ہو گئے ہیں بندر ایسے ہی آ جاؤ"مناہل نے بے نیازی سے کہا تھا "ہاہاہا...دیکھ حارث تجھے بندر بول رہی ہے...ہاہا" حیدر اور ریاض ہاتھ پر ہاتھ مار کر قہقہہ لگا کر ہنس پڑے تھے "مناہل کی بچی. تمہیں تو میں بعد میں دیکھوں گا" حارث اسے انکھوں ہی آنکھوں دھمکاتے ہوئے بولا تھا جو اس کو منہ چڑا کر زر نور کے ساتھ اندر چلی گئی تھی "ہاہاہا حارث تیری تو کوئی عزت ہی نہیں ہے "وہ تینوں ہنسے جا رہے تھے "احمد یہ تم لوگ مجھے اتنی آہستہ آہستہ سے کیوں لے کر جا رہے ہو؟ کیا ہم تھوڑا سا جلدی نہیں چل سکتے؟"اشعر نے اپنے ساتھ چلتے احمد کے پاس جھک کر بظاھر مسکرا کر لیکن دانت پیستے ہوئے کہا تھا کیوں کے ان کے سامنے مووی مین اور فوٹو گرافر تھے "

" صبر کر بچے اتنی بھی کیا جلدی ہے موت کے منہ میں جانے کی "احمد نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

- - - -

ماشااللہ... بل کیا لگ رہی ہو تم "زر نور نے لائبہ کے گال چومتے ہوئے کہا تھا جو مہرون میکسی میں مناسب سے میک اپ اور میچنگ جیولری کے ساتھ کوئی پری ہی لگ رہی تھی وہ دونوں اسے لینے آئی تھی "مناہل نے

اس کے دونوں ہاتھوں میں گلاب اور موتیئے کے گجرے پہنا دئے تھے "چلیں ؟اشعر صاحب سے ویٹ نہیں ہو رہا بے چین ہو رہے ہیں تمہیں دیکھنے کے لئے "زرنور کے شرارت سے کہنے پر اس کے گال سرخ ہو گئے تھے "میں ٹھیک تو لگ رہی ہو نہ ؟"لائبہ نے آئنہ میں خود کا عکس دیکھتے ہوئے کہا "ارے میری شہزادی بہت پیاری لگ رہی ہو تم "وہ دونوں اسے تھام کر لان میں لے آئی تھی اسٹیج تک جاتا ریڈ قالین پھولو سے بھرا ہوا تھا وہ پھولوں کے روش پر چلتی اسٹیج تک جا رہی تھی جہاں حیدر. تیمور اور ریاض کی سیلفیاں ہی ختم نہیں ہو رہی تھی "کمینو..دفع ہو جاؤ "اشعر دبی آواز میں ان کو اتنی بار کہہ چکا تھا لیکن وہ لوگ نیچے اترنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے "اوے...تو کہا جا رہا ہے ؟؟"حارث نے اشعر کو اٹھتے دیکھ کر کہا تھا "لینے جا رہا ہو نہ لائبہ کو" اس نے سامنے آتی ان تینوں کو دیکھ کر کہا تھا جن میں سے ایک پری لگ رہی تھی تو دونوں شہزادیاں.."چپ کر کے بیٹھا رے..ابھی وہ لوگ آدھے راستے میں بھی نہیں پہنچی "حارث نے اس کا بازو پکڑ کر دوبارہ بٹھا یا تھا "اشعر کے برابر میں بیٹھے احمد کی نظر نیچے ایک ٹیبل کر گرد چیئر پر بیٹھی ایک لڑکی پر پڑی تھی جو دونوں ہاتھ سینے پر باندھے مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہی تھی احمد کی آنکھوں میں شناسائی کی رمق ابھری تھی "اب تو کہا چلا ؟"حارث نے احمد کو اٹھتے دیکھ کر پوچھا تھا "آتا ہوں "وہ مسکرا کر کہتا اسٹیج سے اتر کر اس لڑکی کی جانب بڑھ گیا تھا "ان کے اسٹیج تک آتے ہی اشعر اپنی جگہ سے اٹھ کر آیا تھا اور لائبہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے اوپر آنے میں مدد دی تھی وہاں موجود سب نے ہی ستائش سے ان کو دیکھا تھا جو ایک ساتھ بیٹھے بے حد پیارے لگ رہے تھے اشعر کے برابر میں بیٹھی اس کی امی نے کیس میں سے رنگ نکال کر اشعر کو پکڑائی تھی جس نے لائبہ کا نازک سا ہاتھ پکڑ کر انگوٹھی پہنا کر اسے اپنے نام کیا تھا پھر لائبہ نے بھی اسے رنگ پہنائی تھی سب تالیاں بجا رہے تھے اشعر کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا جبھی ریڈ وردی میں ملبوس ویٹرز نے بوفے اسٹینڈ پر کھانا لا کر رکھنا شروع کر دیا تھا حیدر کی آنکھیں چمک اٹھی تھی اس نے اپنی آستینوں کو فولڈ کرنا شروع کر دیا تھا ریاض کی نظر پڑ گئی تھی اس پر "یہ کیا کر رہا ہے ؟"اس کا اشارہ استین فولڈ کرنے پر تھا "تیاری "اس نے دانتوں کی

نمائش کرتے ہوئے کہا تھا "انسان بن.. سسرال ہے اشعر کا. یہاں ہم اپنی اصلیت نہیں دکھا سکتے "ریاض نے افسوس سے کہا تھا حیدر نے منہ بسورتے ہوئے آستین دوبارہ نیچے کرلی تھی "تو کسے ڈھونڈ رہا ہے؟" حارث نے تیمور کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جو پورے لان میں گردن گھما گھما کر دیکھ رہا تھا وہ سب اسٹیج سے اتر آئیں تھے اور اب ایک ٹیبل کے گرد کرسیوں پر بیٹھے تھے "میں اس لڑکی کو ڈھونڈ رہا ہوں.. کیا پتا دکھ جائے" "کون سی لڑکی؟" ریاض نے نہ سمجھی سے پوچھا تھا "وہی.. یونی والی" "اچھا.. اچھا وہ چیشمش.. مم میرا مطلب تھا کے بھابی.. ہاں بھابی" حیدر نے گڑبڑا کر کہا تھا "ابے تو واقعی سیریئس ہے؟" ریاض نے حیرت سے کہا "تمہیں کیا لگتا ہے کیا میں اب تک مذاق کر رہا تھا؟" تیمور نے ناراضگی سے کہا تھا "ایسے تو.. تو اسے ڈھونڈتا ہی رہ جائے گا.. میری بات مان تو احمد نے بلکل ٹھیک مشورہ دیا تھا تجھے" حارث نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تھا "اس کی بات بھی سن لو ذرا.. میں نے تو صرف اس سے مشورہ ہی مانگا تھا اس بھائی نے تو پورا دو گھنٹے کا لیکچر مجھے دے دیا.. کے کوئی ضرورت نہیں ہے کسی فضول جھنجھٹ میں پڑنے کی اگر لڑکی پسند ہے تو اس کے گھر جا.. بات کر شادی کی.. اگر مان گئے تو ٹھیک ورنہ اس کا پیچھا چھوڑ دے... اور اب اسے خود کو ہی دیکھ لو اتنی دیر سے اس لڑکی کے سات کیسے ہنس ہنس کر باتیں کئے جارہا ہے" تیمور نے منہ پھلا کر کہتے آخر میں لائٹو سے سجے درخت کے پاس کھڑے احمد کو دیکھتے ہوئے کہا تھا "ویسے میں نے بھی پہلی دفعہ احمد کو کسی لڑکی کے ساتھ اتنا فرینک ہوتے دیکھا ہے.. کیا چکر ہے حارث؟" ریاض نے بھی حیرت سے کہا تھا "غلط سمجھ رہے ہو تم لوگ ان کا ریلیشن بلکل بھی ایسا نہیں جیسا تم سوچ رہے ہو... ایکچلی کافی ٹائم بعد ملے ہیں نہ تو بس اسی لئے" حارث نے ہنستے ہوئے کہا تھا اور تھوڑی دور کھڑی مناہل سے بات کرتی زرنور کی نظر بھی احمد کے ساتھ کھڑی اس لڑکی پر پڑی تھی جس نے کالے رنگ کے گھٹنے تک آتے کم گھیر والے سیلولیس فراک پر تنگ سا پاجامہ پہنا ہوا تھا گوری رنگت نیلی آنکھوں اور تیکھے نقوش والی وہ لڑکی بلاشبہ بے حد حسین تھی "اوہ.. تو یہ سٹون مین بھی ایک عدد گرل فرینڈ رکھتا ہے" زرنور نے تہیر سے کہا تھا اسے بلکل بھی اچھا نہ لگ رہا تھا احمد کا

اس لڑکی سے ہنس ہنس کر باتیں کرنا" ویسے مجھے بھی حیرت ہے کے احمد تو اتنا الرجک ہے لڑکیوں سے پھر اس کے ساتھ اتنی فرینکنس سمجھ نہیں آرہی... خیر چھوڑو.. آؤ ہم کچھ کھا لیتے ہیں مجھے تو بہت بھوک لگ رہی ہے "مناہل اسے لئے بوفے اسٹینڈ کی جانب بڑھ گئی تھی

- - - -

پسند آگیا تھا تمہیں ڈریس؟؟" اسٹیج پر اب صرف وہ دونوں ہی بیٹھے تھے جبھی اشعر نے مسکرا کر لائبہ سے " پوچھا تھا اور اس سے پہلے کے وہ کوئی جواب دیتی اسٹیج پر آتا حیدر بول اٹھا تھا "ہاں بھئی.. کیا باتیں ہو رہی ہیں ؟؟" وہ سب آرام سے کھاپی کر اب آئے تھے. "تم لوگوں کو کس نے بلایا ہے؟" اشعر نے دانت پیستے ہوئے کہا تھا "ہم کسی کی دعوت کا انتظار نہیں کرتے.. خود ہی پہنچ جاتے ہیں" ریاض نے بے نیازی سے کہا تھا "چل اوے.. کھڑا ہو" "کیوں بھائی.؟؟.. میں دولہا ہوں" اشعر نے حیرت سے حارث کو دیکھتے ہوئے کہا تھا "تیرے دولہا بننے میں ابھی کافی ٹائم ہے فلحال تو... تو اٹھ یہاں سے ہم نے سیلفی لینی ہے" "ہاں تو لے لو سیلفی میں نے منع تھوڑی کیا ہے" اشعر نے اپنے سامنے کھڑے ان سب کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جو اسے اٹھانے پر بضد تھے "تیرے ساتھ نہیں لینی... بھابھی کے ساتھ لینی ہے.. تو اٹھ یہاں سے" "اگر آپ سب کو کوئی جلدی نہیں تو کیا پہلے میں سیلفی لے سکتی ہوں" ان سب نے ہی چونک کر اس کالے لباس والی لڑکی کو دیکھا تھا جو کچھ دیر پہلے احمد کے ساتھ کھڑی تھی "وائے نوٹ. مایا.. پلیز کم" حارث نے مسکرا کر کہا تھا "تھنکس حارث... لائبہ میرا تعارف نہیں کرواؤ گی اشعر سے؟" اس نے حارث سے کہنے کے بعد لائبہ کو دیکھا تھا "اشعر.. یہ مایا ہے میری کزن. کل ہی پیرس سے آئی ہے" لائبہ نے مسکرا کے دھیمی آواز میں اشعر سے کہا تھا "آپ سے مل کر خوشی ہوئی... مایا" اشعر نے ایک رسمی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر کہا تھا "مجھے بھی... یہ کون ہے حارث؟" اس نے تیمور حیدر اور ریاض کی طرف اشارہ کر کے پوچھا تھا "یہ میرے دوست کم بھائی زیادہ ہیں.. یہ حیدر.. یہ میرا گردہ ہے.. یہ تیمور میرا پھیپھڑا ہے اور یہ ریاض میرا جگر ہے" حارث نے ہنستے

ہوئے سب کا تعارف کروایا تھا "اور تمہارا دل یقیناً احمد ہو گا.. ہے نہ؟؟"اس نے مسکرا کر پوچھا تھا "ہاہا .. نہیں وہ تو میری جان ہے.. دل تو میرا کوئی اور ہے "اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا "خیر.. بہت اچھا لگا آپ سب سے مل کر "اس نے مسکراتے ہوئے ہاتھ ملانے کے لئے اپنا سفید نیل پالش اور بریسلیٹ سے سجا ہاتھ حیدر کے سامنے کیا تھا جسے وہ بے یقینی سے دیکھ رہا تھا "کیا واقعی؟؟ یہ مجھ سے ہاتھ ملا رہی ہے؟؟ مجھ سے؟؟" ریاض نے وکو ٹہکا دیا تھا جس نے دوبارہ ہوش میں آ کر اس کا ہاتھ تھاما تھا "مجھے بھی اپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی مس مایا "حیدر کی باچھیں کان تک پھیل گئی تھی "آپ مجھے صرف مایا کہہ سکتے ہیں "اس نے ایک ادا سے کہا تھا "او کے صرف مایا ""ہاہا ناٹی.. "اب وہ ریاض اور تیمور سے ہاتھ ملا رہی تھی

- - -

خیالوں میں دیکھو میری جو ہے بس گیا

وہ ہے تم سے ملتا ہو بہو

جانے تیری آنکھیں تھی یا باتیں تھی وجہ

ہوئے تم جو دل کی آرزو

تم اس ہو کے بھی... تم پاس ہو کے بھی

احساس ہو کے بھی....اپنے نہیں

.... ایسے ہیں...ہم کو گلے

تم سے نجانے کیوں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

.. کیسے بتائے...کیوں تجھ کو چاہیں

یار ابتا نہ پائے

وہ سوفٹ ڈرنک کا گلاس ہاتھ میں پکڑے پوری اس گانے کے بولو میں کھوئی ہوئی تھی اسے رہ رہ کر احمد کا اس لڑکی کے ساتھ باتیں کرنا یاد آرہا تھا اور اسے احساس ہی نہیں ہوا کے کب احمد اس کے برابر والی چیئر پر آ کے بیٹھا تھا "زرنور "احمد نے آہستہ سے اس کے قریب جھک کر اسے اپنی جانب متواجہ کیا تھا اس نے چونک کر احمد کو دیکھا تھا جو مسکراتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہا تھا زرنور کا دل کر رہا تھا کے وہ اس کے گال پر پڑتے ڈمپل کو چھو کر دیکھے "کہاں کھوئی ہوئی ہو؟ "احمد نے اس کی چمکتی گرین آنکھو کو دیکھا تھا "ک کہیں نہیں. تم کب آ ئے؟ "اس نے خود کو سمبھالتے ہوئے کہا تھا احمد کی نظریں اسے کنفیوژ کر دیتی تھی "میں تو کافی دیر سے یہاں بیٹھا ہوں تم نے نوٹس ہی نہیں کیا" "مجھے پتا ہی نہیں چلا "اس نے گلاس ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا تھا جو وہ کافی دیر سے پکڑی ہوئی تھی لیکن زرنور کو یہ بھی نہیں پتا تھا کے احمد غلط بیانی سے کام لے رہا ہے کیوں کے وہ صرف پانچ منٹ پہلے ہی وہاں آ کر بیٹھا تھا "تم ناراض ہو کیا مجھ سے ؟ "زرنور کو توقع نہیں تھی کے وہ اس طرح سے اس سے پوچھ لے گا جبھی گڑبڑا کر بولی تھی "نن نہیں تو.. تمہیں ایسا کیوں لگا؟؟" "مجھے تمہارے بی ہیوئیر سے ایسا لگا... تمہیں کوئی بات بری لگی ہے کیا میری؟ "احمد نے اس کے گلابی چہرے کو اپنی نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے پوچھا تھا اور ابھی وہ کچھ کہنے ہی لگی تھی کے مایا ان کے پاس چلی آئی "او کے احمد ...میں چلتی ہوں اب "اس نے صرف احمد کو مخاطب کر کے کہا تھا "اتنی جلدی جا رہی ہو؟" "ہاں بس کافی ٹائم ہو گیا ہے میں چلو گی اب" "چلو میں ڈراپ کر دیتا ہوں تمہیں "احمد نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تھا" ارے نہیں میں چلی جاؤنگی.. تم انجوے کرو اپنے فرینڈز کے ساتھ "اس نے مسکرا کر کہا تھا "کوئی مسلہ نہیں ہے میں ڈراپ کر دو گا تمہیں.. چلو"...ایکسکیوز می نور. پھر بات ہو گی "اس نے مایا سے کہنے کے بعد زرنور سے کہا تھا جس نے چہرے پر جبری مسکراہٹ سجا کر سر اثبات میں ہلایا تھا زرنور کو بلکل بھی سمجھ نہیں آرہا تھا

احمد..اتنا عجیب پراسرار سا کبھی اتنا فرینڈلی..اور کبھی ایسے کے جیسے جانتا ہی نہیں تھوڑی دیر پہلے جو احمد اسے اچھا لگ رہا تھا اب وہی احمد مایا کے ساتھ جاتا ہوا بہت برا لگ رہا تھا وہ پر سوچ انداز میں ان دونوں کو پورچ تک " جاتا دیکھ رہی تھی

مناہل "وہ کافی دیر سے زرنور کو دیکھ رہی تھی جو نجانے کس سوچ میں گم تھی پھر احمد کو دیکھ کر" - - - - اس کی چمکتی آنکھوں نے اسے حیران کیا تھا پھر مایا کا وہاں آنا اور احمد کا اس کے ساتھ جانا اور زرنور کا پھر سے اداس ہو جانا وہ سب نوٹس کر رہی تھی وہ زرنور کے پاس جانے کا سوچ ہی رہی تھی کے جبھی حارث کے پکارنے پر چونک کر پلٹی تھی جو دونوں ہاتھو کو پشت پر باندھے نیچلا لب دانتوں تلے دبائے مسکراہٹ دبانے کی کوشش کر رہا تھا

کیا؟"اس نے سوالیہ نظرو سے حارث کو دیکھا تھا اس نے اپنے ہاتھ کی بند مٹھی اس کے سامنے کی تھی"ذرا بتاؤ تو اس میں کیا ہے"وہ شرارت سے پوچھ رہا تھا"دیکھو میرے سات کوئی گیم کھیلنے کی ضرورت نہیں ہے" مناہل نے اسے وارن کرتے ہوئے کہا تھا"قسم سے کوئی مذاق نہیں ہے..دیکھو تو سہی اس میں کیا ہے"وہ مشکوک نظرو سے اسے دیکھتی تھوڑا سا جھکی تھی تا کے اس کی مٹھی کو دیکھ سکے لیکن جیسے ہی اس نے سر جھکایا حارث نے فوراً سے اپنی مٹھی میں بند بہت سی گلاب کی پتیاں اس کے چہرے پر پھینکی تھی"اہ"وہ بوکھلا کر پیچھے ہوئی تھی"یہ کیا حرکت ہے حارث"وہ خفا ہوئی تھی"یہ بدلہ ہے اس کا جو تم نے مجھے بندر کہا تھا"حارث نے ہنستے ہوئے خود کو گھورتی مناہل پر اپنے دوسرے ہاتھ میں موجود پھولوں کو بھی اس کے چہرے پر پھینکا تھا"تم سچ میں بندر ہو حارث"وہ ناراضگی سے کہتی اپنے بالوں میں اٹکی پتیاں نکال رہی تھی"ہاہ....پھر سے بندر بولا مجھے؟؟"حارث نے مصنوئی حیرت سے کہا تھا"یہ لے حارث"حیدر نے دانت نکالتے ہوئے ایک پھولوں سے بھری پلیٹ حارث کو پکڑائی تھی وہ پلیٹ ہاتھ میں پکڑے مسکرا کر ابرو اچکا اچکا کر مناہل کو دیکھ رہا تھا جیسے پوچھ رہا ہو"پھینکو؟؟..ہاں پھینکو..پھول؟؟""حارث یہ نہیں کرنا"مناہل نے اسے گھورتے ہوئے وارن

کیا تھا"اوکے ..اوکے .. نہیں پھینک رہا....دیکھو میں نے پیچھے کرلی پلیٹ" حارث نے مسکراتے ہوئے پلیٹ اپنے پیچھے کرلی تھی "اچھا مناہل... بات تو سنو" وہ جانے لگی تھی جبھی حارث نے اسے روکا تھا وہ اس کو دیکھ رہی تھی جس نے جلدی سے پلیٹ اپنے سامنے لاکر مناہل کے چہرے پر پھینکی تھی "بھاگ. حیدر" اور ہنستے ہوئے حیدر کے ساتھ وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا تھا "اف.. بدتمیز...." وہ پہلے تلملائی تھی پھر خود بھی ہنس پڑی تھی

- - - -

یار یہ منگنی کا فنکشن کتنا بورنگ ہوتا ہے. ایک تو یہ ڈی جے گانے بھی ایسے لگارہا ہے جیسے.. خود تو یہ یہاں آ" گیا اور اس کی ہیروئن پچھلی صدی میں ہی رہ گئی...اب کچھ بول بھی نہیں سکتے کے اپنا علاقہ نہیں ہے" ریاض نے منہ بنا کر کہا تھا "جا. حیدر تو ہی کوئی ڈانس وانس دکھادے.. قسم سے اب تو مجھے بھی بوریت کے دورے پڑنے لگے ہیں" حارث نے منہ پر ہاتھ کر جمائی روکتے ہوئے کہا تھا "او بھائی.. آرام دے لے اپنی گردن کو .. جس حساب سے تو اس کو گھمائے جارہا ہے نہ. دو منٹ بعد یہ نیچے گری ہوئی ہوگی" ریاض نے تیمور کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جس کو ابھی بھی لگ رہا تھا کے انوشے کہیں نہ کہیں سے نکل کر اس کے سامنے آکر کھڑی ہو جاے گی "ارے نہیں ریاض.. پھر تو یہ آئیڈیل کپل بن جائیں گے..ایک کی تو چار چار آنکھیں اور ایک کا سر ہی نہیں ہاہا" حیدر نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا تھا "تم لوگوں کو مسلہ کیا ہے اسک کے چشمے سے؟ کیا انسان چشمہ نہیں لگاتے؟" تیمور نے حیدر کو گھورتے ہوئے پوچھا تھا "نہیں.. نہیں..لگاتے ہیں بلکل لگاتے ہیں...بلکے انسان ہی تو چشمہ لگاتے ہیں..ورنہ چڑیلیں تو صرف سیلفیاں لیتی ہیں" ریاض نے ہنستے ہوئے اسٹیج کی طرف دیکھ کر کہا تھا جہاں مناہل اور زرنور لائبہ کے ساتھ سیلفی لے رہی تھی "دیکھ حارث مناہل کو چڑیل بول رہا ہے یہ" حیدر نے فوراً اس کی جانب توجہ دلائی تھی "یار اس میں میرا کیا قصور ہے کے ان کو دیکھنے کے بعد میرے ذہن میں ان کے نام سے پہلے لفظ چڑیل آتا ہے" ریاض نے معصومیت سے کہا تھا "بیٹا گران کو پتا چل

گیانہ کے تم سب ک ان کو پیٹھ پیچھے کیا کیا بولتے ہو......آخری دن ہو گا تمہارا اس دنیا میں" حارث نے ہنستے ہوئے کہا تھا" ہاہاہا..پتا ہے جبھی تو پیٹھ پیچھے بولتے ہیں..اور صاف بات ہو بھئی ان کے منہ پر ان کو چڑیل بولنے کی ہمّت.. مجھ میں تو نہیں ہے" تیمور نے ہنستے ہوئے کہا تھا" مناہل اور لائبہ کا تو ٹھیک ہے..آسان موت ماریں گی.. لیکن یہ نور بانو...دس دفعہ بلڈنگ سے پھینکے گی دس دفعہ مارے گی..اور پھر بھی دل نہ بھرا تو سمندر میں دھکا دے دیگی..یا پھنکے سے لٹکا دیگی..میں تو دعا کرتا ہوں کے کسی ٹرک کے نیچے آ کر مر جاؤ ...بس نور بانو کے ہاتھ موت نہ آئے میری" حیدر ہنستے ہوئے کہے جا رہا تھا اس کی ہنسی کو بریک تیمور کی آواز نے لگائی تھی "ارے زرنور تم کھڑی کیوں ہو؟آؤ..آؤ بیٹھو نہ" تیمور اپنے سامنے بیٹھے حیدر کے سر کے اوپر دیکھتے ہوئے بولا جیسے زرنور حیدر کے پیچھے ہی تو کھڑی ہو حیدر کو سانپ سونگھ گیا تھا وہ اسٹیچو بن گیا تھا" زرنور بیٹھو نہ یہاں..."" آؤ...آؤ زرنور بیٹھو نہ" ریاض اور حارث بھی بولے جا رہے تھے "بیٹا حیدر تو.. تو گیا کام سے" جل تو. جلال تو کا ورد کرتے اس نے ڈرتے ڈرتے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا" لیکن یہ کیا؟ زرنور تو کہیں نہیں تھی اس نے اسٹیج پے دیکھا تو وہ مناہل کے ساتھ وہیں بیٹھی تھی" بچ گیا میں" اس نے اطمینان بھری سانس خارج کی تھی اور دوسرے ہی لمحے وہ تیزی سے ان کی جانب پلٹا تھا" کمینو...ابھی ہارٹ فیل ہو جاتا میرا" وہ غصّے سے ان کو گھورتے ہوئے بولا جو اس پر ہنسے جا رہے تھے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ گاڑی پورچ میں کھڑی کر کے باہر نکلا تھا چادر اتار کر اس نے گاڑی میں رکھ دی تھی آستینوں کو فولڈ کرتا وہ ان لوگوں کی ٹیبل کی جانب آیا تھا تقریباً سارے مہمان ہی رخصت ہو گئے تھے جو ایک دو باقی تھے وہ لائبہ اور اشعر کی فیملی کے ساتھ بیٹھے تھے وہ دونوں بھی اب اسٹیج سے اتر کر ان ان لوگوں کے ساتھ ہی بیٹھے چائے اور کافی سے لطف اندوز ہو رہے تھے "تم لوگوں کا کیا ساری رات یہیں گزارنے کا ارادہ ہے" احمد نے چیئر گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے کہا" اشعر کا دل ہی نہیں کر رہا یہاں سے جانے کا" تیمور نے چائے کا سپ لیتے ہوئے کہا" ایسی بات بھی نہیں اب" اشعر نے جھینپتے ہوئے اس کے کندھے پر پنچ مارا تھا" ہائے.. ظالم توڑ دیا میرا کندھا" تیمور

نے اپنا کندھا سہلایا تھا"ہاہا.. دیکھو بھائیو... یہ لڑکیاں اپنی اصلی حالت میں واپس آرہی ہیں جیسے .. سنڈریلا بارہ بجتے ہی پھر سے ماسی بن جاتی ہے" حیدر نے ہنستے ہوئے زرنور اور مناہل پر چوٹ کی تھی. زرنور نے اپنے کھلے ہوئے بالوں کا اونچا سا جوڑا بنا لیا تھا لیکن لیئر میں کٹے بالوں کی لٹے جوڑے میں سے نکل کر اس کے چہرے پر آرہی تھی اور مناہل اپنی چوڑیاں اتار اتار کر ٹیبل پر رکھتی جارہی تھی جن کو ریاض ایک لائن میں لگا کر نئی نئی شکلے بنا رہا تھا جس کو بار بار تنبہ کرتی جارہی تھی "ریاض ایک چوڑی بھی نہیں ٹوٹنی چاہیے ان میں سے .. میں کہ رہی ہوں تمہیں" جبھی ویٹیر نے ایک کافی کا کپ لا کر احمد کے سامنے رکھا تھا" جہاں تک میرا خیال ہے تو اب حارث کا نمبر ہے...ہاں تو بھائی کب بلا رہا ہے اپنی منگنی میں ؟" اشعر نے شرارت سے پوچھا تھا" ہاہا.. میں کچے کام نہیں کرتا.. انشااللہ بہت جلد تم لوگ اپنے بھائی کی برات لے کر جاؤگے" حارث نے ہنستے ہوئے کہا تھا" او ہو بلے بھئی بلے.. مطلب تیاری شروع کر دینی چاہیے ؟" حیدر نے اس کو دیکھتے ہوئے کہا تھا" جو بھی ہو حارث.. تیری شادی کل ہو یا پرسوں لیکن یہ بات تو کنفرم ہے کے اپنی برات سے پہلے تو میری برات لے کر جاے گا" احمد نے کافی پیتے ہوئے کہا تھا" اوے یہ اچانک سے انقلاب کیسے آگیا؟؟ اتنے دنوں سے میں تیرے پیچھے پڑا ہوا تھا جب تو.. تو مانا نہیں اور اب ؟؟" حارث نے حیرت سے پوچھا تھا" بس بیٹھے بیٹھے ارادہ بن گیا" اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا" یار تم لوگوں کی بات شادی تک پہنچ گئی.. اور میری والی مان ہی نہیں رہی ہے" تیمور نے منہ پھلا کر کہا تھا" اوے تو فکر مت کر کل سے اس پر بھی کام شروع کریں گے" اشعر نے اس کو تسلی دی تھی" احمد بیٹا.. ذرا یہاں آیے" لائبہ کے والد نے احمد کو آواز دی تھی جوان لوگوں سے تھوڑی دور دوسری ٹیبل پر بیٹھے تھے" جی انکل آتا ہوں" احمد اپنا کافی کا کپ اٹھا کر ان کے پاس چلا گیا تھا جہاں وہ باقی سب کے پاس بیٹھے تھے" ایسے ارادے کوئی بیٹھے بٹھاۓ نہیں بنتے.. مجھے تو لگتا ہے اس کالے کپڑوں والی مایا چھایا نے ہی کوئی کالا جادو اس پر کیا ہے. جبھی تو اس کی ٹون ہی بدلی ہوئی ہے" ریاض نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے ساری چوڑیاں سمیٹ کر مناہل کو دی تھی حارث تو قہقہ لگا کر ہنس پڑا تھا جبکہ حیدر

نے ریاض کے شانے پر تھپکی دی تھی "لڑکے ...بات میں دم ہے تیری ..مناہل مجھے بھی دو اپنی چوڑیاں میں بھی کھیلونگا ..پھر میرا دماغ بھی کام کریگا " حیدر نے مصنوئی سنجیدگی سے کہا تھا جس سے سب ہی ہنس پڑے تھے جبھی ڈی جے نے گانا لگایا تھا

جو تیری خاطر تڑپے پہلے سے ہی

کیا اسے تڑپانا او ظالمہ...او ظالمہ

اس کو کون سے دورے پڑ رہے ہیں اب ؟؟ سارے فنکشن میں تو ناکام عاشقوں والے گانے سنا سنا کر کان پکا دیے اور اب اس کو ظالمہ یاد آ رہی ہے "حیدر نے منہ بگاڑ کر کہا تھا "اوے...او ڈی جے والے بھائی...بند کر دے یار گانے..اب تو جانے کا ٹائم ہو گیا "تیمور نے ہاتھ اٹھا کر اسے اپنی جانب متوجہ کر کے منع کیا تھا "ویسے حارث کیا سچ میں..احمد اور مایا کے بیچ کچھ کچھ ہے ؟؟ "ریاض نے حارث سے پوچھا تھا لیکن جواب اس کے بجائے احمد کی طرف سے آیا تھا اس نے ریاض کی بات سن لی تھی "میرے اور مایا کے بیچ میں کیا ؟؟ "اس نے کافی کا گھونٹ بھرتے ریاض کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا "ک کچھ نہیں میں تو ایسے ہی کہہ رہا تھا "اس نے گڑ بڑا کر کہا تھا "احمد ان کو شک ہو رہا ہے تجھ پر اور مایا پر "حارث نے ہنستے ہوئے کہا تھا وہ سر کو نفی میں ہلاتے ہنس دیا تھا "ایسا کچھ نہیں ہے یار "جبھی تیمور کھڑا ہو گیا "اٹھ جو یار تم لوگ بھی ایسے بیٹھے باتیں کرتے رہیں تو رات ایسے ہی گزر جائے گی "تیمور نے اپنی ریسٹ واچ دیکھتے ہوئے کہا تھا احمد نے کافی کا خالی کپ ٹیبل پر رکھا تھا اور جیب سے اپنا موبائل نکال لیا تھا وہ سب تو ایسے بیٹھے تھے جیسے جانے کا ارادہ ہی نہ ہو حیدر کی بلو واسکٹ گول مول ہوئی وی ٹیبل پر پڑی تھی تیمور اور حارث نے اپنی بلیک چادر گردن کے گرد لپیٹی ہی تھی اور ریاض نے اپنی چادر سلیقے سے سمیٹ کر چیئر پر رکھی ہوئی تھی تیمور کو دیکھ کر وہ لوگ بھی کھڑے ہو گئے تھے مجھے تو لگتا ہے کے اشعر کو اٹھا کر ہی لے جانا پڑیگا "حیدر نے اشعر کو دیکھتے ہوئے کہا تھا "میں اٹھ ہی رہا تھا ک "اشعر حیدر کو گھورتے اپنا فون اٹھا کر کھڑا ہو گیا تھا "چلو بچیوں...گھر جانے کا وقت ہو گیا "حیدر نے تالی بجا کر ان کو اپنی اپنی جانب متوجہ کیا تھا زرنور اور مناہل تو آرام سے پیر اوپر کر کے بیٹھی تھی "بیچاری لائبہ کا خیال کرو تم لوگ تھوڑا...خود تو تم دونوں آرام سے ساری چیزیں اتار کے بیٹھی ہو اور اس کو دیکھو جو دو چار کلو میک اپ..دس کلو جیولری اور بیس کلو کے ڈریس میں کتنی مشکل سے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تم دونوں کو برداشت کر رہی ہے" حیدر نے افسوس سے کہا تھا وہ دونوں اس کو گھورتی اپنی فراک سمبھال کر کھڑی ہو گئی تھیں اشعر کے گھر والے تو کب کے جا چکے تھے صرف اشعر ہی ان لوگوں کی وجہ سے رکا ہوا تھا احمد کی ریڈ سپورٹس کار ڈرائیور چھوڑ گیا تھا جو اس نے اشعر کے گھر پر کھڑی کی ہوئی تھی "ریاض تم مجھے بھی سکھا دو ہیوی بائیک چلانا" زرنور نے حسرت سے ریاض کو کہا تھا جو بائیک پر بیٹھتے ہوئے ہیلمٹ پہن رہا تھا احمد کی میسج ٹائپ کرتی انگلیاں تھمی تھی اس نے ایک ابرو اٹھا کر اس گلابی فراک پہنے باربی ڈول کو دیکھا تھا "ارے.. میری گڑیا بائیک کو چھوڑو. تمہیں تو میں جہاز اڑانا سکھاؤں گا جہاز" ریاض نے مسکراہٹ دباتے اس کو تسلی دی تھی "مذاق نہیں کرو ریاض" اس نے منہ بنایا تھا "ہاہا وہ کے نہیں کرتا مذاق" اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا "چلو نور.. میں ڈراپ کر دوں گا تمہیں" احمد نے اپنا فون جیب میں رکھتے ہوئے کہا تھا "کیوں؟؟ تم نے کیا خدمت خلق کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے؟؟" اس نے بظاہر نارمل انداز میں ہی پوچھا تھا لیکن اس کے لہجے کی تپش اور طنز کو وہ سمجھ گیا تھا جو یقیناً آمایا کو ڈراپ کرنے کی وجہ سے تھی احمد مسکرایا تھا "تمہاری گاڑی کا ٹائیر پنکچر ہے.. تو میں نے سوچا کے میں تم میرے ساتھ چل لینا لیکن اگر تم پیدل جانا چاہتی ہو تو... تمہاری مرضی".. اس نے کہتے ہوئے کندھے اچکائے تھے زرنور نے چونک کر اپنی گاڑی کو دیکھا تھا جس کا واقعی میں اگلا وہیل پنکچر تھا "اچھا ہوا ...اب تو میں اس بائیک پر ہی جاؤں گی" دوسرے ہی لمحے وہ جوش سے بولی تھی "نہیں ں ں.!!!" حیدر چیختا ہوا بائیک سے لپٹ گیا تھا "کیا ہو گیا ہے زرنور؟،، لڑکیاں ہیوی بائیک پر تھوڑی بیٹھتی ہیں" تیمور نے اس کو سمجھاتے ہوئے کہا تھا کیوں نہیں بیٹھ سکتی لڑکیاں ہیوی بائیک پر؟؟ دیکھنا میں یہ بائیک تمہیں چلا کر دکھاؤں گی بلکے تمہیں ریس میں بھی ہرا کر دکھاؤں" اس نے چیلنجنگ انداز میں کہا تھا "ہاہا نور بانو.. اچھا مذاق ہے" حیدر نے ہنستے ہوئے کہا تھا "مذاق نہیں کر رہی میں" اس نے حیدر کو گھورا تھا "میری دعا ہے زرنور... کے جس بندے کی تمہارے ساتھ قسمت پھوٹے گی آئی مین .شادی ہو گی... وہ ہیوی بائیک ریس کا چیمپئن ہو.. پھر تم صبح شام اس کے ساتھ ریس لگاتی رہنا" ریاض نے ہنستے ہوئے ایک ہیلمٹ تیمور کو پکڑایا تھا "ہاہا ویری فنی" اس نے منہ بگاڑا تھا اور حارث ہنستے ہوئے احمد کو دیکھ رہا تھا جو ایک ہاتھ سینے پر باندھے اور دوسرے ہاتھ کی مٹھی بنا کر ہونٹوں پر جمائے سر نیچے کئے مسکراہٹ دبانے کی کوشش کر رہا تھا ریاض نے بائیک سٹارٹ کر لی تھی اور اس کے پیچھے بیٹھتے تیمور نے حارث کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جو مناہل کے ساتھ سیلفی لے رہا تھا "اوے حارث... اس اشعر کو اپنے ساتھ ہی لے کر جانا... کہیں یہ تمہیں باتوں میں لگا دیکھ کر یہیں رک جائے.... چل

چل ریاض... جلدی نکل.. بھاگ بھاگ" اس نے ریاض کا کندھا جھنجھوڑ دیا تھا اس سے پہلے کے اشعر ان تک پہنچتا وہ دونوں قہقہے لگاتے وہاں سے نکل گئے تھے "اگر تیرا ایسا کوئی ارادہ بھی ہے نہ تو... تو بھول جا بیٹا... میری نظر ہے تجھ پر" حارث نے شرارت سے کہا تھا" یار تم لوگوں کی باری تو آنے دو.. دیکھنا گن گن کے بدلے لوں گا میں بھی" وہ ان کو دھمکاتے ایک نظر لائبہ کو دیکھ کر حارث کی گاڑی میں بیٹھ گیا تھا" نور... میرے ساتھ چل رہی یا پیدل ہی جانا پسند کرو گی؟؟" احمد نے گاڑی کے ہینڈل پر ہاتھ رکھتے زرنور سے کہا تھا جو لائبہ اور مناہل سے مل رہی تھی" مجھے کوئی شوق نہیں پیدل جانے کا "وہ کہتے ہوئے احمد کی کار کی طرف آئی تھی ا" اور میرا کوئی ارادہ بھی نہیں چھت پر بیٹھ کر جانے کا... براہ مہربانی.. لاک کھول دو اس کا" اس نے احمد کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جس نے لاک کھول دیا تھا وہ دروازہ کھول کر پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی تھی آگے حیدر اور احمد بیٹھے تھے اس کی گاڑی اور حارث کی گاڑی آگے پیچھے ہی نکلی تھی" احمد یار اس کی چھت تو کھول.. کیا فائدہ پھر سپورٹس کار کا؟" احمد نے گاڑی مین روڈ پر ڈال دی تھی ابھی ٹائم اتنا نہیں ہوا تھا لیکن پھر بھی سڑک پر ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھا اس نے سپیڈ تیز کر دی تھی" اگر میں نے اس کو کھول دیا نہ تو.. پھر تجھ سے انسانوں کی طرح نہیں بیٹھا جائے گا.. اس لئے تو اسے بند ہی رہنے دے" احمد نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا تھا" حیدر... پیچھے کرو.. پیچھے" زرنور اتنی زور سے چیخی تھی اس کو دیکھ میوزک پلیئر پر ریڈیو کے چینل سرچ کرتا حیدر بھی چیخ پڑا تھا ان دونوں کی چیخوں سے گاڑی بے قابو ہو گئی تھی احمد نے بامشکل گاڑی کو کنٹرول کرتے سائیڈ پر پارک کیا تھا" کیا ہو گیا ہے نور؟؟ کیوں اتنی زور سے چیخی تم؟" وہ دونوں پیچھے مڑے اس کو دیکھ رہے تھے جس کا گاڑی کو جھٹکا لگنے کی وجہ سے جوڑا کھل گیا تھا اور سارے بال شانے پر بکھرے تھے اور چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا" 103 لگاؤ جلدی" وہ جوش سے بولی تھی" ہیں؟؟" حیدر نے نہ سمجھی سے اسے دیکھا تھا" ارے ریڈیو پر 103 چینل لگاؤ حیدر جلدی" وہ زور دے کر بولی تھی حیدر نے ریڈیو پر اس کا مطلوبہ چینل لگا دیا تھا اور چینل لگتے ہی" آر جے آصف ملک ریاض" کی خوبصورت سی آواز پوری گاڑی میں گونجی تھی" سنڈے کی اس خوبصورت سی شام میں میرا اور آپ کا ساتھ رہیگا.. ٹھیک بارہ سے لے کر دو بجے تک. ان. دا پروگرام.. سونا منع ہے"... اور آج ہم کوئی ٹوپک نہیں رکھنے والے.. آج ہم صرف باتیں کریں گے.. کچھ آپ کی سنے گے.. کچھ اپنی سنائے گے لیکن اس سے پہلے ایک گانا ہو جائے... کیا خیال ہے؟؟ ایک سونگ میں لگاتا ہوں جو مجھے بے حد پسند ہے اور یقیناً آپ کو بھی پسند آئے گا... تو چلیں اس خوبصورت سے ٹریک کے بعد میں اپ سے یہیں ملوں گا... کہیں

مت جائے گا... ساتھ رہیے گا"اب عاطف اسلم کا کوئی گانا بج رہا تھا"وہ دونوں ہاتھوں کو باہم پھنسائے ان پر اپنی تھوڑی جمائے چمکتی انکھوں اور مسحور کن انداز میں آر جے کو سن رہی تھی "سیر ئسلی نور.. تم لئے اتنی زور سے چیخی تھی"احمد نے حیرت اور تاسف سے اس کو دیکھا تھا جس نے اثبات میں سر ہلایا تھا" حد ہے نور بانو.. اگر ابھی میرا ہارٹ فیل ہو جاتا تو ؟؟"حیدر نے اس کو گھورتے ہوئے کہا تھا"تو جان چھوٹ جاتی میری تم سے..اور سکون آجاتا میری زندگی میں"زرنور نے مزے سے کہا تھا جبھی ان کی گاڑی کے پاس سے دو بندر ہیوی بائیک پر سوار چیختے چنگھاڑتے سیٹیاں بجاتے گزرے تھے"کاش میں بھی یہ بائیک چلا سکتی"زرنور نے حسرت سے دور جاتے تیمور اور ریاض کو دیکھ کر کہا تھا"نور بانو.تم شاید بھول گئی ہو.. میں یاد دلا دوں کے.... تم ایک لڑکی ہو"حیدر نے مصنوئی سنجیدگی سے کہا تھا"تو لڑکیوں پر بائیک چلانے پر پابندی ہے کیا"اس نے تنک کر پوچھا تھا"ایسا ہی سمجھ لو"احمد مسکراہٹ دباتے سنجیدگی سے کہا تھا"اوہنہ..."وہ ان دونو کو گھورتی کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی تھی

- - -

ماہین بھابی.. حارث اٹھ گیا کیا؟ مناہل نے کچن میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا تھا"نہیں..ابھی تک سو رہا ہے وہ تو...آج کیا جلدی جانا ہے تم لوگوں نے؟"ماہین نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا" جلدی تو نہیں جانا. لیکن اس حارث کی وجہ سے مجھے اپنے ٹائم سے پہلے اٹھنا پڑتا ہے اور اب اس نواب صاحب کو اٹھانے میں اتنا ٹائم لگے گا.. یار کس پر چلا گیا اپ کا دیور؟ ایسے مدہوشوں کی طرح سوتا ہے جیسے اس سے زیادہ اور کوئی ضروری کام تو ہو ہی نہیں سکتا"وہ سخت عاجز ای ہوئی تھی حارث کی نیند سے"یہ زرنور پر گیا ہے"ماہین نے ہنستے ہوئے کہا تھا"ٹھیک کہہ رہی ہیں بھابی آپ..جب صرف آدھا گھنٹہ ہو گا نہ کلاس شروع ہونے میں تب کہیں جا کر تو اس محترمہ کی آنکھ کھلتی ہے"مناہل نے اپنا بیگ اور فائلز ڈائننگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا تھا"جاؤ تم اٹھا دو اسے جب تک میں ناشتہ تیار کر لیتی ہو پھر ساتھ ہی کریں گے""میرے لئے تو آج اپ فرنچ آملیٹ بنا دیں"اس نے فریج سے ٹھنڈے پانی کی بوتل نکال کر ٹیبل پر رکھی تھی"آج پھر تمہارا حارث سے لڑنے کا ارادہ ہے؟"ماہین نے ہنستے ہوئے احتیاط سے پراٹھا بیل کر توے پر ڈالا تھا"آج تو میں نے پکا ارادہ کر لیا ہے بھابی..آج میں اسے یہ آملیٹ کھلا کر ہی رہوں گی..یہ تو اتنا مزے کا بنتا ہے اسے نہ جانے کیوں اتنا نہ پسند ہے..اسکو تو بس سری پائے ..اور گردے پھیپھڑے کھلاتے رہو اسی میں خوش ہے وہ تو"مناہل نے منہ بناتے کیبنٹ میں سے جگ

نکال کر اس میں ٹھنڈا پانی ڈالا اور پھر فریج میں سے آئس کیوبس نکال کر وہ بھی اس میں ڈال دی تھی "یہ کیا کر رہی ہو مناہل؟" ماہین نے حیرت سے وکی سرگرمی کو دیکھا تھا "اپ کے دیور کو ہوش میں لانے کا نیا طریقہ ڈھونڈا ہے میں نے" مناہل نے ہنستے ہوئے کہا تھا "کس کو ہوش میں لانے کا؟" جبھی عمیر نک سک سے تیار اوور آل بازو پر ڈالے اور ہاتھ میں ایک بریف کیس اٹھائے کچن میں آیا تھا اس نے مناہل کی آخری بات سنی تھی "آپ کے بھائی کو.. ایک وہی تو ہے اس گھر میں جو رات کو سونے کے بجائے بیہوش ہو جاتا ہے اور عمیر بھائی میں یہ پورا جگ اس پر پھینکنے جا رہی ہوں اور جب وہ چیختا چلاتا میرے پیچھے آۓ گا نہ تو آپ کو مجھے بیک دینا پڑیگی" مناہل نے ٹیبل پر سے جگ اٹھاتے عمیر سے کہا تھا جو چیئر گھسیٹ کر بیٹھ چکا تھا "اس کی تم فکر مت کرو.. میں سمبھال لوں گا اسے تو.. تم جاؤ اپنا مشن پورا کرو" عمیر نے ہنستے ہوے کہا تھا "کیا ہو گیا ہے اپ دونوں کو؟ مناہل کوئی ضرورت نہیں ہے یہ کرنے کی.. وہ غصّہ کرے گا نہ پھر" ماہین نے ناشتہ کی ٹرے عمیر کے سامنے رکھتے ہوئے کہا تھا "ایسے کیسے غصّہ کرے گا.. میں بیٹھا ہوں نہ یہاں.. تم جاؤ مناہل" عمیر کے کہنے پر وہ پانی کا جگ اٹھا کر کچن سے نکلی تھی اور سیدھی اس کے کمرے پاس ای تھی دروازہ کے ہینڈل پر ہاتھ رکھ کر ہلکے سے کھول کر وہ اندر آئی تھی پورا کمرہ نیم اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا صرف نائٹ بلب جل رہا تھا کھڑکی پر پڑے دبیز پردے اور اے سی کی کولنگ نے کمرے کے ماحول کو خاصا خوابناک بنا دیا تھا "ایسے ماحول میں کس کا دل کرے گا اٹھنے کا؟؟" وہ خود سے مخاطب ہوتی بیڈ کے پاس آئی تھی سائیڈ ٹیبل لیمپ کو جلایا تھا کمرے کا حال دیکھ کر تو اس کا میٹر گھومنے لگا تھا سارا کمرہ حال سے بے حال ہو رہا تھا حارث کے رات والے کپڑے سوفے پڑے تھے اور اس کی چادر آدھی ٹیبل پر اور آدھی نیچے کارپیٹ پر پڑی تھی سوفے کے کشن سارے کمرے میں بکھرے تھے چاۓ کے دو چار خالی کپ سائیڈ ٹیبل پر پڑے تھے اس کے کل والے کولا پوری فوٹ ویر ایک شو ریک میں رکھا تھا اور دوسرا پتا نہیں کہاں تھا "اس کو بھی رکھنے کی کیا ضرورت تھی؟" اس نے دانت پیستے سوچا تھا اور سب سے برا حال تو ڈریسنگ ٹیبل کا تھا ہر چیز ہی بکھری ہوئی تھی "یا اللہ .. یہ کب انسان بنے گا؟" غصّے کو کنٹرول کرتے اس نے کھڑکی کے پردے ہٹائے تھے اور بیڈ کے نیچے سے جھانکتے ریموٹ کو اٹھا کر اس نے اے سی بند کیا تھا اور بیڈ کے پاس آئی تھی جہاں وہ سر تک بلینکٹ اوڑھے سو رہا تھا

"حارث... اٹھ جاؤ... آٹھ بج رہے ہیں.. اٹھ جاؤ حارث دیر ہو رہی ہے" وہ اس کو آوازیں دے رہی تھی تاکے وہ بعد میں یہ نہ کہے کے اٹھایا نہیں تھا "پاگل ہو گئی ہو مناہل؟؟.. میرے بھوت سے باتیں کر رہی ہو؟؟" مناہل اس کا بلینکٹ

کھینچنے کا سوچ ہی رہی تھی کے اس کی آواز پر چونکی تھی جو یقیناً اس کے پیچھے سے ہی آئی تھی اس نے فوراً پلٹ کر دیکھا جہاں حارث بلو جینز پر چیک شرٹ پہنے فریش سا کھڑا تھا اور حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا جو یقیناً مصنوئی تھی "حارث یہاں ہے تو پھر یہ ؟؟"اس نے بیڈ پر سے اس کا بلینکٹ کھنچا تھا جہاں تکیوں اور کشن کو سیدھ میں اس طرح سے رکھ کے بلنکٹ اڑھایا گیا تھا جیسے سچ موچ کوئی انسان لیٹا ہوا ہو

بہت سمارٹ بنتی ہو تم مانو بلی.. لیکن مجھ سے زیادہ نہیں ہو..مجھے پتا تھا کے تم یہ حرکت ضرور کرو گی "حارث نے ہنستے ہوئے اس کو چڑایا تھا" تمہیں کیسے پتا چلا؟" مناہل کا موڈ خراب ہو گیا تھا اپنا پلان فیل ہوتے دیکھ کر " تمہیں مجھ سے بہتر اور کون جان سکتا ہے ؟؟اور اب ہر دفعہ تو......آہ.. "حارث کی بات منہ میں ہی رہ گئی تھی کیوں کے آئس کیوبس تڑتڑ اس کے چہرے پر آ کر لگی تھی کیوں کے مناہل نے ٹھنڈے پانی کا پورا جگ اس پر پھینک دیا تھا جبھی وہ بوکھلا کر دو قدم پیچھے ہوا تھا" آئندہ مجھے مانو بلی مت بولنا..ورنہ جنگلی بلی بن کر دکھاونگی میں تمہیں "" مناہل کی بچی..تم "اس سے پہلے کے وہ اس تک پہنچتا وہ وہاں سے بھاگی تھی اور سیدھی کچن میں آئی تھی "عمیر بھائی....بچایئے مجھے "وہ چیختی ہوئی عمیر کے پیچھے چھپ گئی تھی جبھی حارث غصّے میں لال پیلا ہوتا وہاں آیا تھا" کہاں ہو تم؟ نکلو باہر..ایسے تو بڑی جنگلی بلی بنی گھومتی ہو.اب کیوں ڈر کر چھپ گئی ؟؟" حارث گیلی شرٹ اور چہرے کے ساتھ اس کو گھورتے ہوئے بول رہا تھا" حارث تم کیا رات کو ہی تیار ہو کر سو گئے تھے ؟" ماہین نے اسے حیرت سے دیکھتے پوچھا تھا جو یونی جانے کے لئے بلکل تیار لگ رہا تھا لیکن مناہل نے اس پر پانی پھینک کر ساری تیاری خراب کر دی تھی اس کی" کہاں بھابی...میں تو آج جلدی اٹھ گیا تھا .. تیار بھی ہو گیا تھا.تاکے مناہل خوش ہو جائے لیکن اسے دیکھیں. ٹھنڈے پانی کا جگ پھینک دیا اس نے مجھ پر" حارث نے مناہل کو کہتے تیز نظروسے مناہل کو گھورا تھا جو عمیر کے پیچھے سے اس کو منہ چڑا رہی تھی " تمہیں تو میں نہیں چھوڑوں گا آج.. باہر نکلو مناہل" وہ اس کو خشمگی نظروں سے گھورتے اس کی جانب بڑھا تھا تاکے اس کو عمیر کے پیچھے سے نکالے "عمیر بھائی....روکے اس کو" مناہل عمیر کا بازو پکڑ کر چیخی تھی ""رکو..حارث..پہلے میری بات سنو" عمیر بیچ میں آیا تھا" مجھے کچھ نہیں سننا بھائی..اپ بس نکالے اس کو باہر..آج یہ نہیں بچے گی مجھ سے..پوچھیں اس سے کے کیوں پھینکا اس نے مجھ پر پانی ؟؟میں جلدی اٹھ گیا تھا تیار بھی ہو گیا تھا پھر بھی ؟" وہ شدید ناراضگی سے بولا تھا "مناہل... بھئی کیوں پھینکا تم نے اس پر پانی ؟"عمیر نے اپنی مسکراہٹ دباتے اپنے پیچھے چھپی مناہل سے پوچھا تھا" آپ

ہی نے تو کہا تھا" وہ معصومیت سے بولی تھی "میں نے تو کہا تھا کے جب وہ سورہا ہو تب پھینکنا پانی" حارث حیرت سے منہ کھولے ان کی گوفتگو سن رہا تھا اس نے ماہین کی طرف دیکھا تھا جس نے نفی میں سر ہلایا تھا "نہیں بھئی.. میں ان کے ساتھ بلکل بھی شامل نہیں ہوں""" عمیر بھائی" وہ ناراضگی سے کہتا عمیر کی جانب پلٹا تھا "چلو مناہل.. جواب دو" اس نے مناہل سے کہا تھا "اچھا اچھا بتا رہی ہوں لیکن پہلے اس کو دور کرے""" جاؤ حارث اس کرسی کے پاس جا کر کھڑے ہو جاؤ "عمیر نے اشارہ کیا تھا" کیوں ؟...!!!!" اس نے دانت پیستے ہوئے پوچھا تھا "کیوں مناہل ؟؟" عمیر نے پھر مناہل سے پوچھا" سیفٹی کیلئے نہ" وہ جلدی سے بولی تھی حارث مٹھیاں بھینچتا چار قدم پیچھے ہو گیا تھا" بات یہ کے عمیر بھائی ... میں نے اتنی محنت سے ٹھنڈا پانی بنایا.. تاکے حارث سو رہا ہو تو میں اس پر پھینک دوں.. لیکن یہ تو جاگ رہا تھا.. اب اس نے میری محنت ضائع کر دی اس کو سزا تو ملنی چاہیے تھی نہ ؟؟ اس لئے میں نے پھینک دیا اس پر پانی... آپ بتائے کیا میں نے غلط کیا ؟؟" اس نے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑ دئے تھے " تمہیں تو میں دیکھ لوں گا" وہ اس کڑے تیوروں سے گھور رہا تھا" دیکھیں عمیر بھائی... دھمکی دے رہا ہے یہ مجھے " حارث اس کو دیکھتا کچن سے چلا گیا تھا تاکے شرٹ چینج کرے.. اس کے جاتے ہی عمیر نے اس کا بازو پکڑ کر اپنے پیچھے سے نکالا تھا" سدھر جاؤ لڑکی.. جب دیکھو میرے بھائی کے پیچھے پڑی رہتی ہو تم " عمیر نے اس کو مصنوئی گھورتے ہوئے کہا تھا" ہاہ.. اتنا بھی کوئی بچہ نہیں ہے اپ کا بھائی... ایک نمبر کا.....!!""" میں سب سن رہا ہوں مناہل" حارث شاید کسی کام سے رک گیا تھا جبھی وہ اس کی بات کاٹ کر چیخ کر بولا تھا" مناہل نے زبان دانتوں تلے دبالی تھی" ہاہا... میں تو کہہ رہی تھی کے کتنا معصوم اور شریف ہے حارث" وہ کھسیانی ہنسی ہستی جلدی سے چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گئی تھی" مجھے تو لگتا ہے ہارٹ اسپیشلسٹ کے بجائے پاگلوں کا ڈاکٹر ہونا چاہیے تھا مجھے کم از کم تم دونوں تو انسانوں کی طرح رہتے اس گھر میں " عمیر نے ریڈنگ گلاسیس لگا کر نیوز پیپر اٹھایا تھا مناہل کے فون کی مسیج ٹون بجی تھی اس موبائل اٹھا کر دیکھا تو حارث کا مسیج تھا" میری معصومیت اور شرافت کے علاوہ تم نے ابھی تک کچھ دیکھا ہی نہیں ہے.... مانو بلی" اس نے ایک ابرو اٹھا کر سکرین کو دیکھا تھا" اونہ.. بندر کہیں کا" دوسرے ہی لمحے اس نے سر جھٹک موبائل اوف کر دیا تھا اور ناشتہ کرنے لگی

اوے.. مبارک باد دو اپنے بھائی کو.. نوکری مل گئی مجھے " حارث. حیدر. تیمور اور اشعر گراؤنڈ میں سیڑھیوں پر بیٹھے تھے جبھی ریاض آکر جوش سے بولا" ابے.. تجھے کس پاگل نے نوکری دے دی ؟" تیمور حیرت سے بولا تھا" ایک نیوز

چینل کے پریڈیوسر نے آفر کی ہے"وہ مسکرایا تھا"نیوز چینل پر؟؟کام کیا ہے؟"اشعر نے پوچھا تھا"بھوت ڈھونڈنے کا "وہ ہنستے ہوئے بولا تھا"ہیں؟؟؟بھوت ڈھونڈنے کا؟؟"وہ سب نہ سمجھی سے اسے دیکھ رہے تھے"اوہو..تم لوگوں نے "وہ کیا ہے"تو دیکھا ہو گا نہ؟؟یہ بھی اسی طرح کا پروگرام ہے"کوئی تو ہے"یہ پہلے دو لڑکے وقاص اور رمیز کر رہے تھے پھر انہوں نے چھوڑ دیا.مجھے رمیز کے بھائی نے بتایا تھا میں نے اپلائے کیا تھا تو کل ہی کال آ گئی"ریاض خوشی سے بولا تھا"تم میں سے کوئی چلے گا؟؟"او..رضو..کوئی چلے نہ چلے..مجھے تو ضرور لے کر جانا یار مجھے بڑا شوق ہے بھوتوں سے باتیں کرنے کا"حیدر اشتیاق سے بولا تھا"ٹھیک ہے آج شام کو ہی جانا ہے..تو چل لینا میرے ساتھ..تم تینوں چلو گے؟"ریاض نے حیدر سے کہنے کے بعد ان تینوں سے بھی پوچھا تھا تیمور تو سامنے دیکھ رہا تھا جہاں انوشے اسی دن والی لڑکی کے ساتھ کھڑی کوئی بات کر رہی تھی اور وہ اتنی مہویت سے اسے دیکھ رہا تھا کے اس نے ریاض کی بات ہی نہیں سنی "مجھے تو کوئی شوق نہیں بھوت ڈھونڈنے کا""اور میرے پاس بھوتوں سے بات کرنے کے علاوہ اور بھی بہت سے ضروری کام ہیں"اشعر اور حارث دونوں ہی نے منع کر دیا تھا"اوئے واپس آ جا یار..چلی گئی وہ"حیدر نے تیمور کے سامنے ہاتھ ہلا کر کہا تھا تیمور نے چونک کر حیدر کو دیکھا اور پھر دوبارہ سامنے واقعی وہ وہاں سے جا چکی تھی"ہاں...ریاض کیا کہہ رہا تھا تو؟"تیمور نے گہری سانس لے کر ریاض سے پوچھا تھا"کچھ نہیں بھائی پہلے تو جا کر کسی بابا وابا سے دم درود کروا جھاڑ وپھر وا کر تو پہلے اپنا بھوت اتروا"ریاض نے حارث کے ہاتھ سے پیپسی پکڑتے ہنستے ہوئے کہا تھا"تو نے کیا ایگریمنٹ سائن بھی کر لیا"اشعر نے اس سے پوچھا تھا جو حیدر کے ساتھ ہی بیٹھ چکا تھا"نہیں ابھی تو ٹرائل پر رکھا ہے ..ایک دو پروگرامز تو ایسے ہی ہونگے اگر ٹھیک کر لئے تو پھر اگریمنٹ سائن ہو گا"اس نے پیپسی کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا تھا"یہ بھی ٹھیک ہے....تو کتنے لوگ جا سکتے ہیں؟؟""یار میں نے تو پوچھا تھا کے میرے دو چار دوست بھی ہیں ..ان کو بھی لے آؤں کیا؟تو کہا کے"ہاں ہاں سب کو لے آو..جس نے اچھا کیا اسی کو رکھ لینگے"ہاہا..بیٹا پھر تو کہیں اور ٹرائی کر کیوں کے یہ کام تو صرف حیدر ہی اچھے سے کر سکتا ہے"تیمور نے ہنستے ہوئے کہا تھا"کہ تو ٹھیک رہا ہے تو"وہ بھی ہنسا تھا"تو پھر ڈن ہے..تیمور اور حیدر تم دونوں چلو گے نہ؟؟"اس نے ان دونوں سے پوچھا تھا"ہاں ہمارا تو پکا ہے" دونوں ہی نے حامی بھر لی تھی جبھی حیدر کی نظر سامنے سے آتی زرنور اور مناہل پر پڑی تھی زرنور فائل سینے سے لگائے مناہل سے زور زور سے کوئی بات کر رہی تھی پیچھے اس کا بڑا سا دوپٹہ پوری یونی کی جھاڑو دیتا ہوا آ رہا تھا جب وہ دونوں ان

کے پاس آئی تو حیدر جلدی سے اٹھ کر زرنور کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا اور اس کے نیچے لٹکتے دوپٹے کو اٹھا کر پہلے جھاڑا اور پھر اسے زرنور کے ہاتھ میں دے دیا" پاکستان کی حفاظت ہمارا مقصد......اور ہمارا...... منشور ہے قائد اعظم سے وعدہ کیا تھا کے زندگی کی آخری سانس تک پاکستان کی حفاظت کریں گے...پاکستان زندہ باد" حیدر آنکھوں میں شرارت لئے ایک ہاتھ سینے پر رکھے سنجیدگی سے اس کو بولتا آخر میں نعرہ لگا کر سیلوٹ کرتا دوبارہ اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گیا تھا اور زرنور حیرت سے اپنے ہاتھ میں پکڑے دوپٹے کو دیکھ رہی تھی دوسرے ہی لمحے اس نے اپنے سر پر ہاتھ مارا تھا" یہ کیا کر دیا میں نے؟؟" اس نے ایک نظر اپنے کپڑوں کو دیکھا تھا گرین کلر کی ٹائٹس پر وائٹ کلر کی لونگ شرٹ پر گرین اور وائٹ کنٹراس کا بڑا سا دوپٹہ اور تھوڑی سی ہری کانچ کی چوڑیاں پہنے کھڑی تھی کانوں میں بھی سفید رنگ کے ٹاپس پہنے تھے جس میں ہرے رنگ کا نگ لگا ہوا تھا صرف ایک بیج کی کمی تھی ورنہ تو وہ پوری چودہ اگست کے فنکشن میں جانے کے لئے تیار لگ رہی تھی "زرنور تمہیں دیکھ کر تو.....نغمے پڑھنے کا دل کر رہا ہے" تیمور نے ہنستے ہوئے کہا تھا" یار آج کے دن کون سا پاکستان آزاد ہوا تھا؟" وہ سب اس کو دیکھ دیکھ کر ہنس رہے تھے" تم لوگوں سے کس نے کہا کے گرین اور وائٹ صرف چودہ اگست کو ہی پہنتے ہیں؟" وہ تپ گئی تھی ان لوگوں کی ہنسی سے "نور بانو. مسکراؤ یار تمہاری پکچر لے رہا ہوں میں...اور پھر اسے فیس بک پر پوسٹ کروں گا ہیش ٹیگ "محب وطن پاکستانی" ہیش ٹیگ "نومبر میں چودہ اگست" ہاہا" حیدر نے اپنا موبائل نکال کر اس کے سامنے کر دیا تھا" حیدر بند کرواسے" وہ چیخی تھی" تمہاری سمجھ میں نہیں آرہا حیدر؟؟" زرنور نے اپنی فائل چہرے کے سامنے کر لی تھی" دفع ہو جاؤ" وہ ان سب کو گھورتی پیر پٹختی وہاں سے چلی گئی تھی"""ارے زرنور رو کو یار""" انسان بن جاؤ تم لوگ" مناہل بھی ان کو گھورتی زرنور کے پیچھے گئی تھی

- - -

اوے...وہ دیکھ وہ رہی" تیمور اور ریاض لائبریری کے دروازے پر کھڑے اچک اچک کر انوشے کو دیکھنے کی کوشش" کر رہے تھے کیوں کے ریاض نے اسے اندر جاتے ہوئے دیکھا تھا وہ دونوں بھی اس کے پیچھے پیچھے چلے آئے تھے جبھی میز پر کتابیں پھیلائے رجسٹر پر جلدی جلدی کچھ لکھتی انوشے ریاض کو نظر آ گئی تھی جبھی اس نے تیمور سے کہا تھا" جا...جا اندر بات کر اس سے جا کے""" پاگل ہو گیا ہے کیا؟ گلہ دبا دے گی وہ میرا" تیمور بدکا تھا" تو پھر تو لینے کیا آیا ہے یہاں ؟جب بات ہی نہی کرنی تو" ریاض نے اس کو گھورا تھا" تو جا اندر...تو بات کر اس سے""" ابے گدھے...میں کیا بات

کروگا اس سے ؟تو خود جانہ """رضو...رضو..تو سمجھ نہیں رہا...وہ تجھے جانتی ہے..مجھے نہیں...اس لئے تیرا گلہ نہیں دبائے گی" تیمور نے اسے سمجھاتے ہوئے لائبریری کے اندر دھکیلا تھا وہ بے چارہ لڑکھڑاتا اس کو گھورتا انوشے کی ٹیبل کے پاس ایا تھا "کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں؟" وہ اس کے سامنے والی کرسی کو پکڑے کھڑا تھا انوشے نے سر اٹھا کر اسے دیکھا "مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو؟ اپنے گھر سے لے کر تھوڑی آئی ہوں میں" وہ لٹھ مار انداز میں کہتی پھر سے اپنا کام کرنے لگی تھی ''اس کا مطلب ہے کے ہاں بول رہی ہے'' ریاض خود سے کہتا کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا ''اوہ۔۔۔تو آپ بھی ناولز پڑھتی ہیں؟'' ریاض نے اس کے ہینڈ بیگ کے پاس رکھی جنت کے پتے اور آب حیات دیکھ کر اشتیاق سے کہا تھا انوشے نے صرف سر اٹھا کر ایک نظر اس کو دیکھا تھا اور پھر سے لکھنے میں مشغول ہو گئی تھی ریاض کی نظر اس کی فائل پر پڑی تھی جو ٹیبل پر کھلی پڑی تھی جس پر اس کا نام لکھا تھا ''اوہ تو۔۔۔انوشے عظیم نام ھے اس چشمش کا'' وہ دل ہی دل میں خوش ہو رہا تھا کے چلو کچھ تو پتا چلا ''آپ کو پتا ہے کے میری تین فیمیلز دوست ہیں ان کو بھی آپ کی طرح ناولز پڑھنے کا بے حد شوق ہے انفیکٹ وہ تو یے ناولز پڑھ بھی چکی ہیں اور۔۔۔۔۔۔۔'' ریاض اپنی ہی دھن میں کہے جا رہا تھا اور وہ اپنا سامان سمیٹ کر بیگ میں ڈالتی کھڑی بھی ہو گئی تھی ''ارے آپ جا رہی ہیں؟'' ریاض نے اسے اٹھتے دیکھ کر کہا تھا لیکن اس نے کوئی جواب نہی دیا بس ایک تیز نظر اس پر ڈال کر لائبریری سے باہر آ گئی تھی جہاں تیمور یہاں سے وہاں چکر کاٹ رہا تھا انوشے کو دیکھ کر وہ مسکرایا تھا لیکن وہ اس کو گھورتی وہاں سے چلی گئی تھی اس کے جانے کے بعد ریاض بھی باہر آ گیا ''اوے۔۔کیا بات ہوئی تیری؟'' تیمور نے بے صبری سے پوچھا تھا ''اب۔۔۔۔بہت نک چڑی اور پراوِڈی قسم کی ہے سیدھے منہ بات ہی نہیں کرتی۔۔۔خیر نام تو بہت پیارا ہے اس کا'' ریاض نے منہ بسور کر کہا تھا ''جلدی بتا پھر کیا نام ہے اس کا؟" بتا رہا ہوں نہ..صبر تو کر لے"۔۔۔بول نہ۔۔۔اب بک بھی دے'' تیمور نے تپ کر اسے دیکھا تھا'' ''بلقیس بانو'' اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا ''بلقیس بانو؟؟'' تیمور کو کچھ عجیب سا لگا تھا یہ نام

زرنور اپنی کلاس لے کر باہر نکل رہی تھی جبھی اس کا فون بجا اس نے بیگ میں سے نکال کر دیکھا جہاں ''ماما کالنگ'' کے الفاظ جگمگا رہے تھے ''ہیلو۔۔۔اسلام علیکم۔۔۔۔جی ماما خیریت؟۔۔۔آپ نے فون کیا'' وہ موبائل کو کان اور کندھے کے بیچ میں دبائے اپنی نوٹ بک بیگ میں رکھ رہی تھی ''وعلیکم اسلام۔۔۔ہاں خیریت مجھے بتانا تھا کہ۔۔۔۔وہ سمیر کا

فون آیا تھا۔۔وہ تم سے ملنے آرہا ہے" زارا بخاری نے رسان سے کہا تھا" کیا مطلب؟؟وہ یہاں آرہا ہے؟ ۔۔یونی؟" وہ چونکی تھی"ہاں" "کیا ہو گیا ہے ماما۔۔وہ یہاں کیسے آسکتا ہے؟پاگل تو نہیں ہے وہ؟۔۔اور آپ نے اسے منع کیوں نہیں کیا؟" وہ آہستہ آواز سے چیخی دیکھوں زرنور۔۔۔کوی الٹی سیدھی حرکت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔اور اگر تم نے مس بی ہیو کیا اس کے ساتھ تو اچھا نہیں ہو گا پھر" انھوں نے اسے تنبہ کی تھی"لیکن ماما میری بات تو۔۔۔ہیلو۔۔ہیلو۔۔۔ماما آپ سن رہیں ہیں؟ہیلو۔۔۔" اس نے اپنا فون دیکھا جو سوئچ اوف ہو چکا تھا"اس کی بیٹری بھی ابھی ختم ہونا تھی؟؟؟" اس نے غصہ سے موبائل کو بیگ کے اندر پٹخا تھا" میں کیا کروں اس سمیر امیر کا؟یہ بلا آخر پیچھا کیوں نہیں چھوڑتی میرا؟"اس کا پارہ ہائی ہونے لگا تھا جبھی اس کے ذہن میں جھماکا ہوا تھا۔۔حیدر۔۔۔ہاں ایک حیدر ہی ہے جو اس سے میری جان چھڑوا سکتا ہے"۔۔لیکن دوسرے ہی لمحہ اس کی مسکراہٹ سمٹی تھی"وہ بد تمیز تو مجھے دیکھتے ہی پھر سے نعرے لگانا شروع کر دیگا" اس نے کوفت سے اپنے ہرے سفید حلیہ کو دیکھا تھا"خیر کوئی نی ۔۔مشکل وقت میں گدھے کو ہی باپ بنانا پڑتا ہے" وہ خود کو تاویلیں دے کر پر سکون کرتی کینٹین کی جانب بڑھی تھی ۔۔جانتی تھی کہ وہ بھوکا وہیں ملے گا

منحوس آدمی....اگر میرے پیٹ میں نہیں جانا تھا تو بول دیتا..ایسے ڈوب کے مرنے کی کیا ضرورت تھی؟"حیدر" کینٹین میں بیٹھا چائے میں بسکٹ ڈوبا ڈوبا کر کھا رہا تھا لیکن وہ اپنے موبائل پر آئے فنی میسج کو پڑھنے میں اتنا مشغول ہو گیا تھا کے نتیجاً اس کا چائے میں ڈپ کیا ہوا بسکٹ اس میں ہی غوطہ زن ہو کر غائب ہو چکا تھا اس کا دل خراب ہو گیا تھا کپ کو سائیڈ پر رکھے اب وہ صرف بسکٹ کھا رہا تھا جبھی ایمن اس کے پاس آئی تھی"حیدر تم نے شاہ ویز کو کہیں دیکھا؟میں اتنی دیر سے اسے ڈھونڈ رہی ہوں..نہ جانے کہاں چلا گیا"وہ پریشانی سے بولی تھی"شاہ ویز کو؟....ہاں میں نے دیکھا تو تھا اسے....کہاں دیکھا تھا؟کہاں دیکھا تھا؟ہاں...میں نے اسے بائیولیب کی بیک سائیڈ پر حریم کے ساتھ جاتے دیکھا تھا"وہ جیسے سوچ سوچ کر بولا تھا اور حریم کا نام سن کر ایمن کے چہرے پر غصہ صاف دکھائی دے رہا تھا"شاہ ویز...یہ تم نے اچھا نہیں کیا"وہ دانت پیستی وہاں سے چلی گئی تھی اور لائبریری میں بکس اشو کرواتے شاہ ویز کے فرشتوں کو بھی خبر نہیں تھی کے حیدر نے کس آندھی طوفان کو اس کے پاس بھیجا ہے"حیدر...بات سنو میری"زرنور اس کے پاس آکر

اپنا بیگ اور فائل ٹیبل پر پٹخنے کے سے انداز میں رکھ کر خود بھی کرسی پر گر سی گئی تھی "ارے... پاکستانی فلیگ.. تمہیں کیا ہوا؟" حیدر نے حیرت سے اسے دیکھا تھا "مدد چاہیے تمہاری".. "تمہیں میری مدد چاہیے؟؟ مذاق نہ کرو نور بانو.." اس نے بسکٹ کا پیکٹ اس کے سامنے کیا تھا "میں مذاق نہیں کر رہی حیدر.. مجھے سچ میں تمہاری مدد چاہیے" زر نور نے اس کا بڑھایا ہوا ہاتھ سائیڈ پر کیا تھا "اچھا چلو بتاؤ کیا مسلہ ہے؟" "ایک لڑکا ہے.... سمیر.. تھوڑی دیر میں وہ یہاں آنے والا ہے.. مجھ سے ملنے.. مما چاہتی ہیں کے میں اس سے شادی کروں.. لیکن مجھے وہ پسند نہیں...اب تم کچھ ایسا کرو کے وہ خود ہی مجھ سے شادی سے منع کر دے" زر نور نے تفصیل سے اسے بتایا تھا جو بسکٹ کھاتا سنجیدگی سے سن رہا تھا "ایک مخلصانہ مشورہ دوں.. میں تمہیں؟؟" وہ پوچھ رہا تھا "کیا؟؟" زر نور نے نہ سمجھی سے اسے دیکھا تھا "تمہاری مما ٹھیک کہ رہیں ہیں.. شادی کر و اس کے ساتھ اور سسرال جاؤ... خود بھی سکون سے رہو.. اور ہمیں بھی رہنے دو" وہ اب بھی سنجیدگی سے بولا تھا "بہت شکریہ.. لیکن مجھے ضرورت نہیں تمہارے کسی مشورے کی.. جو میں کہ رہی ہوں صرف وہ ہی کرو" "مجھے کیا ملیگا؟؟" "جو تم بولو گے" "ٹھیک ہے... مجھے آواری میں ڈنر چاہیے" اس نے اپنی شرط رکھی تھی" اوکے ڈن" اس نے بھی حامی بھر لی تھی "لیکن میری ایک اور شرط بھی ہے" اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تھا "وہ کیا؟؟" "تمہیں پہلے کچھ کہنا پڑے گا" ز" کیا کہنا پڑے گا؟" "یہی کے... حیدر تم بہت اچھے ہو... دنیا کے سب سے پیارے انسان تم ہو... اور مجھے بے حد اچھے لگتے ہو... یہ کہو پہلے" "دماغ تو نہیں خراب ہو گیا تمہارا؟؟" وہ پہلے چونکی تھی پھر زور سے چیخی تھی بھئی پہلے تم یہ کہو گی.. پھر ہی میں تمہارا کام کروں گا.. ورنہ نہیں" وہ سنجیدگی سے بول رہا تھا لیکن آنکھوں میں ناچتی شرارت صاف نظر آ رہی تھی "حیدر... یہ دو شرطیں ہو گئی ہیں..." وہ تپ کر بولی تھی "اچھا چلو.. آواری میں ڈنر کینسل... تم صرف یہ بول دو" "اوکے... حیدر تم.... !!" "ایک منٹ... ایک منٹ.... ہاں اب بولو" حیدر نے اپنے فون میں ویڈیو کیمرہ آن کر کے اس کے سامنے کر دیا تھا زر نور نے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر بہ مشکل اپنے غصے کو کنٹرول کیا تھا دل کر رہا تھا کے یونی کی چھت سے چار پانچ دفع دھکّا دے دے کیوں کے ایک دفع میں تو کچھ ہو گا نہیں اس کا "حیدر تم بہت اچھے ہو.. دنیا... کے.. سب... سے.. پیارے انسان ہو تم... اور مجھے.... بے حد اچھے.... لگتے ہو" وہ دانت پیستے ہوئے چبا چبا کر بولی تھی "ویری گڈ... بس مسکرائی نہیں تم... ایسا لگ رہا تھا کے ... جیسے میں نے زبردستی بلوایا ہے تم سے" اس نے ویڈیو سیف کرتے ہوئے کہا تھا اور زر نور.. کھا جانے والی نظروں

سے اس کو گھورتی صرف اس انتظار میں تھی کے.. کب اس سمیر نامی بلا سے اس کی جان چھوٹے.. اور پھر وہ اس حیدر کی جان اپنے ہاتھوں سے لے

----- ------ ------

حارث.. تم یہاں ہو.. اور میں ساری یونی میں تمہیں ڈھونڈ رہی تھی" مناہل بولتی ہوئی کلاس میں آئی تھی جہاں حارث اکیلا بیٹھا نوٹس بنا رہا تھا" کیوں ڈھونڈ رہی تھی تم مجھے؟؟"اس نے جھکے سر کے ساتھ ہی جواب دیا تھا" مناہل نے اس کی نوٹ بک پر ایک ڈیری ملک چاکلیٹ اور ایک چھوٹا سا کاغذ رکھا تھا جس پر مار کر سے "آئم سوری" لکھا تھا" یہ کس لئے ؟؟"اس نے سر اٹھا کر مناہل کو دیکھا تھا جو اس کے سامنے ہی کھڑی تھی" وہ..... میں نے صبح پانی... پھینکا تھا نہ... تم پر "وہ شرمندہ سی بولی تھی حارث نے اس کو دیکھنے کے بعد.. چاکلیٹ اور پیپر سائیڈ پر کیا اور پھر سے اپنا کام کرنے لگا "حارث.. میں سوری کر رہی ہو نہ تم سے "اس نے اپنا ہاتھ بھی اس کی نوٹ بوک پر رکھ دیا تھا" تنگ نہیں کرو مناہل ...کام کرنے دو مجھے "اس نے تھوڑی سختی سے کہا تھا" پہلے میرا سوری ایکسپٹ کرو""اچھی زبردستی ہے" حارث نے اس کو گھورتے ہوئے کیلکولیٹر اٹھایا تھا" جب تک تم مجھے معاف نہیں کرو گے.. میں تب تک میں یہیں کھڑی رہوں گی" "کھڑی رہو.. میری بلا سے مجھے کیا؟"اب وہ نمبر پریس کر رہا تھا مناہل نے اس کے ہاتھ سے کیلکولیٹر جھپٹ لیا تھا" کیا مسلہ ہے تمہارے ساتھ مناہل؟ کام کیوں نہیں کرنے دے رہی تم مجھے؟ جب چاہا بدتمیزی کر لی.. جب چاہا آ کر سوری بول دیا.. دوسرے کی فیلنگز کا کوئی خیال ہی نہی ہے تمہیں" حارث غصہ سے بولا تھا" میں معافی مانگ تو رہی ہو تم سے" مناہل نے پہلی دفع اسے اتنے تیز لہجے میں بات کرتے دیکھا تھا" ضرورت نہیں ہے... مجھے تمہاری معافی کی... بہتر ہو گا کے چلی جاؤ یہاں سے "وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی حارث نے اسے کبھی مذاق میں بھی نہیں ڈانٹا تھا اور کہاں آج اتنے غصے میں نظر آ رہا تھا" تم ڈانٹ رہے ہو مجھے؟؟"اس کی آنکھو سے ٹپ ٹپ آنسوں گرنے لگے تھے" ہاں میں ڈانٹ رہا ہوں تمہیں... اور تم اسی قابل ہو کے تمہیں ڈانٹا جائے" وہ سرد نظرو سے اس کو دیکھ رہا تھا آنسوں اس کے چہرے پر تواتر سے بہہ رہے تھے" حارث تم....!!"وہ آنسوں بھری آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی" غلطی بھی خود کرتی ہو اور پھر رونا بھی شروع کر دیتی ہو" وہ ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھا پین کو انگلی اور انگوٹھے کے درمیان گھماتے ناراضگی سے بول رہا تھا" سچ میں حارث.... میں نے صرف مذاق کیا تھا" وہ الٹے ہاتھ کی پشت سے اپنا بھیگا ہوا گال صاف

کرتے ہوئے بولی تھی لیکن آنسوں تھے کے بہے جارہے تھے "اگر ٹھنڈے پانی کا جگ تم نے صرف مذاق میں پھینکا تھا تو ...غصے میں کیا سمندر میں پھینک دوگی مجھے ؟؟" حارث حیران تھا اسے یقین نہیں تھا کے صرف اتنے سے روڈلی بے ہیو کرنے پر وہ رونے لگ جائے گی وہ بے چین ہو گیا تھا اس کی آنکھوں میں آنسوں دیکھ کر "آئندہ نہیں کروں گی" مناہل کی آنکھیں اور ناک بے حد سرخ ہو چکی تھی "سوری بولو پہلے.....کان پکڑ کر" وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا تھا "آئم سوری حارث...ویری سوری...آیندہ کبھی بھی تم سے بدتمیزی نہیں کروں گی" اس نے جلدی سے اپنے کان پکڑ لئے تھے وہ کان پکڑے کھڑی بھیگے چہرے کے ساتھ بولتی اتنی معصوم لگ رہی تھی کے حارث کو افسوس ہونے لگا تھا کے اس نے کیوں رلا دیا اسے وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے پاس آکر کھڑا ہو گیا تھا..اور جیب سے رومال نکال کر اس کے آنسو صاف کرنے لگا تھا "چپ ہو جاؤ.یار.....بہت بری لگتی ہو تم روتے ہوئے" وہ نچلا لب دانتوں تلے دباتے ہوئے بولا تھا وہ رونا بھول کر حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی "ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟؟ سچ کہہ رہا ہوں..بہت بری لگ رہی ہو ...ناک دیکھو ذرا..کیسے جوکر کی طرح لال ہو رہی ہے"" تم نے رلایا تھا مجھے" وہ اس کا ہاتھ جھٹک کر پھر سے رونا شروع ہو چکی تھی "مناہل...قسم سے یار میں نے صرف مذاق کیا تھا..مجھے کیا پتا تھا کے تم سیریس ہی ہو جاؤ گی""" وہ صرف مذاق تھا؟؟" وہ چونک کر اسے دیکھ رہی تھی "اور نہیں تو کیا....میں تم پر غصہ کر سکتا ہوں کیا؟؟؟" وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا "تم پاگل ہو گیا؟؟" وہ بے یقینی سے اس کو دیکھتی دوسرے ہی لمحے اس کے سینے پر اپنے نازک ہاتھوں کے مکے برسانا شروع ہو چکی تھی "میری جان نکل رہی تھی حارث...اور تم کہہ رہے ہو کے وہ سب مذاق تھا؟؟"...بہت برے ہو تم حارث بہت زیادہ....میں کبھی بھی بات نہیں کروں گی تم سے....سب سے شکایات کرونگی تمہاری...تم نے رلایا تھا مجھے...غصہ بھی کیا تھا مجھ پر "سب سے زیادہ دکھ تو اسے اپنے بے وقوف بن جانے پر تھا "ارے...ارے ..مناہل میری بات تو سنو.." وہ خود کو بچا نہی رہا تھا اس سے..آرام سے اس کی مار کھا رہا تھا "مجھے کوئی بات نہیں سننی تمہاری...اور اگلی دفع صرف پانی نہیں پھینکو گی میں تم پر بلکے.... تیزاب پھینکو گی.." ہاہا... جنگلی بلی" وہ ہنسا تھا "تم نے پھر جنگلی بلی کہا مجھے ؟؟" اس نے ایک زوردار پنچ حارث کے کندھے پر مارا تھا اور پھر اپنا سر بھی اس کے کندھے پر رکھ دیا تھا "دیکھنا تمہیں تو میں چھت پر سے دھکا دوگی" وہ سر سر کرتی بولی تھی حارث جو کا تو کھڑا رہ گیا تھا اسے یقین نہیں آرہا تھا کے مناہل اور وہ بھی اس کے اتنے قریب ؟؟ اگر یہ کوئی خواب تھا تو..وہ دعا کر رہا تھا کے یہ خواب کبھی ختم نہ ہو..وہ

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ساری زندگی ایسے ہی اس کا سر اپنے کندھے پر رکھے کھڑا رہے وہ خود کو بہت بے بس محسوس کر رہا تھا اس وقت.. خود پر کنٹرول کرتے وہ اس کا سر نرمی سے سہلانے لگا تھا جبھی کلاس میں داخل ہوتے تیمور کی نظران دونوں پر پڑی تھی وہ ٹھٹھک کر وہیں رک گیا تھا" اہم.. اہم... لو برڈز.. تم دونوں غلط جگہ پر غلط سین کریٹ کر رہے ہو... اور اگر بھول گئے ہو تو میں یاد دلا دوں کے. یہ... یونی ورسٹی ہے.. اور یہاں اچھے بچے پڑھنے کے لئے آتے ہیں.... چلو شاباش.... ہوش میں آؤ" تیمور نے کہتے ہوئے تالی بجا کر ان کو اپنی جانب متوجہ کیا تھا وہ دونوں ہی چونکے تھے مناہل جھٹکے سے اس سے الگ ہوئی تھی "بکواس نہیں کرو تیمور" مناہل نے اس کو گھورتے ہوئے رومال سے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تھا جو حارث کا ہی تھا" لو بھئی... اب اگر سچ بولو تو... وہ بھی لوگوں کو بکواس لگتی ہے اگر کوئی بھی انسان تم دونوں کو اس پوزیشن میں دیکھے گا تو یہی سوچے گا نہ کے.. تمہارے بیچ..... کچھ کچھ ہے" تیمور شرارت سے بولا تھا" حارث... تم کچھ کہہ کیوں نہیں رہے اسے ؟؟ کب سے فضول بولے جا رہا ہے" مناہل حارث کی جانب پلٹی تھی جس نے جلدی سے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی" تم چھوڑو اسے مناہل... پاگل ہے یہ تو"" چہ... چہ... افسوس ہوا حارث.. تو اتنی جلدی بدل جائے گا.. مجھے نہیں پتا تھا.. یاد کر حارث.. یاد کر..... کبھی تو مجھے اپنا پھیپھڑا کہا کرتا تھا.. اور آج تو.. تو نے میرا دل ہی توڑ دیا" وہ غمگین لہجے میں بولا تھا" ہاہ.... تھوڑی سی تنہائی کیا مل جائے لوگوں کو.... ہوش ہو کھو بیٹھتے ہیں اپنے" اس نے رومال سے اپنی آنکھیں رگڑتی مناہل کو دیکھ کر شرارت سے کہا تھا" تمہارے ہوش تو میں ابھی ٹھکانے لگاتی ہوں..." وہ اس کو غصے سے گھورتی ڈیسک پر پڑی حارث کی موٹی سی کتاب اٹھا کر اس کو مارنے کو لپکی تھی" حد ہے یار... لوگوں سے سچ بھی ہضم نہیں ہوتا" تیمور اسے اپنی جانب آتا دیکھ کر ہنستے ہوئے کہہ کر وہاں سے باہر کی جانب بھاگا تھا اور عین اسی وقت اشعر اور ریاض کلاس میں داخل ہو رہے تھے ریاض تو بوکھلا گیا تھا تیمور کو اپنی جانب آتا دیکھ.. وہ تو جلدی سے سائیڈ پر ہو گیا تھا لیکن اس کے پیچھے آتے اشعر کو نہیں پتا تھا کے کیا طوفان اس سے ٹکرانے والا ہے تیزائی میں آتا تیمور اشعر سے بری طرح سے ٹکرایا تھا اور تصادم اتنا زبردست تھا کے وہ دونوں ہی کلاس کے باہر جا کر گرے تھے اشعر بیچارہ نیچے فرش پر لیٹا تھا اور اس کے اوپر تیمور تھا" اللہ... اللہ.. توڑ دی میری کمر... اندھے تجھے کیا یہ ہی جگہ ملی تھی ریس لگانے کے لئے ؟" اشعر کراہتے ہوئے بولا تھا" ہٹ جا موٹے.. کیا جان نکالے گا میری ؟؟" اشعر چیختے ہوئے بولا تھا کیوں کے وہ اٹھ ہی نہیں رہا تھا" یہاں کیا ہو رہا ہے بھئی ؟؟؟" زرنور حیرت سے نیچے لیٹے تیمور اور اشعر کو دیکھ کر بولی تھی" دوستانہ

تھری کی شوٹنگ "ریاض ہنستے ہوئے بولا تھا تیمور اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے کھڑا ہو گیا تھا "بیٹا حارث... تجھے اللہ پوچھے گا.. ایسی خطرناک بھابی تو نے دی ہے توبہ. قتل کرنے کا اتنا شوق ہے اسے کے اپنے ہونے والے دیور کا بھی خیال نہیں اسے... تو بچ کر رہنا.. کہیں ایسا نہ ہو کے سوتے ہوئے تیری ہی گردن اڑا دے "اس نے حارث سے کہنے کے بعد مناہل کو دیکھا تھا جو خونخوار نظروں سے اسے ہی گھور رہی تھی "اب تم ہی بتاؤ زر نور.. میں نے تو صرف یہ کہا تھا کے .لو گو کو تھوڑی سی تنہائی کیا.....!!!!""" تیمور تم نہیں بچو گے مجھ سے "مناہل اس کی بات کاٹ کر چیخی تھی "او کے او کے.. مناہل میں اس خبر کو لیک نہیں کروں گا.. قسم سے صرف ان لوگوں کو بتاؤ گا" تیمور کاریڈور میں کھڑے ان سب کی طرف انگلی سے اشارہ کرتا وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا تھا "کیا چکر ہے بھئی ؟؟؟"وہ سب مشکوک انداز میں ان دونوں کو گھور رہے تھے "شک مت کرو یار... اس کو بس غلط فہمی ہو گئی ہے.. اور کچھ نہیں "حارث نے سر کھو جاتے ہوئے کہا تھا" بات تو کچھ اور ہی لگ رہی ہے بیٹا.. خیر وقت آنے پر پتا چل ہی جائے گا "ریاض نے معنی خیزی سے کہا تھا جبھی اس کا فون بجا تھا اس نے جیب سے نکال کر دیکھا تو حیدر کا تھا اس نے یس کر کے کان سے لگا لیا تھا "ہیلو.. ہاں بول کیا ہوا؟... اچھا ٹھیک ہے.. زر نور حیدر بات کرے گا تم سے "اس نے اپنا فون اس کو دے دیا تھا "کیا ہوا حیدر ؟؟""" یار نور بانو.... یہاں ایک ٹو پیس میں ملبوس براؤن بالوں والا مجنوں دیکھا گیا ہے.. جو زر نور... زر نور کرتا پوری یونی کے چکر کاٹ رہا ہے.. کہیں یہ وہی بد نصیب اور پھوٹی قسمت والا شخص تو نہیں جو تم سے ملنے آنے والا تھا؟""" کہاں ہو تم اس وقت ؟؟"اس اپنی ریسٹ واچ دیکھتے ہوئے پوچھا تھا "وقت کا تو بڑا پابند ہے یہ "تمہارے ہی ڈیپارٹمنٹ کے باہر اس پر نظر رکھے کھڑا ہوں """ ٹھیک ہے.. آ رہی ہوں میں "اس نے فون بند کر کے ریاض کو دیا تھا

---- ----- ----- -----

بات سنو بھائی... "حیدر نے اپنے سامنے سے گزرتے سمیر کو آواز دے کر روکا تھا "جس نے رک کر اپنے گلاسیس اتار کر اس نوجوان کو دیکھا تھا جو جینز پر بلیک کلر کھوپڑیوں کی شکل بنی ہی ٹی شرٹ پہنے بہت سنجیدہ سا نظر آتا تھا "میں نے آپ کو پانچویں دفع یہاں سے گزرتے ہوئے دیکھا ہے.. کچھ کھو گیا ہے کیا؟؟ "حیدر سنجیدگی سے بولا تھا "ویل کچھ کھویا تو نہیں ہے میرا.. لیکن میں یہاں کسی سے ملنے آیا تھا.. کافی دیر سے ڈھونڈ رہا ہوں لیکن وہ مجھے مل نہیں رہی... شاید آپ جانتے ہو.. زر نور بخاری نام ہے ان کا.. جرنلزم کے ڈیپارٹمنٹ میں ہوتی ہیں وہ """ ارے وہ ہی جو.. ماسٹرز کے لاسٹ

ائیر میں ہیں؟""جی وہی""اس کا تو میں کلاس فیلو ہوں" حیدر ہلکا سا مسکرایا تھا" تو کیا آپ بتا سکتے ہیں کے وہ اس وقت مجھے کہاں ملے گی؟""یہ تو میں نہیں جانتا.. کیوں کے یہ فری پیریڈ ہوتا ہے..اور نور بانو.. فری پیریڈ میں اپنی کتابیں سر پر رکھ کر پوری یونی کا ایک چکر لگاتی ہے" وہ اسی انداز میں بولا تھا" ایکسکیوز می...."اس نے نہ سمجھی سے کہا تھا" آپ کیا ان کے فرینڈ ہیں؟؟" حیدر نے پوچھا تھا" فرینڈ تو نہیں.. لیکن میں ان کا ہونے والا فیانسی ہوں" وہ مسکرایا تھا" مائی گاڈ ... تم اس کے ہونے والے فیانسی ہو..اور اس نر تمہیں ابھی تک اپنا رئیل نام ہی نہیں بتایا" حیدر حیرت سے بولا تھا" کیا مطلب؟.اس کا نام تو زر نور ہے نہ؟""اصلی نام تو اس کا نور بانو ہی ہے.. لیکن وہ خود کو زر نور کہلوانا زیادہ پسند کرتی ہے" "میری اور ان کی اتنی فرینڈ شپ نہیں ہے...شاید اس لئے نہ بتایا ہو" اس نے وجہ پیش کی تھی" کیا آپ تو اس کے کلاس فیلو ہو نہ.. تو کیا اس کے بارے میں مجھے کچھ بتا سکتے ہیں.. آئی مین اس کی نیچر وغیرہ کے بارے میں""نیچر کا کیا پوچھتے ہو یار...ابھی دو دن پہلے کی بات ہے..وہ سیڑھیاں دکھ رہی ہیں؟؟""ہاں دکھ رہی ہیں تو؟؟""تو یہ کے اس نے وہاں ... سے ایک لڑکے کو صرف اس بات پر دھکا دے دیا کے اس نے نوٹس مانگے تھے نور بانو سے

اس نے نوٹس مانگے تھے نور بانو سے اور وہ لڑکا ابھی تک ہوسپٹل میں ایڈمیٹ ہے.. ویسے تو وہ کافی سویٹ نیچر کی ہے اب اس نے فضول میں تو اس کو دھکا نہیں دیا تھا نہ؟؟ اس لڑکے کی ہی غلطی تھی جو اس نے نوٹس مانگے" سمیر کو کافی عجیب لگ رہا تھا کے صرف نوٹس مانگنے پر سیڑھیوں سے نیچے پھینک دیا" اور تو اور.. تمہیں پتا ہے کے.. جب اسے کلاس میں لیکچر سمجھ نہیں آتا تو وہ کیا کرتی ہے؟" سمیر نے نفی میں گردن ہلائی تھی"" وہ اپنی سیٹ پر کھڑی ہو کر پروفیسر کو دیکھ کر زور زور سے قہقہہ لگانا شروع کر دیتی ہے اور ایک دفع تو اس نے حد ہی کر دی کینٹین میں جا کر اس نے جو توڑ پھوڑ مچائی الاماں..پوری یونی جمع ہو گئی تھی وہ بھی صرف اس بات پر کے اسائیمنٹ کمپلیٹ نہ ہونے پر پروفیسر نے اسے ڈانٹ دیا تھا ..اب تم ہی بتاؤ یار.. کیا اس نے یہ ٹھیک کیا؟ اگر پروفیسر پر غصہ تھا تو جا کر ان کا سر پھاڑتی..بے چارے کینٹین والے بابا کا کیا قصور تھا جو ان کا نقصان کیا" سمیر کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کے وہ اس کی باتوں پر یقین کرے یا نہ کرے.. لیکن وہ اتنا سنجیدہ نظر آتا تھا کے مذاق کی کوئی گنجائش ہی نہیں تھی" اور تمہیں ایک راز کی بات بتاؤ؟ حیدر اس کی جانب جھک کر بولا تھا" کیا؟؟"" تمہیں پتا ہے کے....اس پر حاضری آتی ہے""ک کیا مطلب؟؟" اس نے چونک کر حیدر کو دیکھا تھا" اس پر دو جناتوں کا بھی قبضہ ہے" حیدر اپنے لہجے کو پراسرار بنا کر بولا تھا" جج جنات؟؟؟...!!! کیا کہ رہے ہو؟" اس کی

آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی "ہاہ...اس گھر والوں نے تم سے یہ بات بھی چھپائی؟؟؟؟"...وہ حیران ہوا تھا "خیر میں کس لئے ہوں؟؟میں سب بتاتا ہوں تمہیں... تمہیں پتا ہے کے وہ رات کو دو بجے کیا کرتی ہے؟؟"کک کیا کرتی ہے؟" سمیر کو ہلکا سا خوف ہونے لگا تھا "وہ رات کو دو بجے کے بعد اپنے بال کھول کر بجھی ہوئی موم بتی لے کر پورے گھر میں گھومتی رہتی ہے "بجھی ہوئی موم بتی کیوں؟"وہ حیرت سے بولا تھا "یہ تو میں بھی نہیں جانتا.. لیکن جبھی تو وہ دیواروں سے ٹکراتی پھرتی ہے چار دفع تو وہ سیڑھیوں سے بھی گر چکی ہے.. لیکن....پھر بھی کچھ نہیں ہوتا اس کو...پھر سے اٹھ گھومنا شروع کر دیتی ہے اور مین گیٹ پر سے کھود کر روڈ پر نکل جاتی ہے "وہ باہر جا کر کیا کرتی ہے؟"اس کو یقین نہیں آ رہا تھا "بلیاں پکڑتی ہے"" وہاٹ؟؟بلیاں؟؟یو مین کیٹس؟؟لیکن وہ ان کو پکڑ کر کیا کرتی ہے؟؟"حیرت سے اس آنکھیں پھٹنے کو تھی "گلا دبا کر مار دیتی ہے "حیدر سرد آواز میں بولا تھا"" ایک ہفتے میں دو بلیوں کو تو وہ ضرور قتل کرتی ہے"" وہ پاگل تو نہیں ہے؟؟"وہ چیخا تھا"" اے.. تم میری دوست کو پاگل تو مت بولو...اس کے ساتھ بس تھوڑا سا مسئلا ہے...ڈاکٹر نے کہا ہے کے اگر اس کے شادی ہو جائے تو تھرٹی پرسنٹ چانس ہے کے وہ نارمل ہو جائے"" صرف تھرٹی پرسنٹ؟؟؟اور باقی کا کیا؟"وہ سرسراتی آواز میں بولا تھا "باقی کے سیونٹی پرسنٹ چانس ہے کے وہ اپنے شوہر کو بھی اسی طرح قتل کر دے جس طرح سے بلیوں کو کرتی ہے "وہ گہری سانس لے کر بولا تھا"آ..آپ...آپ شاید مذاق کر رہے ہیں مجھ سے...ہے نہ؟؟"وہ اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر ڈری ہی مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا "کیا میں ہنس رہا ہوں؟؟کیا میرے چہرے پر مسکراہٹ نظر آ رہی ہے تمہیں؟؟"حیدر سختی سے دانت پر دانت جما کر اپنے قھقوں کا گلہ دبا کر بولا تھا.. ضبط سے اس کا چہرہ سرخ ہونے لگا تھا"آ... نہیں تو.. لیکن آپ نے کہا تھا کے اس پر جنات بھی ہے. تو ان کا کیا؟؟"" ان کا کیا...کچھ بھی نہیں..وہ بھی تمہارے ساتھ ہی رہے گے..."" میرے ساتھ کیوں؟؟"وہ بدکا تھا" بھئی..ابھی تو وہ نور بانو کے ساتھ رہتے ہیں لیکن جب اس کی شادی ہو جائے گی تو وہ تمہارے ساتھ رہے گی.. تو پھر ظاہر ہے کے اس کے جنات بھی تمہارے ساتھ ہی رہے گے نہ؟؟".... لیکن ایک بات کے تو ہنڈریڈ پرسنٹ چانس ہے..وہ یہ کے...اگر اس کے جناتوں کو تم پسند نہ اے تو...وہ تم کو مار کر اپنی دنیا میں لے جائے گے"" وہاٹ؟؟؟"وہ چیخا تھا "خیر اب میں چلتا ہوں.. اگر تمہیں میری باتیں جھوٹی لگے تو... تم بے شک اس کے پیرینٹس سے پوچھ کر کنفرم کر سکتے ہو"" بات سنو"ابھی حیدر کو کچھ کہنے ہی لگا تھا کے اس کے کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا تھا وہ ڈر کر اچھلا تھا "کّک کیا ہوا

؟؟"اس نے مڑ کر مقابل کو دیکھا تھا جس نے ہاتھوں میں بہت ساری کتابیں اٹھا رکھی تھی وہ عجیب سی نظروں سے سمیر کو دیکھ رہا تھا"تم پاگل ہو؟؟"تیمور نے سمیر کو گھورتے ہوئے کہا تھا"وہاٹ ڈو یو مین۔۔ مسٹر؟؟""اگر پاگل نہیں ہو تو پھر یہاں اکیلے کھڑے کس سے باتیں کیے جارہے ہو؟؟"تیمور مشکوک انداز میں اس کو دیکھ رہا تھا""اکیلے کہاں... میں تو ان کے ساتھ بات کر رہا تھا"اس نے ہاتھ سے اپنے پیچھے اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا"پیچھے کوئی نہیں ہے"تیمور نے ٹھنڈے انداز میں کہا تھا اس نے حیرت سے تیمور کو دیکھا تھا اور پھر پلٹ ک دوبارہ حیدر کو دیکھا تو وہ چونک گیا تھا جہاں واقعی میں کوئی نہیں تھا"یہ... یہ کہاں گیا؟؟ابھی تو یہیں تھا وہ بلیک ٹی شرٹ والا"وہ حیرت سے بولا تھا"یہاں کوئی بھی نہیں تھا... میں اتنی دیر سے تم کو دیکھ رہا تھا... تم اکیلے ہی بات کر رہے تھے... جاؤ گھر جا کر آرام کرو"تیمور اس کو بولتا آگے چلا گیا تھا"اے... میری بات سنو.. وہ سچ میں یہاں تھا.. میں پاگل تھوڑی ہوں.. جو اکیلے بات کروں گا"وہ اس کو آواز دے کر بولا تھا لیکن تیمور جب تک آگے جا چکا تھا اور وہ حیرت سے گردن گھما گھما کر پورے کوریڈور میں اس بلیک ٹی شرٹ والے کو ڈھونڈ رہا تھا وہاں کوئی کلاس یا کوئی دروازہ نہیں تھا جہاں وہ جا سکتا تھا... پھر اتنی سی دیر میں وہ کہاں غائب ہو گیا تھا لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کے اس سے تھوڑے سے فاصلے پر ٹی شرٹ پر جیکٹ پہنے ریلینگ پر جھکے حیدر نے نیچے گراؤنڈ میں کھڑی زرنور کو میشن کمپلیٹ ہونے کا اشارہ کیا تھا سمیر کو اب حقیقتاً خوف ہونے لگا تھا

---- ---- ---- ----

اسلام علیکم... کیسے ہو سمیر؟؟"وہ جو دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا کسی گہری سوچ میں گم تھا زرنور کی آواز پر چونکا تھا"میں .. ٹھیک ہوں"وہ غور سے اس کو دیکھ رہا تھا"میں تمہیں کال کر رہا تھا... لیکن... تم نے ریسیو ہی نہیں کی""ہاں وہ بیٹری ختم ہو گئی تھی.....اے. بات سنو تم"زرنور نے سمیر کو کہنے کب وجاہت کو آواز دے کر روکا تھا جو ببل کھا کر اس کا ریپر زرنور کے پیروں کے پاس پھینک کر آگے چلا گیا تھا"جی"وہ رک کر اس کو دیکھنے لگا تھا"اگر تم کو اس پوری یونی میں ڈسٹ بن نظر نہیں آتا تو...اس کچرے کو اٹھاؤ اور اپنے بیگ میں دفع کرو.... شرم نہیں آتی؟...پڑھنے کی جگہ کو تم گندہ کر رہے ہو؟...اٹھاؤ اس ریپر کو...اٹھاؤ"وہ اس کو گھورتی چیخ چیخ کر بول رہی اور ساتھ ہی اس نے یہ کیا کے اپنے ہاتھ میں پکڑی دو موٹی کتابیں وجاہت کے سر پر ماری تھی وہ بیچارہ بوکھلا کر جلدی سے ریپر کو اٹھا کر اپنی مٹھی میں دباتا وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا تھا"ہاہ...نان سینس...ذرا تمیز نہیں ان لوگوں کو"وہ بھونچکا رہ گیا تھا اس کی حرکت پر اب تو اس کو کوئی

شک باقی نہ رہا تھا زرنور کے پاگل ہونے میں "چلو کینٹین چلتے ہیں..وہی بات کریں گے "وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی "آ ..نہیں اب میں چلتا ہوں ایک ضروری کام یاد آ گیا ہے پھر بات ہوگی """لیکن تم ابھی تو آئے تھے "وہ حیرت سے بولی تھی "ہاں..میں دوبارہ آؤں گا..ابھی چلتا ہوں...گڈ بائے """اوکے ایزیو وش "اس نے کندھے اچکا دیے تھے وہ وہ گاگلز " آنکھوں پر لگاتا وہاں سے چلا گیا تھا "یاہو..!!"اس کے جاتے ہی زرنور نے ایک زوردار نعرہ لگایا تھا

--- --- --- --- ---

ہاں بول کیا ہوا؟؟"وہ چاروا بھی کلاس لے کر نکلے تھے جبھی اشعر کا فون بجا تھا اس نے نمبر دیکھا تو تیمور کا تھا "یار ایک " مسئلا ہو گیا ہے "تیمور کی ڈری ہوئی آواز آئی تھی اشعر نے سپیکر آن کر دیا تھا "کیسا مسئلا؟؟""وہ نہ...ڈیٹیل میں بتانے کا ٹائم نہیں ہے..میں جا رہا تھا تو...سامنے ایک بائیک والا اور ایک کار والا..دونوں لڑ رہے تھے..بات اتنی بڑی نہیں تھی..میں نے سوچا کے صلح کروا دیتا ہوں..تو میں چلا گیا ان کے پاس..اور ان سے بات کی..وہ دونوں سن ہی نہیں رہے تھے..بس لڑے جا رہے تھے..جب میں چیخ کر بولا تو...اس بائیک والے نے ایک میرے بھی جڑ دیا تو..مجھے بھی غصّہ آ گیا..میں نے بھی پھر اس کار والے کے ساتھ مل کر بائیک والے کو بہت مارا ا بہت مارا...لیکن اب مسئلہ یہ ہے کے ...وہ کار والا تو بھاگ گیا..اور اس بائیک والے نے مجھے پکڑ لیا اور فون کر کے اپنے بھائی لوگوں کو بلا لیا..اب یہ سب مجھے مار کر میرا سر چوک پر لٹکانے کی تیاری کر رہے ہیں....بچا لو..مجھے ورنہ یہ لوگ مجھے سچ میں مار دیں گے...ان کے پاس چھریاں..چاقو..اور نہ جانے کون کون سے ہتھیار ہیں "وہ کافی خوفزدہ لگ رہا تھا ڈر سے اس کی آواز بھی ٹھیک سے نہیں نکل رہی تھی "ابے تجھے بولا کس نے تھا.پرائے پھڈو میں ٹانگ اڑانے کو؟بیچارے بیٹا تو وہیں..یہی ہونا چاہیے تیرے ساتھ "اشعر غصّے سے بولا تھا "تیری ہڈیوں میں سکون نہیں ہے کیا؟..جب دیکھو کسی سے پٹ پٹا کر آ جاتا ہے..بعد میں تو ہمیں بھی گھسیٹ لیتا ہے..مفت میں پھر ہمیں بھی مار کھانی پڑتی ہے "حارث بھی غصے سے بولا تھا "یار آج تو مدد کر دو ..قسم سے...اپنی قسم کھاتا ہوں..آئندہ کسی سے بھی نہیں لڑوں گا..پکا وعدہ"""اوے..تیمور..تو چھوڑ ان کو...کس نے مارا ہے تجھے؟نام بتا نام ہاتھ کاٹ کر پھینک دوں گا "حیدر نے جلدی سے اپنی آستین چڑھائی تھی "تو نام کا کیا اچار ڈالے گا حیدر؟...یہاں آ کر میری مدد کر...تم لوگ سمجھ کیوں نہیں رہے ہو؟؟....یہ سب کھا جائیں گیں مجھے "تیمور

ذچ ہو گیا تھا" اچھا بتا کدھر ہے تو؟""بولٹن کے پاس""اوے...تو بولٹن میں کیا لینے گیا تھا؟؟"ریاض حیرت سے بولا تھا" یہ لوگ مجھے اٹھا کر لے آئے یہاں پر""چل ٹھیک ہے ہم آرہے ہیں

---- ---- ---- ----

ریاض نے گاڑی تھوڑی دور ہی روک لی تھی اب وہ لوگ پیدل ہی اس طرف بڑھے تھے جہاں پانچ چھ آدمی تیمور کو گھیر کر کھڑے تھے اور..اللہ معاف کرے وہ کوئی آدمی تھے؟نہ جانے کون سی قسم تھی آدمیوں کی؟..سارے کے سارے تین چار سو کلو کے لمبے چوڑے مسٹنڈے سے تھے اور قد میں تو وہ ان سے بھی ڈبل تھے ہاتھوں میں چھریاں چاقو ..ڈنڈے..اور نہ جانے کیا کیا اٹھا رکھا تھا ریاض تو ان کو دیکھ کر ہی الٹے قدموں واپس بھاگا تھا اور جبھی تیمور کی نظر پڑ گئی تھی اشعر پر "اوے..اشعر میں یہاں ہو..ادھر...اس موٹے کر پیچھے..میری مدد کر یار" وہ چیخ کر بولا تھا وہ سب اپنی لال انگارہ آنکھوں سے اشعر کو گھورنے لگے تھے وہ تو ڈر کر دو قدم پیچھے ہٹا تھا" کک کون اشعر؟؟بھائی میرا نام اشعر نہیں ہے..اور میں تو اس کو جانتا بھی نہیں ہوں....معذرت آپ کو ڈسٹرب کیا...اپ جاری رکھیں اپنا کام" اشعر کہتے ہوئے جلدی سے ریاض کے پیچھے بھاگا تھا" حارث...تو تو کچھ کر یار....تو میرا پکا دوست ہے....بچا لے مجھے ان جنوں سے" تیمور کی حالت خراب ہونے لگی تھی اب وہ سب حارث کو گھورنے لگے تھے "اوے..تم جانتے ہو اس کو؟؟"ان میں سے ایک لمبے بالوں والا اپنی کرخت آواز میں بولا تھا" نن..نہیں بھائی...کیسی باتیں کر رہے ہیں؟؟میں تو یہاں سے گزر رہا تھا..تو سوچا کے آپ کی خیریت دریافت کر لوں..کیسے ہیں آپ؟...ٹھیک ہے؟....اچھا میں چلتا ہوں ...امی انتظار کر رہی ہوں گی....اللہ حافظ" حارث تو کہہ کر وہاں سے ایسا بھاگا کے پلٹ کر دوبارہ نہیں دیکھا" کمینو ....دکھا دی نہ تم نے اپنی اوقات؟؟،،،، کیا اسی لئے مجھے بھائی بولتے تھے؟ہائے...مجھے ان دیووں کے پاس مرنے کے لیے چھوڑ گئے...اس حیدر سے تو مجھے کوئی امید ہی نہیں...اے اللہ..تو ہی میری مدد کر" وہ دونوں ہاتھ اٹھائے آسمان کو دیکھ رہا تھا"اے..لڑکے...تو کس کے ساتھ ہے؟ان تینوں کے ساتھ؟..یا اس کے ساتھ؟"ان میں سے ایک حیدر کو دیکھ کر بولا تھا جس نے جینز پر جیکٹ پہن رکھی تھی اور ہاتھوں میں بہت سارے بینڈز چڑھائے..ایک ڈنڈا اپنے پیچھے چھپائے کھڑا تھا" میں......اس لڑکے کے ساتھ ہوں" وہ اطمینان سے بولا تھا جہاں وہ پانچوں چونکے تھے وہیں تیمور نے بھی جھٹ سے آنکھیں کھول کر اس کو دیکھا تھا" میرے کو تو لگا تھا کے..تو بھی ان تینوں کی طرح بھاگ جائے گا

...لیکن تیرے پاس تو جگرا ہے رے....." لمبے بالوں والا اپنے پیلے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے بولا تھا "میرے دوست کو جانے دو...اس کی کوئی غلطی نہیں ہے """ارے کیسے کوئی غلطی نہیں؟؟...ہمارے بھائی کو مار مار کر گال سوجا دیے اس نے "موٹی توند والا چیخ کر بولا تھا" حیدر نے اپنی چیٹخنی انگلی کان میں ڈال کر صاف کیا تھا" بہرہ نہیں ہوں میں ..آہستہ بولو...اور تمہارے اس بھائی نے فالتو میں میرے دوست کو مارا تھا" وہ بے خوفی سے بول رہا تھا" تو یہ کون سا معصوم ہے..اس نے بھی تو پلٹ کر مارا تھا نہ؟" ایک چمک کر بولا تھا" تو کیا فضول میں مار کھاتا رہتا؟؟" حیدر نے اس کو گھورا تھا" خیر...ہم اس کو نہیں چھوڑ سکتے "ایک سنجیدگی سے بولا تھا" کیا کرو گے تم لوگ اس کے ساتھ؟؟" حیدر بھی اسی سنجیدگی سے بولا تھا" ہم اس کا سر کاٹ کر چوک پر لٹکائے گے...اور باقی جسم کے کباب بنائے گے" تیمور سن کھڑا رہ گیا تھا" یااللہ..بچالے مجھے...ورنہ یہ موٹے کباب بنالیں گے میرے "وہ بلند آواز سے دعا کرنے لگا تھا" دیکھو میری بات سنو... غلطی کسی بھی ہو..اس بات کو یہیں ختم کرتے ہیں..اس کو.....!!!!""" کیسے کرلے ختم.؟؟ہیں ....کیسے کرلے؟؟؟" پہلا والا پھر سے چیخ کر بولا تھا" تجھے کہا ہے نہ کے آہستہ بول... سمجھ میں نہیں آتی تیرے؟؟" حیدر اس کی جانب مڑ کر غصے سے بولا تھا" اوے..یہ غصہ کس کو دکھا رہا ہے؟ نیچے کر آنکھیں...نیچے کر" وہ پھر سے چیخ کر بولا تھا اور حیدر کی سمجھ نہیں آرہا تھا کے کیا کرے اس نے اپنے پیچھے چھپائے ڈنڈے کو سامنے کیا تھا" سالے...اب تو چیخ کر دکھا... سر پھاڑ دوں گا میں تیرا...اب چیخا تو...خاموش کھڑا رہ...انگلی رکھ منہ پر" حیدر اس کو غصّے سے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا وہ سب اتنے لمبے تھے کے حیدر کو اپنی گردن اٹھا کر بولنا پڑ رہا تھا پھر وہ لمبے بالوں والے کی طرف مڑا تھا "لیڈر کون ہے تمہارا؟" حیدر نے سنجیدگی سے اس سے پوچھا تھا جس پر وہ زور زور سے ہنسنے لگ گیا تھا جس کو دیکھ کر وہاں اس کے ساتھی بھی زور زور سے ہنسنے لگے تھے """اوے...یہ ہی ہے ہمارا..لیڈر... جس کو تو سر پھاڑنے کی دھمکی دے رہا ہے..ہاہاہا..." حیدر جہاں کا تہاں کھڑا رہ گیا تھا""" حیدر کے بچے...بنا بنایا کام خراب کردیا تو نے....اب میرے ساتھ تیرا سر بھی اس چوک پر لٹکے گا" تیمور اس کو گھورتے ہوئے بولا تھا حیدر دوبارہ اس موٹی توند والے کی جانب گھوما تھا "آئم سوری یار... معاف کرنا...وہ نہ میرے کان میں کچھ مسئلا ہے..جب کوئی اونچا بولتا ہے تو میرا کان درد کرنے لگتا ہے...اس لئے مجھے تھوڑا سا غصہ آگیا... لیکنمیں کہ رہا تھا کے...... بات کو یہی پر ختم کرتے ہیں آئندہ اگر اس نے دوبارہ تمہارے بھائی پر ہاتھ اٹھایا..یا کسی کے بھی ساتھ یہ حرکت کی تو...میں خود اس کو تمہارے پاس چھوڑ کر جاؤ گا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

..پھر تم بھلے سے اس کے تکے. کباب...جو دل کرے بنالینا... لیکن ابھی جانے دو اس کو" حیدر کو خود پر حیرت ہو رہی تھی کے وہ اتنی بے خوفی سے کیسے بول رہا ہے موٹی توند والا اس کو پر سوچ نظروں سے دیکھ رہا تھا""" ایسے کیسے جانے دے؟ آج تو ہم اس کے کباب بنائے گے" لمبے بالوں والا چٹخارے لیتے ہوئے بولا تھا تیمور کو دیکھ دیکھ کر اس کے منہ میں پانی آ رہا تھا اور اس بیچارے کا دل بند ہوا جا رہا تھا جبھی ان کے لیڈر نے ہاتھ اٹھا کر روک دیا تھا" ٹھیک ہے...آج پہلی اور آخری بار اس کو جانے دے رہے ہیں... لیکن اگلی بار اس نے یہ حرکت کی تو اس کے ساتھ تمہارا بھی پھر قورمہ بنے گا ... سمجھ گئے نہ؟؟" اب وہ قدرے آہستہ آواز میں بولا تھا" یہ کیا بول رہے ہو باس؟؟" سب سے چھوٹے قد والے کو پسند نہیں آیا تھا اپنے باس کا فیصلہ" چپ کرو تم...اور گاڑی میں بیٹھو..." باس نے اس کو جھڑک دیا تھا اور پھر وہ حیدر کے پاس آیا تھا اور اپنی جیب میں سے ایک کالے رنگ کا چھوٹا سا کارڈ نکال کر اس کے سامنے کیا تھا" میں تم کو اپنی گینگ میں شامل کرنا چاہتا ہوں.. کیوں کے تمہارے اندر.. گنڈوں والے جراثم ہیں.. خیر اگر تمہارا ارادہ ہو تو مجھ کو فون کرنا یہ میرا کارڈ رکھ لو.." حیدر نے اپنی ابرو اٹھا کر پہلے اس کارڈ کو دیکھا پھر باس کو" معاف کرنہ یار... لیکن اتنا عظیم کام کرنے کا.. میں خود کو اہل نہیں سمجھتا""" چلو جیسے تمہاری مرضی...یہ کارڈ رکھ لو...جب بھی ضرورت پڑے..بس مس کال مار دینا جگو بھائی کو" حیدر نے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس کے ہاتھ سے کارڈ پکڑ لیا تھا پھر وہ سب اپنے ہتھیار سمیٹ کر جیپ میں بیٹھ کر وہاں سے چلے گئے تھے تیمور کو یقین نہیں آ رہا تھا کے وہ بچ گیا ہے..وہ جلدی سے جا کر حیدر کے گلے لگ گیا تھا" حیدر... میرے دوست ...میرے بھائی... تو میری جان ہے...ان تینوں کو تو اللہ پوچھے گا... لیکن تو نے میری جان بچا کر بڑا احسان کیا مجھ پر..سچ میں. تو ہیرو ہے میرا ہیرو.." تیمور اس کو بھینچے کھڑا تھا" ابے سالے.. تو بھائی ہے میرا ...وہ موٹے تجھے مار کر تکا پارٹی کرتے..اور میں یہاں سکون سے بیٹھا رہتا؟ ایسا تو نہیں ہو سکتا نہ؟" وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا اور یہ بات تو صرف حیدر ہی جانتا تھا کے....اس کا ارادہ بھی ان تینوں کی طرح بھاگنے کا تھا... لیکن اس نے تیمور کی بات سن لی تھی جب وہ دعایں مانگ رہا تھا اب بات عزت پر آ گئی تھی..وہ کیسے خود کو ڈرپوک کہلوا لیتا؟؟"

--- --- --- ---

بجو...آپ کا فون کب سے بے چارہ اکیلے پڑا بجے جا رہا ہے..." وہ کچن میں کھڑی چائے بنا رہی تھی جبھی بازل اس کا فون لے کر آیا تھا زر نور نے برنر اوف کر کے اس کے ہاتھ سے موبائل لے کر نمبر دیکھا تھا..کوئی انجان انٹرنیشنل نمبر تھا

"یہ پاکستان سے باہر سے کون فون کر رہا ہے مجھے؟"اس نے حیران ہوتے ہوئے یس کر کے فون کان سے لگا لیا تھا"ہیلو ہیلو........

ہیلو کون ہے؟........آواز آرہی ہے تمہیں میری؟؟......ہیلو""ارمان....بات کر رہا ہوں"وہ فون بند.. . کرنے لگی تھی جبھی ایک مردانا آواز اس کے کان سے ٹکرائی تھی"کون ارمان؟؟،...اور کس سے بات کرنی ہے؟"وہ حیرت سے بولی تھی"میں ارمان خانزادہ ہوں...اور مجھے تم سے بات کرنی ہے...زرنور ہو نہ تم؟""میں تو زرنور ہی ہوں..لیکن میں آپ کو نہیں جانتی....شاید رانگ کال ہے مسٹر""میرا نہیں خیال"وہ مسکرایا تھا"کس...لئے فون کیا ہے؟؟""بتایا تو ہے کے تم سے بات کرنی ہے""لیکن میں تو تم کو نہیں جانتی نہ""تمہارے پیرنٹس مجھے....اچھی طرح سے جانتے ہیں""کیا کہا؟؟مما پاپا جانتے ہے تمہیں؟"اس نے حیرت سے کہا تھا وہ سوچ رہی تھی کے ایسا کون سا رشتہ دار ہے ان کا جو پاکستان سے باہر رہتا ہو"تم مجھے نہی جانتی تو..اس کا مطلب تو یہ ہے کے تمہارے مما پاپا نے تمہیں میرے بارے میں کچھ بھی نہی بتایا""دیکھو...تم سیدھی بات کرو نہ..میں کچھ نہیں جانتی..تم بتاؤ کون ہو تم..کہاں رہتے ہو؟..اور کیا رشتہ ہے ہمارا اور تمہارا؟؟"زرنور کو تجسس ہو رہا تھا کے یہ کون سا نیا رشتہ دار ہیں ان کا..جس کو وہ نہیں جانتی...اس کا ننھیال اور ددھیال اتنا بڑا نہی تھا صرف گنتی کے دو چار ہی رشتے دار تھے یا پھر عباد بخاری کے دوست تھے اس کا نام تو زرنور نے پہلی دفع ہی سنا تھا"ویل میں کون ہوں...یہ تو میں بتا چکا ہوں..اور رہا سوال یہ کے ..میرا کیا رشتہ ہے تم سے...یہ میں کل بتا دوں گا..خیر چاہو تو اپنے پیرنٹس سے پوچھ سکتی ہو..چلو اب میں رکھتا ہوں ...آج تو میں نے ایسے ہی فون کر لیا تھا..لیکن اگلی دفعہ تفصیل سے بات ہو گی اور....معذرت تمہیں ڈسٹرب کیا..."

"اچھا بات تو سنو....!"وہ جلدی سے بولی تھی"ہاں سناؤ..."اس نے کال نہیں کاٹی تھی"وہ پھول...وہ ریڈ روزیز کا بوکے...کیا تم ہی بھیجتے تھے؟؟"وہ ہنسا تھا اس کی آواز کی طرح اس کی ہنسی بھی مسحور کن تھی"اگر تمہیں لگتا ہے کے ..وہ پھول میں نے بھیجے ہیں تو...تمہارا خیال ٹھیک ہے...وہ میں نے ہی بھیجے تھے...زارا خالہ اور عباد انکل کو سلام کہہ دینا میری طرف سے...دوبارہ فون کروں گا میں...اللہ حافظ"اس نے فون کاٹ دیا تھا"اور زرنور موبائل ہاتھ میں پکڑے حیران سی کھڑی تھی"کون ہے یہ آخر...جس کو میں نہیں جانتی"جبھی اس کے فون کی میسج ٹون بجی تھی..اس نے دیکھا تو سمیر کا میسج تھا"یہ کیوں میسج کر رہا ہے اب؟"اس نے کھول کر دیکھا تھا"اسلام و علیکم..کیسی ہیں آپ زرنور

؟۔۔اگر آپ مجھ میں انٹرسٹڈ نہیں تھی تو مجھ سے بات کر کے کلئیر کر سکتی تھی۔۔وہ سب کرنے کی ضرورت نہیں تھی اور میں کوئی اتنا تنگ نظر نہیں ہوں جو آپ کے انکار کو آنا کا مسئلا بنا لیتا۔۔۔خیر آپ پریشان نہ ہو۔۔۔میری مدر آپ کے پیرنٹس سے معذرت کر لیں گی اس رشتے سے۔۔۔لیکن مجھے اپ کے انکار کرنے کا طریقہ بے حد پسند آیا۔۔میری دعا ہے کے جس خوش نصیب کو آپ پسند کرتی ہیں۔۔۔وہیں آپ کا نصیب بنے۔۔۔آمین"" یہ تو بہت سمجھدار ہے۔۔اور میں فضول میں اس سے ڈر رہی تھی۔۔۔"وہ مسکرا دی تھی۔۔۔۔چلو ایک ٹینشن تو ختم ہوئی ۔۔"

---- --- --- ---

اب تو کوئی شکایات نہیں ہے نہ مجھ سے؟

اوے۔۔تیمور۔۔چل ٹھیک کر لے اپنا منہ۔۔اتنی دفع تو تجھے سوری بول دیا۔۔۔اب کیا ناک رگڑ کر معافی مانگو؟؟"تیمور" نے ایک غصیلی نظر حارث پر ڈالی تھی اور پھر دوبارہ رخ موڑ لیا اشعر اور حارث نے آنکھوں ہی آنکھوں میں کوئی اشارہ کیا تھا"اچھا میری بات سن"اشعر نے تیمور کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا جس کو اس نے جھٹک دیا تھا"مجھے تم لوگو کی کوئی بات نہیں سننی۔۔۔دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔سچ میں یار آج میری جان چلی جاتی وہ موٹے میرا سر کاٹ کر چوک پر لٹکا دیتے۔۔۔میرے کباب بنا لیتے۔۔۔اور تم لوگ مجھے وہیں مرنے کے لئے چھوڑ کر بھاگ گئے"وہ غصّے سے بولا تھا"بھلا ہو اس حیدر کا جس نے میری جان بچائی اور جس کی وجہ سے میں یہاں زندہ بیٹھا ہوں"وہ ان سب کو گھورنے کے بعد حیدر کی طرف اشارہ کر کے بولا تھا جو ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر گردن اکڑا کر بیٹھا تھا"یہ بات تو دیکھ تو بھی جانتا ہے کے۔۔اگر ہم وہاں سے نہیں بھاگتے تو۔۔تیرے ساتھ ہمارا سر بھی اس بولٹن چوک پر لٹکا ہوتا"ریاض کی بات پر اس نے ناراضگی سے اس کو دیکھا تھا"فالتو میں لٹکا ہوتا۔۔۔؟؟،۔۔یہ حیدر ہے نہ۔۔جس طرح اس نے مجھے بچایا۔۔تم لوگوں کو بھی بچا لیتا"حیدر کی گردن کچھ اور اکڑی تھی"اچھا چھوڑ نہ یار۔۔۔۔چل معاف کر دے اب۔۔یہ لے تیرے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں۔۔اب تو مان جا"حارث نے کہتے ہوئے سچ مچ اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دئے"میری بلا سے اب تم لوگ ناک سے لکیریں کھینچو۔۔یا سمندر میں چھلانگ لگا دو۔۔۔میں اب تم لوگو سے بات نہیں کرنے والا"تیمور منہ پھلا کر بولا تھا"تو پھر کیا میرے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ساتھ پروگرام کی شوٹنگ کے لئے بھی نہیں چلے گا؟"""وہاں جانے سے کس نے منع کیا ہے؟میں نے تو صرف بات نہ کرنے کے لئے کہا ہے"اس نے رخ موڑے ہی جواب دیا تھا"او.. تیمور... چل معاف کردے ان کو.. کب سے تو معافی مانگ رہے ہیں تجھ سے..اوے تم لوگ چلو ایک ساتھ معافی مانگو اس سے"حیدر بور ہو گیا تھا سپر ہیرو بنے اور گردن اکڑائے اکڑائے اس لئے وہ ان تینوں سے بولا تھا"آئم سوری یار..پکا وعدہ آئندہ کبھی بھی تجھے اکیلا چھوڑ کر نہیں بھاگے گے.. تیرے ساتھ ہی مر جائے گے.. لیکن تجھے چھوڑ کر نہیں جائے گے"وہ سب ایک ساتھ بولتے باری باری اس کے گلے لگے تھے اشعر نے تو اس کا گال ہی چوم لیا تھا"اوے چل... پیچھے ہٹ..لائبہ نہیں ہوں میں"وہ اپنا گال رگڑتے ہوئے بولا تھا جس پر اشعر ہنس پڑا تھا"زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے...میں نے صرف حیدر کے کہنے پر تم سب کو معاف کیا ہے..اور بیٹا بدلہ تو میں تم سب سے ضرور لوں گا"""ہاہا..جتنے چاہے بدلے لے لینا"ان سب نے مل کر تیمور کو ایک ساتھ گلے لگا کر بھینچ لیا تھا"اوے... پیچھے ہٹو کمینو...میری جان نکل رہی ہے..یہ کون سا طریقہ ہے پیار کرنے کا؟"وہ چیخے جا رہا تھا لیکن وہ لوگ اس کو چھوڑ نہیں رہے تھے بے تحاشا ہنسے جا رہے تھے

---- ---- ----

مناہل...اگر تمہیں میرا لیپ ٹاپ چاہیے تھا تو تم مجھ سے پوچھ کر لے لیتی..وہاں میں سارے کمرے میں ڈھونڈ ڈھونڈ کر پریشان ہو گیا اور تم یہاں بچوں والے کارٹون دیکھ رہی ہو؟"حارث لاؤنج میں داخل ہوتے مناہل کو دیکھ کر بولا تھا جو نیچے کارپیٹ پر صوفے سے ٹیک لگائے گود میں حارث کا لیپ ٹاپ رکھے بیٹھی تھی جس میں وہ باربی کی مووی دیکھ رہی تھی اس کے ساتھ ہی دو چپس کے پیکٹ اور سوفٹ ڈرنک کا کین رکھا تھا مناہل نے لیپ ٹاپ سے نظرے ہٹا کر حارث کو دیکھا تھا جو وائٹ شلوار قمیض میں ہمیشہ کی طرح سمارٹ اور ہینڈسم لگ رہا تھا"پہلی بات تو یہ کے.. کیا میں کوئی دادی اماں ہوں جو باربی کی مووی نہیں دیکھ سکتی؟اور دوسری بات...میں کیوں تم سے پوچھ کر لیتی لیپ ٹاپ؟تم بھی تو بغیر پوچھے میری چائے پی جاتے ہو میری چپس کھا لیتے ہو میں کچھ کہتی ہوں کیا تمہیں؟"""یار میں تو کہہ رہا تھا کے..وہ میرا لیپ ٹاپ ہے.. تمہیں مجھ سے پوچھ کر لینا چاہیے تھا...ویسے بھی جب کسی کی چیز لیتے ہیں تو..اس سے پوچھ کر لیتے ہیں "حارث نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کشن اپنی گود میں رکھتے ہوئے کہا تھا"اللہ...حارث..یہ تم نے ہمارا تمہارا کہاں سے سیکھ لیا؟کتنے تنگ دل اور خود غرض ہو گئے ہو تم.. عمیر بھائی..سب سے پہلے تو آپ اپنے اس بھائی کو سٹریچر پر لٹا کر

اس کا دل نکالے کتنا چھوٹا ہو گیا ہے" مناہل نے حارث کو گھورنے کے بعد عمیر سے کہا تھا جو سامنے سنگل صوفے پر بیٹھا ٹاک شو دیکھ رہا تھا"میرا دل تو صرف چھوٹا ہوا ہے.. لیکن تمہارا دل تو کالا سیاہ پڑ چکا ہے کالا سیاہ" حارث نے اس کے پاس پڑا چپس کا پیکٹ اٹھاتے ہوئے کہا تھا جس کو اس نے فوراً ہی جھپٹ لیا تھا"یہ میری چپس ہے" مناہل نے تیز نظروں سے اس کو دیکھا تھا" دیکھا...دکھا دیا نہ تم نے اپنا کالا دل ہونے کا صبوت؟ تم مجھے اپنی پچاس روپے کی چپس دینے کو تیار نہیں ..تو پھر میں کیوں تم کو اپنا بیس ہزار کا لیپ ٹاپ دے دوں؟" حارث نے اس کی گود میں پڑا لیپ ٹاپ جھپٹ لیا تھا" واپس کرو حارث...مجھے مووی دیکھنی ہے" مناہل نے دوبارہ اس کے ہاتھ سے جھپٹنے کی کوشش کی تھی لیکن اس نے ہاتھ پیچھے کر لیا تھا"بھائی دیکھ رہے ہیں آپ اس کے ڈبل اسٹینڈرڈ کو؟" حارث نے اس کو گھورتے ہوئے کہا تھا"تم" مناہل نے غصّے سے کشن کھینچ کر حارث کے منہ پر مارا تھا" مناہل کی بچی" حارث بھی غصے سے اس کی جانب بڑھا تھا" عمیر بھائی...."وہ زور سے چیخی تھی"انف گائیز..کیا ہو گیا ہے تم دونوں کو؟ کیوں لڑتے ہو تم لوگ اتنا؟اشنہ اور زین سے ہی کچھ سیکھ لو...وہ بھی اتنا نہیں لڑتے ہوں گے..جتنا کے تم دونوں..جب دیکھو ایک دوسرے کے پیچھے پڑے رہتے ہو چاہے لڑائی کی کوئی وجہ ہو یا نہ ہو.....تم دونوں ڈھونڈ ہی لیتے ہو" عمیر نے غصّے سے ان دونو کو دیکھا تھا اور اس کے ایک دم سے بولنے پر وہ دونوں ہی اپنی اپنی جگہ پر شرمندہ ہو گئے تھے" تھوڑی دیر کے لئے میں یہاں بیٹھا تھا تا کے سکون سے نیوز دیکھ لوں..لیکن تم دونوں...ابھی تک ٹین ایجرز سمجھتے ہو خود کو؟..حارث...دو مناہل کو لیپ ٹاپ.. "عمیر نے حارث سے کہا تھا"لیکن بھائی....!!"میں کیا کہہ رہا ہوں تم سے حارث؟"وہ اپنی بات پر زور دے کر بولا تھا "اس نے غصّے سے مناہل کو لیپ ٹاپ دیا تھا"ٹھیک ہے اب میں لڑتے ہوئے نہ دکھوں تم دونوں کو" عمیر کہتے ہوئے دوبارہ صوفے پر بیٹھ کر ریموٹ سے چینل سرچ کرنے لگا تھا"بھائی...""اب کیا ہے حارث؟""بھائی..لیپ ٹاپ تو لے ہی لیا ہے مجھ سے..اب....چپس تو دلا دیں"" مناہل دے دو اس کو چپس" عمیر نے مناہل سے کہا تھا جو دوبارہ کارپیٹ پر بیٹھ کر لیپ ٹاپ آن کر چکی تھی اس نے تیز نظروں سے حارث کو گھورتے ہوئے نہ چاہتے ہوئے بھی چپس کا ادھ کھایا پیکٹ اس کو دیا تھا جس کو حارث نے جھپٹ لیا تھا"شرم کرو مناہل..ایک تو تم نے آدھا پیکٹ مجھے دیا ہے..اس پر بھی نظر لگا رہی ہو""اب تم لے کر دکھاؤ..مجھ سے اپنا لیپ ٹاپ" مناہل کے دھمکی دینے والے انداز پر اس نے قہقہ لگایا تھا

---- ----- ---- ---- زرنور نے چائے کا کپ لا کر زارا بخاری کے سامنے رکھا تھا جو کسی گہری سوچ میں گم تھی "کیا ہوا ہے مما؟... کیا سوچ رہی ہیں آپ؟""آں...کچھ نہیں.."وہ جیسے چونکی تھی "کچھ تو ہوا ہے مما.. کیوں کے آپ ایسے تب ہی بیٹھتی ہیں.. جب کچھ سوچ رہی ہوتی ہیں"وہ ان کے سامنے ہی بیٹھ گئی تھی "آج.... مسز یزدانی کا فون آیا تھا""تو؟؟ کیا وہ آنے کے لئے کہہ رہی ہیں؟"زرنور نے انجان بن کر پوچھا تھا"نہیں.. لیکن وہ""تو پھر کیا ہوا مما؟؟" ...انہوں نے...انہوں نے تمہارے اور سمیر کے.....رشتے سے معذرت کرلی ہے"وہ گہری سانس لے کر بولی تھی" اس کا دل خوشی سے بھنگڑے ڈالنے کو چاہ رہا تھا یہی بات تو وہ سننا چاہ رہی تھی لیکن وہ اپنی امڈ آنے والی خوشی کو کنٹرول کیے سپاٹ چہرے کے ساتھ بیٹھی رہی "تو کیا ہوا مما؟؟ اس میں اتنا سیڈ ہونے والی کیا بات ہے؟"وہ اٹھ کر ان کے پاس آگئی تھی "تمہارے لئے یہ پرپوزل بلکل پرفیکٹ تھا زری.."وہ اداسی سے بولی تھی "اوفوہ.. مما.. چھوڑے نہ اس بات میں بھی کوئی نہ کوئی مصلحت ہوگی..اور وہ سمیر..وہ تو مجھ میں انٹرسٹڈ ہی نہیں تھا""تمہیں کیسے پتا"زارا بخاری نے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے کہا تھا"میں نے خود اسے ایک فارنر لڑکی کے ساتھ ڈیٹ مارتے...آئی مین.ڈنر کرتے دیکھا ہے""تو یہ کوئی اتنی بڑی بات تو نہیں ہے..وہ ساری زندگی باہر رہا ہے..اب ظاہر ہے ماحول کا کچھ تو اثر ہوگا نہ؟"انہوں نے گھونٹ بھرتے ہوئے کہا تھا اور زرنور جیسے چونکی تھی "چھوڑیں مما... سمیر کا ٹوپک اب بند کرتے ہیں...اور مجھے یہ بتائے کے ہمارے ایسے کون سے رشتے دار ہیں جو پاکستان سے باہر رہتے ہو""پاکستان سے باہر؟؟... نہیں..ایسے تو کوئی بھی نہیں ہے.. لیکن تم کیوں پوچھ رہی ہو؟وہ حیرت سے بولی تھی "مما کوئی ایک دو تو ہونگے نہ؟""نہیں بھئی.. شہر سے باہر ضرور ہونگے لیکن پاکستان سے باہر... میرا نہیں خیال کے کوئی ہے""لیکن...اس نے تو کہا تھا کے....وہ ہمارا رشتے دار ہے..اور ہم بھی اس کو جانتے ہیں..انفیکٹ مما...وہ تو آپ کو خالہ کہہ رہا تھا""وہ کون بھئی؟؟ کس نے کہا ہے تم سے یہ سب؟""ارمان...ارمان نے کہا ہے مما....اس نے کال کی تھی مجھے...اور جب میں نے پوچھا تو کہا کے...وہ اٹلی میں رہتا ہے"ارمان؟"وہ جیسے چونکی تھی "کیا نام بتایا اس نے پورا؟""ارمان خانزادہ"زارا بخاری فور آ سیدھی ہوئی تھی اور حیرت زدہ سی زرنور کو دیکھ رہی تھی "کیا ہوا مما؟ اتنی سرپرائزڈ کیوں ہوگئی آپ؟..."اس نے ان کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ ہلایا تھا"میں نے تو اس سے پوچھا بھی تھا کے ہمارا اور تمہارا کیا رشتہ ہے؟.. لیکن اس نے کچھ بتایا ہی نہیں .. کہا کے کل بتائے گا.اور چاہو تو اپنی مما سے پوچھ سکتی ہو..اب آپ بتائے مما..ہے کون یہ ارمان؟؟"اب وہ سینٹر ٹیبل

پر رکھے ہوئے میگزین ترتیب سے رکھتی کہ رہی تھی "زری.. تمہیں کنفرم ہے کے اس نے اپنا نام ارمان ہی بتایا تھا؟" "آ فکورس مما.. مجھے پتا ہے اس نے اپنا نام یہی بتایا تھا زارا بخاری حیرت سے اس کو دیکھ رہی تھی جو نیچے کارپیٹ پر گھٹنو کے بل بیٹھی تھی "مما اب بتا بھی دے کے کون ہے وہ؟"" "تم نے پوچھا نہیں اس سے؟"" "کہ تو رہی ہوں کے.. میں نے پوچھا تھا اس سے.. لیکن اس نے کہا کے کل بتائے گا.. اور آپ کو پتا ہے مما... وہ جو آپ مجھ سے پوچھ رہی تھی کے ..زری تمہیں یہ پھول کون بھیجتا ہے تو... وہ بھی اس نے ہی بھیجے تھے اور ہاں... وہ تو آپ کو خالہ بھی کہ رہا تھا.. لیکن آپ کی تو کوئی بہن ہی نہیں ہے نہ؟؟" اس نے اپنا کام ختم کر کے زارا بخاری کو دیکھا تھا اور دوسرے ہی لمحے وہ چونکی تھی "کیا ہوا ہے مما؟؟ کیوں رو رہی ہیں آپ؟" وہ جلدی سے اٹھ کر ان کے پاس صوفے پر آ کر بیٹھی تھی جن کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا "نہیں.. کچھ نہیں ہوا" انہوں نے اپنے آنسوں صاف کیے تھے "" "تو پھر آپ رو کیوں رہی ہیں مما ؟..رکیں میں پانی لے کر آتی ہوں" وہ پریشانی سے کہتی باہر جانے لگی تھی لیکن دروازے میں کھڑے عباد بخاری کو دیکھ کر چونکی تھی "ارے.. السلام و علیکم پاپا آپ کب آے؟" وہ کہتے ہوئے ان کے پاس آئی تھی اور ان کے ہاتھ سے بریفکیس لیا تھا "بس ابھی ابھی"" "چلیں آپ فرش ہو جائے.. جب تک میں آپ کے کے لئے سٹر ونگ سی چائے بنا کر لاتی ہوں" وہ کہتے ہوئے کچن کی جانب چلی گئی تھی اور عباد بخاری کی آواز پر زارا بخاری بھی چونکی تھی انہوں نے سر اٹھا کر عباد بخاری کو دیکھا تھا اور دوسرے ہی لمحے وہ جھٹکے سے اٹھ کر ان کے پاس آئی تھی "عباد.. عباد آپ کو پتا ہے.ار ..ارمان کا فون آیا تھا" وہ آنسوں بھری آنکھوں سے مسکراتے ہوئے جوش سے بولی تھی "میں نے سب سنا ہے زارا..." ان کے چہرے پر بھی آسودہ سی مسکراہٹ تھی "دیکھا نہ آپ نے عباد.. ارمان.ارمان.. ہمیں بھولا نہیں ہے...اسے سب یاد ہے اور.. اور عدیل نے بھی اس سے کچھ نہیں چھپایا.." خوشی سے ان کی آواز کانپ رہی تھی "میں نے کہا تھا نہ تم سے کے..زرنور کے لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے.. خدا نے ہماری بیٹی کا نصیب اس کے ساتھ ہی لکھا ہے وہ ان کے آنسوں صاف کرتے ہوئے بولے تھے

___ ___ ___ ___ ___

وہ ایک متوسط علاقہ تھا چھوٹے چھوٹے گھروں والا لیکن وہاں کی گلیاں کافی کشادہ تھی اور علاقہ بھی قدرے صاف ستھرا تھا ایسے میں ایک نیوز چینل کی ڈی ایس این جی وین اور ایک جیپ گلی کے آخر میں بنی اس پر اسرار عمارت کے سامنے

آکر رکی تھی جو خاصی خستہ حال اور بوسیدہ سی نظر آتی تھی ایک گہری جامد خاموشی تھی جو اس عمارت اور پورے علاقے پر طاری تھی رات کے کوئی دو سوا دو بجے کا وقت تھا ایسے میں جھینگروں کے بولنے کی آوازیں ماحول کو خاصا خوفناک بنا رہی تھی حیدر بیگ کندھے پر ڈالتا جیپ سے نیچے کھودا تھا "اوے.. یہ کہاں لے آئے تم لوگ مجھے؟" تیمور پریشانی سے اندھیرے میں ڈوبے اس علاقے کو دیکھ رہا تھا ریاض بھی ڈرائیونگ سیٹ سے نیچے اتر آیا تھا اس نے اپنی وائٹ ڈریس شرٹ اتار کر بیگ میں رکھ لی تھی اندر اس نے بلیک کلر کی ٹی شرٹ پہنی ہوئی تھی جس پر "کوئی تو ہے" لکھا تھا اس کو دیکھ کر تیمور نے بھی اپنی جیکٹ اتار دی تھی.. ان سب نے ہی وہ ٹی شرٹ جینز کے اوپر پہنی ہوئی تھی وین میں سے تین لڑکے اترے تھے دو کیمرہ مین اور ایک ہیلپر کے طور پر ساتھ آیا تھا جس نے بیک کیمرہ رہنا تھا علاقے کے لوگوں سے پوچھ تاچ کر کے اور اس عمارت کی ہسٹری وہ لوگ شام کو ہی معلوم کر کے چلے گئے تھے جس کے مطابق تو یہ عمارت پہلے ایک مقامی سینٹر ہوا کرتا تھا جس کو ایک بیوہ عورت چلا رہی تھی. جہاں دن میں کئی لڑکیاں گھرداری.. کھانا پکانا.. اور سینا پیرونا سیکھتی تھی علاقے میں صرف ایک ہی سینٹر ہونے کی وجہ سے کافی چلتا تھا اور اچھی خاصی آمدنی ہو جاتی تھی لیکن کسی نے حسد میں آکر اس سینٹر میں آگ لگوا دی تھی.. اپنی سالوں کی محنت کو جلتا دیکھ کر اس عورت کو کافی گہرا صدمہ ہوا تھا پھر بعد میں اس کو پتا چل گیا تھا کے اس سینٹر کو اس کے چھوٹے بھائی نے ہی جلایا تھا غصے میں اس بیوہ عورت نے دھوکے سے اپنے بھائی کو اسی سینٹر میں بلا کر قتل کر دیا تھا اور پھر خود بھی کچھ عرصے بعد ہارٹ اٹیک کے باعث یہ دنیا چھوڑ گئی لیکن اب لوگوں کا کہنا تھا رات کو اس عمارت میں سے عجیب وغریب سی آوازیں آتی ہیں.. جیسے اس عورت کا بھائی منگلو گا نا گا رہا ہو یا کبھی رو رہا ہو.. اس لئے لوگوں پر ایک خوف سا طاری تھا اور وہ سب رات کو بارہ بجے سے پہلے ہی اپنے گھروں میں چلے جاتے اور تو اور دن میں بھی کبھی اس عمارت کے اس پاس نہیں جاتے تھے کیمرہ مین سلمان نے لوہے کی بھاری راڈ سے دروازے پر لگا بڑا سا تالا دو تین ضربوں میں توڑ دیا تھا

--- --- ---

زرنور ایک چھوٹی ٹرے میں دو نوڈلز کے باؤل رکھ کر لاؤنج میں آئی تھی جہاں بازل سوفے پے نیم دراز ٹی وی دیکھ رہا تھا "بازل.. ریموٹ دو مجھے" اس نے ٹرے ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا تھا "بجو یار. ابھی تنگ نہیں کرے... میں مووی دیکھ رہا ہوں" "مجھے بھی تو ڈرامہ دیکھنا ہے" "تو آپ اپنے کمرے میں دیکھیں نہ" "میرے روم کی سکرین خراب ہو گئی ہے.. پتا

نہیں کیا ہو گیا ہے آن ہی نہیں ہو رہی ہے۔"اس نے ایک باؤل بازل کو پکڑاتے ہوئے کہا تھا"لیکن بجو..یہ مووی مجھے بے حد پسند ہے...اور آج تو اتنے دنوں بعد لگی ہے۔پلیز دیکھنے دے نہ"وہ معصومیت سے بولا تھا"اچھا جاؤ..تم میرے لیپ ٹاپ میں دیکھ لو"اس نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا تھا"ہیں..سچی؟؟..میں دیکھ لوں لیپ ٹاپ میں؟"وہ خوشی سے بولا تھا"ہاں جاؤ دیکھ لو...لیکن صرف یہ مووی...اس کے علاوہ اور کچھ نہیں...سمجھ گئے نہ؟""ہاں ہاں سمجھ گیا" وہ ریموٹ زرنور کو دیتے ہوئے اپنا نوڈلز کا باؤل اٹھا کر اس کے کمرے کی جانب بھاگا تھا بازل کے پاس خود کا لیپ ٹاپ یا موبائل نہیں تھا اور ایسا کبھی شاذ و نادر ہی ہوتا تھا کے زرنور اس کو اپنا لیپ ٹاپ استعمال کرنے دے

---- ----- -----

باہر سے وہ عمارت جتنی خستہ حال دکھتی تھی اندر سے اس کی حالت اس سے بھی زیادہ خراب تھی وہ لوگ ایک بڑے سے ہال کمرے میں کھڑے تھے جہاں جا بجا کچرا دھول مٹی۔جلا ہوا فرنیچر۔ٹوٹے ہوئے دروازے کھڑکیاں۔رنگ اڑی دیواریں اور ہر جگہ لٹکتے مکڑی کے جالے تھے"اس بابا نے کیا کہا تھا...کے کتنے سال پرانی عمارت ہے یہ؟"تیمور نے کیمرہ سیٹ کرتے فہد سے پوچھا تھا"یہی کوئی دس پندرہ سال پرانی""ہم..تو مطلب اتنے عرصے سے اس عورت کا بھائی منگلو یہاں پر رہ رہا ہے..اور اس سست آدمی سے اتنا نہیں ہوتا کے یہاں کی صفائی ہی کر لیا کرے"تیمور نے ناپسندیدگی سے ارد گرد پھیلی گندگی کو دیکھا تھا"اوے...یہ کیا بول رہا ہے؟ابھی منگلو کی روح آ کر تیرا کام تمام کر دیگی"ریاض نے اس کو گھرکا تھا"کیا تم لوگ تیار ہو؟میں ریکارڈنگ آن کر لوں؟"سلمان نے ان تینوں سے پوچھا تھا"ہاں ٹھیک ہے" ہیلپر جاثم نے ان کی شرٹس میں مائک لگا دئے تھے ریاض اپنے بال ٹھیک کرتا کیمرے کے سامنے کھڑا ہو گیا تھا

"سٹارٹ؟؟"اس نے فہد اور سلمان سے پوچھا تھا فہد اس کے سائیڈ پوز پر کھڑا تھا اور سلمان اس کے سامنے"ہاں"ان دونوں نے اس کو اشارہ کر کے کیمرہ آن کر لیا تھا"السلام و علیکم ناظرین.."وہ کیا ہے"...سوری"کوئی تو ہے"...کی ٹیم کے ساتھ میں ہوں آپ کا ہوسٹ...ریاض چوہدری..اور یہ ہیں میرے ساتھ تیمور حمدان"ریاض نے اپنے ساتھ کھڑے تیمور کی طرف اشارہ کیا تھا جس نے سر تک ہاتھ لے جا کر سلام کیا تھا"اوے حیدر..یہاں آ"اس نے دبی آواز میں حیدر کو بلایا تھا جو ہاتھ کی پشت سے دیواریں بجا بجا کر چیک کر رہا تھا"اور وہ ہیں ہمارے ساتھ.."حیدر علی"فہد نے کیمرہ گھما کر حیدر کو فوکس کیا تھا وہ تیمور اور ریاض کے بیچ میں آ کر کھڑا ہو گیا تھا"اسلام و علیکم ناظرین...کیسے ہے آپ

..اس کمینے نے میرا آدھا تعارف کروایا ہے.. یہ ہمیشہ میرا ایک نام کھا جاتا ہے.. خیر میں بتاتا ہوں... میرا پورا نام ہے ..حمزہ حیدر علی....آپ سوچ رہے ہوں گے کے.. باقی کے دونوں کہاں ہے؟ تو پریشان نہ ہو.. کیوں کے یہ تینوں نام میرے ہی ہے.. وہ کیا ہے نہ کے.. امی میرا نام حمزہ رکھنا چاہتی تھی.. ابو حیدر.. اور دادا علی.. اس لئے یہ تینوں ہی نام میرے ہیں اور مجھے بے حد پسند بھی ہیں اب آپ مجھے کچھ بھی کہ سکتے ہیں ان تینوں ناموں کے علاوہ بھی... اور ہاں ...اپنا سر نیم تو میں نے بتایا ہی نہیں.. میرا سر نیم.....!!!!" تیمور نے زور سے اس کو کہنی ماری تھی "چپ کر جا ... تیرا رشتہ لے کر نہیں آئے ہیں ہم "اس نے حیدر کو گھورا تھا "کیا ہو گیا ہے یار.. تم دونوں کو؟؟... ریکارڈنگ ہو رہی ہے "ریاض نے ان دونوں کو کہا تھا "کوئی مسئلہ نہیں ہے... یہ پروگرام ابھی لائیو نہیں جا رہا... میں بعد میں ایڈیٹنگ کر کے نکال دوں گا "پیچھے سے جاثم بولا تھا "چلو خیر ہے... جی تو ناظرین.. میں کہ رہا تھا کے "ریاض کیمرہ میں دیکھتے ہوئے بول رہا تھا "یہ جگہ جو آپ دیکھ رہے ہیں جہاں ہم کھڑے ہیں.. یہ اس عمارت کا وہ ہال کمرہ ہے.. جو آج سے تقریباً دس بارہ سال پہلے ایک مقامی سینٹر ہوا کرتا تھا.. "پوری کہانی سنانے کے بعد ریاض بولا تھا "جی تو ناظرین.. جیسے کے میں نے کہا کے.. منگلو کے مرنے کے بعد اس کی روح آج بھی یہاں گھومتی پھرتی اور گانے گاتی نظر آتی ہے.. ایسا اس علاقے کے لوگوں کا کہنا ہے.. تو ہم کوشش کریں گے کے منگلو کی روح سے بات ہو سکے.. تاکے ہم اس سے پوچھے کے.. جو باتیں اس کے بارے میں مشہور ہیں.. وہ واقعی میں سچ ہے یا صرف ایک.. افواہیں ہیں "ابھی ریاض اور کچھ کہنے ہی والا تھا کے پیچھے سے ایک شور بلند ہوا تھا جیسے کسی نے کوئی بھاری سی چیز نیچے فرش پر ماری ہو "کیا ہے وہاں؟ "وہ سب سیڑھیوں کی جانب بھاگے تھے "اوے.. کیمرہ.. میری طرف کرو "حیدر نے سلمان سے کہا تھا جبکے فہد وہاں پڑے ایک لکڑی کے تختے کی کوریج کر رہا تھا "دیکھا.... دیکھا... آپ نے ناظرین... ہم آپ سے مذاق نہیں کر رہے تھے.. منگلو کی روح یہاں سچ میں ہے.. اور اس نے ابھی ابھی ہمیں اپنی موجودگی کا احساس دلایا ہے.. آیئے.. ہم اس سے بات کرنے کی کوشش کرتے ہیں "حیدر کیمرے میں دیکھتا اپنے لہجے کو پراسرار بناتا. جوش سے بول رہا تھا ریاض نے اپنے بیگ سے گھوسٹ میٹر نکال لیا تھا جو اوول شیپ کا چھوٹا سا تھا "دیکھیں.. دوستو... اب میں اس میٹر کو آن کرنے لگا ہوں.. اب ہم یہاں منگلو کی روح سے کچھ سوالات پوچھیں گے اور.....!!!" اور ریاض... پہلے منگلو کو بتا تو دے کے "یس" اور "نو" کے لئے کون سا بٹن پریس کرنا ہے "حیدر ریاض کے کان میں گھس کر بولا تھا "ارے ہاں... اوے کیمرہ بند کروا ایک منٹ

.. چلو رہنے دو.. تم ایڈٹ کر کے نکال دینا... ہاں تو بھائی منگلو.. پہلے میری بات سنو..." ریاض چھت کی طرف منہ کر کے بولا تھا" میں تم سے ایک سوال پوچھوگا. اگر تم نے اس کا جواب "یس" میں دینا ہو تو یہ گرین والا بٹن پریس کرنا اور اگر "نو" میں دینا ہو تو" یہ ریڈ والا" ٹھیک ہے سمجھ گئے نہ؟؟ اب ہمارا کام نہ خراب کر دینا بلکل ٹھیک ٹھیک جواب دینا """ابے سالے.. تو اوپر دیکھ کر کیوں بول رہا ہے؟ منگلو کیا تجھے پنکھے پر بیٹھا نظر آ رہا ہے؟" حیدر نے ریاض کے چہرے پر ٹارچ کی روشنی ڈالتے ہوئے کہا تھا" او.. ہٹا اس کو میرے منہ پر سے.. میں تو اس لئے اوپر دیکھ کر بول رہا ہوں کے یہ جو روحیں ہوتی ہے نہ.. یہ زمین پر نہیں چلتی ہلکے ہوا میں اڑتی رہتی ہیں اس لئے" ریاض نے کہتے ہوئے اپنا گھوسٹ میٹر اس لکڑی کے تختے کی قریب کر دیا تھا" جی تو ناظرین دیکھا آپ نے.. کچھ دیر پہلے جو شور بلند ہوا تھا میرا خیال ہے کے وہ اسی تختے کا تھا کیوں کے آواز یہیں سے آئی تھی اور یہاں پر اس سے زیادہ بھاری چیز ہمیں نظر نہیں آ رہی ہے ہم منگلو سے .. سوری اس کی روح سے بات کرنے کی کوشش کرتے ہیں... منگلو صاحب.. کیا آپ یہاں پر موجود ہیں؟" ان سب کی نظریں اس گھوسٹ میٹر پر تھی جس کو ریاض پکڑے کھڑا تھا" منگلو صاحب.. ہم آپ سے مخاطب ہیں... کیا آپ یہاں پر موجود ہیں؟.. اگر ہیں تو ہمیں اپنی موجودگی کا احساس دلائے".. "ابے گدھے.. احساس تو اس نے دلا دیا ہے.. اس کو بول آنسر دے آنسر.. """جی منگلو صاحب.. ہمیں آنسر دیں.. کیا آپ یہاں پر ہیں؟" میٹر بلکل خاموش تھا نہ اس میں سے ریڈ لائٹ جلی.. اور نہ ہی گرین..." مجھے تو لگتا ہے کے اس کو یہ میٹر استعمال کرنا نہیں آ رہا جبھی تو جواب نہیں دے رہا" تیمور نے اپنا خیال ظاہر کیا تھا" ریاض مجھے دے یہ میٹر.." حیدر نے کہتے ہوئے ریاض سے وہ میٹر لیا تھا" دیکھ بھائی مانگلو...!!"""ابے مانگلو نہیں ہے.. منگلو ہے منگو,,,!!" ریاض نے اس کو کہا تھا.." اچھا تو بھائی.. مانگلو...!!"""ابے پھر مانگلو...؟؟ بول تو رہا ہوں کے منگلو ہے اس کا نام منگ.. لو.." ریاض اپنی بات پر زور دے کر بولا تھا"""ابے بھئی ... مجھ سے نہیں لیا جاتا اس کا نام.. اوے مانگلو.. ٹانگلو.. جو بھی ہے تو.... غور سے سن میری بات.. دوبارہ نہیں بتاؤنگا .. یہ جو ریڈ بٹن ہے.. ہاں یہ چھوٹا سا. اس کو....!!! اوے میری بات سنو تم لوگ.. یہ روحوں کا تو کوئی وجود ہی نہیں ہوتا یہ تو ہوا ہوتی ہے ہوا... اس کا ہاتھ تو اس میٹر سے آر پار ہو رہا ہوگا.. جبھی تو وہ بیچارہ جواب نہیں دے پا رہا" حیدر ان سب کو دیکھتا بول رہا تھا" بات تو ٹھیک ہے.. لیکن یار پھر اس نے اتنا بھاری تختہ کیسے اٹھا لیا؟ یہ بھی تو سوچنے کی بات ہے نہ ؟" فہد نے کہا تھا" چلو یہ تو ہم اس سے ضرور پوچھیں گے" ریاض نے دوسرا میٹر اپنے بیگ سے نکالا تھا جبھی سامنے دیوار

پر لگی پینٹنگ کا جائزہ لیتے تیمور کو ایک جھٹکا لگا تھا اور وہ منہ کے بل زمین پر جا گرا تھا "تیمور...!!!" وہ سب چیختے ہوئے اس کی طرف بھاگے تھے سلمان اور فہد نے اپنے کیمرے اس کی طرف کر دیے تھے "انسان بن جا.. منگلو... تیرا اور میرا مذاق ہے کیا؟ جو تو نے مجھے دھکا دے دیا.. دوبارہ ایسی حرکت مت کریو" وہ غصّے سے بولتا اپنے کپڑے جھاڑتا اٹھ کھڑا ہوا تھا "دیکھا ناظرین آپ نے.. ابھی ابھی مانگلو کی روح نے ہمارے ساتھی کو جان سے مارنے کی کوشش کی ہے اس پر قاتلانہ حملہ کر کے" حیدر سلمان کے سامنے کھڑا بول رہا تھا "ہاں تو تیمور.. کیسا لگا تمہیں؟.. میرا مطلب ہے کے کیسا محسوس ہوا تم کو جب اس نے تمہیں دھکا دیا.. کیا اس نے تم کو ہاتھوں سے دھکا دیا؟" حیدر تیمور کو دیکھتا سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا جس نے فوراً سے اپنے تاثرات بدلے تھے "میں تو... یہاں پر کھڑا.. اس پینٹنگ کو دیکھ... رہا تھا... جبھی کسی نے مجھے زور سے پیچھے سے.. دھکا دیا... لیکن اس وقت تو... میرے پیچھے کوئی بھی نہیں تھا" تیمور اس طرح سے بول رہا تھا کے جیسے اس کی سمجھ میں نہ آیا ہو کے اس ساتھ ہوا کیا ہے؟ "یار تم لوگ ٹھیک سے کرو نہ.. صاف لگ رہا ہے کے ایکٹنگ کر رہے ہو.. تھوڑے سے نیچرل ایکسپریشن تو دو" جاثم ناراضگی سے بولا تھا "اچھا اچھا ٹھیک ہے... حیدر اور تیمور تم دونوں سلمان کے ساتھ اس کمرے میں جاؤ.. میں فہد کے ساتھ یہیں رکتا ہوں" ریاض نے باری باری کہا تھا "یار یہ تو تین منزلہ عمارت ہے... اوپر نہیں جائے گے کیا؟" حیدر نے پوچھا تھا "نہیں لاسٹ میں صرف سیڑھیوں کی کوریج کریں گے.. اوپر جانا رسکی ہو سکتا ہے.. کیا پتا اوپر منگلو اپنا پورا خاندان آباد کے بیٹھا ہو.." جاثم نے منع کر دیا تھا ریاض اپنا میٹر لے کر اس پینٹنگ کے پاس پہنچ گیا تھا اور اس پر ٹارچ کی روشنی ڈال کر دیکھ رہا تھا جس میں دیکھنے لائق کچھ بھی نہیں تھا صرف ایک لڑکی کے چہرے کا اسکیچ تھا ساری تصویر بے رنگ تھی لیکن اس کی آنکھوں میں سے گرتے آنسوں کا رنگ گہرا سرخ تھا ریاض غور سے اس تصویر کو دیکھ رہا تھا جبھی ایک چھوٹا سا کینڈل اسٹینڈ آ کر ٹک کر کے اس کے سر پر لگا تھا.. اس کی چیخ بلند ہوئی تھی

--- --- --- ---

وہ ہلکے سے دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی تھی اور آہستہ سے چلتی اس کے بیڈ کے پاس آئی تھی جہاں وہ سر تک بلینکیٹ اوڑھے بے خبر سو رہا تھا مناہل نے اس کے چہرے پر سے بلینکیٹ ہٹایا تھا "حارث... حارث..." وہ اس کو آوازیں دے رہی تھی لیکن وہ شاید گہری نیند میں تھا "یہ اتنی جلدی سوتا تو نہیں ہے.. پھر آج کیسے سو گیا؟" مناہل نے سائیڈ ٹیبل پر

پڑے پانی کے گلاس میں س تھوڑا سا پانی لے کر چند چھینٹے اس کے چہرے پر مارے تھے لیکن وہ تب بھی نہیں اٹھا تھا بس ہلکا سا کسمسا کر کروٹ بدل کر سو گیا تھا "ڈھیٹ کہیں کا" اس نے سوتے ہوئے حارث کو گھورا تھا پھر اپنا چہرہ اس کے کان کے قریب لے جا کر ہلکی آواز سے چیخی تھی تا کہ آواز کمرے سے باہر نہ جائے "حا..ر..ث...اٹھو....!!!" "کون ہے...کک کون ہے بھائی؟؟؟...!!!" وہ ہڑ بڑا کر اٹھا تھا "شش..چپ کرو بندر..میں ہوں مناہل" اس نے حارث کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کو چیخنے سے روکا تھا" وہ حیرت سے آنکھیں پھیلائیں اس کو دیکھ رہا تھا "یہاں کیا کر رہی ہو اس وقت؟؟" وہ اس کا ہاتھ اپنے ہونٹوں پر سے ہٹاتے ہوئے حیرت سے بولا تھا "میرے ساتھ چلو تم" "کہاں پر چلوں؟؟" "میں تمہیں سمندر میں پھینکنے جا رہی ہوں... چلو میرے ساتھ" وہ اس کو گھورتے ہوئے بولی تھی جو اس کو حیرت سے آنکھیں پھاڑے دیکھ رہا تھا" پاگل ہو گیا ہے تو حارث... پاگل.. صبح شام اس بھوتنی کو دیکھتا رہتا ہے..اب تو وہ تجھے نیندوں میں بھی یہاں ناچتی ہوئی نظر آ رہی ہے.. سو جا... حارث سو جا" وہ خود سے کہتا دوبارہ سے بلینکٹ اوڑھ کر لیٹ گیا تھا "اُفف..." مناہل نے اپنے سر پر ہاتھ مارا تھا اور پھر سے اس کا بلینکٹ کھینچا تھا" اٹھ جاؤ. حارث.... تم کوئی خواب نہیں دیکھ رہے... میں سچ میں کھڑی ہوں یہاں" مناہل نے اس کے گال تھپتھپائے تھے "اس بھوتنی کو بھی چین نہیں ..پہلے میرا جینا حرام کیا ہوا تھا..اب نیندیں حرام کرنے آ گئی.. خود تو وہاں آرام سے سی رہی ہو گی..اور یہاں اس کا بھوت میری نیند خراب کرنے پر تلا ہوا ہے" حارث نیندوں میں بڑبڑایا تھا تب مناہل نے غصّے میں زور سے اس کے بال کھینچے تھے جس سے وہ چیخ پڑا تھا اس نے جلدی سے حارث کے منہ پر دوبارہ سے ہاتھ رکھا تھا "آواز بند کرو اپنی... گلہ دبا دوں گی میں تمہارا...اگر دوبارہ چیخے تو.." وہ اس کو تیز نظروں سے گھورتی ہوئی بولی تھی تب حارث نے اپنی آنکھیں رگڑ کر اس کو دیکھا تھا جو واقعی میں اس کے اوپر جھکی ہوئی کھڑی تھی "کیا ہوا ہے مناہل؟..اتنی رات کو یہاں کیا کر رہی ہو تم؟ وہ حیرت سے بولا تھا مناہل نے اپنا ہاتھ ہٹا لیا تھا" مجھے نیند نہیں آ رہی... آئسکریم کھانے کا دل کر رہا ہے...اور جب تک کھاؤں گی نہیں..مجھے نیند بھی نہیں آنے والی..اس لئے میرے ساتھ چلو...اور کھلا کر لاؤ مجھے آئس کریم" حارث نے پہلے گھڑی کو دیکھا تھا اور پھر اس کو "پاگل تو نہیں ہو گئی ہو تم؟ رات کا ڈیڑھ بج رہا ہے اور تم کو آئسکریم کھانے جانا ہے وہ حیرت سے چیخ پڑا تھا" اُفوہ...!! آہستہ بولو...ابھی سب جمع ہو جائے گے یہاں پر" جاؤ جا کر سو جاؤ...میں کوئی نہیں جا رہا تمہارے ساتھ...اتنی رات کو آئسکریم کھانے جانا ہے پاگل کو...ہنہ.." "اے..یہ پاگل کس کو بول رہے

ہو تم؟آئسکریم کیا پاگل کھاتے ہیں..؟؟""ہاں تو اتنی رات کو کوئی پاگل ہی ہو گا جو آئسکریم کھانے جائے گا.."

"حارث میں کچھ نہیں جانتی.. مجھے بس آئسکریم کھانا ہے...لے کر چلو مجھے"" مناہل...جا کر سو جاؤ. تنگ مت کرو

.. یہ کوئی وقت نہیں آئسکریم کھانے کا.. جاؤ اپنے کمرے میں" وہ دونوں ہاتھ اپنی کمر پر جما کر کھڑی ہو گئی تھی"تم.. چل

رہے ہو...میرے ساتھ؟""نہیں جا رہا.. کیا کر لو گی اب؟؟""سیریسلی حارث...تم مجھ سے ضد کر رہے ہو؟؟"یااللہ

...میں کیا کروں اس ضدی چڑیل کا؟؟؟..نہ جانے کون بیٹھا ہو گا تمہارے لئے اس وقت اپنا آئسکریم پارلر کھول کر

حارث اس کو گھورتے ہوئے بلینکٹ ہٹا کر اٹھ کھڑا ہوا تھا کیوں کے جانتا تھا کے اس سے ضد کرنا فضول ہے اب یہ جب

" تک آئسکریم کھائے گی نہیں..اس کو چین نہیں آے گا...اور نہ ہی اس کو چین سے سونے دیگی

اس نے نماز پڑھ کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے ہی تھے کے اس کا فون بجنے لگا تھا لیکن اس نے دھیان نہیں دیا. کیوں کے

جانتی تھی کے کس کا فون ہو گا..اس نے اطمینان سے دعا مانگ کر اور جائے نماز تہ کر کے الماری میں رکھی تھی اور دوپٹہ

اتار کر گلے میں ڈالتے بیڈ پر پڑا اپنا موبائل اٹھایا تھا جو بدستور بجے جا رہا تھا اس نے نفی میں سر ہلاتے گہری سانس لے کر

یس کیا تھا"السلام و علیکم..""وعلیکم سلام.. کیسی ہیں آپ محترمہ.؟؟"اشعر کی چہکتی ہوئی آواز آئی تھی"حد ہے اشعر

.. تمہیں اور کوئی کام نہیں ہے؟ جب دیکھو فون کر کے تنگ کرتے رہتے ہو..اور پھر جب تک اٹھاؤ نہ.. تم بند ہی نہیں

کرتے" وہ ناراضگی سے بولی تھی"یار میں نے تو بس تمہاری خیریت پوچھنے کے لئے فون کیا تھا"" تمہیں پتا ہے کے

.. صبح سے تم کتنی بار میری خیریت پوچھ چکے ہو؟"" بار بار کہاں کرتا ہوں فون...صرف ابھی تو کیا ہے..."" صرف

ابھی..!!؟؟"وہ چیخی تھی" صبح سے کوئی دس بارہ فون کر چکے ہو تم... صرف خیریت پوچھنے کے لئے""اوہو.. میڈم

.. سارا حساب کتاب رکھا ہوا ہے" وہ ہنسا تھا"ظاہر ہے..اب ایک گھنٹے میں مجھے تمہاری تین سے چار کال ریسیو کرنا پڑیگی

تو حساب خود ہی پتا چل جائے گا"..."ایک تو.. تم لڑکیاں... کسی بھی حال میں خوش نہیں ہو..کال کرو تو مسئلہ نہ کرو تو

بھی مسئلہ....خوش ہو جاؤ..اب میں تمہیں کل سے ایک کال بھی نہیں کروں گا.."وہ خفگی سے بولا تھا"او ہیلو..ایسے

کیسے کال نہیں کرو گے؟؟"" تمہیں اچھا نہیں لگتا نہ..اس لئے میں اب نہیں کروں گا"" بھئی میرا وہ مطلب تھوڑی تھا

"وہ جلدی سے بولی تھی" اگر میں تم کو اب اچھا نہی لگتا لائبہ تو صاف صاف کہہ دو"اشعر نروٹھے انداز میں بولا تھا"یہ کسی

فضول بات کر رہے ہو اشعر؟؟"" تمہیں میرا کال کرنا اچھا نہیں لگتا.. مجھ سے بات کرنا اچھا نہیں لگتا.. تو ٹھیک ہے ہم

اس رشتے کو یہیں پر....!!!""اشعر..."اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی لائبہ چیخی تھی"اشعر تم..تم غلط سمجھ رہے ہو.."وہ بے چین ہو گئی تھی"میں کچھ غلط نہیں سمجھ رہا..صاف کہ دو تم..بیزار ہو چکی ہو مجھ سے"وہ جان بوجھ کر اسے تنگ کرنے لگا تھا"اشعر پلیز..آئم ویری سوری....میرا مقصد تمہیں ہرٹ کرنا نہیں تھا..اور تم اچھی طرح جانتے ہو کے یہ رشتہ ہم دونوں کی مرضی سے قائم ہوا تھا""جی نہیں..یہ رشتہ صرف میری مرضی سے قائم ہوا تھا..تم تو راضی ہی نہیں تھی..منگنی کرنے پر...""ہاں تو اس لئے نہ کے..پہلے میری اسٹڈی کمپلیٹ ہو جائے"بہانے مت بناؤ لائبہ...""پلیز اشعر یقین کرو میری بات کا..میں صرف تمہیں تنگ کر رہی تھی..تمہیں ہرٹ کرنے کا تو میں سوچ بھی نہیں سکتی...""ٹھیک ہے میں نے کر لیا تمہاری بات کا یقین...اب بند کر رہا ہوں میں فون"..."اچھا...اچھا..میری بات تو سنو.."بولو""کہیں....لنچ پر چلیں؟؟"وہ صرف اس کا موڈ ٹھیک کرنے کے لئے بولی تھی"ہاں ٹھیک ہے..تم پانچ منٹ میں تیار ہو کر نیچے آجاؤ..میں کب سے تمہارے گھر کے باہر کھڑا ہوں""ہیں؟؟؟"وہ چونکی تھی.."تم میرے گھر کر باہر کھڑے ہو؟"وہ حیرت سے بولی تھی"جی محترمہ..اگر یقین نہیں آتا تو...ذرا کھڑکی کا پردہ ہٹا کر باہر جھانکئے"لائبہ نے جلدی سے کھڑکی کے پاس آکر پردہ ہٹا کر نیچے دیکھا تھا جہاں اشعر واقعی میں اپنی بلیک مرسیڈیز کے ساتھ ٹیک لگا کر آنکھوں پر ڈارک گلاسیس لگائے نیوی بلو شلوار قمیض پہنے کھڑا تھا لائبہ کو دیکھ کر اس نے مسکراتے ہوئے ہاتھ ہلایا تھا"یہاں کیا کر رہے ہو تم؟""میں نے تمہیں اسی لئے تو فون کیا تھا..لیکن تمہاری شکایتیں ہی نہی ختم ہوتی""اتنی دیر سے تو کیا تم مذاق کر رہے تھے؟؟"اس نے اشعر کو گھورتے ہوئے کھینچ کر پردے برابر کر دئے تھے "اور نہیں تو کیا..."وہ ہنسا تھا.."ہاہ..اب اکیلے ہی جاؤ لانچ پر..میں نہیں جا رہی تمہارے ساتھ"وہ ناراضگی سے بولی تھی"اوکے ڈئیر...صرف پانچ منٹ ہیں تمہارے پاس...جلدی سے ریڈی ہو کر نیچے آجاؤ..."اشعر نے کہتے ہوئے فون بند کر دیا تھا"بد تمیز.."لائبہ فون کو گھورنے کے بعد الماری کھول کر ڈریس سلیکٹ کرنے لگی تھی

———— ———— ———— ————

"ابے پاگل آدمی..تو مجھ سے ہی کچھ سبق سیکھ لیتا..اس گھٹیا پینٹنگ کو دیکھنے پر اس منگلو ٹنگلو نے مجھے دھکا دے دیا..پھر تو کیا چیز ہے؟"ریاض اپنا سر پکڑے کھڑا تھا کچھ زیادہ ہی زور سے لگ گئی تھی اس کے وہ سب ہی اس کو گھیر کر کھڑے تھے"یار میں تو صرف یہ دیکھ رہا تھا کے جب دس سال پہلے یہ عمارت جلی تھی تو تقریباً سب کچھ ہی جل کر تباہ ہو گیا تھا

لیکن یہ پینٹنگ... بلکل سہی کیسے ہے؟؟..نہ اس پر کسی قسم کی کوئی گرد. مٹی ہے اور نہ ہی جالے..یہ بات سمجھ نہیں آئی میرے "اس نے سر سہلاتے ہوئے کہا تھا "اے کیمرہ..آن کرو.."حیدر نے سلمان اور فہد سے کہا تھا "جی ناظرین ... بریک کے بعد ہم واپس آچکے ہیں..اور یہ دیکھیں..کے ہمارے اس معصوم اور ننھے سا تھی ریاض پر..ابھی کچھ دیر پہلے منگلو نے اٹیک کیا ہے..ہمارا یہاں آنا شاید اس کو پسند نہیں آیا...اور اگر پسند نہی آیا تو...ہم کیا کریں؟؟ہمیں بھی تو اپنا کام کرنا ہے نہ؟"وہ ایک ہاتھ جینز کی جیب میں ڈالے کھڑا بول رہا تھا جبھی اس کے دوسرے ہاتھ میں پکڑا میٹر بجنے لگا تھا..وہ چونکا تھا.وہ باقی سب بھی اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے "دیکھیں..دیکھیں..ناظرین..یہاں ہمیں ریڈینگ ملنا شروع ہو چکی ہے.یہ میٹر آواز کرنے لگا ہے اس کا مطلب ہے کے یہاں پر کوئی ہے..اب وہ منگلو ہی ہے یا کوئی اور ..یہ تو ہم اسی سے پوچھیں گے...اے ہیلو..کون ہے...کون ہے یہاں پر؟؟کیا تم منگلو ہو ہمیں جواب دو..اے گونگے بہرے سنائی دے رہا ہے..تجھ سے بات کر رہا ہوں میں..کون ہے یہاں پر؟؟دیکھوں..ہم یہاں پر تمہارے ساتھ کوئی چھپن چھپائی کھیلنے نہیں آئیں ہیں..جواب دو جلدی...کیا منگلو ہو تم؟..!!!"ابے کیوں ڈانٹ رہا ہے اس کو حیدر .ناراض ہو جائے گا وہ؟تیمور نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس کو شانت کیا تھا "تو اور کیا کروں؟..اتنی دیر سے ہم یہاں اس کو ڈھونڈ رہے ہیں..اور اس کے ڈرامے ہی نہیں ختم ہو رہے "حیدر ناراضگی سے بولا تھا "اچھا چل..اس کمرے میں چلتے ہیں..شاید وہاں کوئی ریڈنگ مل جائے""یہاں پر کیوں جواب نہیں دے رہا؟؟"..""چھوڑ نہ حیدر ..اس کا گھر ہے اس کی مرضی..چل آجا."تیمور نے اس کو ساتھ لے جانا چاہا تھا "نہیں.تو ریاض کے ساتھ رک..میں اکیلا جاؤں گا سلمان کے ساتھ """پاگل ہو گیا ہے کیا...؟؟..اگر اللہ نہ کرے کوئی ایسی ویسی بات ہو گئی تو...ہم تو ہوں گے نہ کنٹرول کرنے کے لئے؟""تو سلمان ہو گا نا میرے ساتھ"..."وہ تو ریکارڈنگ کرے گا نہ؟"..""چھوڑ دے تیمور...حیدر تو جا سلمان کے ساتھ.."ریاض نے تیمور کا بازو پکڑ لیا تھا "وہ دونوں دائیں جانب ایک کمرے میں چلے گئے تھے.."وہ بچہ تھوڑی ہے..جو تو پریشان ہو رہا ہے..."ریاض نے تیمور سے کہا تھا "ابے تو مجھے اس کمینے...حیدر کی فکر تھوڑی ہے..""""تو پھر؟؟"ریاض نے اسے نہ سمجھی سے دیکھا تھا "مجھے تو اس بیچارے منگلو ٹنگلو کا خیال ہے..ابھی وہ مرنے کے بعد روح تو بنا ہوا ہے..لیکن اس حیدر سے کوئی بعید نہیں..نہ جانے کیا کر گزرے اس کے ساتھ..اور تجھے نہیں پتا..وہ حیدر...مولوی کے پاس گیا تھا یہاں آنے سے پہلے نہ جانے پانی پر کون کون سے دم کروا کر اور کتنے تعویز وہ

اپنے ساتھ لے کر آیا ہے..اب تو اس ٹنگلو..سوری منگلو کا اللہ ہی حافظ ہے..مرنے کے بعد دوبارہ سے مرے گا بیچارہ .."""اوے..تو سہی بول رہا ہے..جا بھئی جاثم..تو اس کے پاس جا..وہ کہیں پنگا نہ لے لے اس سے...ورنہ لینے کے دینے پڑ جائینگے..."ریاض نے جاثم سے کہا تھا

____ ____ ____ ____

دیکھیں بی بی جی آج پھر کسی نے آپ کے لئے پھول بھیجے ہیں" وہ نوڈلز کھاتے ہوئے ڈرامہ دیکھ رہی تھی جبھی سکینہ کی" آواز پر چونکی تھی" پھول...!!!" وہ باؤل ٹیبل پر رکھ کر جلدی سے اٹھ کر سکینہ کے پاس آئی تھی جو لاونج کے دروازے کے پاس ہی کھڑی تھی" آج تو میں نے اس لڑکے کو پکڑ ہی لیا تھا جی..آخر کو جو اس کے ہاتھ پھول بجھوا رہا ہے ..اس کو تو پتا ہوگا نہ جی؟؟"لیکن اس نے تو کچھ پھوٹا ہی نہیں منہ سے اور میں تو،،،،!!"""افوہ...چپ کرو سکینہ کوریئر والوں کو تھوڑی نہ پتا ہوتا ہے کے کون کس کو کیا بجھوا رہا ہے؟ان کا کام تو بس ایک سے چیز لے کر دوسرے بندے تک پہنچانا ہوتا ہے"""ہیں؟؟؟..کیا مطلب بی بی جی؟؟"سکینہ نے نہ سمجھی سے اس کو دیکھا تھا"ارے بھئی..تمہارے سمجھنے کی بات نہیں ہے...تم جاؤ اپنا کام کرو.."زرنور نے اس کے ہاتھ سے بوکے لے لیا تھا"ٹھیک ہے جی..."وہ بولتی ہوئی چلی گئی تھی گلاب کے پھولوں میں سے بھینی بھینی سی خوشبو اٹھ رہی تھی زرنور نے پھولوں کو الٹ پلٹ کر دیکھا تھا جبھی اس میں سے ایک گلابی رنگ کا چھوٹا سا کارڈ نیچے گرا تھا اس نے چونک کر ایک ہاتھ میں بوکے پکڑے دوسرے ہاتھ سے جھک کر وہ کارڈ اٹھا کر دیکھا تھا جس پر بہت ہی خوبصورت رائٹنگ میں ایک تحریر لکھی تھی اس نے حیرت سے اس کو کارڈ کو پڑھا تھا دوبارہ اور پھر سہ بارہ اس نے بار بار اس کو پڑھا تھا کے شاید اس کو پڑھنے میں کوئی غلطی ہو رہی ہو ..لیکن اس میں وہی لکھا تھا جس کو وہ سمجھنا نہیں چاہ رہی تھی اس کے ہاتھ سے بوکے نیچے گر گیا تھا" یہ یہ کیا ہے؟؟؟.....!!!"اس کا وجود زلزلوں کی زد میں تھا آنکھوں میں سے گویا چنگاریاں سی نکل رہی تھی وہ تیزی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھی چاروں طرف اس کی متلاشی نظریں اپنے فون کو ڈھونڈ رہی تھی جبھی اس کو بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر لیمپ کے ساتھ رکھا اپنا فون نظر آ گیا تھا اس نے جلدی سے جا کر اپنا فون اٹھایا تھا اس کے ہاتھ کانپنے لگے تھے غم و غصّے سے اس کا برا حال ہو رہا تھا سیو کونٹیکٹس میں جا کر اس نے کل والا انٹرنیشنل نمبر ڈائل کیا تھا گہری سانسیں لے کر وہ اندر اٹھتی غصّے کی لہروں کو دبا رہی تھی دو بیل جانے کے بعد وہاں سے کال کاٹ دی گئی تھی اس نے پھر سے ڈائل کیا تھا جو

دوبارہ سے کاٹ دی گئی تھی وہ بار بار اسی نمبر پر کال ملا رہی تھی لیکن ہر بار وہاں سے کال کٹ کی جا رہی تھی اس نے غصّے میں دیوار پر موبائل مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا ہی تھا کے وہ بجنے لگا تھا اسی نمبر سے کال تھی اس نے یس کا بٹن دبایا تھا "میرے خیال سے بو کے موصول ہو چکا ہے آپ کو۔۔۔"ارمان کی خوبصورت سی آواز سپیکر میں سے آئی تھی"بکواس بند کرو اپنی....اور اگر یہ تم نے مذاق کیا ہے نہ میرے ساتھ..تو میں بتا دوں تمہیں کے..بہت ہی گھٹیا ترین مذاق ہے یہ۔۔"اس کی آواز سن کر وہ چیخی تھی "کیا کہا مذاق۔۔؟؟؟.....نہیں بھئی تمہارا اور میرا مذاق ہے کیا؟؟...تم نے مجھ سے ہمارا رشتہ پوچھا تھا نہ ؟تو میں نے بتا دیا...."""جھوٹ مت بولو....آج تک ہم دونوں ایک دوسرے سے ملے نہیں ...ایک دوسرے کو دیکھا نہیں...بات تک نہیں کی..پھر تم کیسے کہ سکتے ہو کے ہمارے بیچ یہ رشتہ بھی ہو سکتا ہے ۔۔۔"""اس لئے میں نے کہا تھا تم سے کے اپنے پیرنٹس سے پوچھ لو..."""دیکھو میری...میری بات سنو.تم...تم مذاق کر رہے ہو نہ ؟؟"اس کو ابھی بھی موہوم سی امید تھی کے شاید وہ ایسے ہی تنگ کر رہا ہو اس کو"میں جھوٹ کیوں بولوں گا تم سے ؟؟..جو سچ ہے..وہ میں نے بتا دیا تمہیں....اور رہی بات یہ کے..ہم آج تک نہیں ملے...تو یہ غلط ہے ...ہم ایک نہیں کئی دفع ایک دوسرے سے مل چکے ہیں...اب اگر تم اپنے ذہن پر زور دو تو تمہیں یاد آ جائے گا.." "لیکن تم...تم تو اٹلی میں رہتے ہو نہ ؟؟"""تو تم کیا سمجھتی ہو کے..اٹلی میں رہنے والے کبھی پاکستان نہیں آ سکتے ؟؟؟" "میری بلا سے تم اٹلی میں رہو یا جہنم میں...بس میری زندگی سے دفع ہو جاؤ..مجھے کبھی بھی اپنی شکل مت دکھانا..اور نہ ہی کال کرنا..."اس نے غصے سے فون بند کر دیا تھا وہ اشتعال انگیز انداز میں اس چھوٹے سے گلابی کارڈ کو دیکھ رہی تھی جبھی میسج ٹون بجی تھی اس نے دیکھا تو اسی نمبر سے میسج تھا"میں اب کال نہیں کروں گا بلکے....خود ملنے آؤں گا...." "بھاڑ میں جاؤ تم...."اس نے کھینچ کر اپنا فون ڈریسنگ ٹیبل پر مارا تھا جس سے اس کا شیشہ چکنہ چور ہو گیا تھا ایک شور سا بلند ہوا تھا اس کی آنکھوں میں سے آنسوؤں کی لڑیاں سی جاری ہو گئی تھی اسے ارمان کے نام پر زارا بخاری کا چونکنا اور پھر رونا یاد آیا تھا وہ روتے ہوئے بیڈ سے ٹیک لگا کر نیچے کارپیٹ پر بیٹھ گئی تھی "احمد.....!!"وہ سر گھٹنوں میں دے کر بے تحاشہ رونے لگی تھی

کمینے دو دن کا کہہ کر گیا تھا تو اور اب پورا ہفتہ ہونے کو آیا ہے... ابھی تک شکل نہیں دکھائی تو نے.." وہ اپنے کمرے کی ٹیرس پر ایک ہاتھ ریلینگ پر جمائے دوسرے ہاتھ سے فون کان سے لگائے تھوڑا سا جھکا کھڑا نیچے دیکھ رہا تھا جہاں لان میں مناہل پائپ سے پودوں کو پانی دے رہی تھی اس کے غصّے سے بولنے پر وہ ہنسا تھا" سچ میں حارث کبھی کبھی تو مجھے اپنا دوست کم اور محبوبہ زیادہ لگتا ہے..."" ہاہا.. محبت تو میں تجھ سے ویسی ہی کرتا ہوں..."" تیری انہی حرکتوں نے ہم دونوں کو بدنام کیا ہوا ہے" وہ بھی محفوظ ہوا تھا" ہاہا... خیر یہ بتا کب تک واپس آئے گا؟--- یہاں سب اداس بیٹھے ہیں تیرے لئے کے نجانے احمد کہاں غائب ہو گیا... اور کچھ لوگوں کا تو بہت ہی برا حال ہے..."" بیٹا میں سب سمجھ رہا ہوں کے یہ تو... کچھ لوگوں.... کسے بول رہا ہے..."" جان کر انجان بننے کی عادت گئی نہیں تیری..." حارث بھی ہنسا تھا" " کبھی کبھی یہ عادت مجھے بہت فائدہ دے جاتی ہے... خیر یہ بتا.. دلہن مان گئی تیری؟؟"" نہیں بھئی.. اس نے کہاں اتنے آرام سے مان جانا ہے.. میں نے تو ڈر کے مارے اس سے ابھی تک بات ہی نہیں کی.. کے کہیں غصّے میں وہ مجھے چاند پر ہی نہ پہنچا دے" حارث نے ہنستے ہوئے مناہل کو دیکھا تھا جو لان کے پرنٹڈ سوٹ میں بالوں کا جوڑا بنائے کھڑی اب مالی پر برس رہی تھی" تو نے کیا پھر ساری زندگی کنوارہ ہی رہنا ہے؟؟"" نہیں یار مجھے کنوارہ مرنے کا کوئی شوق نہیں.. لیکن اس ضدی شہزادی کو مجھے اسی کے انداز میں ہینڈل کرنا پڑیگا جس کے لئے کچھ ٹائم تو لگے گا... خیر اب تو ہی اپنی شادی کی بریانی کھلا دے..."" تھوڑا صبر کر تجھے اچھی والی بریانی کھلاؤں گا" احمد نے ہنستے ہوئے سگریٹ کا ایک گہرا کش لیا تھا" سدھر جا احمد.. تجھے کتنی دفع کہا ہے کے چھوڑ دے یہ گندی عادت.. لیکن تیری کچھ سمجھ میں ہی نہیں آتا.. لگتا ہے تیری رپورٹ کرنا پڑے گی مجھے اب..."" ہاہا کس سے کرے گا؟؟" اس نے ایک اور کش لیا تھا" اسی گرین آنکھوں والی بلی سے ..وہی سبق سکھائے گی تجھے.."" ہاہ.. میں ڈر گیا. یہ لے میں نے پھینک دی سگریٹ..." اس نے سچ میں سگریٹ ایش ٹرے میں مسل دی تھی" بیٹا اس کو تو پہلے ہی تجھ سے اتنی شکایتیں ہیں سارے بدلے ایک ساتھ ہی لے گی تجھ سے" حارث نے ہنستے ہوئے کہا تھا" مجھے کوئی اعتراض نہی.." وہ بھی ہنسا تھا" اللہ اللہ.. اتنی محبت؟؟؟"" محبت نہیں اسے کچھ اور کہتے ہیں..."" ہاں.. ہاں کمینے میں سمجھ گیا اسے... آئی.. ایس.. اچ.. کیو.. والا عشق کہتے ہیں" حارث کے کہنے پر اس نے قہقہ لگایا تھا" تو اتنی سمجھدار و والی باتیں کیسے کر لیتا ہے حارث؟؟".. "ارے بھئی ہمیں بھی اس عشق نے نکما کر دیا.. ورنہ آدمی ہم بھی بڑے کام کے تھے" اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا" ہاہا.. او کے عاشق صاحب.. اب کچھ ٹائم اپنی

محبوبہ کو بھی دیجئے..اور ہماری جان بخشی کیجیے...تاکے ہم بھی کچھ دیر وہاں دعا سلام کر لیں.."""ایک دفع فون کر کے تو تیرا دل بھرتا نہیں ہے..جا کر لے فون..تو بھی کیا یاد کرے گا...""سچ میں حارث..بہت کمینہ ہے تو..."وہ ہسنے لگا تھا "ہاہا..یہ تو مجھے پتا ہے تو اور کچھ بتا...""کچھ اور تو میں تجھے بعد میں بتاؤں گا..وہ بھی تفصیل سے..ابھی میں فون رکھتا ہوں.."""چل ٹھیک ہے..لیکن دو دن بعد تو مجھے یہاں نظر آنا چاہیے...""دو دن بعد کیوں؟؟میں تجھے کل ہی نظر آ جاؤں گا..چل خدا حافظ...""اوکے خدا حافظ.."حارث نے بھی کال کاٹ دی تھی اور ریلینگ چھوڑ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا کیوں کے نیچے لان میں سے مناہل شاید اندر جا چکی تھی تو اب حارث کا وہاں کھڑے ہونے کا کوئی مطلب نہیں تھا

——— ——— ———

ارے بھائی...یہ کیا کر رہے ہو تم؟؟"سلمان نے نہ سمجھی سے حیدر کو دیکھا تھا جو دیوار سے کان لگا کر کھڑا تھا "شش چپ کرو..!!""میرے بھائی وہ منگلو دیوار میں تھوڑی نہ گھس کر بیٹھا ہو گا.."حیدر نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا "مجھے لگتا ہے کے..اس دیوار کے پار....دوسری دنیا ہے..."وہ پر اسرار انداز میں بولا تھا جبکے سلمان ہکا بکا کھڑا رہ گیا تھا "د.دوسری دنیا؟؟...کیا بول رہے ہو یار ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟؟"اس کو حیدر کچھ کھسکا ہوا لگا تھا "کیوں منگلو مرنے کے بعد دوبارہ سے زندہ ہو سکتا ہے تو کیا دوسری دنیا نہیں ہو سکتی؟؟""لیکن اس دیوار کے پار؟؟؟" "تمہیں لگتا ہے کے اس دیوار کے پار دوسری دنیا نہیں ہے؟؟"حیدر نے سلمان سے پوچھا تھا "ہاں بلکل یہی لگتا ہے مجھے.."" مجھے بھی یہی لگتا ہے...بلکے لگتا کیا مجھے پتا ہے کے اس دیوار کے پار کوئی دوسری دنیا و نیا نہیں بلکے صرف ایک کمرہ ہے..لیکن...ہمیں دیکھنے والوں کو تو نہیں پتا نہ؟؟""کیا مطلب؟؟""مطلب یہ کے..ان کو تو وہی سچ لگے گا نہ جو ہم بتائے گے؟ان لوگوں نے کون سا یہاں آ کر چھان بین کر لینی ہے""اوا چھا ٹھیک ہے.اب میں سمجھ گیا"اس نے سر اثبات میں ہلایا تھا "سمجھ گئے نہ؟تو چلو اب جلدی سے کیمرہ ان کرو...جی تو میرے دوستوں..بریک پر جانے سے پہلے جب میں اس دیوار سے کان لگا کر کھڑا تھا تو میں نے آپ سے کہا تھا کے مجھے اس دیوار میں سے کچھ عجیب و غریب سی آوازیں سنائی دی ہیں جیسے کے...میں کیسے بتاؤ؟؟.ایک منٹ سوچنے دیں....ہم ہم...ہاں..آپ نے ٹام اینڈ جیری تو

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

دیکھیں ہی ہوں گے ضرور دیکھیں ہوں گے.. تو جب جیری ٹام کو کوئی نقصان پہنچاتا ہے تو اس کی کیسے چیخ نکلتی ہے.. آپ سوچیں ذرا

ہاں آگئی یاد؟؟ ایکسزیکلی ویسی ہی آواز مجھے اس دیوار میں سے سنائی دی ہے اور نہ جانے کیسی عجیب سی کشش ہے جو مجھے اپنی جانب کھینچ رہی تھی اور یہ تو میں نے آپ کو بتایا ہی نہیں کے جب ہم بریک پر گئے تھے تو میں ایسے ہی اس دیوار کو چیک کر رہا تھا اور آپ یقین نہیں کریں گے کے اس دیوار نے میرا آدھا ہاتھ کھا لیا.. سچ میں آدھا ہاتھ کھا لیا تھا میرا ... مطلب جب میں نے دیوار پر ہاتھ رکھا تو وہ اندر چلا گیا.. اور مجھے ایسا محسوس ہوا کے جیسے اندر بہت زیادہ ٹھنڈ ہو.. جسم کو سن کر دینے والی ٹھنڈ اور جب میں نے ہاتھ باہر نکالا تو وہ نیلا پڑنے لگا تھا اور پھر خود ہی ٹھیک ہو گیا اور وہ جو....!!" اس کا گھوسٹ میٹر پھر سے بجنے لگا تھا اس نے جلدی سے اس کو اپنے سامنے کیا تھا "اے.. کون ہو تم؟".. جواب دو کون ہو تم؟" کیا منگلو ہو؟؟.." خالی کمرے میں حیدر کی آواز گونج رہی تھی جبھی میٹر کا گرین بٹن خد بخود دبا تھا حیدر چونک گیا تھا اس نے میٹر کو دیوار کے ساتھ رکھے ایک سٹول پر رکھ دیا تھا "کیا تم یہاں اکیلے رہتے ہو؟؟" اس دفع بھی گرین بٹن دبا تھا "اوہ.. تو اس کا مطلب ہے کے اکیلے ہی رہتے ہو.. تو یار کسی کو اپنے ساتھ رکھ لو تم اکیلے ہی اس اتنی بڑی عمارت میں چکراتے پھرتے ہو.. کوئی ساتھ ہو گا تو زیادہ مزہ آئے گا.. خیر یہ بتاؤ. کیا تم نے ہی اس عمارت میں آگ لگوائی تھی؟؟" اس بار ریڈ بٹن دبا تھا مطلب کے نہیں... حیدر میٹر کو تعجب سے دیکھنے کے بعد کیمرے کی جانب گھوما تھا "دیکھ رہے ہیں آپ ناظرین؟؟ آتما بننے کے بعد بھی جھوٹ بولنے سے باز نہیں آیا یہ ٹنگلو..." "ابے بھائی منگلو ہے..." سلمان پیچھے سے بولا تھا "ہاں وہی ٹنگلو.." حیدر بے نیازی سے کہنے کے بعد دوبارہ میٹر کی جانب متوجہ ہوا تھا "منگلو میری بات سنو ... مجھے پتا ہے کے تم منگلو ہو.. سلمان کو بھی پتا ہے کے تم منگلو ہو.. لیکن ہمیں دیکھنے والے ناظرین کو نہیں پتا کے تم منگلو ہو.. اس لئے تم کچھ ایسا کر کے دکھاؤ کے جس سے ان سب کو یقین آ جائے.. بلکے تو ایسا کرکے... یہ دیکھ یہ میں نے اپنا ہاتھ ایسے پھیلا لیا.. اب تو اس پر ایک گرما گرم بریانی کی بھاپ اڑاتی پلیٹ لا کر رکھ دے.. بس یہ ہی ثبوت دے دے ... سب کو یقین آ جائے گا تجھ پر" "یار تھوڑا خیال کرو.. یہ جن ہے جن... تمہارا کوئی کھویا ہوا یار تھوڑی ہے.." سلمان کو ڈر لگ رہا تھا حیدر کی حرکتوں سے.. کہیں منگلو غصّے میں آ کر ان کو کوئی نقصان نہ پہنچا دے "جن ہے تو کیا ہوا اپن کا تو یار ہی ہے... کیوں بے منگلو دوستی کرے گا مجھ سے؟؟" میٹر میں سے گرین لائٹ جلی تھی وہ دونوں ہی چونکے تھے حیدر تو

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مذاق میں یہکہ رہا تھا اسے یقین نہیں تھا کے اس سوال پر بھی وہ کوئی رسپونس دیگا"ابے دیکھ یہ تو ہاں بول رہا ہے...واہ بھئی منگلو تو تو بہت اچھا ہے.. لیکن تو کیسا جن ہے جو ایک پلیٹ بریانی کی نہیں کھلا سکتا اپنے دوست کو؟؟.. چل چھوڑ تو مجھے کوئی گانا ہی سنا دے سچ میں میرا بڑا دل کر رہا ہے تیری آواز سننے کو..سنا دے یار کوئی اچھا سا...بلکے میں بتاتا ہوں کون سا...رک میں سوچ کر بتاتا ہوں..ہم...ہاں تو سنا"دیسپیسیتو"..یہ والا سنا یہ مجھے بے حد پسند ہے..چل اوے..سنا بھی دے اب..اتنا بھی کیا شر مانا؟؟..بھئی سلمان تو اپنے کان بند کر..شاید تجھ سے ہی شرم آ رہی ہے اس کو..اب تو سنا دے منگلووو..."حیدر نے دو منٹ انتظار کیا تھا لیکن نہ تو کوئی آواز سنائی دی تھی اور نہ ہی کسی قسم کی کوئی آہٹ"تو تو بھئی ..بہت ہی ڈھیٹ ہے منگو..نہ تو مجھے گانا سنا رہا ہے نہ ہی بریانی کھا رہا ہے تو تو کسی کام کا ہی نہیں ہے..اور تو نے تو ابھی تک اپنی شکل بھی نہیں دکھائی مجھے..بلکے رہنے دے تو مجھے اپنی شکل دکھانا بھی نہیں..دس سال سے تو اس عمارت میں گندا سندا گھوم رہا ہے..نجانے کتنا خوفناک ہو گیا ہو گا..ویسے ایک بات تو بتا..میں نے سنا ہے کے..یہ جو آتمائیں ہوتی ہیں ..یہ اپنے ساتھ موم بتی لے کر گھومتی ہیں..تو تم لوگوں کے پاس روز روز موم بتی آتی کہاں سے ہیں؟؟ہیں...کیا چوری کر کے لاتے ہو؟؟اور میری بات مان تو...تو کسی فی میل بھوتنی کو اپنے ساتھ رکھ لے دونوں ایک ساتھ گھومتے رہنا ..ایک موم بتی پر گزارا ہو جائے گا..اور ایک بات تو بتا منگلو...تیری کوئی گرل فرینڈ نہیں ہے کیا؟...شرما کیوں رہا ہے ..نہیں ہے تو بتا دے...میرے پاس بہت ساری ہیں ایک دو کے نمبر تجھے بھی دے دوں گا..بول چاہیے؟؟"حیدر ...میرے بھائی یہ بھوت ہے..یہ تم کیا باتیں کر رہے ہو اس کے ساتھ؟؟"سلمان کا دل کر رہا تھا کے وہ کیمرہ پھینک کر اپنا سر پیٹ لے"اُفوہ سلو...ایک تو تم لوگوں نے ہی ان بھوتوں کو سر پر چڑھایا ہوا ہے..صرف بھوت ہی تو ہے..کون سا ہم کو کھا جائے گا..یا ہم اس کو کھا جائیں گے..ہم تو یہاں اس سے صرف کچھ باتیں کرنے آئے ہیں..باتیں کر کے اور حال چال پوچھ کر ہم چلیں جائیں گے کیوں کے کچھ کھلانا پلانا تو اس نے ہے نہیں...اور اللہ معاف کرے ایسا کنجوس بھوت میں نے اپنی زندگی میں پہلی بار دیکھا ہے اور تو اور کنجوس کے ساتھ ڈھیٹ بھی اول نمبر کا ہے نا کچھ بولتا ہے نہ کچھ سناتا ہے نہ کچھ کھلاتا ہے...سن بے منگلو..تو مجھے بلکل پسند نہیں آیا."اب سلمان کا دل کر رہا تھا کے وہ اپنا سر پیٹنے کے بجائے کیمرہ مار کر حیدر کا ہی سر پھاڑ دے اس نے کسی لڑکے کو اتنا بولتے ہوئے پہلی دفع دیکھا تھا..اگر کوئی لڑکا"کسی" کے ساتھ بات کرے تو سمجھ میں آتا ہے لیکن یہ اکیلے میں کون بولتا ہے؟وہ بھی خود سے..اور وہ بھی اتنا زیادہ؟؟حیدر

دونوں ہاتھ کمر پر جمائے نچلا لب دانتوں تلے دبائے کچھ سوچ رہا تھا جبھی نہ جانے کہاں سے ایک چھوٹا سا پتھر اڑتا ہوا آ کر ٹک کر کے اس کے سر پر لگا تھا جس سے وہ بے ساختہ چیخا تھا اس کو دیکھ کر سلمان کی چیخ بھی نکل گئی تھی "ابے او.. منگلو ٹنگلو... سچ بات سننے کا حوصلہ نہیں ہے تو جا... جا کر دوبارہ سے مر جا.. میرے اوپر کیوں غصّہ اتار رہا ہے؟... اور ایک بات تو بتا... یہ تیرا نام کس نے رکھا؟؟ سچ میں اتنا گندا اتنا واہیات نام ہے تیرا.. انسانوں میں تو کوئی یہ نام رکھتا ہی نہیں ہے.. سوائے جنگل میں رہنے والے جانوروں کے.. اور ایک بات کان کھول کر سن لے. تو نے اگر... آہ...!!!" ابھی .. وہ اور کچھ کہنے ہی لگا تھا تین چار پتھر ایک ساتھ آ کر اس کے لگے تھے س جیسے کسی نے تاک تاک کر نشانے لگائے ہوں

——— ——— ———

"یہ دیکھ رہے ہیں آپ؟... ہر طرف دھول مٹی.. کاٹھ کباڑ جلے ہوئے پردوں کی راکھ... ٹوٹا ہوا اور جلا ہوا فرنیچر.. ہر جگہ لٹکتے مکڑی کے جالے.. یہ سب دیکھ کر تو یہ ہی لگتا ہے کے یہاں کوئی انسان ہرگز نہیں رہتا ہو گا.. اور یہ تو آپ کو پتا ہی ہو گا کے جہاں انسان نہیں رہتے وہاں جنات رہتے ہیں.. اور پھر جب یہاں کوئی انسان نہیں رہتا تو اس عمارت میں سے آوازیں کس کی آتی ہیں؟؟ یقیناً انہی جناتوں کی... ہمارے یہاں آنے کا مقصد ہی یہ جاننا تھا کے یہاں منگلو کے ساتھ اور کتنے لوگ.. سوری آتمائے رہتی ہیں.. لیکن یہ ہم ابھی تک نہیں جان سکے کیوں کے وہ منگلوا بھی تک ہمارے ہاتھ نہیں لگا.. اور آپ کو یاد ہے تیمور کے جب ہم شام کو پارکنگ کے لئے آئے تھے تو اس علاقے کے لوگوں نے ہم سے کیا کہا تھا؟؟" تیمور اور ریاض فہد کر کیمرے میں دیکھتے سنجیدہ صورت بنائے کھڑے بول رہے تھے "جی جی ریاض.. ہاں مجھے بلکل بھی نہیں... یاد... کیا کہا تھا ان لوگوں نے؟؟" تیمور نے سر کھجاتے ہوئے کہا تھا ریاض نے زور سے کہنی تیمور کو ماری تھی "اوہ ہاں.. نہیں یار اب بھی نہیں یاد آیا تو ہی بتا دے کیا بولا تھا ان لوگوں نے..." "بیوقوف میں خود ہی بھول گیا جبھی تو تجھ سے پوچھ رہا تھا ریاض نے دانت پیستے ہوئے کہا تھا "اوے جاثم... کمینے آدمی باہر نکل...." جبھی حیدر آندھی طوفان کی طرح ایک ہاتھ سے اپنا سر پکڑے دوسرے ہاتھ میں ٹارچ سے یہاں وہاں روشنی ڈالتا اندر آیا تھا "کیا ہوا؟؟؟" وہ چاروں ہی چونکے تھے تیمور اور ریاض کے پیچھے کھڑا جاثم ہاتھ میں ایک چھوٹی سی ڈیوائس پکڑے باہر آیا تھا اس کو دیکھتے ہی حیدر اس کے سر پر پہنچا تھا کمینے تجھے کہا تھا میں نے کے صرف ایک ہی پتھر مارنا.. پھر کیوں تو نے اتنے سارے مارے؟؟.... ہیں بول.. مارے تو مارے.. وہ بھی اتنے بڑے بڑے اور پھر سارے ایک ہی جگہ پر... ابے

سالے.. تو کوئی شکاری ہے یا پھر ٹارگٹ کلر..؟؟ ہیں..ابھی میرا سر پھٹ جاتا.. میں مر جاتا.. تو تو کیا جواب دیتا کیا منہ دکھاتا میرے ماں باپ کو؟؟ بول.. بول نہ""" اب ہاں جاثم کے بچے میں نے بھی تجھے کہا تھا کے جب تو وہ کینڈل اسٹینڈ میرے مارے تو آہستہ سے مارنا.. لیکن تو نے اتنی کھینچ کر مارا کے میرا سر ابھی تک درد کر رہا ہے.. "ریاض نے اپنا سر سہلاتے ہوئے کہا تھا تیمور کو بھی کچھ یاد آیا تھا" ہیں بے جاثم.. جب میں وہ پینٹنگ دیکھ رہا تھا تو.. تو نے بغیر بتائے مجھے دھکا دے دیا.. مجھے بتا نہیں سکتا تھا پہلے؟ اور اگر میرا ہارٹ فیل ہو جاتا تو؟؟ وہ تو شکریہ ادا کر تو میرا جو میں نے سیچویشن کو سمبھال لیا.. """ اجازت ہو تو کیا اب میں بھی کچھ بولوں؟؟" جاثم نے طنز سے ان تینو کو دیکھا تھا جو اس کو ہی گھور رہے تھے "بول بھی دے.. اب کیا پلیٹ میں رکھ کر دعوت نامہ دوں؟؟" حیدر نے دانت پیسے تھے "دیکھو تم دونوں کی ذمہ داری تو میں قبول کرتا ہوں کے چلو مجھ سے غلطی ہوئی لیکن حیدر... سچ میں یار میں نے صرف ایک ہی پتھر مارا تھا کیوں کے میں نے تم سے یہ ہی کہا تھا باقی کے جو تین چار تم کہ رہے ہو.. وہ میں نے نہیں مارے """ تو پھر کیا اس مرے ہوئے منگلو نے مارے ہیں..؟؟" ٹھنڈا ہو جا حیدر.. "ریاض نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا" اور یہ تو اوٹ پٹانگ سے جواب کیوں دے رہا تھا میٹر پر؟؟ ہیں.. """ کون سے جواب بھائی؟؟ میں نے کوئی جواب نہیں دئے.. کیوں کے یہ ڈیوائس ہی کام نہیں کر رہی تھی.. بھلے سے ان دونوں سے ہی پوچھ لو.. میں پیچھے کھڑا اس کو ہی چیک کر رہا تھا" جاثم نے گھوسٹ میٹر کو ایک ڈیوائس سے کنیکٹ کیا ہوا تھا جس سے وہ میٹر کو کنٹرول کر سکتا تھا" کیا ہو گیا ہے بھئی؟؟ مجھے اس پر ریڈنگ مل رہی تھی گرین اور ریڈ بٹن خود بخود دب رہے تھے اور تم کہ رہے ہو کے.. تم نے اس کو کنٹرول نہیں کیا.. تو پھر کس نے کیا ہے؟؟" حیدر نے تعجب سے کہا تھا" کہیں سچ میں تو.. منگلو.. نہیں ہے؟؟" فہد نے ڈرے ہوئے انداز میں کہا تھا" اوے.. چپ کر یہ بھوت ووت کچھ نہیں ہوتے.. یہ سب فلموں کی باتیں ہیں." تیمور نے اسے ڈپٹ دیا تھا" مم مجھے ڈر لگ رہا ہے..." سلمان کی سرسراتی ہوئی آواز نکلی تھی" مرد بن سلمان. مرد بن..." حیدر کو خود خوف ہونے لگا تھا لیکن خود کو بہادر ثابت کرتا بشاشت سے بولا تھا" ٹھاہ... "جبھی برابر والے کمرے سے ایک شور بلند ہوا تھا جیسے کوئی بہت ہی بھاری چیز جھومر کی طرح زمین پر گر کر چکنا چور ہو گئی ہو" اللہ ہو اکبر..... امی..." تیمور چیختا ہوا باہر بھاگا تھا چیخ تو ان سب کی ہی بلند ہوئی تھی ڈر سب کے چہروں پر صاف نظر آ رہا تھا" کمینے جاثم... اگر حیدر کو کچھ ہوا تو... تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا میں..." ریاض بھی چیختا ہوا تیمور کے پیچھے بھاگا تھا وہ چاروں ہکا بکا کھڑے تھے جبھی ویسی ہی آواز

دوبارہ سے آئی تھی اور سناٹے کو چیرتی پوری عمارت میں پھیل گئی تھی خوف کی ایک لہر ان کے اندر رور گئی تھی "ایک گھنٹے کا شو کافی ہے.. بھاگو تم لوگ.. کیوں اپنی موت کا انتظار کر رہے ہو؟؟؟" جاثم بھی چیختے ہوئے بھاگا تھا فہد اور سلمان بھی اپنے اپنے کیمروں کو سینے سے لگائے اس کے پیچھے گ ئے تھے "مجھے تو لے چلووو...." حیدر زور سے چیخا تھا "آ جا تو بھی.. اب کیا گود میں لے کر جائے تجھے؟؟" جاثم بھاگتے بھاگتے چیخ کر بولا تھا تیمور اور ریاض تو جیپ میں بیٹھ کر سٹارٹ بھی کر چکے تھے وہ تینوں بھی اپنی وین میں بیٹھ کر وہاں سے نکل گئے تھے گرتے پڑتے حیدر نے کندھے پر سے بیگ اتار کر جیپ میں پھینکا تھا اور ابھی وہ بیٹھنے ہی لگا تھا کے اس کے ذہن میں جھماکا ہوا تھا "اوہ شٹ.. میرا فون... میرا فون تو اسی کمرے میں رہ گیا..." "چھوڑ دے حیدر تو جلدی سے بیٹھ.." "پاگل ہو گیا ہے کیا ریاض؟؟؟ ستر ہزار کا فون ہے میرا ..اور تو کہہ رہا ہے کے رہنے دے..." "ابے حیدر سمجھنے کی کوشش کر وہ منگلو تجھے کھا جائے گا" "مجھے کچھ نہیں پتا.. مجھے بس میرا فون چاہیے.. تم لوگ رکو میں بس ابھی لے کر آتا ہوں" حیدر کہہ کر جانے لگا تھا جبھی تیمور اور ریاض نے اتر کر زبردستی اٹھا کر اس کو جیپ میں ڈالا تھا "اے.. یہ کیا کر رہے ہو؟.... چھوڑو مجھے.. چھوڑو... میں نہیں دوں گا منگلو کو اپنا فون... چھوڑ دو بھئی... وہ میرے فون کا غلط فائدہ اٹھائے گا... ہائے اللہ چھوڑ دوں بھائی... میرے فون پر پیٹرن بھی نہیں لگا ہوا... منگلو کمینے تو چھت سے گر جائے.. تیرے ہاتھ پیر ٹوٹ جائے... اللہ کرے تیری موم بتی بجھ جائے اور تو سیڑھیوں سے گر پڑے.. تیرے دانت ٹوٹ جائے.. تو پوپلا ہو جائے.." وہ چیختا جا رہا تھا ڈرائیو نگ کرتے ریاض نے تیمور کو اشارہ کیا تھا جس نے زبردستی حیدر کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کی آواز دبائی تھی

www.kitabnagri.com

زری میری جان یہ اتنی بڑی بات نہیں ہے.." "سیریسلی مما یہ اتنی بڑی بات نہیں ہے؟؟" وہ حیرت سے چیخ پڑی تھی" پورے کمرے کا اس نے حشر نشر کر دیا تھا ایک چیز بھی اپنے ٹھکانے پر نہیں تھی بیڈ شیٹ صوفے پر پڑی تھی کشن سارے کمرے میں بکھرے ہوئے تھے ڈریسنگ ٹیبل کا سارا سامان ٹوٹا بکھرا نیچے کارپیٹ پر پڑا تھا پرفیوم کی ٹوٹی ہوئی بوتلیں اور اس کے استعمال کا سارا میک اپ کا سامان سب نیچے بکھرا پڑا تھا اور ڈروب کے سارے کپڑے باہر تھے لیمپ.. اس کے ٹیڈی بیئرز.. شوز سینڈل.. اور شوپیز.. کچھ بھی اپنی جگہ پر نہ تھا اتنی توڑ پھوڑ کرنے کے بعد بھی اس کا غصہ ٹھنڈا نہیں ہوا تھا "اور نہیں تو کیا.. اس میں اتنا غصہ کرنے والی کون سی بات ہے؟؟" "کیا ہو گیا ہے مما آپکو..؟. یہ بات آپ کے لئے

چھے چھوٹی ضرور ہو گی.. لیکن میرے لئے ہر گز نہیں ہے..اوراپ نے مجھ سے یہ بات چھپائی مجھ سے؟؟"وہ گہرے دکھ سے بولی تھی"میں تمہیں بتانے والی تھی زری.. ""کب بتاتی؟جب آپ اس سمیر کے ساتھ مجھے رخصت کر دیتی تب بتاتی؟؟اگر وہ ارمان مجھے نہ بتاتا.. تو مجھے تو پتا ہی نہیں چلنا تھا""زری یہاں آؤ..میری بات سنو""مجھے کچھ نہیں سننا مما..مجھے بس اتنا بتائے کے آپ دونوں نے مجھ سے پوچھے بغیر اتنا بڑا فیصلہ کیسے کر لیا؟؟""شاباش ہے تمہیں زری..دو سال کی بچی میں اتنی عقل ہوتی ہے کیا..جو ہم تم سے پوچھ کر فیصلہ کرتے""تو پھر آپ لوگ دو سال کی بچی کا نکاح کس طرح سے کر سکتے ہیں؟؟؟""میں کہہ تو رہی ہوں تمہیں کے اس وقت حالات ہی کچھ ایسے ہو گئے تھے کے ہمیں یہ فیصلہ کرنا پڑا""میں کچھ نہیں جانتی مما...آپ بس اس کا نام ہٹائیں میرے نام کے آگے سے..."وہ ضدی لہجے میں بولی تھی رو رو کر اس نے اپنا برا حال کر لیا تھا آنکھیں اور ناک بے تحاشہ رونے کی وجہ سے سرخ ہو چکے تھے ابھی بھی اس کی آنکھوں میں بار بار آنسوں آرہے تھے جن کو وہ ہاتھ کی پشت سے رگڑتی جا رہی تھی"زرنور..میں کیا سمجھا رہی ہوں تمہیں اتنی دیر سے؟؟"وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر ان کے پاس آکر گھٹنو کے بل بیٹھ گئی تھی اور ان کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے لیا تھا"پلیز مما..کچھ کرے..میں اس کے ساتھ...شادی..نہیں کر سکتی..."وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی تھی"ہو سکتی نہیں...ہو چکی ہے...تم مانو یا نہ مانو زری...تم ارمان کے نکاح میں ہو..""میں نہیں مانتی اس نکاح کو..میری مرضی سے نہیں ہوا تھا یہ سب.."وہ غصّے سے بولی تھی"تم اپنے ماں باپ کے فیصلے کی مخالفت کر رہی ہو زری؟؟""مما پلیز..سمجھنے کی کوشش کرے مجھے..آپ تو میری ساری باتیں مانتی ہیں نہ تو یہ بھی مان لیں..پلیز مما..ختم کر دے اس سب کو.."وہ ان کی گود میں سر رکھے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی زارا بخاری کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کے وہ کیسے اس کو سمبھالیں؟وہ اس کا سر سہلانے لگی تھی گلابی رنگ کا وہ چھوٹا سا کارڈ ڈریسنگ ٹیبل پر مڑا تڑا پڑا تھا جو اس بوکے کے ساتھ آیا تھا بوکے کو تو اس نے اسی وقت ڈسٹ بن میں پھینک دیا تھا لیکن اس کارڈ کو نہیں پھینکا تھا جس پر ایک تحریر لکھی تھی

بتادو نہ مجھے کے کیوں اتنی ہنسی آرہی ہے تم دونوں کو؟؟" ریاض نے غصے سے اشعر اور حارث کو دیکھا تھا جن کا ہنس ہنس کر برا حال ہو رہا تھا چہرے بے تحاشا سرخ ہو چکے تھے "اگر یہ تمہارے ساتھ ہوتا نہ تو تب پوچھتا میں بھی تم سے" تیمور نے بھی ان کو گھورتے ہوئے کہا تھا "ابے یار تم لوگوں کو کہا کس نے تھا وہاں جانے کو؟ااور اگر چلے ہی گئے تھے تو کیا ضرورت تھی ایسے ڈرپوکوں کی طرح بھاگنے کی؟ تھوڑی تو بہادری دکھاتے" حارث نے ان لوگوں کو جیسے شرم دلائی تھی "تو کیا چاہ رہا ہے تو۔؟خود کو پلیٹ میں رکھ کر پیش کر دیتا۔۔لے بھئی منگلو کھا لے مجھے۔۔ڈنر سمجھ کر" ریاض نے تپ کر کہا تھا "ریاض کمینے تو تو کچھ بول ہی مت۔۔تو ہی لے کر گیا تھا مجھے وہاں۔۔وہ تو قسمت اچھی تھی میری جو بچ گیا۔۔ورنہ بیٹھا ہوتا ابھی اس منگلو کے پیٹ میں..." تیمور نے اس کو گھور کر کہا تھا "ابے چل۔۔میں کون سا تجھے ہاتھ پیر باندھ کر لے کر گیا تھا۔۔سالے تو اپنی مرضی سے گیا تھا" ریاض نے دانت پیسے تھے "تو تو ہی تو آکر ناچ رہا تھا کے نوکری مل گئی نوکری مل گئی۔۔میں نے سوچا ذرا دیکھو تو جا کر کے کیسی نوکری ہے..." "بس بیٹا۔۔تیرا حسد ہی تجھے لے ڈوبا۔۔" "اوے ۔۔حسد کس بات کا؟۔۔اللہ نہ کرے اگر میں کبھی مارا مارا بھی پھر رہا ہوں گا نہ تو بھی یہ نوکری نہیں کروں گا" تیمور نے کانوں کو ہاتھ لگائے تھے "اچھا بس کرو۔۔تم دونوں تو لڑنا ہی شروع ہو گئے۔۔اور اس کو دیکھو۔۔حیدر....اوے پاگل اٹھ جا۔۔کیا ہوا تجھے؟؟اشعر نے حیدر کا کندھا ہلایا تھا جو ٹیبل پر دونوں ہاتھ رکھے ان میں اپنا منہ چھپائے بیٹھا تھا" "اس امیر زادے کو غم لگا ہوا ہے کے اس کا "ستر ہزار" کا فون منگلو کے پاس رہ گیا" تیمور نے دانت پیسے تھے "ہیں...ستر ہزار کا فون؟؟؟؟" اشعر اور حارث کی آنکھیں اور منہ کھلے تھے "ابے حیدر تو نے کب خرید لیا اتنا مہنگا فون؟؟؟" اشعر نے حیرت سے پوچھا تھا "اوے اس کنجوس کی شکل ہے کیا اتنا ستر ہزار فون لینے والی؟؟مشکل سے ہی سترہ کا ہوگا" ریاض نے منہ بنایا تھا "جتنے کا بھی ہو ہزاروں کا تو تھا نہ؟؟" حیدر نے سر اٹھا کر ان سب کو دیکھا تھا "دیکھا سچ بات منہ سے نکل ہی جاتی ہے" "تو میں نے کب جھوٹ بولا ہے؟" "تو نے کہا ہے نہ کے تیرا فون ستر ہزار کا تھا" "ہاں تو اس میں جھوٹ کیا ہے ؟وہ ہے ستر ہزار کا" "دیکھ پھر سے جھوٹ بول رہا ہے" "ارے بھائی جھوٹ تھوڑی بول رہا ہوں۔۔وہ تو میں پیر سے "سترہ" کو ستر کہتا ہوں" "اب اس میں تمہارے کند ذہن کا قصور ہے۔میری کیا غلطی ہے؟؟" ان لوگوں نے پہلے اس کو بات کو

سمجھنے کو کوشش کی تھی اور جب سمجھ آگئی تو حارث نے اس کے شانے پر تھپکی دی تھی "واہ بھئی حیدر.. کیا کہنے تیرے" "شکریہ.. "اس نے بے نیازی سے کہا تھا "اچھا بس ختم کرو اسن منگلونامے کو.. کہیں آوٹنگ پر چلے.؟؟ "اشعر نے ان سب سے پوچھا تھا "کل ایک سیاسی پارٹی لانگ مارچ ریلی نکال رہی ہے..ان کے ساتھ ہی چل چلیں گے "حیدر نے اس کو کہا تھا "میں نے آوٹنگ کے لئے کہا ہے.. مرنے کے لئے نہیں.. ""تو کیا ہوا؟ بھلے سے مر جانا تو.. ویسے بھی تیری ہمیں کوئی ضرورت تو ہے نہیں..اتنا بڑا ریسٹورانٹ ہے تیرے ماموں کا تجھ سے یہ نہیں ہوتا کے کسی دن اپنے بھائیوں کو کھانے پر ہی بلا لے. "ہنہ..تجھے ہی تو بلاؤ گا.. ""ہاں ہاں.. ہمیں کیوں بلائے گا.. ہم لائبہ تھوڑی ہے ""ریاض نے بھی منہ بنایا تھا "اوے حیدر وہ دیکھ...!! "تیمور جوش سے بولا تھا "کیا دیکھوں؟؟ ""ابے وہ سامنے دیکھ. "تیمور نے کہتے ہوئے ساتھ ہی اس کا منہ پکڑ کر کینٹین کے دروازے کی طرف کر دیا تھا جہاں سے سامنے گراؤنڈ کا منظر نظر آرہا تھا" دیکھ لیا؟؟؟ ""ہاں دیکھ لیا.. ہماری یونی کا گراؤنڈ ہے جو بہت بڑا خوبصورت اور ہرا بھرا ہے اور جہاں بہت سے سٹوڈنٹس چلتے پھرتے اور کھاتے پیتے نظر آتے ہیں "حیدر نے سر آثبات میں ہلاتے ہوئے کہا تھا "ابے گدھے.. میں تجھے اس بلقیس کو دکھا رہا ہوں.. ""کون بلقیس؟؟ "وہ سب ہی چونکے تھے "شرم کر تیمور.. اتنی جلدی تو کوئی کپڑے نہیں بدلتا جتنی جلدی تیری پسند بدل گئی.. کل تک تو.. تو چشمش چشمش کرتا تھا اور آج تو بلقیس کے پیچھے پڑ گیا "اشعر نے تاسف سے کہا تھا "ابے یار اس کا نام ہی بلقیس ہے.. بلقیس بانو.. ""اوئے تجھے کس نے کہا کے اس کا نام بلقیس ہے؟؟ "حارث نے حیرت سے پوچھا تھا "مجھے تو اس ریاض نے بتایا تھا "تیمور نے ریاض کی طرف اشارہ کر کے کہا تھا جس نے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی "ابے اس کا نام بلقیس نہیں ہے..انوشے ہے... "حارث نے کہا تھا "تجھے کس نے بتایا اس کا نام؟؟ اور اگر پتا تھا تو بتا نہیں سکتا تھا کیا؟؟ "تیمور نے حارث کو گھور کر کہا تھا "مجھے تو خود کچھ دن پہلے پتا چلا ہے..اور مزے کی بات بتاؤ؟؟ وہ زرنور کی فرینڈ ہے ""زرنور کی فرینڈ کہاں سے ہو سکتی ہے؟ اس کا تو جرنلزم کا ڈیپارٹمنٹ ہے اور چیشمش کا آرٹس ہے "ریاض نے حیرت سے کہا تھا "اب یہ تو مجھے نہی پتا شاید یونی کی باہر کی دوست ہو.. ""ابے چھوڑو بھی اس سب کو... تم میں سے کوئی جائے اور اس کی مدد کرے.. "تیمور بولا تھا "ابے کس کی مدد؟؟ ""ارے اس چشمش. میرا

www.kitabnagri.com

مطلب ہے انوشے کی..اوے اشعر جانہ.."""ابے چل بھئی...بہت تیز ہے وہ..ایسے گھورتی ہے توبہ.."اشعر تو فورا آ پیچھے ہوا تھا""او حارث تو چلے جا یار مدد کر دے اس کی ثواب ملے گا تجھے.."تیمور اب حارث کی جانب گھوما تھا"نہیں بھائی مجھے ایسا ثواب نہیں چاہیے..تو حیدر کو بھیج دے نہ.."""مر جاؤ کمینو..جا اوے حیدر تو ہی چلا جا..لیکن دیکھ..پہلے سے ہی کہہ رہا ہوں میں تجھے کوئی گڑبڑ نہیں ہونی چاہیے.."""اوے تو فکر ہی مت کر.بھابھی ہے میری تو..."حیدر کہتے ہوئے کھڑا ہو گیا تھا اس نے دوبارہ سے انوشے کو دیکھا تھا جو ایک ہاتھ میں چکن بر گر پکڑے دوسرے ہاتھ سے فائل اپنے شولڈر بیگ میں ڈالنے کی کوشش کر رہی تھی سیل فون پہلے سے کندھے اور کان کے بیچ میں پھنسا تھا"او بات سن ..تو خود جانہ ہمارا کیوں سین آن کروا رہا ہے اس کے ساتھ؟؟"""انسان بن جا حیدر..بھابی ہے تیری..جا جا کر مدد کر اس کی"تیمور نے اس کو گھر کا تھا جو اس کو گھورتا انوشے کے پاس آیا تھا وہ سب سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تھے"ایکسکیوز می ..مس...کین آئی ہیلپ یو؟؟"حیدر نے شائستگی سے پوچھا تھا"یا شیور.."اس نے جلدی سے بر گر اور فائل حیدر کو پکڑائی تھی اور کال کٹ کر کے فون آف کر کر پہلے اسے بیگ میں ڈالا پھر حیدر سے فائل لے کر اس کو بھی بیگ میں ڈال کر زپ بند کر دی"تھینک یو سو مچ"اس نے خوش دلی سے کہا تھا"مینشن ناٹ بھا...سوری سسٹر..ویسے کیا آپ ایم اے فائنل کی سٹوڈنٹ ہیں؟؟"حیدر نے شریفانہ انداز میں پوچھا تھا"جی..ایم اے فائنل کی ہی سٹوڈنٹ ہوں۔۔"""اوے ...ادھر آ..جلدی آ ادھر"حیدر نے ان لوگوں کی طرف رخ کر کے ہونٹوں کے دائیں بائیں ہاتھ رکھ کر چیخ کر بولا تھا اور تیمور تو جیسے انتظار میں ہی بیٹھا تھا کے یہاں حیدر آواز لگائے اور وہاں وہ دوڑ لگا دے..ابھی بھی وہ بھاگا بھاگا ان دونوں کے پاس پہنچا تھا اس کو دیکھ کر جہاں انوشے کی تیوریاں چڑھی تھی وہیں حیدر نے بھی ایک ابرو اٹھا کر تیمور کو دیکھا تھا "اس کو کیوں بلایا ہے تم نے؟"انوشے نے حیدر کو تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا"میں نے؟؟نہیں بھئی..میں نے اس کو نہیں بلایا..کیوں بھائی..کیوں آئے ہو تم؟؟"""ابے حیدر..تو نے ہی تو آواز دی تھی مجھے.."تیمور حیرت سے بولا تھا"کیا کہہ رہے ہو بھائی؟؟میں نے تم کو نہیں بلایا تھا شاید کوئی غلط فہمی ہوئی ہے تمہیں..میں نے تو اپنے دوست ریاض کو بلایا تھا..تم کو نہیں...ویسے ہو کون تم؟"حیدر سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا اور تیمور ہکا بکا کھڑا اس کی شکل دیکھ رہا تھا"حیدر

کے بچے.. تو نے مجھے ہی بلایا تھا" اس نے دانت کچکچائے تھے " تمہیں ایسا کیوں لگ رہا ہے کے میں نے تمہیں بلایا تھا؟؟ کیا میں نے تمہارا نام لیا تھا؟؟"" نن نہیں لیکن...!!"" تو بس میں نے تم کو بلایا ہی نہیں ہے تم فضول میں یہاں چلے آئے.. جاؤ بھاگو یہاں سے.. "حیدر نے کہتے ہوئے ساتھ ہی ہاتھ جھلا کر اسے جانے کا اشارہ کیا تھا اور تیمور کا دل کر رہا تھا کے اس کو کچا چبا جائے.. "فضول آدمی بند کر اپنے ڈرامے..."" کون سے ڈرامے بھائی؟؟ جب میں نے تمہیں بلایا ہی نہیں تو تم کیوں چلے آئے؟؟.."" کمینے تو میرے ہاتھ تی لگ ایک دفع... ہتھوڑے سے پھاڑوں گا میں تیرا سر.. "تیمور نے اس کو گھورتے ہوئے کہا تھا" اے.. کیا دھمکی دے رہے ہو تم اس کو؟؟ شرم نہیں اتی دوسروں کو بلاوجہ تنگ کرتے ہو.. کمپلین کروں میں تمہاری؟؟..." انوشے نے حیدر کو سائیڈ پر کیا تھا اور خود اس کے سامنے جا کر کھڑی ہو کے اپنے چشمے کے پیچھے چھپی بڑی بڑی آنکھوں سے تیمور کو گھورنے لگی تھی "نن.. نہیں.. دد دھمکی نہیں دے.. رہا میں اس کو ..." تیمور بیچارہ گڑبڑا گیا تھا "اچھا تو کیا پھر لوری سنا رہے ہو تم اس کو؟؟" اس نے فہمائشی انداز میں پوچھا تھا" دیکھیں آپ میری بات سنیں..."" چپ کرو تم.. کوئی بات نہیں سننی مجھے تمہاری.. اور آیندہ اگر تم کسی کو تنگ کرتے ہوئے نظر آئے نہ تو دیکھنا پھر اچھا نہیں ہو گا تمہارے ساتھ..." وہ انگلی اٹھا کر اس کو وارن کرتی حیدر کے ہاتھ سے اپنا بر گر اور جھپٹ کر وہاں سے چلی گئی تھی تیمور نے گردن موڑ کر حسرت سے اس کو جاتے دیکھا تھا اور پھر پلٹ کر دوبارہ حیدر کو جو اس کو ہی دیکھ کر ہنس رہا تھا" کمینے تجھے تو نہیں چھوڑوں گا میں....!" اس سے پہلے کے تیمور حیدر کی گردن جھپٹ لیتا حیدر چیختا ہوا وہاں سے بھاگا تھا "اوے تیمور کیا کر رہا ہے..؟؟ میں دوست ہو تیرا..."" تو رک تو سہی میں بتاتا ہوں تجھے.. "تیمور اس کو پکڑنے کے لئے اس کے پیچھے بھاگا تھا

اب اٹھ بھی جاؤ لڑکی.. جان چھوڑ دو اپنے بیڈ کی.. دو دن سے تم اسی کی ہو کر رہ گئی ہو "مناہل دروازہ کھول کر ٹرے میں سوپ کا پیالہ رکھے اس کے کمرے میں داخل ہوئی تھی جہاں وہ بیڈ پر بلینکٹ اوڑھے لیٹی تھی اس کو آتا دیکھ وہ بیڈ کی بیک

سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی تھی "کیسی ہو تم مناہل؟؟"اس نے بالوں کا جوڑا بناتے ہوئے اپنے انداز میں بشاشت پیدا کرتے ہوئے کہا تھا لیکن ناکام رہی تھی "میں تو ٹھیک ہوں لیکن تم مجھے بلکل بھی ٹھیک نہیں لگ رہی.. جلدی سے یہ سوپ ختم کرو اس کے بعد ڈاکٹر کے پاس چلیں گے.."مناہل نے سوپ کا پیالہ اس کے سامنے کیا تھا جس کو اس نے ہاتھ سے پیچھے کر دیا تھا "میرا دل نہیں کر رہا.. یہ پینے کو""کیا ہو گیا ہے زری تمہیں؟؟ انٹی بتا رہی تھی کے تم نے صبح سے کچھ بھی نہیں کھایا رات کو بھی صرف دودھ پیا تھا.. کچھ کھاؤ گی نہیں تو ٹھیک کیسے ہو گی؟؟ چلو شاباش جلدی سے پیو.."سچ میں مناہل.. مجھے بلکل بھی بھوک نہیں ہے ابھی.. بعد میں پی لوں گی."""بعد میں کب پیو گی؟ ابھی ختم کرو اسے.. اور پھر بتاؤ مجھے کے کیا ہوا ہے تمہارے ساتھ؟؟ کیوں کر لی تم نے اپنی یہ حالت؟""میں بیمار ہوں مناہل.. دیکھو بخار ہو رہا ہے مجھے" اس نے ثبوت کے لئے اپنا ہاتھ بھی سامنے کر دیا تھا جس کو اس نے نظر انداز کر دیا تھا "پتا ہے مجھے کوئی بخار وخار نہیں ہے تمہیں اور نہ ہی تمہاری طبیعت خراب ہے.."""تو میں کیا پھر جھوٹ بول رہی ہوں؟""اس کا مجھے نہیں پتا.. فلحال تو تم اس کو ختم کرو.""مناہل پلیز...!!""کوئی پلیز ولیز نہیں ہے جلدی پیو اس کو.. اور تمہیں پتا ہے کے میں کتنی ضدی ہوں..."وہ ڈپٹ کر بولی تھی تب اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی سوپ پینا شروع کر دیا تھا اور چار پانچ چمچ لے کر ہی واپس کر دیا تھا "پورا تو پیو.."""اور نہیں پیا جائے گا..""آدھا بھی نہیں پیا.. سینڈوچ بنا دوں؟؟"""اس کے ضرورت نہیں ہے.."وہ نڈھال سی ٹیک لگا کر بیٹھ گئی تھی "چلو پھر اب بتاؤ.. کیوں طبیعت خراب کر لی تم نے اپنی؟. حیدر کا تو دل ہی نہیں لگ رہا تمہارے بغیر..."مناہل نے ہنستے ہوئے کہا تھا "ہاں مجھے کال کی تھی اس نے کہنے لگا کے.. کل اگر تم نہیں آئی تو پوری یونی کو اٹھا کر تمہارے گھر لے آؤں گا" وہ بھی ہنس دی تھی "زرنور کیا ہوا ہے تمہیں؟؟ کیا زارا انٹی نے کچھ کہا ہے؟؟"مناہل نے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھام کر نرمی سے پوچھا تھا جو بے حد سرد ہو رہے تھے "نہیں.."اس نے نفی میں سر ہلاتے زور سے اپنی پلکیں جھپکی تھی "تو بتاؤ نہ یار کیا ہوا ہے پھر؟؟ کیا مجھ سے بھی شئیر نہیں کرو گی؟؟.."""ایسی بات نہیں ہے" ضبط سے اس کا چہرہ گلابی پڑنے لگا تھا "تو کیا احمد نے کچھ کہا ہے؟؟"""احمد...!!"اس نے زیر لب اس کا نام لیا تھا وہ اپنے آنسوؤں کو روک نہ سکی تھی اور ایک کے بعد ایک آنسو اس کے گالوں

پھسلتے چلے گئے تھے وہ مناہل کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی "زری.. زری کیا ہوا تمہیں؟اس کے ایک دم سے رونے پر مناہل پریشان ہو گئی تھی "رو رو کر اس کی ہچکیاں بندھ گئی تھی تب مناہل نے پانی کا گلاس اس کو دیا تھا جس میں سے اس نے بامشکل دو گھونٹ ہی لیے ہوں گے زرنور گہری سانس لے کر خود کو رونے سے باز رکھ رہی تھی "ار ارمان...!!""ارمان؟؟ کون ارمان؟؟"مناہل نے نہ سمجھی سے اس کو دیکھا تھا تب اس نے شروع سے لے کر آخر تک اسے ایک ایک بات بتاتی چلی گئی تھی مناہل بے یقینی سے اس کو دیکھ رہی تھی "زری.. کیا سچ میں؟؟"اسے یقین نہیں آ رہا تھا "زرنور نے سر آثبات میں ہلایا تھا "لیکن تم تو کہہ رہی ہو کے زرا انٹی کی کوئی بہن نہیں ہے.. تو پھر یہ خالہ؟؟" "مما کی بیسٹ فرینڈ تھی سیماب آنٹی.اور عدیل انکل پاپا کے.. آنٹی کو برین ٹیومر تھا انہی کی خوائش پر یہ نکاح ہوا تھا انکل ان کو ٹریٹمنٹ کے لئے اٹلی لے گئے تھے لیکن علاج کامیاب نہ ہو سکا اور ان کی ڈیتھ ہو گئی تب سے انکل دوبارہ پاکستان نہیں آئے ہیں "اس نے دوپٹے سے اپنی آنکھیں رگڑی تھی "یہ کوئی اتنی بڑی بات تو نہیں ہے جو تم دو دن سے اپنی یہ حالت کئے بیٹھی ہو""تم لوگوں کو یہ بات اتنی چھوٹی کیوں لگ رہی ہے.. سمجھ نہیں آ رہا میرے..""تو اس میں مسئلا کیا ہے؟؟ اب تمہاری شادی کسی سے تو ہونا تھی نہ؟ اب وہ ارمان ہو یا کوئی اور.. کیا فرق پڑتا ہے؟""تم لوگوں کو نہیں پڑتا لیکن مجھے پڑتا ہے اور.... بہت زیادہ.. مجھے نہیں قائم رکھنا اس کے ساتھ کوئی بھی رشتہ..."ارمان کے ذکر پر کڑواہٹ سی گھل گئی تھی اس کے منہ میں "کیوں نہیں قائم رکھنا چاہتی تم اس کے ساتھ یہ رشتہ؟؟""مجھے نہیں پتا..." کیا احمد کی وجہ سے؟؟"مناہل غور سے اس کو دیکھ رہی تھی جو احمد کے نام پر چونکی تھی.. "اح..احمد کا یہاں کیا ذکر؟؟اور میں کیوں اس کی وجہ سے منع کروں گی؟؟"اس نے نظریں چرائی تھی "دیکھو زرنور..اگر ایسی کوئی بات ہے تو تم مجھے کھل کر بتاؤ نہ..تاکے میں کوئی حل نکال سکوں..""نن نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے"اس نے ٹالنا چاہا تھا "تمہں کیا لگتا ہے زرنور..اگر تم مجھے بتاؤ گی نہیں تو کیا مجھے کچھ پتا نہیں چلے گا؟؟""کہنا کیا چاہتی ہو تم؟""کیا تم اس میں انٹرسٹڈ ہو؟؟" "کیسی فضول بات کر رہی ہو تم؟ میں کیوں بھلا اس میں انٹرسٹڈ ہوں گی؟؟"وہ کہتے ہوئے بیڈ سے اٹھنے لگی تھی لیکن مناہل نے اس کو اٹھنے نہیں دیا تھا "کیا؟؟"زرنور نے سوالیہ نظروں سے اس کو دیکھا تھا "پہلے مجھے پوری بات بتاؤ.."مناہل

پلیز اس ٹوپک کو رہنے دو.. میں نے بہت مشکل سے خود کو کنڑول کیا ہے" وہ بے بسی سے بولی تھی" میں وہی تو کہہ رہی ہوں کے جو بھی تمہارے دل میں ہے تم مجھ سے شئیر کرو نہ..""" مجھے خود نہیں سمجھ آ رہا کے ہو کیا گیا ہے مجھے؟.."اس نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام لیا تھا" کیا... کچھ کہا ہے احمد نے تم سے؟؟""" احمد... !!"اس نے چونک کر مناہل کو دیکھا تھا اور زور سے پلکیں جھپکی تھی" مناہل.... وہ.. وہ کچھ کہتا ہی تو نہی ہے مجھ سے" بلآخر اس نے ہتھیار ڈال دیئے تھے تھک چکی تھی وہ بھی اب دل میں یہ بات چھپائے" مجھے نہیں پتا یار کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ. لیکن.. لیکن مجھے احمد.... احمد چاہیے مناہل..... !!""" کیا.. یہ کیا کہہ رہی ہو تم؟؟" مناہل نے حیرت سے اس کو دیکھا تھا جو کتنی بکھری ہوئی لگ رہی تھی" وہ کیوں نہیں دیکھتا مجھے؟ مناہل کیا میں بہت بری ہوں...؟؟ اچھی نہیں لگتی میں اس کو؟؟ بتاؤ نہ مناہل... لیکن میں کیا کروں؟؟ وہ قابض ہو چکا ہے میرے دل و دماغ پر... اسے کہو نہ مناہل.. اسے بتاؤ کے وہ صرف میرا ہے.. صرف میرا.. "اس کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر نکلے تھے" مناہل تم تو میری اچھی دوست ہو نہ.. پلیز کچھ کرو نہ تم.. مجھے.. مجھے وہ چاہیے.. میں نہیں رہ سکتی اس کے بغیر... کچھ کرو مناہل.. خدا کے لئے کچھ کرو... میں.. میں مر جاؤں گی اس کے بغیر..." وہ دم بخود سی اس کے منہ سے یہ اطراف سن رہی تھی اسے بلکل بھی اندازہ نہ تھا کے زرنور اتنی آگے جا چکی ہو گی مناہل نے اس کو گلے لگا لیا تھا" میری جان.. زرنور سمبھالو خود کو..."

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آنکھوں میں تیری عجب سی عجب سی ادائیں ہیں...."" "اب ڈھکن.. ادائیں نہیں ہے چشمہ ہے چشمہ.. وہ بھی موٹے والا.. ہاہاہا..." دو گھنٹے بھاگنے کے بعد بھی وہ تیمور کے ہاتھ نہیں لگا تھا تب وہ تھک ہار کر دوبارہ کینٹین میں ان کے پاس جا کر بیٹھ گیا تھا اور اب نہ جانے کہاں سے وہ ٹپکا تھا" تو اپنا منہ بند ہی کر لے تو بہتر ہے ورنہ زاعع ہو جائے گا میرے ہاتھوں" تیمور نے اس کو گھورتے ہوئے کہا تھا جو اس کے سامنے ہی کرسی کھینچ کر بیٹھ چکا تھا" ابے چل.. میرے اوپر کیوں رعب ڈال رہا ہے؟ اگر ہمت ہے تو لے یہ پھول لے کر جا.. اور کر جا کر چیشمش کو پرپوز.." حیدر نے کہتے ہوئے ساتھ ہی ایک

گلاب کا پھول ٹیبل پر اس کے سامنے رکھا تھا تیمور نے پھول پر سے نظریں ہٹا کر اشعر حارث اور ریاض کو سوالیہ انداز میں دیکھا تھا مرد بن تیمور مرد بن.. جا کر بول دے اس کو کے تجھے شادی کرنی ہے اس سے..اور ڈر کیوں رہا ہے؟؟ لڑکی ہی تو ہے کیا کریگی زیادہ سے زیادہ تھپڑ ہی مارے گی نہ؟ تو کیا ہوا کھا لیو.."اشعر نے اس کی ہمت بندھائی تھی"اشعر ٹھیک کہہ رہا ہے تیمور..اگر وہ تجھے پسند ہے تو..تو بتا دے اس کو..ورنہ کوئی اور رخصت کروا کر لے جائے گا اسے..اور تو ہاتھ ملتا رہ جائے گا""حارث تو کیا کہتا ہے؟؟"تیمور کا دل نہیں مان رہا تھا"شاباش تیمور میرے بھائی ہمت کر..اور جا کر سینہ ٹھوک کر بول دے اس کو..کے صرف وہ ہی تیری دلہن بنے گی..چل جلدی سے اٹھا یہ پھول..اور جا اس کے پاس"وہ چاروں مل کر اسے جوش دلا رہے تھے تیمور نے نہ چاہتے ہوئے بھی اس پھول کو اٹھایا تھا اور کھڑا ہو گیا تھا"اوے رک ایک منٹ.."حیدر نے بیٹھے بیٹھے کہا تھا"یہ شکل لے کر جائے گا نہ اس کے پاس تو..جوتا کھینچ کر مارے گی تیرے منہ پر..لگ رہا ہے کے کسی کو پرپوز کرنے نہیں بلکے مار کھا کر آ رہا ہے.."حیدر نے گھر کا تھا"واقعی میں تیمور ٹھیک کر اپنی شکل اور ڈر کو نکال کر پھینک دے اپنے اندر سے..وہ کھا نہیں جائے گی تجھے"حارث نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی تھی"ت تم لوگ بھی چلو میرے ساتھ.""ہاں ہاں تو چل ہم تیرے پیچھے ہی آ رہے ہیں..""مجھے مجھے ٹھیک نہیں لگ رہا ہے یہ سب.."تیمور کو ڈر لگ رہا تھا"اچھا چل تو تھوڑی دیر کے لئے یہ سپوز کر لے کے چیشمش کی شادی ہو رہی ہے ریاض کے ساتھ..""اوے حیدر..کیا بکواس کر رہا ہے یہ؟؟"ریاض چیخا تھا""منہ توڑ دوں گا میں تیرا حیدر...."تیمور بھی غصّے سے بولا تھا"اچھا اچھا ریاض کے ساتھ نہیں..کسی اور کے ساتھ ہو رہی ہے..اب تو کیا کرے گا؟؟"حیدر نے تیمور کو دیکھا تھا جس کی آنکھیں ایک دم ہی سرخ پڑنے لگی تھی"جان سے مار دوں گا میں اس کو...""اور انوشے بھابی کو کیا کہے گا..اگر وہ بھی اس کے ساتھ شادی کرنا چاہے تو؟؟""ایسا ہو ہی نہیں سکتا..انوشے کی شادی میرے علاوہ کسی کے ساتھ ہو ہی نہیں سکتی.."وہ مضبوط لہجے میں کہتا اس کو پھول کو اپنی مٹھی میں دباتا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا"ابے پاگل حیدر..یہ کیا کر دیا تو نے؟ وہ کہیں کچھ الٹا سیدھا نہ کر دے..."حارث کو ہول اٹھنے لگے تھے"اوے ریلکیس کر و کچھ نہیں کرے گا وہ چیشمش کے سامنے جاتے ہی بھیگا بلا بن جائے گا"حیدر نے مطمئن انداز میں کہا تھا

______ ______ ______

وہ گراؤنڈ میں الگ تھلگ گوشے میں بیٹھی تھی موسم خاصا پیارا ہو رہا تھا آوائل سردیوں کے دن تھے ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھی اس کا موڈ بھی خوشگوار ہو گیا تھا آج حنا نہیں آئی تھی اس لئے وہ اکیلے ہی اپنی آسائمنٹ کمپلیٹ کر رہی تھی تیمور نے اسے دور سے ہی دیکھ لیا تھا جو درخت کے نیچے بیٹھی گلابی اور وائٹ فراک میں نازک سے فریم کا چشمہ لگائے مہکا سا پھول لگ رہی تھی ہمیشہ کی طرح اس کے بال کمر پر بکھرے تھے وہ کبھی بھی بالوں کو پونی یا جوڑے میں نہیں باندھتی تھی لیکن سر پر دوپٹہ اوڑھے رکھتی تھی وہ رہ ہی نہیں سکتا تھا اس کے بغیر.. یہ لڑکی اس کی زندگی بن گئی تھی "انوشے ...!!!" وہ اس کے پاس آکر استحقاق سے بولا تھا "اس نے چونک کر سر اٹھا کر اس کو دیکھا تھا جو جینز پر ڈریس شرٹ پر سیلولیس جیکٹ پہنے دونوں ہاتھ پشت پر باندھے سنجیدہ سا کھڑا تھا استحقاقانہ انداز میں ہی وہ اس کو دیکھ رہا تھا بلاشبہ وہ ایک وجیہہ مرد تھا لڑکیاں مرتی تھی اس پر لیکن وہ جس پر مرتا تھا وہ تو کچھ سمجھتی ہی نہیں تھی "کیا مسئلا ہے؟؟" "" بات کرنی ہے آپ سے.. "" "میں فارغ نہیں ہوں نظر آرہا ہو گا تمہیں.. "" "پلیز مجھے ضروری بات کرنا ہے.." انوشے اپنا کام چھوڑ کر اس کے مقابل دونوں ہاتھ سینے پر باندھے کھڑی ہو گئی تھی اور سوالیہ نظروں سے اس کو دیکھنے لگی تھی اس کے صرف دیکھنے پر ہی تیمور کا جوش جھاگ کی طرح بیٹھنے لگا تھا "وہ مم مجھے کہنا تھا کے...!!" "" منع کیا تھا نہ میں نے کے آئندہ شکل مت دکھانا مجھے اپنی..." وہ گھور کر بولی تھی "بولو جلدی کیا کہنا ہے؟؟" وہ وہ مم مجھے..." تیمور کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کے کیسے اسے کہے "اب بول بھی دو.. کیا وہ وہ کیے جا رہے ہو" وہ ڈپٹ کر بولی تھی "ان انوشے ..وہ.. میں.. میں اپ کو .."" "افوہ.. ہکلانا تو بند کرو پہلے "" "وہ مجھے نہیں سمجھ آرہا کے میں کیسے کہوں؟؟" وہ اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر بے بسی سے بولا تھا انوشے کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی "کیا بکواس کر رہے ہو؟؟ ساری یونی میں تم غنڈے بنے پھرتے ہو کبھی اس کو فضول میں مارا کبھی کس کو مارا. اور میرے سامنے تمہاری آواز نہیں نکل رہی؟؟" وہ تیز نظروں سے دیکھتی ہی بولی تھی "ہاں تو آپ اتنا ڈانٹتی کیوں ہیں مجھے؟؟" وہ منہ بسور کر بولا تھا "پاگل تو نہیں ہو گئے تم؟؟ وہ حیرت سے چیخ

پڑی تھی "میں ڈانٹتی ہوں تمہیں؟""ہاں..." "کیا..؟؟""ہاں..مطلب نن نہیں..میں تو کہہ رہا تھا کے...!!" "چپ کرو تم..." وہ اس کی بات کاٹ کر بولی تھی جبھی تیمور کی نظر سامنے پڑی تھی جہاں اشعر حارث حیدر اور ریاض کھڑے تھے انوشے کی ان کی طرف پشت تھی حیدر اشارے سے تیمور کو کچھ سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا جو اس کی سمجھ میں ہی نہیں آ رہا تھا ریاض نے کیاری میں سے پھول توڑ کر ہاتھ اونچا کر کے دکھایا بھی تھا اس کو کے پھول دے دے انوشے کو جو تیمور نے اپنے پیچھے چھپایا ہوا تھا "اوے فضول آدمی اب بول بھی دے. کیا پھول ہاتھ میں ہی لے کر کھڑا رہے گا؟" حیدر نے دانت پیسے تھے "ابے حیدر تو نے ٹھیک کہا تھا..ہمارے سامنے تو ایسے چیخ چنگھاڑ کر گیا تھا اور اب دیکھ کیسے آنکھیں نیچے کر کے چپ چاپ اس شیرنی کی صلواتیں سن رہا ہے.." ریاض نے بھی انوشے کے ساتھ کھڑے تیمور کو دیکھ کر کہا تھا "ایسے تو اس کی کشتی پار نہیں لگنی. مجھے ہی کچھ کرنا پڑے گا.." حیدر کے کہنے پر وہ تینوں ہی چونکے تھے "پاگل ہو گیا ہے کیا حیدر..؟ کیوں پرائے پھڈے میں ٹانگ اڑا رہا ہے؟ تیرے بیچ میں جانے سے مسئلا اور خراب ہو جائے گا..اسے خود حل کرنے دے اپنے مسئلے.." اشعر نے اس کا بازو پکڑ لیا تھا "یار تم لوگ دیکھو تو سہی اس کی حالت ..لگ رہا ہے کے ابھی گر پڑے گا.." حیدر اپنا بازو چھڑوا کر جلدی سے بھاگ کر ان دونوں کے پاس پہنچا تھا "السلام و علیکم بھابی.. کیسی ہیں آپ؟؟ یقیناً آپ بور ہو گئی ہوں گی اس سے..ہے نہ؟؟ کیوں کے یہ پاگل اتنی دیر سے آپ کو پکائے جا رہا ہے لیکن اس سے اتنا نہیں ہوتا کے سیدھے سیدھے "ول یو میری می" بول دے..اور میں جانتا ہوں کے یہ کہے گا بھی نہیں..ڈرتا ہے نہ آپ سے دہشت بھی تو اتنی ہے آپ کی اس پر لیکن بندہ یہ دل کا بہت اچھا ہے تھوڑے سے ٹیڑھے دماغ کا ہے لیکن سچ میں آپ کو خوش بھی بہت رکھے گا اس بات کی تو میں گارنٹی دیتا ہوں آپ کو" تیمور حیدر کو اشارے کے جا رہا تھا کے چپ کر جا چپ کر جا.. لیکن وہ اس کو دیکھ ہی نہیں رہا تھا وہ صرف انوشے کی طرف متوجہ تھا جو حیرت سے منہ کھولے اس کو دیکھ رہی تھی "دیکھیں یہ غریب پھول بھی لے کر آیا تھا آپ کے لئے لیکن ہمّت ہی نہیں دینے کی...اوے تیمور...چل دے بھابی کو پھول..دے بھی دے یار اب غصہ نہیں کریگی تجھ پر..میں نے بات کر لی ہے..دے دے نہ پھول..." تیمور امید بھری نظروں سے انوشے کو دیکھ رہا تھا "چل حیدر نکل اب یہاں سے...""ہاں

ہاں اب کون پوچھے گا حیدر کو.. معاملا جو سیٹ ہو گیا.. دیکھ بیٹا تو بعد میں تو مل مجھے.. خود غرض کہیں کے..." حیدر اس کو گھورتا ہوا ماتھے تک ہاتھ لے جا کر انوشے کو مسکرا کر دیکھتا وہاں سے بھاگا تھا تیمور دو قدم چل کر انوشے کے بلکل سامنے آ کر کھڑا ہو گیا تھا اور اپنے پیچھے چھپائے پھول کو اس نے اس کے سامنے کیا تھا "انوشے... میں اپ سے اظہار محبّت کرنا چاہتا ہوں.. لیکن اس سے پہلے میں آپ کو اپنا بنانا چاہتا ہوں.. کیا آپ مجھ سے شادی کریں گی؟؟" تیمور کے ہونٹوں پر دلفریب سی مسکراہٹ تھی انوشے نے ایک نظر اس کے ہاتھ میں پکڑے اس پھول کو دیکھا تھا اور پھر اس کو.. جس کی آنکھوں میں جگنو سے چمک رہے تھے دوسرے ہی لمحے اس نے زناٹے دار تھپڑ کھینچ کر اس کے منہ پر مارا تھا "تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ سے یہ کہنے کی.. ہاں.. ؟؟ اچھی طرح سے جانتی ہوں میں تم جیسے امیر زادو کو.. لڑکیوں کو تم نے سمجھ کیا رکھا ہے؟؟ صرف ٹائم پاس؟؟ ایک سے دل بھر گیا تو دوسری کے پاس اس سے بھی دل بھر گیا تو تیسری کر پاس .. میں کس نمبر پر ہوں؟ یہ بھی بتا دو.. تم جیسے تھرڈ کلاس عاشقوں پر تو میں تھوکنا بھی پسند نہیں کرتی. اور آخری بار کہہ رہی ہوں میں تم سے.. آئندہ مجھے تنگ مت کرنا ورنہ سیدھے تمہیں اس یونی سے نکلوا دوں گی میں.. کمزور مت سمجھنا تم مجھے..." وہ غصّے سے چبا چبا کر بولتی ایک کہر بھری نظر اس پر ڈال کر نیچے جھک کر اپنا سامان اور بکس سمیٹنے لگی تھی تیمور ایک ہاتھ گال پر رکھے بے یقین سا کھڑا تھا اس کی آنکھیں دھواں دھواں ہو رہی تھی چہرہ اہانت سے سرخ پڑنے لگا تھا وہ اس کے پاس سے ہو کر جانے لگی تھی لیکن تیمور نے پھرتی سے اس کا بازو پکڑ کر اپنے سامنے کیا تھا "میں کوئی گیم نہیں کھیل رہا آپ کے ساتھ.. سچ میں.. محبت کرتا ہوں میں آپ سے..""" ہاتھ چھوڑو میرا..." وہ چیخی تھی اسے حیرت ہو رہی تھی ک تھپڑ کھانے کے بعد بھی کیسے دلیری سے اس کا ہاتھ پکڑے کھڑا تھا "آپ کو شادی کرنا پڑے گی مجھ سے.." "میں نے کہا ہے نہ تم سے کے چھوڑو میرا ہاتھ.." وہ خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اس کی گرفت اتنی مظبوط تھی کے اس کو درد ہونے لگا تھا "نہیں چھوڑوں گا میں.. کر لیں جو کرنا ہے..." وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا بے خوفی سے بولا تھا انوشے نے لب بھینچ لئے تھے اور الٹے ہاتھ کا تھپڑ اس کے دوسرے گال پر مارا تھا "یہی اوقات ہیں میری نظر میں تمہاری.. آئندہ جب بھی مجھ سے بات کرنے کی کوشش کرو تو.. ان تھپڑو کو ضرور یاد کر لینا.. وہ سرخ

چہرے کے ساتھ چیخ کر بولتی ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑوا کر وہاں سے چلی گئی تھی تیمور نے اس کو پلٹ کر نہیں دیکھا تھا وہ وہیں کھڑا رہ گیا تھا انوشے اپنے دونوں ہاتھوں کو دبا رہی تھی جو لال ہو چکے تھے اتنی زور سے اس نے مارا تھا کے اس خود کے ہاتھ درد کرنے لگے تھے

_____ _____ _____

خبر دار...!!! جو کسی نے شورٹ اپی کے نعرے لگائے..!!! اتنی مشکل سے میں نے ٹائم نکال کر لکھا ہے. انسان کی کچھ مجبوریاں بھی ہوتی ہیں کچھ ضروری کام بھی ہوتے ہیں.. اب یہ تو ہو نہیں سکتا کے رائیٹر ساری دنیا سے کٹ کر بس لکھتی رہے اور پوسٹ کرتی رہے.. رائیٹر بھی تو انسان ہوتی ہے.. اگر اپی پوسٹ ہونے میں تھوڑا ٹائم لگ جاتا ہے تو کیا اتنی باتیں سناؤ گے ؟؟ معذرت کے ساتھ لیکن آپ سب نے مجھے بے حد مایوس کیا ہے اور مجھے بہت ہی زیادہ برا لگا ہے.. اب سیکنڈ پارٹ نہیں آئے گا میں بس اسی کو کمپلیٹ کروں گی.. اگر کبھی کسی وجہ سے دیر سویر ہو بھی جاتی ہے تو کیا آپ لوگ کو آپریٹ نہیں کر سکتے ؟؟

یقین کریں مجھے خود اچھا نہیں لگتا اتنا لیٹ کرنا اور آپ کو ویٹ کروانا میں کوئی شوق سے تھوڑی کرتی ہوں

اوے ریاض.. گاڑی روک جلدی... روک نہ..." حیدر کے ایک دم سے چیخنے پر اس نے گاڑی کے بریک لگائے تھے"

"دیکھ حیدر جب تو میرے ساتھ کہیں جائے نہ تو انسانوں کی طرح بیٹھا کر.. ایک دم سے تو چیختا ہے میرا بیچارہ دل دھک دھک کرنے لگ جاتا ہے" ریاض غصّے سے بولا تھا "اوے ریاض چپ کر تو.. اور وہ دیکھ سامنے.." ریاض نے اس کا سر پیچھے کر کے کھڑکی کا شیشہ نیچے کر کے باہر دیکھا تھا" کہاں دیکھوں ؟؟"" ابے وہ چاٹ کا ٹھیلہ دیکھ.."" تو نے اس لئے گاڑی رکوائی تھی ؟؟"" یار میں تو صرف یہ دیکھ رہا تھا کے.. چاٹ تو صرف چاچا بیچتے ہیں.. یہ چاچیوں نے کب سے چاٹ

کے ٹھیلے لگانے شروع کر دیے.. ؟""ابے کون سی چاچی ؟؟""ارے یار وہ کھڑی تو ہے چاچا کے ساتھ.." ریاض نے غور سے دیکھا تو واقعی چاٹ والے انکل کے ساتھ ایک لڑکی بھی کھڑی تھی جس نے جینز پر ٹاپ پہن رکھا تھا لڑکی تو خاصی پیاری تھی جو ارد گرد سے بے نیاز مہارت سے چاٹ کی پلیٹیں بنا رہی تھی اور چاچا بے چارے سائیڈ پر کھڑے نہ جانے کیا کیا بولے جا رہے تھے جن کی وہ سن ہی نہیں رہی تھی "آ جا ریاض.. چاچی کے ہاتھ کی بنی چاٹ کھا کر چلتے ہیں .. "حیدر نے شرارت سے کہتے ہوئے آنکھ ماری تھی "چھوڑ نہ حیدر.. وہ سب انتظار کر رہے ہوں گے.. ""اوہو .. صرف پانچ منٹ ہی تو لگیں گے.. چل آ جا.." حیدر کہتے ہوئے گاڑی سے نیچے اتر آیا تھا آنکھوں پر گاگلز لگاتا اور بال ٹھیک کرتا وہ اس ٹھیلے کے پاس پہنچا تھا جہاں پہلے سے دو چار لوگ کھڑے تھے اور وہ ان کو چاٹ کی پلیٹیں بنا کر دے رہی تھی "السلام و علیکم چاچی.. کیسی ہیں آپ؟ حیدر نے ماتھے تک ہاتھ لے جا کر اس کو سلام کیا تھا جس نے چونک کر کہا تھا "ذرا دو پلیٹیں تو بنا دیں.. اور ہاں مرچیں تیز.. ""میں کیا تمہیں چاچی نظر آتی ہوں ؟؟" وہ گھور کر بولی تھی "اور نہیں تو کیا. چاٹ بنانے والے تو چاچا ہوتے ہیں. اور بنانے والی چاچی.. اس لئے تم ہوئی چاچی.. "حیدر آنکھیں گھما کر بولا تھا "اسٹاپ کالنگ می چاچی.. "وہ تپ کر بولی تھی "سوری سسٹر.. اسکی تو عادت ہے بکواس کرنے کی.. آپ پلیز دو پلیٹیں بنا دے. ""ریاض کو مجبور آ اسی لڑکی کو بولنا پڑا تھا کیوں چاچا تو سائیڈ پر ہاتھ باندھے کھڑے تھے اور وہ ان کے پورے ٹھیلے پر قبضہ کیے ہوئے تھی وہ ان کو گھورنے کے بعد جلدی جلدی پلیٹ بنانے لگی تھی "یار چاچا.. چھوٹی (ہیلپر) تو آپ کے پاس پہلے سے ہی ہے ایک اور چھوٹے.. کی جگہ خالی ہے تو مجھے بھی رکھ لیں.. پلیٹیں صاف کر دیا کروں گا.. "حیدر نے کہا تو چاچا سے ہی تھا لیکن نظریں اسی پر جمی تھی "ارے بیٹا کیا بات کرتے ہو؟ میں تو خود اس لڑکی سے پریشان ہو گیا ہوں.. اتنی دیر سے اس کو منع کئے جا رہا ہوں لیکن یہ کچھ سنتی ہی نہیں.. اب تم ہی بتاؤ بیٹا. لڑکیاں بھی کبھی چاٹ بیچا کرتی ہیں کیا؟؟ "بوڑھے چاچا خاصے ناراض نظر آ رہے تھے "اب یہ تو آپ لوگوں کی غلطی ہے چاچا. آپ لوگ عورت کو آگے بڑھتا ہوا دیکھ ہی نہیں سکتے.. عورت چاہے تو کہاں سے کہاں پہنچ جائے.. لیکن آپ سب کی وجہ سے اسے ایک قدم پیچھے رہنا پڑھتا ہے "یشفہ نے چاٹ کے پلیٹیں ریاض کو پکڑاتے ہوئے کہا تھا "ابے چاچی تو بہت پیاری ہے.. آواز

بھی کمال ہے.. "حیدر ریاض کے کان میں گھس کر بولا تھا "چپ کر جا پاگل.. سن لے گی تو ابھی چھ انچ کی ہیل تیرے سر پر برسانا شروع ہو جائے گی" ریاض نے اس کو کہنی ماری تھی حیدر نے ہنستے ہوئے اس کے ہاتھ سے پلیٹ لی تھی یشفہ نے اس کی بات سن لی تھی وہ ٹشو سے ہاتھ صاف کرتی پر سوچ نظروں سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی جو چاٹ کھانا شروع ہو چکے تھے یشفہ نے جلدی سے ٹشو پھینک کر کلچ میں سے اپنا سیل نکالا تھا اور ویڈیو کیمرہ آن کر کے ان پر فوکس کیا تھا

"اے چاچی. یہ کیا کر رہی ہیں آپ؟؟" حیدر نے حیرت سے پوچھا تھا "آج میں نے فرسٹ ٹائم چاٹ بنائی ہے نہ.. اس لئے جاننا چاہ رہی ہوں کے کیسی لگی.. ذرا بتائے تو سہی.. "" وہ اپنے اندر اٹھتی غصے کی لہر کو دبا کر آنکھیں پٹ پٹا کر بولی تھی

"ارے چاچی.. کمال کر دیا.. کیا کہنے اس چاٹ کے.. ایسی چاٹ تو میں نے.... !!" حیدر کھاتا جا رہا تھا اور بولتا جا رہا تھا جبھی مرچوں کا ایک تیز ریلہ اس کے منہ میں گھلا تھا اس کے کانوں میں سے دھواں نکلنے لگا تھا یشفہ نے چاٹ کے نیچے کٹی ہوئی اور پسی ہوئی مرچوں کا پورا پہاڑ چھپایا ہوا تھا "ابے تجھے کیا ہوا؟؟" ریاض نے نہ سمجھی سے اس کو دیکھا تھا اس کی پلیٹ میں مرچیں نہیں تھی.. "ہاہ.... اف مرچیں.. مرچیں.. پانی دو پانی دو... ہاہ.. بہت مرچی ہے... پانی دو مجھے .. جلدی.. "حیدر پلیٹ کو ٹھیلے پر پٹختا ہونٹوں کو گول کئے ہاتھ کا پنکھا جھلتا پورے روڈ پر اچھل رہا تھا "اوہ.. کیا ہوا بیٹا.. کیا مرچیں تیز ہو گئی چاچی سے؟؟" یشفہ اپنی ہنسی کو کنٹرول کرتی مصنوئی حیرت سے بولی تھی حیدر کی آنکھوں سے پانی بہ رہا تھا تین گلاس پانی کے پینے کے بعد بھی مرچیں کم نہیں ہوئی تھی شوق شوق میں پوری آدھی پلیٹ کھا گیا تھا "تم.. تم .. تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا.. ؟؟ اتنی مرچیں کون ڈالتا ہے؟؟... اور بند کرو یہ ریکارڈنگ.. سمجھ نہیں آ رہا؟؟ کیا کہ رہا ہوں میں.. بند کرواسے.. "حیدر اس کے سر پر پہنچ کر چیخ کر بولا تھا ضبط سے اس کا چہرہ سرخ پڑنے لگا تھا آنکھیں بھی لال ہو گئی تھی "ایکسکیوزمی.. مجھ پر چلانے کی ضرورت نہیں ہے.. ورنہ منہ توڑ دوں گی میں تمہارا.. میں نے تمہیں منع کیا تھا نہ مجھے چاچی مت بولنا.. لیکن تم نے میری بات نہیں سنی.. اب کچھ تو سزا ملنی چاہیے تھی نہ تمہیں؟" وہ انگلی اٹھا کر اس کو بولتی ریکارڈنگ سیو کر چکی تھی "تیری تو.... !!" اس سے پہلے کے حیدر اس تک پہنچتا ریاض نے اس کا بازو پکڑ لیا تھا "پاگل ہو گیا ہے کیا حیدر؟ چل یہاں سے.. "" اس کی ہمت کیسے ہوئی مجھے مرچیں کھلانے کی؟ ایک تو مرچیں

کھلائی اوپر سے ویڈیو بھی بنالی میری..."حیدر اس کو گھورتا ہوا بولا تھا""او.. تو تمہیں ویڈیو چاہیے؟ چلو یوٹیوب پڑ سے لے لینا.. بلکے رُکو.. میں تمہارے سامنے ہی پوسٹ کرڑ دیتی ہوں.."اس نے کہتے ہوئے کلچ کو بازو کے بیچ میں دبایا اور بالوں کو ایک ادا سے جھٹکتی دونوں ہاتھوں سے موبائل چلانے لگی تھی جبکے حیدر حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس کو دیکھ رہا تھا اتنی بولڈ لڑکی اس نے شاید پہلی دفع دیکھی تھی جو زر نور سے بھی دو چار نہیں بلکے دس بارہ ہاتھ آگے تھی"دیکھوں آخری بار کہہ رہا ہوں میں تم سے ڈیلیٹ کر دو یہ ویڈیو. ورنہ....!!"حیدر چبا چبا کر بولا تھا"وڑنہ کیا کڑلو گے تم میڑا؟؟" وہ بھی دوبدو بولی تھی"تم جانتی نہیں ہو مجھے.. حمزہ حیدر علی نام ہے میرا... ایم این اے کا بیٹا ہوں میں ایم این اے کا.."حیدر نے رعب ڈالنا چاہا تھا مگر مجال ہے جو یشفہ کے تاثرات میں کوئی فرق آیا ہو.."تو.. کیا کرڑوں اگر تمہاڑا نام حیدڑ ہے تو؟ اوڑ تم ایم این اے کے بیٹے ہو تو؟""دیکھ لڑکی میری بات سن.. ایک منٹ ایک منٹ.. کیا کہا تم نے مجھے؟؟"پہلے تو غصے میں حیدر نے اتنا نوٹس نہیں کیا تھا لیکن اب وہ اپنے نام پر چونکا تھا"حیدڑ......!!!؟"اس نے نہ سمجھی سے حیدر کو دیکھا تھا"پھر سے بولو..""حیدڑ..!!"اس کے دوبارہ سے بولنے پر حیدر کا قہقہ چھوٹا تھا"اے لڑکی پھر سے بولنا ایک دفع..."تمہاڑا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا؟؟"یشفہ نے غصّے سے اس کو دیکھا تھا"نہیں بھئی.. میرا دماغ نہیں خراب.. بلکے تمہارا سسٹم خراب ہے... دیکھ ریاض یہ لڑکی.."ر" کو "ڑ" بول رہی ہے.. ہاہاہا..."حیدر نے ہنستے ہوئے ریاض سے کہا تھا جو چاچا کے ساتھ ہی بیٹھا چاٹ کھا رہا تھا"اے.. ہنسنا بند کڑو تم.."وہ چیخی تھی"نہیں بند کڑوں گا.. کیا کڑلو گی تم؟؟.. ہاہا....""تم.. تم نقل اتاڑ ڑہے ہو میڑی؟؟"غصے سے اس کی مٹھیاں بھینچ گئی تھی"ہاں میں تیڑی نقل اتاڑ ڑہا ہوں..."حیدر ہنس ہنس کر پاگل ہو رہا تھا"میں.. میں پولیس میں ڑپوڑٹ کڑدوں گی تیڑی..."وہ دھمکی دینے والے انداز میں بولی تھی"جا جا کڑ دے ڑپوڑٹ.. میں کوئی ڈرتا تھوڑی ہوں تیڑے سے...""میں چھوڑوں گی نہیں تجھے..."غصے سے اس کا چہرہ سرخ پڑنے لگا تھا"ہاں ہاں مت چھوڑ.. یہ لے میرا ہاتھ پکڑ لے اپنے ساتھ لیجا مجھے..."حیدر نے کہتے ہوئے اپنا ہاتھ بھی آگے کر دیا تھا جس کو اس نے نظر انداز کر دیا تھا ریاض تو ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھا مزے سے یہ بغیر ٹکٹ کا شو دیکھ رہا تھا دو پلیٹ تو وہ کھا چکا تھا یشفہ کا لال بھبھوکا چہرہ دیکھ کر حیدر کی ہنسی کو بریک لگے

تھے "اچھا اچھا سوری.. لیکن ایک بات پوچھوں ؟؟ مذاق کے علاوہ.. ہاں ؟؟" یشفہ نے اس کو کوئی جواب نہیں دیا تھا اسی طرح اس کو گھورتی رہی تھی "اچھا یہ تو بتا دو کے تمہارا نام کیا ہے ؟.. سمیرا ؟ نہیں ؟ اچھا تو پھر رمشہ ؟... زرینہ ؟... اے لڑکی جا کہاں رہی ہو ؟ نام تو بتا دو.. " وہ جانے کے لئے پلٹ گئی تھی جبھی حیدر چیخ کر بولا تھا "اچھا تو رشنہ ؟.. ربیعہ ؟ فریحا ؟ اریشمہ ؟" حیدر نے چن کر سارے "ر" والے نام لئے تھے وہ چلتے چلتے حیدر کی گاڑی کے قریب رکی تھی اور پلٹ کر اس نے ان دونوں کو دیکھا تھا اس کے ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ آئی تھی اس نے اپنے ہاتھ میں پہنے بریسلیٹ کو اتارا تھا جس میں ایک چھوٹی سی چابی لگی تھی جس کو وہ اپنی مٹھی میں دبا کر اس کی گاڑی کے بونٹ پر ہاتھ پھیرتی ہوئی آگے نکل گئی تھی اور دور کھڑی اپنی کرولا میں بیٹھ کر اڑا لے گئی تھی "لڑکی تو اچھی خاصی ہے.. بس "ڑ" نے کام خراب کر دیا" حیدر نے ہنستے ہوئے ریاض کے ہاتھ پر ہاتھ مارا تھا "حیدر تو نے اچھا نہیں کیا بے چاری کے ساتھ "ریاض نے ہنستے ہوئے کہا تھا "ہاہا بیٹا اگر یہ "ڑ" بیچ میں نہیں آتا نہ تو... میں اسی کو تیری بھابھی بناتا" حیدر بھی ہنستا ہوا ڈارک گلاسیس آنکھوں پر لگاتا اپنی گاڑی کی طرف آیا تھا "میرے خیال سے تو یہ کوئی بیسویں یا اکسویں لڑکی ہے جس کو تو نے مجھے میری بھابھی کے طور پر دکھایا ہے حیدر نے اس کی بات نہیں سنی تھی وہ چشمہ اتار کر آنکھیں پھاڑے اپنی گاڑی کے بونٹ کو دیکھ رہا تھا "ابے تجھے کیا ہوا ؟؟" ریاض نے حیرت سے اس کو دیکھا تھا جو اسٹیچو بنا کھڑا تھا "یا اللہ... یا اللہ.. وہ لڑکی نوے لاکھ کی گاڑی پر اسکریچ مار گئی.. " حیدر گہرے صدمے سے بولا تھا "ہیں.. یہ کیا بول رہا ہے ؟؟" ریاض نے اس کو ہٹا کر خود آگے جا کر دیکھا تھا جہاں واقعی میں ایک لمبا سے اسکریچ ایک کونے سے دوسرے کونے تک جا رہا تھا "آتے جاتے لوگوں سے فضول میں پنگے کرے گا تو یہ ہی ہو گا نہ ؟"... "میں بتا رہا ہوں تجھے ریاض... میں نہیں چھوڑوں گا اس کو" حیدر نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لی تھی "ہاں تو... تو نے بھی تو کتنا مذاق بنایا تھا اس کا"" تو کیا اتنا بڑا بدلہ لے گی ؟؟" تجھے ہی شوق چڑھ رہا تھا چاچی کی چاٹ کھانے کا.. لے کھا لے اب..."" مجھے کیا پتا تھا کے یہ چاٹ اتنی مہنگی پڑے گی مجھے۔۔" بونٹ کو دیکھ دیکھ کر حیدر کو تپ چڑھ رہی تھی غصے سے اس کا برا حال ہو رہا تھا "اللہ... صرف ایک دفع.. صرف ایک دفع وہ لڑکی

میرے ہاتھ لگ جائے...اپنے ہاتھوں سے اس کا گلہ دباؤں گا.....ریاض....میری گاڑی..."بے بسی سے اس کی شکل رونے والی ہو گئی تھی ریاض نے تاسف سے اس کو دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا

_______ _________ _______

"یار میری تو سمجھ میں نہیں آرہا ہے کے یہ ہو کیا رہا ہے؟ایک طرف زرنور بیمار پڑی ہے..دوسری طرف وہ تیمور کمرے میں بند پڑا ہے..اور اب یہ حیدر منہ سجا کر بیٹھا ہے..ہو کیا گیا ہے تم لوگوں کو؟"حارث نے ان لوگوں سے کہا تھا ریاض اور اشعر تو ایک طرف گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑے تھے اور حیدر ریاض کی بائیک پر دونو پیر ایک طرف کئے سر جھکائے افسردہ سا بیٹھا تھا"زرنور کی حالت تو اب بہتر ہے..بات ہوئی تھی میری لائبہ سے..وہ تینوں تو آرہی ہے اور تیمور کو تو کمرے میں ہی بند رہنے دے تو بہتر ہے دو چار دن اکیلے رہے گا تو خود ہی ٹھیک ہو جائے گا اور غصہ بھی اتر جائے گا اس کا اور رہی بات اس حیدر کی تو..چھوڑ دفع کر اس کو..ڈرامے ہی نہیں ختم ہوتے اس کے"اشعر نے کہتے ہوئے ہاتھ جھلایا تھا "ریاض بتا ان کو..تو نے تو دیکھا تھا نا میری گاڑی کا بونٹ؟؟"حیدر نے اشعر کو ناراضگی سے دیکھنے کے بعد ریاض سے کہا تھا"ہاں بھئی..یہ کوئی ڈرامے نہیں کر رہا...واقعی میں وہ لڑکی اس کی گاڑی پر اسکرر یچ ڈال گئی ہے"ریاض نے سر اثبات میں ہلایا تھا"اگر وہ لڑکی مجھے کہیں ملی نہ تو..سات سلام پیش کروں گا میں تو اس کو..""اور میں تو بیتاب ہوں اس کو دیکھنے کے لئے جس نے ہمارے شیر سے پنگا لیا.."اشعر اور حارث کے کہنے پر حیدر کے زہن میں جھپاک سے یشفہ کا سراپا آیا تھا دوسرے ہی لمحے اس نے سر جھٹک دیا تھا..منہ ہی کڑوا ہو گیا تھا"اوے سات سلام میری طرف سے بھی..."ریاض کے کہنے پر اس نے ان سب کو گھورا تھا"ایسا کرو مجھے ہی توپ کے آگے باندھ کر اس کے گھر کے سامنے اڑا دو.."حیدر نے تپ کر کہا تھا"ابے چھوڑ نہ حیدر..خراب ہونے والی چیز تھی..ہو گئی..اب کیا تو اس کی گردن مارے گا؟"اشعر نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا"اگر دس بارہ روپے کی چیز ہوتی تو چھوڑ بھی دیتا..لیکن بات میری زندگی کی

ہے.. تجھے پتا تو ہے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے مجھے میری گاڑی.." وہ افسردہ سا بولا تھا جبھی ایک گاڑی ان کے پاس آ کر رکی تھی.. "لے آگئی چڑیلوں کی سواری.." حیدر نے اس گاڑی کو دیکھنے کے بعد کہا تھا "آہستہ بول.. ورنہ ان چڑیلوں سے پہلے ان کے بھوت تجھے مار گرائیں گے.." ریاض نے اسے ڈرایا تھا "کیا ہوا؟ ہمیں دیر ہو گئی کیا؟؟" لائبہ نے ڈرائیونگ سیٹ سے اترتے ہوئے کہا تھا "نہیں.. نہیں تم لوگ تو ٹائم پر آتی ہوں.. ہم ہی پاگل پہلے سے آ کر کھڑے ہو جاتے ہیں.." حارث کے اطمینان سے کہنے پر ان کو اندازہ ہو گیا تھا کے وہ لوگ آج بھی لیٹ ہو چکی ہیں.. "اسے کیا ہوا؟" زرنور نے حیرت سے اس طوفان کو دیکھا تھا جو کتنے آرام سے بیٹھا تھا بغیر حس و حرکت. مگر اداس سا...."" آج اس نے آئینہ دیکھا ہے..." اشعر نے ہنستے ہوئے کہا تھا "واقعی میں زرنور آج تو میں نے حیدر کا "فی میل ورژن" دیکھا ہے.." ریاض بھی ہنسنے لگا تھا "کیا مطلب؟" اس نے نہ سمجھی سے کہا تھا "" نور بانو.. آج مجھے تمہاری گمشدہ بہن ملی تھی" ڑ بانو" اور یقین کرو آج اس نے شدید ترین خوائش پوری کر دی تمہاری.. اتنا بڑا نقصان کر گئی میرا.."" مجال ہے جو کسی بات کا سیدھا جواب دے دو تم لوگ.. صرف اتنا پوچھا تھا کے... اس کو کیا ہوا؟ جواب میں پوری کہانی سنا دی تم لوگوں نے یہ نہیں بتایا کے ہوا کیا ہے؟" لائبہ نے تپ کر کہا تھا "اوہو لائبہ بھا بھی غصہ نہ کریں بھئی... اشعر کا بی پی شوٹ کر جائے گا.. دیکھیں ذرا کیسے بیچارے کا دل دھڑکے جا رہا ہے.." حارث کے کہنے پر اشعر نے اس کو زور سے کہنی ماری تھی "ایک منٹ میں بتاتا ہوں ساری بات.. کیوں کے جائے وقوع پر میں ہی موجود تھا" ریاض نے کہتے ہوئے شروع سے لے کر آخر تک ساری بات ان کو کہہ سنائی تھی "اب تم لوگ ہی بتاؤ کے غلطی کس کی تھی..؟" ریاض نے ان تینوں سے پوچھا تھا جو خاصی متاثر نظر آ رہی تھی "اب تو تمہیں سبق مل گیا ہو گا نہ حیدر؟؟" مناہل نے ہنستے ہوئے کہا تھا "کون سا سبق؟؟ میں تو پسٹل جیب میں رکھ کر گھوم رہا ہوں.. جہاں ملی وہیں ٹھوک دوں گا.."" میرے خیال سے تو تم کو اب عقل آجانی چاہیے حیدر..." زرنور نے گاڑی سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا تھا "شکل سے تو اتنی معصوم لگ رہی تھی.. اور کام دیکھوں.. بلکل تم چڑیلوں کی طرح.. ہنہ..."" یہ چڑیل کس کو بولا تم نے؟؟" لائبہ نے آنکھیں نکالی تھی "ارے لائبہ بھا بھی نہیں یار.. آپ کو اور مناہل کو نہیں بول رہا.. میں نے صرف نور بانو کو کہا ہے.." حیدر کے اتنے آرام سے

کہنے پر زر نور نے اپنا گولڈن کلچ زور سے اس کے سر پر مارا تھا"اہ..اچھا بھئی نور بانو.. نہیں بولوں گا آئندہ تم کو چڑیل.." حیدر نے سر سہلاتے ہوئے کہا تھا تب زر نور نے دوبارہ سے اس کے سر مارا تھا"اف یار..اب کیوں مارا؟؟"اس نے ناراضگی سے زر نور کو دیکھا تھا جو اس کو ہی گھور رہی تھی"منع کیا تھا نہ تمہیں کے مت بولا کرو مجھے..نور بانو نہیں سمجھ میں آتی تمہارے؟؟""ہاں بس میرے ہی بولنے پر اعتراض ہے تمہیں..وہ احمد بھی تو تمہیں نور کہتا ہے.اس کو تو تم کچھ نہیں بولتی"وہ خفگی سے بولا تھا اس کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی ایک لمحے کے لئے وہ رکی تھی"تمہاری طرح آگے بانو نہیں لگاتا وہ..سارے نام کا بیڑا غرق کر دیا تم نے.."وہ ناراضگی سے بولی تھی"اوہو زر نور سے زیادہ نور بانو ہی اچھا ہے تمہارا نام اور تم پر سوٹ بھی بہت کرتا ہے..میں نے پہلے بھی کہا تھا تمہیں..لیکن تم سمجھتی ہی نہیں..""تم سے تو بات کرنا ہی مجھے فضول بحث لگتا ہے حیدر.."اس نے کہتے ہوئے آنکھوں پر ڈارک گلاسیس لگائے تھے"جانتا ہوں جانتا ہوں ..میری پر سنیلیٹی ہی ایسی ہے کے لڑکیوں کی چلتی ہی نہیں میرے سامنے..لیکن تمہیں پتا ہے نور بانو..تم سے بات کر کے میرا موڈ خد بخود خوشگوار ہو جاتا ہے ٹینشن ریلیز ہو جاتی ہے میری..ایسا لگتا ہے جیسے ٹھنڈی ہوا چل رہی ہو ..دور کہیں پرندے چہچہا رہے ہو.ہلکی ہلکی بارش ہو رہی ہو...""اور تمہیں پتا ہے میرے سر میں درد ہو جاتا ہے تم سے بات کر کے..دل کرتا ہے دیوار میں دے کے ماروں اپنا سر..بس تم سے بات نہ کروں..""ہاں بھئی اب میری آواز احمد جیسی نہیں ہے تو..تم کو تو بری ہی لگے گی..اس کی آواز تو تمہیں بہت اچھی لگتی ہے..اس دن بھی جب وہ گانا سنا رہا تھا تو کتنے شوق سے سن رہی تھی..""اف..تم کیوں بیچ میں لے کر آ رہے ہو اس کو بار بار؟؟"اس کو غصہ آنے لگا تھا "حیدر خیال کر لے تھوڑا ابھی بیماری سے اٹھی ہے یہ دوبارہ سے اس کا بی پی ہائی ہو جائے گا"اشعر نے اس کو گھر کا تھا "ارے ہاں نور بانو...یہ تو بتاؤ کے تم بیمار کیسے ہو گئی؟ہاں؟؟"حیدر نے مصنوئی حیرت سے کہا تھا"تمہیں کیا روبورٹ نظر آتی ہوں؟؟"وہ غصے سے بولی تھی"اوہو یار ختم کرو نہ تم لوگ..اوے حیدر چپ کر جا اب تو..جب دیکھوں شروع ہو جاتا ہے..حارث تو کال کر نہ احمد کو کہاں رہ گیا وہ؟؟اتنی دیر تو ہو گئی.."ریاض نے گھڑی دیکھتے ہوئے کہا تھا"اس نے چار بجے کا کہا تھا مجھے..صبح ہی تو وہ آیا ہے اور آتے ہی سو گیا تھا"حارث نے جیب میں سے فون نکالتے ہوئے کہا تھا"بس تو

پھر وہ ابھی تک سو ہی رہا ہو گا.. """نہیں اشعر..اب ہر کوئی حارث کی طرح تھوڑی ہوتا ہے جس کی زندگی کا مقصد ہی صرف سونا ہو.. """مناہل کے ناراضگی سے کہنے پر وہ ہنس پڑا تھا "میں کال کر کے دیکھ لیتا ہوں" حارث نمبر ملانے ہی لگا تھا کے حیدر بول پڑا تھا "اس کی ضرورت نہیں ہے حارث..وہ دیکھ آ گیا احمد.." حیدر کو احمد کی سپورٹس بائیک نظر آ گئی تھی اس نے دور دیکھتے ہوئے کہا تھا جہاں سے ہلکا ہلکا غبار اٹھ رہا تھا. جیسے کوئی تیزائی میں گاڑی چلا رہا ہو احمد بائیک کو چلاتا نہیں اڑاتا تھا اس نے ان لوگوں کے پاس آ کر بریک لگائے تھے اور ہیلمٹ اتار کر اپنے بال سنوارے تھے "ہیلو گائیز ..." اس نے مسکراتے ہوئے ان سب کو کہا تھا جہاں اشعر اور حارث تو گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑے تھے حیدر ریاض کی بائیک پر بیٹھا تھا اور ریاض اس کے ساتھ ہی کھڑا تھا اور وہ تینوں ایک ساتھ کھڑی تھی ان سب کا پروگرام آرٹس کونسل میں لگی ایکسیبیشن دیکھنے جانے کا تھا جو احمد کے دوست نے آرگنائز کی تھی جس نے ان سب کے لئے بھی پاسیس بھیجے تھے اور انوائٹ کیا تھا ایکسیبیشن کے بعد ان کا ارادہ "دو دریا" جانے کا بھی تھا زرنور نے ایک نظر اس کو دیکھا تھا جو ہمیشہ کی طرح فریش اور ہینڈسم لگ رہا تھا بلیک پینٹ پر وائٹ شرٹ اور بلیک ہی لیدر کی جیکٹ پہنے مفلر گردن کے گرد لپیٹے ہاتھوں میں بینڈز چڑھائے وہ سیدھا اس کے دل میں اتر رہا تھا "دیکھ لینا احمد... میرا ہی نصیب بنو گے تم.." وہ دل ہی دل میں کہتی بے اختیاری میں اسے دیکھے جا رہی تھی تب ہی احمد نے اسے دیکھا تھا جو کالے رنگ کی فراک میں دوپٹے کو مفلر کی طرح لپیٹے کھڑی تھی احمد کو لگ رہا تھا کے جیسے صدیاں بیت گئی ہوں اسے دیکھیں ہوئے "یار احمد تو کیا ہماری بھابھی کو ڈھونڈنے لگ گیا تھا جو اتنے دن لگا دئے ؟؟" حیدر کے کہنے پر وہ ہنستے ہوئے اس کے گلے لگا تھا "ہاہا.. نہیں بھئی..میں نے کہا تھا نہ تجھے کے.. تیری بھابھی پاکستان کی ہی ہو گی """تو یار اتنے دن کیوں لگا دئے پھر ؟؟" ریاض بھی کہتے ہوئے اس کے گلے لگا تھا "بس ایک ضروری کام پورا کرنا تھا.." وہ اشعر سے ملنے کے بعد حارث کے گلے لگا تھا "نظروں کو ذرا کنڑول میں رکھ..ورنہ چوری پکڑی جائے گی تیری.." حارث نے ہنستے ہوئے آہستہ سے اس کے کان میں کہا تھا """تو .. جانتا تو ہے کے یہ میرے اختیار سے باہر کی چیز ہے.." اس نے بھی مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تھا اور ساتھ ہی ایک مکا اس کے پیٹ میں مارا تھا "آہ ظالم..آتے ہی شروع کر دی تو نے غنڈہ گردی" ایک تو تم دونوں کا یارانہ نہیں ختم ہوتا.. "

حیدر نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا تھا" وہ ہنستے ہوئے اس سے الگ ہوا تھا" اور بھئی مناہل.. لائبہ کیسی ہو تم دونوں ؟؟" وہ ان کی جانب متوجہ ہوا تھا" ہم تو بلکل ٹھیک ہے اور بس اسی انتظار میں ہیں کے کب تم اپنی دلہن سے ہم کو ملواؤ." لائبہ کے کہنے پر وہ ہنس پڑا تھا" انشااللہ بہت جلد... اور زرنور.. اب کیسی ہے تمہاری طبیعت ؟؟" مناہل نے زرنور کا ہاتھ پکڑ کر ہلکا سا دبایا تھا جو بے خود سی کھڑی تھی" اہاں اب.. ٹھیک ہوں میں" اس نے جواب دینے کے بعد رخ ہی موڑ لیا تھا "(دیکھ لوں گا میں تمہیں..) وہ دل ہی دل میں اس سے مخاطب ہوا تھا" کیا خیال ہے چلیں اب ؟؟" اس نے ان سب سے کہا تھا" ٹھیک ہے لیکن حارث تم ایسا کرو کے اس اسٹور سے کچھ کھانے کے لئے لے آؤ.. چپس اور کولڈ ڈرنک لے آؤ سینڈوچز اور نمکو کے پیکٹ بھی لے آنا.. """ کہو تو اس اسٹور کو ہی اپنی گاڑی کے پیچھے باندھ کر لے چلتا ہوں.." "تمہیں پتا ہے حارث.. میں تمہاری طرح اتنا نہیں کھاتی.. اور ہم تینوں میں سے کسی نے بھی لنچ نہیں کیا.. اسی لئے کہ رہی تھی میں.. تم سے تو اتنا ہوتا نہیں کے خود ہی کچھ لا کر دے دو.." وہ بے نیازی سے کہتی گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی تھی" تجھے کیوں ہنسی آ رہی ہے اتنی ؟؟" حارث نے حیدر کو گھور کر دیکھا تھا جو ہنسے جا رہا تھا" توبہ.. کتنا بھگو بھگو کر مارتی ہے... میں سمجھ سکتا ہوں حارث. محبت واقعی میں اندھی ہوتی ہے.." ریاض نے بھی ہنستے ہوئے کہا تھا" مجھے پتا ہے اگر محبت کی آنکھیں ہوتی نہ تو تب بھی اس کی پسند نہیں بدلنی تھی.. بہت پکا عاشق ہے یہ.. """ احمد نے ہنستے ہوئے کہا تھا "ہاہا.. لیکن تیرے جتنا نہیں ہوں نہ یار...." وہ بھی ہنسنے لگا تھا" جاؤ بیٹا. حکم کی تعمیل کرو.. وہ لوگ نکل بھی چکی ہیں آگے """ ابے اشعر ہماری زندگی تو لگتا ہے کے ایسے ہی حکم کی تعمیل میں گزر جائے گی" ہاہا فکر مت کر حارث.. صرف دو دن کی بات ہے یہ جو ہنس رہے ہیں نہ ہم پر.. ان کو بھی ہماری لائن میں کھڑا ہونے میں ٹائم نہیں لگے گا. تیمور تو آ چکا ہے ... """ صحیح بول رہا ہے تو اشعر... """ احمد ایک بات تو بتا یار.. کبھی تو بائیک پر آتا ہے کبھی کار میں... تو برات کس پر لے کر جائے گا؟ """ گھوڑے پر... " اس نے حیدر کے پوچھنے پر مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تھا" اوے تیرے پاس گھوڑے بھی ہیں ؟؟ """ پورا فارم ہاؤس ہے اس کا جس میں الگ سے اصطبل ہے. " حارث کے کہنے پر حیدر تو بے چین ہی ہو گیا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یار جتنا مجھے شوق ہے ہارس رائیڈنگ کا اتنا ہی زیادہ یہ گھوڑے مجھے نہ پسند کرتے ہیں..جب بھی بیٹھتا ہوں..سالے گرا دیتے ہیں مجھے..."حیدر کے منہ بسور کر کہنے پر وہ سب ہنس پڑے تھے

______ ______ ______

وہ کافی دیر سے کال ٹرائے کر رہی تھی پہلے تو نمبر بزی جا رہا تھا اور اب کاٹ دی جا رہی تھی کال اس نے لعنت بھیج کر فون کو بیڈ پر پھینک تھا اور الماری میں سے کپڑے نکال کر شاور لینے جا رہی تھی جبھی اس کا فون بجنے لگا تھا اس نے اٹھا کر دیکھا تو کسی دوسرے نمبر سے کال کی جا رہی تھی اس نے یس کر لیا تھا "السلام وعلیکم... خیریت فون کر رہی تھی مجھے..یاد آ رہی تھی کیا میری؟؟""میری کال ریسیو کرنے میں کوئی مسئلہ ہے کیا تمہیں؟کیوں کاٹتے ہو تم میرا فون؟؟"وہ اس کی بات نظرانداز کر کے غصے سے بولی تھی "بس ایسے ہی.. خیر بتاؤ.کیوں کر رہی تھی کال؟""مجھے کچھ بات کرنا تھی تم سے.." "سن رہا ہوں...""مجھے... ختم کرنا ہے اس..رشتے کو...""کون سے رشتے کو؟"وہ انجان بن کر بولا تھا "تمہارے اور میرے نکاح کے رشتے کو.."وہ چبا چبا کر بولی تھی "پوچھ سکتا ہوں کیوں؟؟"وہ ٹھہر کر بولا تھا "نہیں....""پہلے مجھے وجہ بتاؤ..اگر معقول لگی تو پھر میں کچھ سوچ سکتا ہوں""میں تمہیں وجہ بتانا ضروری نہیں سمجھتی.بس جتنا کہا ہے اتنا ہی کرو..پاپا کو فون کر کے کہو کے.تم ختم کرنا چاہتے ہو اس رشتے کو""لیکن میں تو..ایسا نہیں چاہتا...""تمہارے چاہنے یا نہ چاہنے سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا..تم بس وہ کرو جو میں نے کہا ہے..""آئم سوری ٹو سے بٹ..آرڈرز تو میں خود کے بھی نہیں مانتا...اگر آپ ریکویسٹ کریں تو....!!!"اس نے بات ادھوری چھوڑ دی تھی "کیا کہا تم نے .میں ریکویسٹ کروں تم سے؟؟""ہاں بلکل...""مائے فوٹ..."زرنور غصے سے بولی تھی "ویسے اس رشتے کو ختم کرنے کے بعد تمہیں کوئی افسوس تو نہیں ہو گا؟؟""میری کون سا تمہارے ساتھ اتنی اچھی کیمسٹری بنی ہوئی ہے جو مجھے افسوس ہو گا...""ہاں یہ بھی ہے..لیکن معاف کرنا میں اس معاملے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا..جو کرنا ہے خود

کرو.."""اگر مجھے خود ہی کچھ کرنا ہوتا تو.. تمہیں کیوں کال کرتی؟؟"وہ غصے سے بولی تھی"یہ تو تمہیں ہی پتا ہو گا... خیر میں مصروف ہوں ابھی..بعد میں فون کروں گا.."""کر کے تو دکھاؤ..."اس نے غصے سے کہتے ہوئے فون کاٹ دیا تھا

تجھے دیکھا تو یہ جانا صنم...پیار ہوتا ہے دیوانہ صنم..."مناہل کے کان کھڑے ہو گئے تھے اس نے کن انکھیوں سے " حارث کو دیکھا تھا جو موبائل پر جھکا گنگنا رہا تھا مسکراہٹ تو اس کے ہونٹوں سے جدا نہیں ہو رہی تھی دو چار دن سے وہ کافی بدلا بدلا لگ رہا تھا"حارث.. گاجر کا حلوہ کھانا ہے تم نے؟"وہ کچن سے ہی آواز لگا کر بولی تھی جانتی تھی کے گاجر کے حلوے کا نام سن کر تو بھاگا بھاگا آئے گا اور ہوا بھی یہی تھا اگلے دو منٹ میں وہ کچن میں موجود تھا"لاؤ جلدی سے دو.. کہاں ہے حلوہ؟ کدھر ہے حلوہ؟؟"وہ متلاشی نظروں سے سارے کچن میں دیکھ رہا تھا"تم جانتے ہو حارث.. میرے ہوتے ہوئے تو تمہیں کوئی چیز بیٹھے بیٹھائے نہیں مل سکتی..اسی لئے اگر حلوہ کھانا ہے تو یہ گاجرے تمہارے سامنے پڑی ہیں ان کو اٹھاؤ اور شروع ہو جاؤ کدو کش کرنا.."اس نے سکون سے کہا تھا حارث نے ایک ابرو اٹھا کر اس کو دیکھا تھا جو کہنے کے بعد دوبارہ سے گاجرے چھیلنا شروع ہو چکی تھی"اے ہیلو..میں کیوں کدو کش کروں؟ حلوہ بنانا تمہارا کام ہے تو اس لئے ان کو چھیلو گی بھی تم.کدو کش بھی کرو گی تم..اور بناؤ گی بھی تم...""اور تمہارا کام کیا ہے؟ صرف کھانا؟""ہاں صرف کھانا..""ایسا تو ہو گا نہیں اب اگر حلوہ کھانا ہے تو ان کو کدو کش تو تم کو ہی کرنا پڑے گا..""بھئی مجھے کدو کش کرنا نہیں آتا نہ..""تو میں سکھا رہی ہوں نہ تمہیں..تم بیٹھو تو سہی..""سوری مجھے نہیں سیکھنا..""ٹھیک ہے پھر حلوے کا نام بھی نہیں لینا تم..""بھئی مناہل کیا ہے؟ یہ اتنی ڈھیر ساری گاجرے ہیں..میں پاگل ہوں کیا جو ان کو کدو کش کرو ؟""نہیں تو تم بتاؤ نہ..کیا میں پاگل ہوں؟ جو ان کو چھیلوں بھی کدو کش بھی کروں اور بناؤ بھی..""اچھا..لیکن صرف آدھی کروں گا..""ٹھیک ہے پھر تمہیں حلوہ بھی دو چمچ ہی ملے گا.."وہ بے نیازی سے بولی تھی"اچھا ایسا کرو چھیل میں لیتا ہوں کدو کش تم کر لو..""نہیں...جو جس کا کام ہے وہ وہی کرے گا..""اف...!!"وہ اس کو گھورتا ہوا چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گیا تھا موبائل کو اس نے سائیڈ پر رکھا دونوں ہاتھوں کی آستینیں چڑھائی اور باسکٹ کو اپنی جانب کھسکایا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"دیکھو میں ابھی پانچ منٹ میں واپس آرہی ہوں جب تک تم یہ ساری گاجریں کدوکش کرلو.." وہ ہاتھ صاف کرتی اس کو کہتی ہوئی چیئر سے کھڑی ہوگئی تھی "ہاں.. مشین ہونہ میں تو.. ہنہ.." وہ اس کو تیز نظروں سے دیکھتا ہوا بولا تھا اس نے کوئی نوٹس نہیں لیا نظرانداز کرتی کچن سے چلی گئی تھی اور جب آدھے گھنٹے بعد اس نے واپس آکر دیکھا تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی ایک ہاتھ سے موبائل پر ٹائپنگ ہورہی تھی دوسرے ہاتھ سے گاجر کدوکش کرنے کی ناکام کوشش کی جارہی تھی اور دھیان سارا چیٹنگ پر تھا اور یہ مسکراہٹ؟؟ مناہل کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کے وہ کچھ دنوں سے اتنا مسکرانے کیوں لگ گیا تھا "حارث پاگل تو نہیں ہوگئے تم؟" وہ اس کی آواز پر بری طرح چونکا تھا "ک کیا ہوا مناہل؟؟" "ایسے کام ہوتے ہیں؟؟" "نہیں تو پھر کیسے ہوتے ہیں؟؟" جواب میں اس نے بھی سوال پوچھا تھا "ابھی تمہارا ہاتھ کٹ جاتا. پہلے تو اس فون کو بند کرو اور پورے دھیان سے ان کو کدوکش کرو.." "دھیان لگانے سے کیا ہوگا؟ کیا ان کا ذائقہ اچھا ہوجائے گا؟" "ہاں بلکل.. آپ انٹرس لے کر محنت لگن اور محبت سے جب کوئی چیز بناتے ہیں تو اس کا ذائقہ ہی الگ ہوتا ہے.." "واہ بھئی واہ.. کیا بات کہی ہے.. ویسے تمہاری کتاب کب آرہی ہے مارکیٹ میں؟" حارث نے گاجر کھاتے ہوئے پوچھا تھا "چپ کرو.. اور جلدی سے کام ختم کرو.." وہ کہتے ہوئے بیٹھ گئی تھی اور دوبارہ سے گاجر چھیلنے لگی تھی "ایک منٹ۔۔۔" وہ چونکی تھی "کدوکش تو تم نے ایک بھی نہیں کی.. تو پھر چھیلی ہوئی گاجریں کہاں گئی.؟؟" اس نے باسکٹ کو دیکھتے ہوئے حیرت سے کہا تھا جس میں مقدار خاصی کم تھی.. "پتا نہیں کہاں چلی گئی.. میں تو تمہارے سامنے ہی موبائل پر مصروف تھا" وہ انجان بن کر گاجر کھاتے ہوئے بولا تھا "حارث... مجھے اچھی طرح پتا ہے کے وہ کہاں گئی ہیں..." وہ دانت پیستے ہوئے بولی تھی "" ایسے مت دیکھو مناہل. سچ کہ رہا ہوں میں. اور تم تم.. چند گاجروں کے لئے مجھ پر شک کررہی ہو؟ چہ چہ.." وہ افسوس سے بولا تھا "شک نہیں کررہی مجھے پکا پتا ہے کے یہ تمہارا ہی کام ہے. کیوں کے تمہارے علاوہ کوئی دوسرا بھوت پریت تو یہاں بیٹھا نہیں ہے" وہ تپ کر بولی تھی "اب تمہیں نہیں ملے گا حلوہ.." "مجھے تو ہمدردی ہورہی ہے خود سے کے ساری زندگی تمہیں جھیلنا پڑے گا.." "تم کیوں جھیلو گے مجھے؟" وہ حیرت سے بولی تھی "بھئی جب تمہاری شادی ہی نہیں ہوگی تو.. تم تو یہیں رہو گی نہ؟" "کس نے کہا کے میری شادی

نہیں ہو گی ؟""کیوں کے تمہاری ڈیمانڈ کے مطابق تو جس لڑکے سے تم شادی کرنا چاہتی ہو.. وہ لڑکا کم .ماسٹر شیف پلس دھوبی پلس مالی پلس کام والی ماسی زیادہ ہونا چاہیے.. تو یہ ساری خوبیاں جس میں ہو گی.. وہ لڑکا تو نہیں لیکن خلائی مخلوق ضرور ہو سکتا ہے" حارث ہنستے ہوئے کہے جا رہا تھا اور مناہل کا گھورنہ جاری تھا "تمہارا اپنے بارے میں کیا خیال ہے حارث ؟""کیا مطلب ؟"اس نے نہ سمجھی سے مناہل کو دیکھا تھا "یہ جتنے بھی کام تم نے گنواہ ئے ہیں ان میں سے تقریباً میں سارے ہی تم سے کروا چکی ہوں. جالے تم صاف کرتے ہو.. کپڑے تم پریس کرتے ہو.. جھاڑ پونچھ تم کرتے ہو ..ہر ہفتے مالی کے ساتھ لان کی صفائی ستھرائی بھی تم کرتے ہو... تھوڑا بہت کھانا پکانا وہ بھی میں نے تمہیں سکھا دیا

اب جب میں یہ سارے کام تم سے کروا سکتی ہوں تو کسی سے بھی کروا سکتی ہوں.." وہ اطمینان سے بولی تھی اور... حارث اس کی حاضر جوابی پر عش عش کر اٹھا تھا "ہاہا...اب ہر کوئی حارث تو نہیں ہوتا نہ... میڈم "وہ اپنے کالر کھڑا کرتے ہوئے فخر سے بولا تھا "ہنہ..!!"وہ کان لپیٹ کر اپنا کام کرنے لگی تھی کیوں کے اب. حارث نامہ شروع ہونے والا تھا جو دو گھنٹوں سے پہلے رکنے والا نہیں تھا

بی بی جی وہ کوئی صاحب آئے ہیں.."وہ بیڈ پر لیٹی ناول پڑھ رہی تھی جبھی سکینہ نے آ کر اس سے کہا تھا "کون صاحب "؟؟""پتا نہیں جی. کہتے ہیں کے صاحب جی کے دوست ہیں.. میں نے ڈرائنگ روم میں بٹھا دیا ہے..""ٹھیک ہے تم جاؤ..اور چائے وغیرہ کا انتظام کرو "زرنور کہتے ہوئے بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی کپڑوں کی شکنیں دور کرتی اور دوپٹہ ٹھیک سے اوڑھتی وہ ڈرائنگ روم میں آئی تھی "السلام وعلیکم.."اس نے صوفے پر بیٹھی اس شخصیت کو دیکھ کر سلام کیا تھا "وعلیکم سلام... کیسی ہے میری پیاری بیٹی ؟؟"انہوں نے اٹھ کر اس کو گلے لگایا تھا "میں ٹھیک ہوں لیکن.. آپ ؟" زرنور ان کی اتنی گرمجوشی پر حیرت سے بولی تھی وہ یاد کرنے کی کوشش کر رہی تھی کے اس نے ان کو کہیں دیکھا تو نہیں ہے ؟"نہیں پہچانا تم نے مجھے ؟..ارے پہچانو گی بھی کیسے ؟ہم اتنے عرصے بعد جو مل رہے ہیں.. خیر میں عدیل خانزادہ

ہوں ارمان کا ڈیڈ.. ""ارارمان کے ڈیڈ..؟؟"اس نے حیرت سے ان کو دیکھا تھا جو پینٹ کوٹ میں ملبوس کافی ڈیسنٹ اور ڈیشنگ لگ رہے تھے اس عمر میں بھی کافی فٹ تھے مشکل سے ہی چالیس پینتالیس کے ہوں گے "میں تو اس نالائق سے کب سے کہ رہا تھا کے جا کر مل آئے تم لوگوں سے لیکن میری سنتا ہی نہیں کہتا ہے کہ ایک ہی بار جاؤں گا برات لے کر."وہ ہنستے ہوئے کہ رہے تھے "خیر باقی سب کہاں ہے بھئی؟""وہ.. مما اور پاپا تو کہیں انوائٹ تھے وہاں گئے ہیں اور بازل ٹیوشن سینٹر گیا ہے.. آپ پلیز بیٹھے نہ.. "جبھی سکینہ چائے اور لاوازمات کی ٹرالی لے آئی تھی "اور پڑھائی کیسی چل رہی ہے تمہاری؟""الحمد للہ انکل بہت اچھی چل رہی ہے.. "زرنور نے ان کو چائے کا کپ پکڑاتے ہوئے کہا تھا "کیا ہوا بھئی.. اتنی حیرت سے کیوں دیکھ رہی ہو؟؟"وہ ان کے ایک دم سے پوچھنے پر گڑبڑا گئی تھی اور کچھ نہ بن پڑا تو یہ ہی کہ دیا "نن نہیں انکل.. وہ آپ تو ساری زندگی ہی باہر رہے ہیں لیکن اردو تو آپ کی کافی اچھی ہے.. "وہ ہنس پڑے تھے "ارمان کی مجھ سے بھی زیادہ اچھی ہے.. اتنا عرصہ اٹلی میں رہنے کے باوجود بھی میں پاکستان کو نہیں بھولا اپنی مٹی تو پھر اپنی ہوتی ہے پہلے تو سیماب کے بعد میرا آنے کا دل نہیں کیا اس کے بعد ارمان نے آنے نہیں دیا کہتا تھا کے جب جائیں گے تو پھر ہمیشہ کے لئے ہی جائیں گے اور اسی وجہ سے ہم باپ بیٹے میں ٹھنی رہتی تھی اور اب تو میں اس سے ڈیل کر کے آیا ہوں اور کہ آیا ہوں کے جب تم نے آنا ہو آ جانا میں تو جا کر شادی کی تیاری کروں.""کس کی.. شادی؟؟"وہ نہ سمجھی سے بولی تھی "تمہاری اور ارمان کی بھئی.. بلکے شادی تو ہو چکی ہے یوں کہنا چاہیے کے رخصتی کی تیاری.. "زرنور کو لگ رہا تھا کے جیسے اس کا دل کسی نے مٹھی میں لے لیا ہو اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کے یہ ہو کیا رہا ہے اس کے ساتھ؟ جبھی ڈور بیل بجی تھی "شاید مما پاپا آ گئے.. میں دیکھتی ہوں"وہ کہتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی تھی اور باہر کی جانب گئی تھی

حیدر علی.. اسٹینڈ اپ.. ""حیدر علی نہیں سر.. حمزہ حیدر علی.. "اس نے سر عامر کے کہنے پر کھڑے ہوتے ہوئے" تصیح کی تھی "ہاں وہی کہا میں نے بھی.. حمزہ حیدر علی.. تمہاری آسائیمنٹ کہاں ہے؟ سب نے جمع کروا دی ہے بس

تمہاری رہ گئی ہے""پتا نہیں سر.."" کیا مطلب پتا نہیں؟ کیا تم نے اسائیمنٹ بنائی تھی؟" نہیں بنائی تھی سر.."" جب میں نے کہا تھا کے لازمی بنانی ہے تو پھر کیوں نہیں بنائی؟"" دل نہیں کر رہا تھا سر.."" کیا مطلب تمہارا دل نہیں کر رہا تھا؟"" مجھے نہیں پتا سر.. میں نے تو بہت سمجھایا تھا اس کو سر.. کے دیکھ بھائی بنانے دے مجھے اسائیمنٹ ورنہ سر ناراض ہوں گے.. لیکن اس نے میری بات ہی نہیں مانی سر.. مجھے دوسرے کاموں میں لگا کر رکھا. اس لئے میں بنا نہیں سکا..." "اپنے دل کو ذرا قابو میں رکھو ورنہ فیل ہو جاؤ گے..."" کوئی مسئلہ نہیں ہے سر.. ہو جائیں گے فیل.."" تم اپنے دوستوں سے پیچھے رہ جاؤ گے.."" کوئی مسئلہ نہیں ہے سر.. رہ جائے گے پیچھے.."" تمہیں کوئی جاب بھی نہیں دے گا پھر.."" کوئی مسئلہ نہیں ہے سر... نہ دے جاب میں خود کا بزنس کر لوں گا.."" حمزہ حیدر علی.. ابھی جو میں نے لیکچر دیا ہے.. کیا تمہاری سمجھ میں کچھ آیا؟"" نہیں آیا سر..."" کیوں نہیں آیا سمجھ میں؟ کیا کر رہے تھے تم اس دوران؟؟" "جہاز بنا رہا تھا سر..."" جہاز بنا رہے تھے؟؟"" جی سر.. یہ جو آپ کو ہر ڈیسک کے پاس جہازوں کی کریش لینڈنگ نظر آ رہی ہے.. یہ میری ہی تخلیق ہے.."" تمہاری بہت کمپلین آ رہی ہیں میرے پاس.. کل بھی تم نے فضول میں وجاہت کو مارا تھا وجہ پوچھ سکتا ہوں؟"" فضول میں نہیں مارا تھا سر.. وہ تو میں نے اس سے کہا تھا کے میری اسائیمنٹ بنا دے .. لیکن اس نے میری بات نہیں مانی.. تو میرا ہاتھ اٹھ گیا اس پر.."" بات تو تمہاری.. تمہارا دل بھی نہیں سنتا.. اس پر کیوں ہاتھ نہیں اٹھاتے؟؟"" دل تو بچہ ہے سر... اب آپ ہی بتائے کیا میں بچے کو مارتا ہوا اچھا لگوں گا؟؟" پوری کلاس ہنسی سے لوٹ پوٹ ہوتی حیدر اور سر عامر کی مکالمہ بازی سن رہی تھی" تم اچھا پڑھتے ہو حیدر.. بس پتا نہیں کیوں بار بار لائن سے ہٹ جاتے ہو.. خیر اپنا بیگ اٹھاؤ اور لائبریری جاؤ.. آسئیمنٹ کمپلیٹ کروا پنا.."" میں لائبریری نہیں جا سکتا سر.."" کیوں نہیں جا سکتے؟"" ڈر لگتا ہے سر.."" ڈر لگتا ہے؟ کس سے لگتا ہے؟"" لائبریری سے ہی لگتا ہے سر .. مجھے لگتا ہے کے جب میں وہاں جاؤں گا تو کتابوں کی بڑی بڑی الماریاں میرے اوپر گر جائے گی.. اور میں مر جاؤں گا .."" لیکن مجھے تمہاری اسامنٹ آج ہی چاہیے حیدر..."" ڈونٹ وری سر.. آپ کو آج ہی مل جائے گی.."" خود بناؤ گے؟؟"" نہیں سر..."" تو پھر؟؟"" ریاض سے بنواؤں گا سر.."" ریاض. کیا تم اس کی اسائیمنٹ بناؤ گے؟؟" سر کے

پوچھنے پر ریاض نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تھا"میں نے تو خود احمد سے بنوائی ہے.."""تم نے کیوں بنوائی احمد سے؟ تمہارا دل بھی تمہاری نہیں سنتا کیا؟"""ایسا ہی سمجھ لیں سر...""اور کس کا دل نہیں سنتا اس کی؟"سر کے کہنے پر پوری کلاس نے ہاتھ کھڑے کر دئے تھے"لگتا ہے کے تم سب کے دل کا علاج کرنا ہی پڑے گا مجھے.."کسی نے پوچھا.."کیسے کریں گے سر؟ کیا ہمارا دل نکالیں گے؟؟""ویل دل نہیں نکالوں گا..بلکے تم لوگوں کا علاج مجھے تمہارے ہی انداز میں کرنا پڑے گا نیکسٹ ویک سے سیمسٹر سٹارٹ ہو رہے ہیں اس سے پہلے یونی کے یونین کونسل کی جانب سے آپ سب کے لئے ایک ٹی پارٹی کا اہتمام کیا گیا ہے اس لئے سیمسٹر سے پہلے پہلے جو تم سب کے اندر تمہارے دل کو کنٹرول کئے بیٹھا ہے اسے نکال باہر کرو اور دل لگا کر پڑھو..مجھے سب کا رزلٹ اس بار بھی اچھا چاہیے..""فکر ہی نہیں کریں سر..آپ نے کہ دیا..سمجھے ہو گیا.."حیدر کے اطمینان سے کہنے پر سر دوبارہ اس کی جانب گھومے تھے"اگر تمہاری اسائیمنٹ کمپلیٹ ہوئی تو ہی تم پارٹی میں آؤ گے حیدر..ادر وائز.نہیں..""یہ کیا بات کہ دی سر آپ نے..اب تو میں گھر ہی نہیں جاؤں گا اسائیمنٹ کمپلیٹ کئے بغیر..""ویری گڈ حیدر..لیکن سب سے پہلے تم ان سارے جہازوں کی لاشیں اٹھاؤ.." "سوری سر..یہ میں نہیں کر سکتا..""اب یہ مت کہنا کے تمہارا دل نہیں کر رہا.."ارے سر..میں یہ ہی کہنے والا تھا ..لیکن اب آپ یہ مت کہیے گا کے جب تک میں ان لاشوں کو نہیں اٹھاؤ گا آپ مجھے پارٹی میں نہیں آنے دیں گے.." "ایکسزیکلی حیدر...میں یہ ہی کہنے لگا تھا"سر عامر بھی اسی کی انداز میں بولے تھے"سر آپ تو..."بھائی"بن گئے جو بات بات پر بوری میں بند کرنے والی دھمکی دیتا ہے.."حیدر کے منہ بنا کر کہنے پر سر سمیت پوری کلاس ہنس پڑی تھی

کیا ہوا تیمور؟ طبیعت تو ٹھیک ہے؟ دو دن سے یونی بھی نہیں آرہا.""بس ایسے ہی..دل نہیں چاہ رہا تھا میرا.."وہ ایک ہاتھ سے ڈرائیو کرتا دوسرے سے فون کان سے لگائے احمد سے بات کر رہا تھا"ابھی کہاں پر ہے تو؟""گھر جا رہا ہوں ..راستے میں ہوں..""ٹھیک ہے میں آتا ہوں ایک گھنٹے تک تیری طرف..""او کے..آتے ہوئے ایک لارج سائز

پیزا ابھی لیتے ہوئے آنا.. زیادہ چیز والا.. """اچھا لے آؤں گا.. اللہ حافظ.. "احمد نے ہنستے ہوئے فون کاٹ دیا تھا اس نے بھی فون بند کر کر ڈیش بورڈ پر ڈالا تھا اور جبھی اس کی نظر سائیڈ پر پڑی تھی اس نے چونک کر کھڑکی کا شیشہ نیچے کر کے باہر دیکھا تھا جہاں ایک طرف ایک گاڑی کھڑی تھی اور جس کا بونٹ اٹھائے ایک لڑکی جھکی کھڑی شاید کوئی خرابی چیک کر رہی تھی اور تھوڑی دور ہی دو تین اوباش لڑکے کھڑے آوازیں کس رہے تھے جبھی اس لڑکی نے اپنا جھکا ہوا سر اٹھایا تھا اور اس کو دیکھ کر تیمور ٹھٹھکا تھا دوپٹہ سر پر اوڑھے اور چشمہ لگائے وہ لڑکی کوئی اور نہیں انوشے ہی تھی.. تیمور کی رگیں تن گئی تھی اس نے گاڑی کو ریورس کر کے اس کے پاس لے جا کر تھوڑی دور روکا تھا سیٹ بیلٹ ہٹا کر نیچے اترتا اور ایک جھٹکے سے گاڑی کا دروازہ بند کرتے ہوئے آستینیں چڑھاتا ہوا وہ اس تک پہنچا تھا "اے چیز بڑی ہے مست مست ...اپنا نمبر تو دے دے "ان میں سے ایک لڑکا اپنے ساتھی کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے بے ہنگم طریقے سے ہنستے ہوئے بولا تھا "کیا کر رہی ہیں آپ یہاں پر؟؟ "وہ اس کے سر پر پہنچ کر غصے سے بولا تھا " فٹبال کھیل رہی ہوں.. نظر تو آ رہا ہو گا تمہیں.. "انوشے کا تو پہلے ہی دماغ گھوما ہوا تھا ان لڑکوں کی وجہ سے ابھی بھی تپ کر بولی تھی "کیا ہوا ہے گاڑی کو؟؟" "اگر مجھے پتا ہوتا تو کیا ٹھیک نہ کر لیتی میں؟؟" "ہر بات کا الٹا جواب دینا لازمی ہے کیا آپ پر؟" "الٹا سوال کرو گے تو جواب بھی الٹا ہی ملے گا نہ؟" تیمور نے ایک انگلی اور انگوٹھے سے اپنی پیشانی مسلی تھی (یہ لڑکی تجھے پاگل کر دیگی تیمور.. ")"اس وقت اکیلے نکلنے کی ضرورت ہی کیا تھی آپ کو؟؟" "غلطی ہو گئی مجھ سے.. آئندہ تم سے پوچھ کر نکلا کروں گی .." "ابے ہیرو.. اس کو پہل ہم نے دیکھا تھا اس لئے ابھی ہماری باری ہے. تو نکل یہاں سے " جبھی ایک لڑکا تیمور کے پاس آ کر بولا تھا اس کا تو خون ہی کھول اٹھا تھا "تمیز نہیں ہے تجھے بات کرنے کی؟" تیمور نے ایک پنچ اس کی ناک پر مارا تھا """سالے تیری تو... "وہ لڑکا پھر سے اس کی جانب بڑھا تھا اور ایک پنچ اسے مارنا چاہا تھا لیکن اس کا ہاتھ تیمور نے فضا میں ہی پکڑ لیا تھا اور ایک مکا اس کے پیٹ میں مارا تھا "تیمور...!!" انوشے چیخی تھی "چھوڑو انہیں.. تمہیں کوئی ضرورت نہیں ہے ان سے لڑنے کی... چھوڑ دو تیمور.. میں کیا کہہ رہی ہوں تم سے؟؟" تیمور نے اس لڑکے کو دھکا دے کر دور پھینکا تھا اور انوشے کے پاس آیا تھا "بکواس بند کرو اپنی.. اور چپ چاپ گاڑی میں جا کر بیٹھو.. " تیمور کی آنکھیں سرخ ہو

رہی تھی اور اس کے چہرے پر پھیلی سختی کو دیکھ کر انوشے کو اپنے اندر خوف کی ایک لہر اٹھتی ہوئی محسوس ہوئی تھی "گاڑی ... گاڑی خراب ہے میری.." وہ خود کو کنٹرول کرتی ہوئی بولی تھی "انوشے ... کیا تمہیں وہ سفید کلر کی کار کھڑی ہوئی نظر آرہی ہے؟ اگر نہیں تو بتاؤ مجھے.. میں خود تمہیں اٹھا کر اس میں ڈال آتا ہوں.." وہ بہت ضبط سے بولا تھا "تم ... تم اس طرح چیخوں مت مجھ پر.. ورنہ ...!!" "ورنہ؟؟ کیا ورنہ؟ تھپڑ تو مار ہی چکی ہو. اب کیا سر پھاڑو گی میرا؟؟" تیمور کے غصے سے بولنے پر اس کو شرمندگی نے ان گھیرا تھا وہ اس کو گھورتی ہوئی اس کی گاڑی کی طرف جانے لگی تھی جبھی پیچھے سے آکر ایک لڑکے نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا تھا وہ ڈر گئی تھی اور تیمور کا میٹر گھوم گیا تھا اس نے پیچھے کالر سے پکڑ کر اس لڑکے کو اپنی جانب کھینچا تھا اور پے در پے گھونسے اس کے چہرے پر مارے تھے انوشے تو یہ صورتحال دیکھ کر خوفزدہ ہوگئی تھی لمحے کی تاخیر کئے بنا بھاگ کر اس کی گاڑی کے پاس گئی تھی اور اندر بیٹھ کر جلدی سے لاک لگایا تھا "تیری ہمت کیسے ہوئی اس کو ہاتھ لگانے کی؟ ہاں..؟؟" وہ بول نہیں دھاڑ رہا تھا ایک تو پہلے ہی نیچے گرا کراہ رہا تھا اور دوسرے کو تیمور روئی کی طرح پیٹے جا رہا تھا اس لڑکے کا ہونٹ پھٹ گیا تھا سارا چہرہ لہولہان ہو رہا تھا وہ تیمور کے سامنے ہاتھ جوڑنے لگا تھا تب اس نے ایک جھٹکے سے اس کو چھوڑا تھا وہ دور جا کر گرا تھا "اگر اس کے اس پاس بھی نظر آئے نہ تو پھر دیکھنا کیا حال کرتا ہوں میں تم لوگوں کا.." تیمور نے ایک کہر بھری نظر ان پر ڈالی تھی جو گرتے پڑتے وہاں سے بھاگے تھے وہ اپنے ہاتھ جھاڑ رہا تھا جبھی انوشے بھی گاڑی سے نکل کر وہاں آگئی تھی "تم کیوں آئی ہو باہر؟؟" وہ اس کو دیکھ کر بولا تھا "گھر جانا ہے مجھے.." "میں چھوڑ دوں گا.." "تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گی.." تیمور نے ایک نظر اس کو دیکھا تھا جو ناراض سی کھڑی تھی اور دوسرے ہی لمحے اس نے انوشے کا بازو پکڑ کر اپنی جانب کھینچا تھا "تیمور...!!" اس نے حیرت سے اس کا نام لیا تھا "کیوں نہیں جاؤ گی تم میرے ساتھ؟" "چھوڑو مجھے.." "کیا مسئلہ ہے تمہیں میرے ساتھ جانے میں؟؟" "چھوڑو مجھے تیمور.. تم پھر سے وہی حرکت کر رہے ہو.." "تو پھر؟ کیا کرو گی میرے ساتھ؟ پھر سے تھپڑ مارو گی؟ مار لو.. جتنے دل چاہے مار لو.. لیکن آج... میں تمہیں.. نہیں چھوڑوں گا.." "ہوش میں تو ہو تم؟ یہ گھر نہیں ہے تمارا" وہ چیخی تھی "جانتا ہوں گھر نہیں ہے میرا یہ.. لیکن تم کہو تو لے بھی جاؤں گا بتاؤ چلو گی میرے ساتھ میرے گھر..؟" وہ خود کو

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

چھڑوانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی تیمور نے سختی سے اس کی کلائی پکڑی ہوئی تھی "خدا کے لئے تیمور چھوڑ دو مجھے .. تماشہ مت بناؤ میرا.." وہ روہانسی ہو گئی تھی وہ روڈ ویسے ہی سنسان رہتی تھی اور ابھی یوں تھا بھی دوپہر کا ٹائم اکا دکا لوگ بھی نہیں تھے "تماشہ نہیں عزت بنانا چاہتا ہوں اپنی..بتاؤ کرو گی مجھ سے شادی؟""پہلے ہاتھ چھوڑو میرا.." "اس کے بعد بتاؤ گی؟""نہیں...!!""ٹھیک ہے پھر میں بھی نہیں چھوڑ رہا.." وہ مزے سے بولا تھا انوشے کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کے اس کو ہو کیا گیا ہے ابھی تو وہ مرنے مارنے پر تلا ہوا تھا اور اب...!!" انوشے نے اپنا پیر زور سے اس کے پیر پر مارا تھا لیکن حیران رہی تھی کیوں کے اس کو کوئی فرق ہی نہیں پڑا تھا تب انوشے نے اور زیادہ زور سے مارا تھا لیکن اسے تب بھی کچھ نہیں ہوا تھا وہ اسی طرح اطمینان سے کھڑا اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا "یہ طریقے....پرانے ہو چکے ہیں میڈم..کچھ اور ٹرائی کریں.." وہ اس کی طرف جھک کر بولا تھا انوشے تھوڑا پیچھے ہوئی تھی اور اپنے ناخن اس کے ہاتھ میں گڑا دئے تھے "آہ..جنگلی بلی.." وہ ہلکے سے چیخا تھا لیکن ہاتھ پھر بھی نہیں چھوڑا تھا "میں...دیکھ لوں گی تمہیں...!!" وہ غصّے سے بولی تھی تیمور اس کے انداز پر ہنس پڑا تھا "ہنس کیوں رہے ہو؟؟" وہ چڑ گئی تھی جبھی وہاں سے ایک گاڑی گزری تھی اس میں بیٹھے منچلو نے ان دونوں کو دیکھ کر سیٹیاں بجائی تھی انوشے تو شرم سے پانی پانی ہو گئی تھی تیمور نے اس کے لال گلابی چہرے کو دیکھ کر اس کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا اور دو قدم پیچھے ہو کر کھڑا ہو گیا تھا وہ اس کو حیرت سے دیکھنے لگی تھی "کیا ہوا؟؟ پھر سے پکڑ لوں کیا؟؟" اس کے شرارت سے کہنے پر وہ اس کو گھورتی ہوئی وہاں سے ہٹی تھی اور اپنی گاڑی کے پاس آئی تھی "یہ دیکھو..تم نے میرا ہاتھ لال کر دیا.." انوشے نے مڑ کر ناراضگی سے کہتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کے سامنے کیا تھا جو سرخ پڑ چکا تھا "یہ میرے پکڑنے سے نہیں بلکے تمہارے مزاحمت کرنے سے ہوا ہے اگر تم چپ چاپ کھڑی رہتی تو...ایسا نہیں ہوتا....اچھا ہٹو میں دیکھ لیتا ہوں تمہاری گاڑی..اگر ٹھیک ہو گئی تو اسی میں چلی جانا ورنہ ...!!!""ورنہ؟ کیا ورنہ؟ اگر ٹھیک نہیں ہوئی تو..تمہارے ساتھ بھی نہیں جاؤں گی.." وہ اس کی بات کاٹ کر بولی تھی "تو تمہیں کیا لگتا ہے..کے اس سنسان روڈ پر تمہیں کوئی کنوینس مل جائے گی؟" وہ گاڑی کا بونٹ اٹھائے اس پر جھکے جھکے ہی بولا تھا لیکن انوشے نے کوئی جواب نہیں دیا تھا صرف ایک تار ہی نکلا ہوا تھا جسے تیمور نے سیکنڈوں میں ٹھیک کر دیا

تھااب گاڑی سٹارٹ ہونے کے قابل ہو گئی تھی "کیا ہوا نہیں ہوئی ٹھیک ؟"اس نے تیمور کو بونٹ گراتے دیکھ کر پوچھا تھا"نہیں.. تھوڑا زیادہ مسئلہ ہے میری سمجھ میں نہیں آرہا مکینیک ہی ٹھیک کرے گا" وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا تھا "اب کیا ہوگا؟"وہ پریشانی سے بولی تھی "اب کیا ہوگا؟؟ کچھ نہیں ہوگا.. گاڑی بھی حاضر ہے اور بدمعاش ڈرائیور بھی ..اب آپ کو میرے ساتھ ہی جانا پڑیگا..آجائے محترمہ.."اس نے گاڑی کا فرنٹ ڈور کھول دیا تھا لیکن وہ نہیں بیٹھی تھی وہی کھڑی رہی تھی "کیا ہوا اعتبار نہیں ہے مجھ پر؟""بلکل بھی نہیں..!"اس نے نفی میں سر ہلایا تھا "اچھا ایسا کرو .میری گاڑی کو تم اپنی گاڑی سمجھ کر ڈرائیو کر لو اور مجھے لفٹ دے دو.." تیمور نے حل پیش کیا تھا "فائدہ؟؟ جانا تو مجھے پھر بھی تمہارے ساتھ ہی پڑیگا.."وہ دانت پیستے ہوئے کہتی فرنٹ سیٹ پر جا بیٹھی تھی تیمور نفی میں سر ہلاتا ہنس دیا تھا اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرتا ڈرائیونگ سیٹ پر جا بیٹھا تھا آنکھوں پر گاگلز لگا کر اس نے کار سٹارٹ کی تھی "یہ تمہارا غصہ ناک پر کیوں رہتا ہے ہر وقت ؟"وہ ڈرائیونگ کرتے ہوئے اس کو دیکھ کر بولا تھا جو دروازے سے تقریباً چپک کر بیٹھی تھی "زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے مجھ سے..اور یہ کیا تم تم لگا رکھی ہے؟ہاں؟؟"وہ اس کو گھورتی ہوئی بولی تھی "پہلے تو ڈر لگتا تھا اس لئے آپ کہتا تھا..""تو کیا اب نہیں لگتا؟؟""نہیں.. تھپڑ کھانے کے بعد نکل گیا ہے." تیمور کے اتنے سکون سے کہنے کے بعد اسے پھر سے شرمندگی ہوئی تھی "بار بار یاد دلانا ضروری ہے کیا؟""ساری زندگی دلاتا رہوں گا..کے تم نے مارا تھا مجھے""تم نے حرکت ہی کیوں کی تھی تھپڑ کھانے والی؟""میں نے صرف ہاتھ پکڑا تھا.." "ساری یونی کے سامنے؟؟""یارر..سب کے سامنے پکڑو تو تمہیں اعتراض ہے..اکیلے میں پکڑو تو تمہیں اعتراض ہے ..اب تم ہی بتاؤ کیا کرو؟؟""مجھے دیکھنا بند کرو اور سامنے دیکھ کر ڈرائیو کرو..""تم میرے برابر میں بیٹھو اور میں تمہیں دیکھوں نہ؟؟ ایسا تو ہو نہیں سکتا..اسی لئے کہہ رہا تھا کے تم ڈرائیو کر لو.. مجھ سے ہو ہو گی نہیں..""تم سے تو.. بات ہی کرنا فضول ہے...!!"وہ غصّے سے بولتی کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی تھی اور تیمور نے ہنستے ہوئے میوزک پلئیر آن کیا تھا

فلک سے پوچھ لو چاہے گواہ یہ چاند تارے ہیں"

نہ سمجھو اجنبی صدیوں سے ہم تو بس تمہارے ہیں

محبّت سے نہیں واقف بہت انجان لگتی ہو

ہمیں ملنا ضروری ہے حقیقت نہ سمجھتی ہو

کوئی کیسے سمجھ پائے کسی کے دل کا افسانہ

محبت میں کوئی عاشق کیوں بن جاتا ہے دیوانہ

کسی سے پیار ہو جائے۔ کسی پہ دل جو آ جائے

... بڑا مشکل ہوتا ہے دل کو سمجھانا

ہوئے بیچین پہلی بار ہم نے راز یہ جانا

"!!... محبت میں کوئی عاشق کیوں بن جاتا ہے دیوانہ

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سن رہی ہو انوش؟...!! یہ شاعر تو میرے دل کی عکاسی کر رہا ہے" انوشے نے سختی سے دانت پر دانت جما کر خود کو کچھ " بولنے سے روکا تھا اب اتنا تو وہ اچھی طرح جان گئی تھی کے اس سے بات کرنے کا مطلب تھا.. فضول بحث...!!"اس لئے خاموشی سے باہر دیکھتی رہی تھی" تمہیں پتا ہے میری امی کو بہت جلدی ہے اپنی بہو لانے کی..انفیکٹ وہ تو اسی سال میری شادی کرنا چاہتی ہیں.."" تو پھر؟ کیا کروں میں؟ مجھے کیوں بتا رہے ہو؟"" میں تو اسی لئے بتا رہا ہوں تا کے تم شادی کی تیاری شروع کر دو.."" کس کی شادی کی؟" وہ حیرت سے بولی تھی" ہماری شادی کی...!"" بکواس بند کر لو اپنی تیمور...! میں کہ چکی ہوں تم سے کے ہماری شادی نہیں ہو سکتی...!!"" کیوں نہیں ہو سکتی؟؟"" بس نہیں ہو سکتی .." تیمور نے ایک جھٹکے سے گاڑی روکی تھی انوشے کا سر ڈیش بورڈ پر لگتے لگتے بچا تھا" گاڑی کیوں روکی تم نے؟"" پہلے

مجھے وجہ بتاؤ.. مجھ سے شادی نہ کرنے کی..اس کے بعد ہی گاڑی چلاؤں گا ورنہ نہیں...!!"وہ ضدی انداز میں بولا تھا "بہت اچھی بات ہے.. بیٹھے رہو یہاں اکیلے.. جا رہی ہوں میں.."وہ اس کو گھورتی ہوئی دروازہ کھولنے لگی تھی جبھی تیمور نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا اور اس کی جانب جھک کر ہینڈل پر رکھا اس کا دوسرا ہاتھ ہٹا کر لاک لگا دیا تھا وہ حیرت سے خود پر جھکے تیمور کو دیکھ رہی تھی "کہا ہے نہ میں نے تم سے کے..پہلے وجہ بتاؤ..""دور ہٹو مجھ سے..""نہیں ہٹوں گا..." "تم..تم انتہائی بدتمیز انسان ہو.."وہ غصے سے بولی تھی "جانتا ہوں..."جبھی پیچھے آنے والی گاڑیوں نے ہارن دیا تھا تب مجبور آ اسے پھر سے گاڑی سٹارٹ کرنا پڑی تھی "قسمت ہی خراب تھی میری جو پہلے گاڑی خراب ہو گئی..اور اب تم ..!!""میری قسمت تو بہت اچھی ہے.."وہ مزے سے بولا تھا""ویسے کیا خیال ہے میڈم..کیا سارا دن آپ نے میرے ساتھ کراچی کی سڑکوں پر مٹر گشتی کرتے ہوئے گزارنا ہے؟؟..اچھا.اچھا ایسے تو مت دیکھو اب.میں تو ایڈریس پوچھنا چاہ رہا تھا" تیمور کے پوچھنے پر اس نے ایڈریس بتا دیا تھا اور اگلے دس منٹ میں اس نے انوشے کے گھر کے سامنے گاڑی روکی تھی "تم کہاں جا رہے ہو؟"اس نے حیرت سے اس کو سیٹ بیلٹ ہٹاتے ہوئے دیکھ کر کہا "چائے پینے جا رہا ہوں.. تمہارے گھر..""لیکن میں نے تو تم کو نہیں بلایا..""پتا ہے مجھے...بہت بے مروت لڑکی ہو تم..ایک تو میں نے تمہیں ان لڑکوں سے بچایا.. تمہاری گاڑی ٹھیک کی.. تمہیں لفٹ دی لیکن تم... بجائے میرا شکریہ ادا کرنے کے مجھے چائے پلانے کے دروازے سے ہی لوٹا رہی ہو.."انوشے کو سچ مچ شرمندگی ہوئی تھی "دیکھو..بہت شکریہ.. تمہارا تم نے جتنی بھی میری مدد کی لیکن چائے..وہ میں تمہیں نہیں پلا سکتی..اس لئے اب تم یہاں سے سیدھے گھر جاؤ..اور گاڑی ...گاڑی کب ٹھیک کی تم نے ہاں؟"وہ یاد آنے پر جیسے چونک کر بولی.."گاڑی؟؟وہ تو.. صرف ایک وائیر نکلا ہوا تھا..وہ میں نے ٹھیک کر دیا تھا.." تیمور مسکراہٹ دباتے سر کھجاتا ہوا بولا تھا "تم..تم نے جھوٹ بولا مجھ سے؟؟"وہ غصّے سے اس کو گھورنے لگی تھی "جھوٹ تو نہیں بولا میں نے..بس سچ چھپایا ہے..اچھا چلو..آج تھوڑا کام ہے مجھے اسی لئے جا رہا ہوں لیکن اگلی دفع.....چائے بھی پیوں گا اور کھانا بھی کھاؤں گا..وہ بھی تمہارے ہاتھوں کا..آخر کو تم نے میرا شکریہ

بھی تو ادا کرنا ہے.."وہ اس کو تیز نظروں سے دیکھتی ہوئی اپنا پرس سنبھال کر گاڑی سے نیچے اتر گئی تھی اور کھینچ کر دروازہ بند کیا تھا تیمور بھی ہنستے ہوئے گاڑی نکال لے گیا تھا ....."!!!

حارث نے بال بناتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے میں سے مناہل کا عکس دیکھا تھا جو اس کے ہی بیڈ پر منہ پھلا کر بیٹھی تھی اور ناراضگی سے ہی اس کو دیکھے جا رہی تھی"یار مناہل..کیوں فضول ضد کر رہی ہو؟"حارث نے برش رکھتے ہوئے کہا تھا"یہ فضول ضد ہے حارث؟""میرے لئے تو فضول ضد ہی ہے..""میں نہیں جانتی..بس مجھے تمہارے ساتھ جانا ہے..""تم میرے ساتھ نہیں جا سکتی مناہل..میں کتنی دفع تمہیں بتاؤ؟""تم ہر دفع ایسے ہی کرتے ہو..خود تو تم چل جاتے ہو اور مجھے گھر پر بور ہونے کے لئے چھوڑ جاتے ہو..""نہیں تو تم مجھے بتاؤ نہ..میرے ساتھ جا کر تم کرو گی کیا ؟؟.انار جلاؤ گی یا پٹاخے پھاڑو گی؟یا پھر ون وہیلنگ کرو گی؟"حارث نے تنگ آ کر اس کو کہا تھا ایک گھنٹے سے وہ اس کو سمجھا رہا تھا لیکن مجال ہے جو اس نے کان دھرے ہو"ہاں...اگر تم انار جلاؤ گے پٹاخے پھاڑو گے تو میں بھی کروں گی.." وہ ضدی انداز میں بولی تھی"اللہ..اللہ..مناہل..لڑکیاں انار نہیں جلاتی.."اس نے اپنا سر پکڑ لیا تھا"مجھے نہیں پتا حارث..تم مجھے اپنے ساتھ لے کر جاؤ گے بس..!!""تم نے فائر ورکس ہی دیکھنا ہے نہ..تو ٹی وی پر دیکھ لو...!""واہ ..واہ..خود تو تم وہاں اصل میں آتش بازی دیکھو گے پٹاخے بھی پھاڑو گے انار بھی جلاؤ گے..اور میں یہاں ٹی وی پر دیکھوں؟؟"وہ شدید ناراضگی سے بولی تھی جبھی اسے باہر سے عمیر کے بولنے کی آواز آئی تھی"رو کو...ابھی جا کر تمہاری شکایات کرتی ہوں عمیر بھائی سے.."وہ اس کو دھمکاتی وہاں سے اٹھ کر لاؤنج میں چلی گئی تھی حارث اپنا سر تھام کر رہ گیا تھا یہ لڑکی اس کی سمجھ سے باہر تھی اور جب تک وہ اپنے جوتے لے کر لاؤنج میں آیا اس کی نظر سیدھی مناہل پر ہی پڑی تھی جو صوفے پر عمیر کے ساتھ بیٹھی تھی منہ بدستور پھولا ہوا ہی تھا"آپ ہی سمجھائے اس پاگل کو بھائی..کہ رہی ہے کے نیو ائیر پر آتش بازی کرنے اور دیکھنے یہ بھی میرے ساتھ ہی جائے گی..""دیکھیں عمیر بھائی..یہ بھی تو جا رہا

ہے نہ.. پھر آپ مجھے کیوں نہیں جانے دے رہے..؟؟" وہ ناراضگی سے بولی تھی" وہ لڑکا ہے مناہل..اور یہ کام لڑکے ہی کرتے اچھے لگتے ہیں اور وہاں صرف لڑکے ہی ہوں گے.. تم کرو گی کیا وہاں جا کر؟" عمیر نے بھی اس کو سمجھانے کی کوششیں کی تھی "اگر تم نے جانا ہی ہے تو.. میں معلوم کر لیتا ہوں اگر کوئی کنسرٹ وغیرہ ہو رہا ہو گا تو تم زرنور اور لائبہ کے ساتھ وہاں چلی جانا" حارث نے صوفے پر بیٹھ کر شوز پہنتے ہوئے کہا تھا" تمہیں پتا ہے حارث.. مجھے نہیں پسند یہ کنسرٹ وغیرہ.. مجھے تمہارے ساتھ ہی جانا ہے" وہ اٹل لہجے میں بولی تھی" حارث اگر بچی کا دل کر رہا ہے تو تم لے جاؤ نہ اس کو اپنے ساتھ.. "حارث کی امی نے مناہل کا اترا ہوا چہرہ دیکھ کر کہا تھا" میں تو خود ریاض کی بائیک پر اس کے ساتھ ہی جا رہا ہوں امی.. اس کو کہاں بٹھاؤں گا؟" اس نے جوتے پہننے کے بعد کھڑے ہوتے ہوئے کہا تھا" ٹھیک ہے پھر اپنی کار کی چابی دو مجھے.. "وہ مناہل کی بات پر ٹھٹھک گیا تھا" تمہیں کیوں چاہیے چابی؟" اس نے مشکوک انداز میں اس کو دیکھ کر کہا تھا" تو کیا کنسرٹ میں پیدل جاؤں؟" وہ ناراضگی سے بولی تھی" تمہیں ڈرائیو کرنے کی ضرورت نہیں ہے.. زرنور کے ساتھ جانا.. """ مجھے آرڈر مت دو حارث.. "وہ تنک کر بولی تھی" ٹھیک ہے پھر تمہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے گھر میں بیٹھو.. """ دیکھ رہے ہیں بھائی آپ اس کو؟؟" اس نے شکایاتی نظروں سے اس کو دیکھنے کے بعد عمیر سے کہا تھا" مناہل چھوڑو اسکو.. تم میری گاڑی لے جاؤ.. "عمیر نے کہا تھا" نہیں.. مجھے اسی کی گاڑی چاہیے... !" وہ پھر سے ضد کرنے لگی تھی" بھائی.. آج کتنا رش ہو گا سڑکوں پر اور اس کی ڈرائیونگ کے بارے میں تو آپ جانتے ہی ہے.. فضول میں یہاں وہاں مار دے گی یہ """ چپ ہو جاؤ حارث.. اب ہر بات میں تمہاری نہیں چلے گی.. "وہ غصے سے بولی تھی

اچھا ٹھیک ہے میرے کمرے میں ہے چابی ڈریسنگ پر رکھی ہے جاؤ لے لو.. "حارث نے موبائل نکالتے ہوئے بے نیازی سے کہا تھا اور میسج پر احمد سے کسی کنسرٹ کے بارے میں پوچھنے لگا تھا جس کا میسج اگلے پانچ منٹ میں ہی موصول ہو گیا تھا حارث کن آنکھیوں سے ان سب کو باتوں میں لگا دیکھ کر اپنے کمرے میں آیا تھا" مناہل.. وارڈروب میں سے میری گرے والی جیکٹ دو.. "اس نے ڈریسنگ ٹیبل کے پاس کھڑی مناہل کو دیکھ کر کہا تھا" کوئی کام خود بھی کر لیا کرو." وہ لٹھ

مار انداز میں کہتی ہوئی الماری کے پاس آئی تھی اور جیکٹ نکالتے ہوئے اس کی نظر اندر رکھے ایک خوبصورت سے گولڈن ریپر میں پیک ہوئے گفٹ پر پڑی تھی مناہل نے حیرت سے اس گفٹ کو دیکھا تھا اور پھر اٹھا بھی لیا تھا "حارث .یہ کس کے لئے لیا ہے تم نے ؟"اس نے حیران ہوتے ہوئے حارث کو کہا تھا جو ابھی بھی موبائل پر ہی مصروف مسکرا رہا تھا مناہل کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر اس کو دیکھا تھا اور پھر اس کے ہاتھ میں موجود اس گولڈن گفٹ کو دیکھ کر اس کی مسکراہٹ سمٹی تھی اس نے فورآ سے مناہل کے پاس پہنچ کر اس کے ہاتھ سے وہ گفٹ جھپٹا تھا "یہ کیوں نکالا ہے تم نے؟ """میں تو...پوچھ رہی تھی کے..یہ کس کے لئے لیا ہے تم نے ؟"وہ حیرت سے حارث کا یہ انداز دیکھ رہی تھی "عائشہ کے لئے لیا ہے "اس نے بے نیازی سے کہا تھا جبکے عائشہ کے نام پر وہ چونکی تھی "یہ عائشہ کون ہے ؟"اس نے حیرت سے پوچھا تھا "دوست ہے میری.. لیکن اب دوست سے کچھ بڑھ کر ہے.. "وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا "تم نے بتایا نہیں حارث..کے تمہاری کوئی "لڑکی " بھی دوست ہے "مناہل کی حیرت ختم نہیں ہو رہی تھی "ہر بات بتانے کی نہیں ہوتی ..مانو بلی.. "حارث نے کہنے کے بعد اس گفٹ کو لا کر میں رکھ کر لاک لگا دیا تھا "یہ کون سی دوست ہے تمہاری ؟اور یہ بنی کب ؟""ابھی دیر ہو رہی ہے مجھے..ریاض باہر ویٹ کر رہا ہے..میں تمہیں بعد میں بتا دوں گا.بس اسے تم میری "دا ون " سمجھ لو..امی سے کہوں گا بس جلد ہی رشتہ لے جانے کی تیاری کریں.. "آخر میں وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتا ڈریسنگ ٹیبل کے پاس آیا تھا اور پرفیوم کی بوتل اٹھا کر خود پر سپرے کرنے لگا تھا اس نے شیشے میں سے مناہل کو دیکھا تھا جو حیران پریشان سی کھڑی تھی مناہل کو یہ سب عجیب لگ رہا تھا اور سہی معنوں میں بلکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا کیوں کے بچپن سے لے آج تک حارث پر وہ اپنا حق جتاتی آئی تھی اسے لگتا تھا کے بس اسی کی اجارہ داری ہے حارث پر لیکن ایک بات وہ بھول گئی تھی کے اگر اس کی شادی ہونا ہے تو پھر حارث کی بھی تو ہو گی نہ ؟اور ظاہر ہے تب وہ اسی آنے والی لڑکی میں دلچسپی لے گا اور یہ سوچ کر ہی مناہل بے چین ہو گئی تھی کے کوئی لڑکی اس کے سامنے حارث پر اپنا حق جتاتے اتنا آسان نہیں ہوتا اپنی ملکیت سے یوں دستبردار ہو جانا "کیا ہوا؟ جانا نہیں ہے تم نے؟ "حارث نے اس کے پاس آ کر اس کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ ہلایا تھا تب وہ چونکی تھی "ہاں.. کیا ہوا؟ "اس نے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے حارث کو دیکھا

تھا جو بلیک پینٹ اور وائٹ شرٹ میں ملبوس خوشبوئیں بکھیر تا جانے کے لئے بلکل تیار لگ رہا تھا"میں پوچھ رہا تھا کے تم جا نہیں رہی؟ صرف ایک گھنٹہ رہ گیا ہے بارہ بجنے میں اور ابھی احمد سے پوچھا تھا میں نے.. تو وہ بتا رہا تھا کے نیشنل اسٹیڈیم میں عاطف اسلم اور فرحان سعید کا کنسرٹ ہو رہا ہے. تمہیں تو پسند بھی ہے نہ یہ دونوں؟ تو یہیں چلی جاؤ.. "نہیں.. اب دل نہیں کر رہا میرا.. "اسے اب کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا دل ایک دم ہی اچاٹ ہو گیا تھا ہر چیز سے.. "ابھی تو تم نے شور ڈالا ہوا تھا کے. تم نے جانا ہے.. اور اب منع کر رہی ہو کہو تو میں ڈراپ کر دیتا ہوں" حارث نے چہرے پر حیرت طاری کرتے ہوئے کہا تھا"بس موڈ نہیں اب میرا.. "وہ بے دلی سے اس کو جیکٹ ور چابی پکڑا کر کمرے سے چلی گئی تھی حارث دل ہی دل میں محفوظ ہوتا اس کی یہ حالت دیکھ رہا تھا پہلی ہی سیڑھی پر کامیابی ملنے پر وہ خود کو شاباش دے رہا تھا

مجھے تو سمجھ نہیں آرہا ہے کے زرنور. تم اتنی بدتمیز کیوں ہوتی جا رہی ہو؟""میں بدتمیزی کہاں کر رہی ہوں مما.؟ میں" تو بس اتنا کہہ رہی ہوں کے اب تو انکل خود ہی یہاں آگئے ہیں.. تو آپ انہیں صاف صاف کہہ دیں..!""تم ہی بتاؤ کے میں کیا کہوں ان کو؟ یہی کے میری بیٹی بہت نافرمان ہے.. اور ہم سے زیادہ سمجھ بوجھ ہے اس میں ہم سے بہتر فیصلے کر سکتی ہے وہ.. "زارا بخاری شدید ناراضگی سے بولی تھی"اب یہ مطلب تو نہیں ہے میرا مما.. ""تو بتاؤ پھر کیا مطلب ہے تمہارا ؟""بس مجھے ارمان سے شادی نہیں کرنی.. کسے سے بھی کروا دیں.. بس اس سے نہیں کروں گی.. ""تمہیں مسئلہ کیا ہے ارمان سے شادی کرنے میں؟؟ کسی اور سے بھی تو کرو گی نہ؟ تو پھر ارمان سے ہی کر لو"" مجھے ارمان سے ہرگز ہرگز شادی نہیں کرنی.. "وہ اٹل لہجے میں بولی تھی اور ابھی زارا بخاری کچھ کہنے ہی لگی تھی کے دروازے پر دستک ہوئی تھی .. وہ دونوں ہی چونکی تھی اور دروازے پر کھڑے عدیل خانزادہ کو دیکھ کر زرنور کو شرمندگی نے آن گھیرا تھا"زارا.. مجھے اپنی بیٹی سے اکیلے میں بات کرنی ہے.. "انہوں نے زارا بخاری کو مخاطب کر کے کہا تھا"جی ضرور بھائی صاحب.. "وہ زرنور پر ایک کڑی نگاہ ڈال کر کمرے سے چلی گئی تھی"زرنور بیٹا.. کوئی بھی فیصلہ فوری طور پر نہیں لیا جاتا.. مجھے بتاؤ کیا

وجہ ہے ارمان سے شادی نہ کرنے کی؟" وہ اپنے مخصوص دھیمے اور پر وقار لہجے میں اس سے بولے تھے جس کا شرمندگی کے مارے سر ہی نہیں اٹھایا جا رہا تھا" (اف.. ان کے سامنے ہی ان کے بیٹے کو ریجیکٹ کے جا رہی تھی میں... اففف)" زرنور.. میں تم سے بات کر رہا ہوں بیٹا.. کیا ارمان پسند نہیں ہے؟"" نن نہیں انکل.. ایسی بات نہیں ہے.. میں نے تو اس کو دیکھا ہی نہیں ہے.." وہ جلدی سے بولی تھی"" تو بیٹا جب تم نے اس کو دیکھا ہی نہیں اس سے ملی ہی نہیں. تو پھر اس کے بارے میں کوئی رائے کیسے قائم کر سکتی ہو؟"" نہیں انکل.. وہ بات دراصل...!"" اچھا چلو رہنے دو.. جو بھی بات ہے مجھے پتا ہے کے صرف ارمان کو دیکھنے کے بعد ہی تمہاری رائے بدل جائے گی..." عدیل خانزادہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا اور کوٹ کی جیب سے موبائل نکال کر اس پر گیلری کھولنے لگے تھے زرنور لب بھینچے ان کو دیکھ رہی تھی (بھلا ارمان کوئی احمد ہے کیا؟ جو صرف اس کو دیکھنے پر ہی اس کی پسند بدل جائے گی)" یہ لو.." انہوں نے اپنا سیل فون اس کو دیا تھا جو اس نے نہیں تھاما تھا" زرنور.. تمہیں میری بات پر یقین ہونا چاہیے بیٹا.. میں کوئی غلط نہیں کہہ رہا.. اور ارمان.. تمہارے لئے کوئی نیا نہیں ہے. تم اچھی طرح سے جانتی ہو اسے.. یہ لو دیکھو اس کی تصویر.. اور اس کے بعد جو بھی تمہارا فیصلہ ہو گا وہ ہم سب کو قبول ہو گا.. ارمان کو بھی..." وہ اس کے ہاتھ میں فون دے کر اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر باہر چلے گئے تھے" اور وہ اپنے ہاتھ میں پکڑے ان کے فون کو دیکھ رہی تھی اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی موبائل سکرین کو اپنے سامنے کیا تھا" یہ...؟؟!!" اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں اس نے بے یقینی سے سلائڈ کر کے تین چار تصویریں دیکھی تھی جن میں صرف ایک ہی مسکراتا ہوا چہرہ تھا جو عدیل خانزادہ کے بقول ارمان خانزادہ کا تھا اور وہ چہرہ واقعی میں اس کے لئے نیا نہیں تھا کیوں کے... وہ... وہ احمد کا چہرہ تھا جسے اس نے سب سے زیادہ چاہا تھا گرے آنکھوں اور گہرے ڈمپل والا وہ احمد ہی تھا جو عدیل خانزادہ کے ساتھ دونوں ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں ڈالے مسکراتے ہوئے کھڑا تھا اور دوسری تصویر تب کی تھی جب اس نے گریجویشن کلیئر کیا تھا کیوں کے اس میں وہ بلیک کوٹ ور ہیٹ پہنے ہاتھ میں ڈگری پکڑے کھڑا تھا عدیل خانزادہ کو دیکھ کر وہ جبھی تو چونکی تھی کیوں کے ان کا چہرہ زرنور کو جانا پہچانا لگا تھا" ہم ایک دفع نہیں کی بار مل چکے ہیں.. اگر تم ذہن پر زور دو تو تمہیں یاد آجائے گا.." اسے ارمان کی بات یاد آئی تھی

"ارمان تمہارے لئے کوئی نیا نہیں.. تم اچھی طرح سے جانتی ہو اسے.."عدیل خانزادہ کی تھوڑی دیر پہلے کہی ہوئی بات اس کے آس پاس ہی کہیں گونجی تھی اس کی آنکھوں میں مرچیں سی لگنے لگی تھی اور ایک کے بعد ایک آنسو اس کے گالوں پر پھسلتے چلے گے تھے

کتنی آسانی سے... کتنی آسانی سے اس نے مجھے بے وقوف بنا دیا...اور میں اس کی محبت میں پاگل کچھ سمجھ ہی نہ سکی کے" ..کے کتنا بڑا گیم کھیل رہا ہے وہ میرے ساتھ.. تم نے میری محبت کی توہین کی ہے احمد...میں تمہیں.۔ کبھی بھی... کبھی بھی معاف نہیں کروں گی.."اس کا سر چکرانے لگا تھا ہوش و حواس سے بیگانا ہوتی وہ نیچے کارپیٹ پر گری تھی

سی ویو کی طرف جانے والے سارے راستے کنٹینرز لگا کر بند کر دئے گئے تھے پولیس اور رینجرز کی بھاری نفری وہاں تعینات کر دی گئی تھی لیکن اس کے سامنے والی سڑک پر منچلوں کا ایک جم گفیر تھا جنہوں نے شور مچا مچا کر سارا آسمان سر پر اٹھا رکھا تھا پوری روڈ نوجوانوں سے بھری ہوئی تھی ن ئے سال کو خوش آمدید کہنے کے لئے ساری تیاری مکمل کر لی گئی تھی سب بارہ بجنے کا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے لیکن ابھی بارہ بجنے میں ٹائم تھا ایک بڑے سے ٹرک میں بہت سے ایکو نصب کیئے گئے تھے ایک عجیب سے حلیے والا ڈی جے بھی ٹرک میں چڑھا بیٹھا تھا جو اپ بیٹ میوزک لگا لگا کر دیوانوں کے جوش کو ہوا دے رہا تھا نیوز چینلز کی ڈی ایس این جی وینز بھی پہنچنا شروع ہو چکی تھی فل کوریج دی جا رہی تھی اس دفع سب سے زیادہ اور سب سے زبردست آتش بازی یہاں ہونے کا امکان تھا بارہ بجنے کے بعد ہیوی بائیک ریس اور سٹریٹ ڈانس کمپیٹیشن کا بھی انقعاد کیا گیا تھا

ہے مستی کے دن ہے چلو جھومے اور گائیں ہم

سارے جو مل جائے تو بولو پھر کیا ہو غم

حیدر کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ٹرک پر چڑھے بیٹھے ڈی جے بابو کو دھکا دے کر نیچے پھینک دے اور خود چڑھ جائے وہ تو اشعر نے اس کا بازو مظبوطی سے پکڑا ہوا تھا"دیکھ اشعر...ہاتھ چھوڑ دے میرا.یہ جنگلی ڈی جے.مجھ سے بالکل بھی نہیں برداشت ہو رہا.."حیدر دانت پیستے ہوئے بولا تھا آج تو لگ رہا تھا کے سارا کراچی ہی اٹھ کر اس سڑک پر آ کر جما ہو گیا ہو پیر رکھنے کی بھی جگہ نہ تھی"ابے یار ایک مسئلہ ہو گیا..!"جبھی ریاض یہاں وہاں جھومتے مستانوں کو دھکا دے کر پیچھے ہٹاتا ان کے پاس آ کر پریشانی سے بولا تھا"ابے تجھے کیا ہوا؟"ان سب نے حیرت سے اس دیکھا تھا"یار وہ جیکی ہے نہ.؟" "ہاں ہے تو پھر؟""وہ جس کا بھائی ہر دفع بائیک ریس جیت جاتا ہے..""ہاں تو پھر؟؟""یار وہ ہی جس کے لمبے لمبے بال ہیں..""ریاض بھائی ہمیں یاد آگیا ہے..تو آگے تو بول""یار اس نے چیلینج دیا ہے کے اس بار ہم میں سے کوئی اس کو ہرا کر دکھائے..""یہ کیا بول رہا ہے؟""ایک لگاؤں گا میں تیرے حیدر...جب ڈیٹیل میں بتا رہا تھا تو تب بھی تجھے مسئلہ تھا اور اب بھی تجھے مسئلہ ہے..سیدھی سی بات یہ ہے کے..میں کھڑا تھا اس کے پاس ایسے ہی..تو وہ شیخیاں بھگار رہا تھا اور سچ بتاؤ تو مجھے چڑا رہا تھا کے کوئی ہے نہیں جو اس کے بھائی کو ہرا سکے..بس مجھے بھی غصہ آگیا تو میں نے بھی.....!" "کیا تو نے بھی؟"حیدر پھر بیچ میں بولا تھا"تو میں نے کہا کے میرا دوست ہے نہ احمد...وہ بھی ہیوی بائیک ریس کا چیمپئن ہے وہ بھی اٹلی کا...اور تیرے بھائی کو تو وہ یوں منٹوں میں ہرا ئے گا.."ریاض نے چٹکی بجاتے ہوئے کہا تھا احمد جو دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ایک پیر گاڑی کے ٹائیر سے لگائے کھڑا ان کی گفتگو سن رہا تھا چونک کر سیدھا ہوا تھا"ایک تو مجھے اتنا برا لگتا ہے اس جیکی کا بھائی جیزی اوپر سے وہ اس کی اتنی تعریفیں کئے جا رہا تھا مجھ سے تو برداشت نہیں ہوا اسی لئے میں نے تیرا نام لے دیا احمد..""یار تو پہلے مشورہ ہی کر لیتا.."احمد ناراض نظر آ رہا تھا"ابے بھائی وہ تو مجھے ریس کرنے کے لئے کہ رہا تھا اور تو جانتا ہے کے اگر میں ریس لگاتا تو وہ تو شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جاتی..اور سچی بات ہے بھئی..مجھے صرف بائیک چلانی آتی ہے تیری طرح اڑانی نہیں آتی..اور تو اٹلی میں بھی تو ریس کرتا تھا نہ؟اور جیتتا بھی تھا..یار بھائی

بات مان لے میری.. تیرے بھائی کی عزت کا سوال ہے..."""وہ سب تو ٹھیک ہے ریاض.. لیکن ریس سے پہلے مجھے پاور چاہیے.."وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا تھا" کیسی پاور؟""" یہ جتنے بھی لوگ یہاں پر ہے نہ اس سے ڈبل اٹلی میں میرے سپورٹرز ہوتے تھے اور جب ہزاروں لوگ مل کر آپ کے نام کے نعرے لگائے تو پھر جتنے کا شوق اور جذبہ تو خود ہی پیدا ہو گا نہ.. چاہے سے آپ چیمپئن ہو یا نہ ہو..."

یہ کام تو تم لوگ مجھ پر چھوڑ دو..اور احمد..تو بس ریس جتنے کے لئے تیار ہو جا..اور ایک دفع تو جیت گیا نہ پھر دیکھنا اس" جیکی اور جیزی کی تو میں کیسی ہٹاتا ہوں.."حیدر نے ایک ہاتھ سینے پر رکھے ان سب کو مطمئن ہونے کے لئے کہا تھا جبھی ڈی جے نے گانے بند کر دئے تھے اور کاؤنٹ ڈاؤن شروع کرنے کا اعلان کیا تھا سب الرٹ ہو گئے تھے پٹاخے.انار اور راکٹ.بم نکال کر سڑک پر ڈھیر کر دئے گئے تھے تقریباً پچاس ساٹھ کے قریب شیشے کی خالی بوتلوں کو ایک لائن سے لگا کر ان میں راکٹ رکھ کر اس میں سے لٹکتے دھاگے پر لائٹر سے شعلے لگا دئے گئے تھے "

چھ....پانچ....چار......"منچلوں کا جوش و خروش گنتی کے ساتھ بڑھنے لگا تھا"...تین...دو...ایک.....ہیپی..." نیوائیر...!!"یہاں بارہ بجے اور وہاں بہت سارے راکٹ ایک ساتھ آسمان کی جانب بڑھے تھے سب نے یک زبان میں نئے سال کو خوشامدید کہا تھا آسمان کی فضاء گولیوں کی تڑتڑاہٹ اور پٹاخوں کے شور سے گونج رہی تھی سب مبہوت ہو کر اس رنگین آسمان کو دیکھ رہے تھے جہاں ہرے.نیلے..پیلے.لال اور نہ جانے کتنے رنگ سج چکے تھے نیوز چینلز کے رپورٹرز چیخ چیخ کر ایک ایک بات سے اپنے ناظرین کو آگاہ کر رہے تھے جبھی ایک رپورٹر نے انار جلاتے حیدر کو جالیا تھا "ارے یہاں آیئے..آپ بھی اپنے تاثرات کا اظہار کیجئے.."میں؟؟"حیدر نے چونک کر اس کو دیکھا تھا"ہاں ہاں ..آپ ہی..آجائے جلدی آجائے.."حیدر نے اپنے ہاتھ میں موجود بہت سے پٹاخوں کا پیکٹ تیمور کو پکڑایا تھا اور خود اپنے کپڑے جھاڑتا اس کے پاس آکر کھڑا ہو گیا تھا"ارے ارے کیمرہ مین بھائی..اپنا کیمرہ بند کرو..مجھے بال تو ٹھیک کرنے دو..""ہم لائیو جا رہے ہیں..."رپورٹر نے بظاہر مسکرا کر مگر دانت پیستے ہوئے کہا تھا"اچھا ٹھیک ہے.."وہ

دونوں ہاتھ پشت پر باندھ کر کھڑا ہو گیا تھا"ہاں بھئی جلدی پوچھو کیا پوچھنا ہے.."""ہاں تو بتایے کہ ن ئے سال کو ویلکم کرنے کے لئے آپ نے کیا کیا تیاری کی؟"ارپورٹر خوشدلی سے بولی تھی"شروع سے بتاؤں یا بیچ میں سے؟"""شروع سے بتاییے"""شروع سے تو پھر..میری تیاری بھی آجائے گی...اپنے تیاری کے بارے میں بھی بتاؤں کیا؟"""نہیں نہیں صرف..نئے سال کے حوالے سے بتائے.."""اچھا تو پھر ایسے بولو نہ کے بیچ میں سے بتاؤں...ہاں تو سنو...سب سے پہلے میں اپنے دوست کے ساتھ "نانا فائر ورکس "پر گیا....!"""یہ نانا فائر ورکس کیا ہے؟"وہ حیدر کی بات کاٹ کر بولی تھی"پٹاخوں کی دکان ہے..اب بیچ میں نہیں بولنا لڑکی....ہاں تو پہلے میں نانا فائر ورکس پر گیا وہاں سے پٹاخے خرید کر اپنے دوست ریاض کو دئے پھر ہم دونوں وہاں سے اشعر..ایک منٹ روکو..تم آدھے گھنٹے پہلے بھی میرے پاس آئی تھی نہ؟اور میں نے اپنی ساری تیاری کے بارے میں تمہیں بتایا بھی تھا..تم پھر سے پوچھنے آگئی؟"حیدر اس کو مشکوک انداز میں دیکھتے ہوئے بولا تھا"نہ نہیں..میں وہ نہیں ہوں"رپورٹر غصہ دبا کر بولی تھی"اچھا تو..تم وہ نہیں ہو..چلو کوئی نہیں..ایک تو تم سب نیوز والوں کی شکلیں اتنی ملتی جلتی ہیں کے بندہ کنفیوز ہو جاتا ہے..بحر حال..میں دوبارہ سے نہیں بتا رہا پہلے ہی اتنی دیر تک میں نے تفصیل سے اس کو بتایا تھا..سچ بتاؤں تو..مجھ سے ایک ہی بات دوبارہ ریپیٹ نہیں کی جاتی.."""اچھا چلیں یہ بتائے کے نئے سال کے لئے آپ نے کیا کیا گول سیٹ کئے ہیں؟کون سے ایسے مقصد ہیں جو آپ حاصل کرنا چاہتے ہیں..؟"""اوہ تیری...یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں اصل میں نیو ائیر کو لے کر ہم اتنے ایکسائٹڈ ہو گئے تھے کے اس بارے میں سوچا ہی نہیں کے اگلے سال کرنا کیا ہے؟خیر اگلے سال بھی وہی کریں گے جو اس سال کیا ہے.."""اچھا تو یہ بتائے پھر کے آپ نے اس سال ایسا کون سا کام کیا ہے جو آپ اگلے سال بھی کرنہ چاہتے ہیں؟"""مزے...!!"حیدر ہنستے ہوئے بولا تھا"لیکن ایک پلین تو میں نے یہاں کھڑے کھڑے ہی بنا لیا تھا اور وہ یہ کے اسی سال دسمبر میں..میں ایک پٹاخوں کی دوکان تو ضرور کھولوں گا..خوب منافع ہو گا..اور ابھی ابھی میرے اندازے کے مطابق تو کروڑوں کے نہ سہی لاکھوں کے پٹاخے اور راکٹ تو میرے ملک کے معمار پھاڑ ہی چکے ہیں..اور ایک بات تو یہ کے ...!"""اچھا چلیں چھوڑیں اسوقت آپ کو ہماری نیوز سکرین پر پوری دنیا دیکھ رہی ہے..کوئی پیغام دینا چاہیں گے؟"""اوہ

واؤ.. مجھے پوری دنیا دیکھ رہی ہے؟" حیدر خوشی سے بولا تھا" ہاں تو دنیا والو.. کیسے ہو آپ سب؟ میری طرف سے آپ کو نئے سال کی مبارک.. آپ سب کے کیا کیا مقصد ہیں نیئے سال کے لئے؟ میں نے تو اپنا بتا دیا پورا سال آرام کرنے کے بعد آخری کے مہینے میں پٹاخوں کی دوکان کھولوں گا.. اور خبر دار...! جو کسی نے میرے آئیڈیا کو چرانے کی کوشش کی تو.. اور یار نیئے سال کی آمد ہے.. خوشی کا موقع ہے.. آپ سب گھر پر بیٹھ کر یہ بورنگ سا نیوز چینل دیکھ کر کیا تو انجوئے کر رہے ہوں گے.. ذرا باہر نیکلیے آسمان کو اصل میں دیکھیں بلکے ایسا کریں کے.. ہمارے پاس ہی آجائیں.. مل کر پٹاخیں پھاڑیں گے اور راکٹ بھی جلائیں گے اور اس کے بعد ریس....!!" ہمیں اور لوگوں کے تاثرات بھی جاننے ہیں.. آپ کا بے حد شکریہ.." وہ اس کی بات کاٹ کر خود پر ضبط کرتے ہوئے بولی تھی (یہ لڑکا تو میری جاب کے پہلے دن کو آخری دن بنانے پر تل گیا ہے)... اس کو لگ رہا تھا کے اگر وہ ساری رات بھی کھڑی اس کی سنتی رہی نہ تو.. وہ ایسے ہی بولتا رہے گا. اور بولتے ہوئے تو وہ لگتا بھی اتنا پیارا اور معصوم سا تھا کے بس بیٹھ کر اس کو دیکھتے اور سنتے ہی جاؤ" حمزہ حیدر علی..!" حیدر نے اطمینان سے کہا تھا" کیا؟؟" اس نے نا سمجھی سے حیدر کو دیکھا تھا" نام لے کر شکریہ ادا کرو.." حیدر کی فرمائش.." آپ کا بہت شکریہ حمزہ حیدر علی.. ہمیں اور ہمارے ناظرین کو بے حد اچھا لگا آپ سے مل کر اور آپ کے تاثرات اور نئے سال کے پلین جان کر.." وہ چبا چبا کر بولی تھی" تمہارا بھی شکریہ سویٹ گرل.. میرا سارا ٹائم تم کھا گئی.. میں ایک بھی پٹاخہ اور انار نہ جلا سکا.. میرے دوستوں کمینوں نے سب ختم کر دئے.. لیکن پھر بھی.. تمہارا شکریہ.." حیدر بے نیازی سے کہنے کے بعد وہاں سے ہٹ گیا تھا اور وہ محض اس کی پشت کو....... گھور کر رہ گئی تھی

وہ گاڑی کے بونٹ سے ٹیک لگائے کھڑا سگریٹ کے گہرے کش لے رہا تھا تھوڑی دیر پہلے اسے عدیل خانزادہ کی کال موصول ہوئی تھی جس کے بعد سے وہ کسی گہری سوچ میں گم تھا اس کے ساتھ کھڑا تیمور اپنے ہاتھ میں پکڑے موبائل پر جھکا ہوا تھا" نمبر کہاں سے ملا تمہیں؟؟" انوشے کا میسج آیا تھا" نمبر کو چھوڑو یہ بتاؤ.. جو گفٹ میں نے بھیجا تھا وہ مل گیا تمہیں؟" اس کی انگلیاں تیزی سے کیپیڈ پر حرکت کر رہی تھی" ہاں مل گیا تھا.. اور ابھی وہ میرے گھر کے باہر ڈسٹ بن

www.kitabnagri.com

میں پڑا ہے... ہمت کیسے ہوئی تمہاری مجھے گفٹ بھیجنے کی؟" اس کا غصے سے بھرا میسج آیا تھا" تمہیں قدر نہیں ہے میری اور میرے گفٹ کی.. خیر دیکھ لوں گا میں تمہیں.." اس نے ساتھ میں آنکھوں میں دل والے اموجی بھی بھیجے تھے

".. ا" اب میسج نہیں کرنا

".. ہزار دفع کروں گا"

".. میں بلوک کر دوں گی تمہیں"

".. میں دوسرے نمبر سے کر لوں گا"

".. میں اسے بھی بلوک کر دونگی"

"اپنی زندگی سے کیسے کروگی؟"

".. اف.. بھاڑ میں جاؤ"

اس نے بہت سارے دانت پیسنے والے اور غصے والے اموجی بھیجے تھے تیمور ہنس پڑا تھا وہ اتنی آسانی سے اس کا پیچھا چھوڑنے والا نہیں تھا اور اب تو نمبر بھی اس کے ہاتھ لگ چکا تھا.. انتظامیہ کے ورکرز حیدر کو بول بول کر تھک چکے تھے کے "دیکھو بھائی.. اب پٹاخے پھاڑنا بند کر دو ہمیں صفائی بھی کروانی ہے روڈ کی ریس بھی شروع کروانی ہے.." لیکن حیدر کسی کی سن لے.. ہو ہی نہیں سکتا ان لوگوں کے خریدے گئے پٹاخے تو کب کے ختم ہو چکے تھے.. یہ والے تو حیدر نہ جانے کس کس سے چھین چھین کر لایا تھا.. مانگنے کی تو اس کی عادت تھی ہی نہیں اور جس نے دینے سے انکار کیا.. اس کے تو وہ دو چار لگا بھی آیا تھا اور ساتھ میں رعب بھی جھاڑ آیا تھا اور ابھی ابھی اس کا دل نہیں بھر رہا تھا انتظامیہ کی بس ہاتھ جوڑنے کی کسر رہ گئی تھی اس کے سامنے.. "یار تم لوگوں کو تو نئے سال کی خوشی ہی نہیں ہوئی ہے.. بس چار پٹاخے پھاڑ

کر کیسے سائیڈ میں جا کر بیٹھ گئے ہو" حیدر نے شیشے کی خالی بوتل میں راکٹ لگاتے ہوئے ان کو کہا تھا جو ہاتھ باندھ کر اس کے ساتھ کھڑے تھے اور وہ اکیلا پٹاخے پھاڑے جا رہا تھا" تو یار تم کیا چاہ رہے ہو؟ کیا کام دھندے چھوڑ کر بس خوشی ہی مناتے رہے؟""اور نہیں تو کیا.. پورے ایک سال بعد نیا سال لگتا ہے کم از کم پورا ایک گھنٹہ تو خوشی مناؤ.... خیر کر لو بھئی تم لوگ صفائی جا رہا ہوں میں.."" ارے ارے.. بھائی تم تو ناراض ہی ہو گئے.. ہم تو ایسے ہی کہہ رہے تھے تم پھاڑو پٹاخے.. جتنے دل کرے اتنے پھاڑو.." وہ لوگ جلدی سے بولے تھے کے کہیں وہ ناراض نہ ہو جائے.. کیوں کے وہاں کھڑے سب لوگ جانتے تھے کے وہ کس کا بیٹا ہے؟ "بس اب میرا موڈ بدل گیا.. تم لوگ لے لو یہ پٹاخے" وہ بے نیازی سے کہنے کے بعد سائیڈ پر ہو گیا تھا اور وہ سب حیرت سے اس کو دیکھ رہے تھے کیوں کے اس نے شروع میں ہی کہہ دیا تھا کے "جتنے بھی پٹاخے اس کے پاس ہیں وہ یہ سب پھاڑ کر ہی گھر جائے گا چاہے سے پوری رات کیوں نہ گزر جائے.. اور ابھی تو پورا آدھا شاپر بھرا ہوا تھا (چھینے گئے پٹاخوں کا) حیدر وہاں سے اب میوزک ٹرک کے پاس آیا تھا" اوے.. ڈی جے بابو.." حیدر نے چیخ کر اس کہا تھا لیکن ایک تو شور اتنا زیادہ تھا اور اوپر سے اس نے ہیڈز فون لگا رکھے تھے اور گانوں پر جھومتا ہوا وہ پورے ٹرک میں گھوم رہا تھا" اوے جنگلی ڈی جے... اوے بہرے... تجھے آواز آ رہی ہے میری؟" حیدر حلق کے بل بول رہا تھا لیکن اتنے شور میں اس تک آواز پہنچانا ناممکن تھا اس نے نیچے پڑا ہوا ایک پتھر اٹھایا تھا اور کھینچ کر اس کے سر پر مارا تھا جو ٹھیک نشانے پر لگا تھا لیکن اس کے چڑیا کے گھونسلے جیسے بالوں سے بھرے سر پر پتھر ہلکا سا اچھل کر نیچے گر گیا تھا اس پر تو کچھ اثر ہی نہیں ہوا تھا وہ بدستور ناچ رہا تھا تب حیدر نے غصے سے تھوڑے بڑے بڑے سائز کے پانچ چھ پتھر تاک تاک کر اس کے مارے تھے تب اس بے چارے نے ہڑبڑا کر یہاں وہاں دیکھا تھا کے یہ کون اس پر پتھر برسا رہا ہے جب ہی اس کی نظر نیچے کھڑے حیدر پر پڑی تھی "وہاٹ؟؟" اس نے ہاتھ کے اشارے سے پوچھا تھا حیدر نے بھی اشارے سے ہی اس کو اپنے پاس آنے کو کہا تھا وہ ہیڈز فون اتار کر اس کے پاس آیا تھا" اتنی دیر سے میں تجھے آوازیں دے رہا تھا سنائی نہیں دیتا تجھے.. بہرے.. چل ہاتھ دے اپنا. مجھے اوپر آنا ہے." حیدر نے جھکے کھڑے ڈی جے کے منہ پر پہلے ایک زوردار گھونسا مارا اور پھر بولا" مارنے کی کیا ضرورت تھی؟ سیدھے بول نہیں سکتا تھا؟" وہ اپنی ناک پر ہاتھ رکھے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

غصے سے بولا تھا "ابے او.. زیادہ غصّہ مت دکھا مجھے.. ایم این اے کا بیٹا ہوں میں ایم این اے کا.. تو جانتا نہیں ہے مجھے .. ابھی کے ابھی تجھے اور تیرے اس گھٹیا ٹرک کو اٹھا کر جیل میں پٹخ دوں گا.. "حیدر بھی غصّے سے بولا تھا "اچھا اچھا غصہ کیوں کر رہے ہو؟ آجاؤ آجاؤ.. اوپر آجاؤ.. "اس نے جلدی سے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تھا جس کا سہارا لے کر وہ اوپر چڑھ گیا تھا "جیزی رؤف اور ارمان خانزادہ. سٹارٹنگ لائن کے پاس آجائیں "جبھی آناؤنسمنٹ ہوئی تھی "حارث اپنی جیکٹ دے مجھے.. "احمد نے اشعر سے بات کرتے حارث سے کہا تھا "یار یہ حیدر کہاں چلا گیا؟ ابھی تھوڑی دیر پہلے تو یہیں تھا.. " اس نے جیکٹ اتارتے ہوئے کہا تھا "وہ دیکھ ٹرک میں.. "ریاض نے ہنستے ہوئے کہا تھا ان سب نے ٹرک میں دیکھا تھا جہاں حیدر ہیڈ فون چڑھائے میوزک سسٹم کے پاس کھڑا نہ جانے کیا کیا سیٹنگ کر رہا تھا اور ڈی جے بیچارہ ایک کونے میں فارغ کھڑا اس کو شدید ناراضگی سے گھور رہا تھا جو اس کے پورے ٹرک پر قبضہ کیئے کھڑا تھا احمد نے سگریٹ منہ میں دبا کر جیکٹ پہنی تھی "یہ لے احمد.. "ریاض نے اس کی طرف بائیک کی چابی اچھالی تھی کیوں کے احمد اپنی سپورٹس کار لایا تھا اس لئے اب ریاض کی بائیک لے کر ریس کر رہا تھا "کب سے ریس کر رہا ہے یہ؟ "احمد نے سامنے دو چار لڑکوں کے جھرمٹ میں تن کر کھڑے جیزی کو دیکھ کر ریاض سے پوچھا تھا "اتنا کوئی پکا کھلاڑی نہیں ہے یہ.. مشکل سے ہی کوئی چھ سات ریس کی ہو گی اس نے اور اتفاق سے سب میں یہ جیت چکا ہے اس لئے اس کا دماغ آسمان پر چڑھ گیا ہے

.. "ریاض نے منہ بنا کر کہا تھا "حد ہے یار... تو اس سے ڈر گیا.. "احمد نے ہنستے ہوئے کہا تھا اور ساتھ ہی بائیک کا لاک کھول کر اسے سیدھی کی تھی "یار وہ سات میں سے ایک بھی ریس نہیں ہارا.. یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے..؟ "ریاض نے حیرت سے بے تحاشا ہنستے ہوئے احمد کو دیکھا تھا "ہاں یہ میرے لئے واقعی میں تعجب کی بات نہیں ہے.. "اس نے سگریٹ کا گہرا کش لے کر نیچے پھینک کر اپنے بوٹ تلے مسلی تھی "یار احمد میں کہہ رہا ہوں تجھے.. تو اس کو ہلکا مت لے.. " ریاض نے ایک دفع اور اسکو سمجھانا چاہا تھا ""بے فکر ہو جا ریاض.. "احمد نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا اور پھر بائیک پر بیٹھ کر ایک کک ماری تھی اور ایکسیلیٹر پر دباؤ ڈالتا وہ ایک جھٹکے سے وہاں سے گیا تھا "ٹینشن مت لے یار.. یہ کوئی چار سال سے ریس کر رہا ہے اور تجھے پتا ہے یہاں رات کے دو بجتے ہیں اور وہاں اٹلی کی سڑک پر لوگوں کا ایک ہجوم لگ جاتا

ہے اور ہر طرف صرف ارمان کے نام کے نعرے لگ رہے ہوتے ہیں.. چار سال میں کتنے دن ہوتے ہیں... یہ تجھے اچھی طرح پتا ہوگا اور مجھے نہیں یاد کے یہ کسی دن ہارا ہو" حارث فخر سے بول رہا تھا اور وہ لوگ حیرت سے منہ کھولے اس کو سن رہے تھے

سڑک کے دونوں اطراف شائقین کا ایک ہجوم تھا اور بیچ میں صاف ستھری سڑک خالی پڑی تھی احمد بائیک پر بیٹھے دونوں پیر زمین پر رکھے ہاتھوں میں بینڈز چڑھا رہا تھا اس کا ہیلمٹ آگے رکھا تھا جیزی نے ترچھی نظروں سے اپنے ساتھ کھڑے اس بے فکرے شخص کو دیکھا تھا اسے آج اپنا جتنا مشکل لگ رہا تھا اشعر نے کولا کا ایک کین احمد کی طرف اچھالا تھا جو اس نے ہاتھ اونچا کر کے کیچ کر لیا تھا ریاض بھی مطمئن سا کھڑا تھا کے.. ہاں اب اسے جیکی کے سامنے شرمندہ نہیں ہونا پڑے گا.. کیوں کے اس نے ریس کے لئے صحیح بندے کو چنا تھا احمد کا فون وقفے وقفے سے بج رہا تھا" ادھر آ حارث.. """ہاں بول کیا ہوا؟" اس نے احمد کے پاس آ کر کہا تھا" ڈیڈ کا فون آ رہا ہے.. تو انھیں اپنے سیل سے کال کر کے پوچھ لے کوئی مسلۂ تو نہیں ہے؟"""ٹھیک ہے پوچھ لیتا ہوں.. لیکن ایک بات بتا دوں میں تجھے.. تو فضول میں ان سے ناراض ہو رہا ہے.. اب یہ حقیقت کبھی نہ کبھی تو کھلنی تھی ہی نہ؟""""لیکن یہ جو کچھ بھی ہوا ہے میں ایسا نہیں چاہ رہا تھا.." اس نے کین سے گھونٹ بھرتے ہوئے کہا تھا" میں تو کہتا ہوں کے جو ہوا. اچھا ہی ہوا.. اگر تو خود اسے اپنے منہ سے حقیقت بتاتا نہ تو.. مجھے پکا یقین ہے وہ تیرا سر پھاڑ چکی ہوتی اب تک اور ہم تیرے قل پڑھ کر بریانی بھی کھا چکے ہوتے.." حارث نے ہنستے ہوئے کہا تھا" مجھے ایسا نہیں لگتا.. کیوں کے جو آپ سے نظریں ملا کر بات نہیں کر سکتا.. وہ پھر سر بھی نہیں پھاڑ سکتا.. """ہاہا.. رہنے دے بیٹا.. پھاڑیں گی.. سب پھاڑیں گی. جس کے ساتھ بھی یہ سچویشن ہوتی نہ تو.. وہ تو بس تیرا سر ہی پھاڑتی لیکن یہ تیرا سر بھی پھاڑے گی گولی بھی مارے گی اور تیرا قتل کر کے تیری لاش کو پنکھے سے بھی لٹکائے گی ..اور رہی بات نظریں ملا کر بات کرنے کی تو.. تجھے کیا لگتا ہے کیا وہ ڈرتی ہے تجھ سے؟؟ وہ تو بس تو دیکھتا ہی اس طرح

سے ہے کے بچی کو گھبرانے پر مجبور کر دیتا ہے.. "وہ ہنستے ہوئے کہے جا رہا تھا احمد بھی ہنس پڑا تھا "ویسے میں کل ایمبولینس لے کر تیرے گھر کے باہر کھڑا رہوں گا.. کیوں کے وہ بچی... کل بھوکی شیرنی بنی ضرور تجھے توڑ پھوڑ ڈالے گی.. """ مجھے نہیں لگتا کے اس کی ضرورت پڑے گی.. کیوں کے میرا منانے کا الگ طریقہ ہے.. "اس نے اپنے گردن کے گرد لپٹے مفلر کو نکال کر کانوں کے گرد لپیٹا تھا اس کے بعد سر کو دائیں بائیں ہلا کر بال پیچھے کرتے ہوئے ہیلمٹ پہنا تھا "بیوقوف آدمی.. منائے گا تو تب نہ.. جب زندہ بچے گا.. "حارث ہنسے ہوئے کہ کر پیچھے ہو گیا تھا جہاں ریاض اور جیکی کی مکالمہ بازی جاری تھی "دیکھ لینا ریاض.. میرا بھائی اس فارنر کو بھی ہرا دیگا.. "جیکی فخر سے بولا تھا "اتنے بڑے بول نہیں بولنے چاہیے بیٹا.. ورنہ منہ کی کھانی پڑتی ہے.. اور یہ کوئی فارنر نہیں ہے پاکستانی ہے اب.. اور میرا دوست ہے. جو تیرے بھائی کو ابھی کے ابھی ہرا کر دکھائے گا.. "ریاض بھی فخر سے بولا تھا "ہاں ہاں دیکھ لیں گے.. "اس نے ہاتھ جھلایا تھا "کیا دونوں تیار ہو؟ "اس دونوں سے پوچھا گیا "ہاں میں ریڈی ہوں.. "جیزی نے کہا تھا لیکن احمد نے کچھ نہیں کہا.. اس نے بس تھمداپ کا اشارہ کیا تھا "تین.. دو... ایک... ٹھاہ "ایک پسٹل سے فائر داغ کر ریس شروع کرنے کا اعلان کیا گیا تھا فائر ہوتے ہی پہلے سے سٹارٹ کی ہوئی بائیک کو جیزی نے آگے بڑھایا تھا.. لیکن احمد نے نہیں بڑھائی. دونوں ہاتھ ہینڈل پر رکھے ایک پیر زمین پر رکھے اور دوسرا فوٹ ریس پر جمائے.. وہ وہیں کھڑا تھا.. سب تعجب سے اس کو دیکھ رہے تھے جو وہیں جما کھڑا تھا ایک انچ بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلا تھا "ابے بھائی جاؤ نہ.. کیا ایسے کھڑے ریس ہی دیتے رہو گے..؟" شائقین میں سے کوئی نہ کوئی جملے اچھال رہا تھا تھوڑی دور گئے جیزی نے بھی گردن موڑ کر وہیں جمے کھڑے احمد کو دیکھا تھا جو ابھی تک سٹارٹنگ لائن پے ہی تھا اس نے سے بریک لگائے تھے اور اچھنبے سے وہ اس کو دیکھ رہا تھا اور یہی وہ لمحہ تھا.. احمد نے پھرتی سے اپنے ہیلمٹ کا شیشہ گرایا اور پہلے سے سٹارٹ کی ہوئی بائیک کو تھوڑی دور لے جا کر دو سو کی سپیڈ سے بائیک اڑاتا ہوا وہاں سے نکلا یہ سب اتنا اچانک ہوا کے سب سمجھ ہی نہ سکے تھے دب بخود کھڑے تھے "اوے پاگل تو نے کیوں بریک لگائے ہیں؟؟ "جیکی غصے سے چیخ کر بولا تھا وہ تیر کی تیزی سے جیزی کے پاس سے نکلا تھا جب کے وہ ساکن کھڑا تھا اور پھر ہڑبڑا کر دوبارہ ہوش میں آ کر بائیک سٹارٹ کی اور آگے بڑھائی احمد نے بیچ راستے میں پہنچ کر بریک

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

لگادئے تھے اور دونو ہاتھ سینے پر باندھ لئے تھے تقریباً پندرہ منٹ بعد جیزی اس تک پہنچا تھا "بیٹا اتنا پاگل نہیں ہو میں ..جو دوبارہ سے وہی غلطی کروں گا.." وہ اس کے پاس سے گزرتے زور سے بولتے ہوئے آگے نکلا تھا..اور سب حق دق کھڑے حیرت سے احمد کو دیکھ رہے تھے "یہ کرنا کیا چاہ رہا ہے آخر.." حارث نے نفی میں سر ہلایا تھا "اس کی ڈرامے بازی نہیں ختم ہو گی.." جب وہ تھوڑی آگے نکل گیا تو احمد نے پھر سے بائیک سٹارٹ کی تھی اور تھوڑی ہی دیر میں وہ پھر سے اس کے آگے تھا تقریباً تین چار بار احمد نے وہی حرکت کی تھی اپنی بائیک روک کر پہلے اس کو آگے جانے دیتا اور پھر خود فل سپیڈ سے بائیک اڑاتا آگے نکل جاتا جیزی بیچارے کا سر گھوم گیا تھا کے یہ ہو کیا رہا ہے اس کے ساتھ؟ وہ اس کی سپیڈ تک پہنچنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا حیدر نے نہ جانے کیا سیٹنگ کی تھی جو بارہ سے صرف دو ایکو میں گانے بج رہے تھے اور باقی دس میں سے ایسا شور نکل رہا تھا جیسے ہزاروں لوگ مل کر صرف ارمان ارمان کے نعرے لگا رہے ہو..اور یہ کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا کے یہ آوازان ایکو میں سے آ رہی ہے کیوں کے وہاں موجود لوگ بھی اب صرف ایک ہی نام کے نعرے لگا رہے تھے اور پھر صرف بیس منٹ میں ہی احمد نے فنش لائن کراس کر لی تھی اشعر. حارث. تیمور اور ریاض خوشی سے بھنگڑے ڈال رہے تھے

احمد میرے بھائی..کمال کر دیا تو نے تو.." ریاض نے خوشی سے اس کو گلے لگایا تھا "میں نے تو تجھے پہلے ہی کہا تھا کے " ٹینشن مت لے.." احمد نے مسکراتے ہوئے کہا.." اب تو ہمیں "آواری" میں زبردست ساڈنر چاہیے بھئی." احمد کو جیتنے پر ساٹھ ہزار کی انعامی رقم ملی تھی جس پر حیدر نے کہا "ٹھیک ہے یار..لیکن سچ بتاؤ تو..مجھے بلکل بھی مزہ نہیں آیا ریس میں..کیوں کے اگر حریف آپ کی ٹکر کا نہ ہو تو جیتنے کا وہ مزہ نہیں آتا پھر..جو لڑ کر جیتنے میں آتا ہے """لیکن ہمیں تو بہت مزہ آیا کیوں کے جیزی اور اس کی پلٹن کی شکل دیکھنے والی تھی" تیمور نے محفوظ ہوتے ہوئے کہا "ہاں یہ تو ہے.." احمد وہاں سے تھوڑی دور کھڑے حارث کے پاس آیا تھا جو فون پر بات کر رہا تھا لیکن پریشان نظر آ رہا تھا" چلیں ٹھیک ہے

انکل.. میں بتادوں گا اسے.. "حارث نے فون بند کر دیا تھا "کیا ہوا خیریت تو ہے نہ ؟" "نہیں یار وہ زرنور.." "کیا ہوا ہے اسے ؟" احمد اس کی بات کاٹ کر جلدی سے بولا "یار طبیعت خراب ہو گئی ہے اس کی ہاسپٹل لے کر گئے ہیں اسے .. دیکھ احمد میری بات سن.. "حارث نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا لیکن اس نے ہٹا دیا تھا دل ایک دم ہی مٹھی میں آ گیا تھا وہ جلدی سے گاڑی کے پاس آیا تھا اپنی اس کا ذہن ماؤف ہو رہا تھا "تو ساتھ بیٹھ میں کر لوں گا ڈرائیو.. "حارث نے اس کی حالت کے پیش نظر کہا تھا احمد نے آثبات میں سر ہلا یا اور گھوم کر دوسری سیٹ پر بیٹھ گیا

ابے حیدر اتنی دیر سے تو اپنی عجیب عجیب سی تصویریں لئے جا رہا ہے ہماری بھی لے لے یار.. "اشعر نے حیدر کو کہا تھا" جو پسٹل ہاتھ میں لئے خود کی سیلفی لے رہا تھا "اچھا چلو. سامنے آ جاؤ میں تم لوگوں کی بھی لے لیتا ہوں.. "حیدر نے ان سب سے کہا تھا اور خود تھوڑی دور جا کر کھڑا ہو گیا وہ سب بھی اپنے حلیے ٹھیک کرنے لگے.. "یار.. کیا زبردست گاڑی ہے.. چل آ جا اسی کے ساتھ تصویریں بنواتے ہیں. "ریاض نے سامنے کھڑی کار کو دیکھ کر کہا تھا جو کالے رنگ کی بڑی سی نیو ماڈل زیرو میٹر گاڑی تھی ریاض کا تو دل ہی آ گیا تھا اس گاڑی پر وہ بھاگ کر اس کے بونٹ پر چڑھ کر بیٹھ گیا "چل حیدر.. کھینچ میری فوٹو.." "اوے میری بھی.. "اشعر بھی جا کر اس کے ساتھ بیٹھ گیا.. "اوے میرے لئے رک.." تیمور اپنے بال ٹھیک کرتا ان کے ساتھ جا کر کھڑا ہو گیا تھا "ہاں تو بھئی.. سب ریڈی؟ "حیدر نے ان سے پوچھا تھا "ہاں ہاں ریڈی.." "اوکے.. "حیدر نے مسکراہٹ دبائی تھی "ٹھیک ہے اب دوسرا پوز دو.. "وہ سب جگہ بدل بدل کر تصویریں بنوا رہے تھے کبھی تینوں ساتھ کھڑے ہو جاتے اور کبھی ایک کو پیچھے کر کے دونوں آگے بیٹھ جاتے اور کبھی دور آسمان میں دیکھتے کے جیسے کچھ ڈھونڈ رہے ہو اور کبھی ایک انگلی ماتھے پر رکھتے جیسے کچھ سوچ رہے ہوں.. "اب صرف میری.. "ریاض دونوں ہاتھ سینے پر باندھ کر گاڑی سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا ان لوگوں کی بہت سی تصویریں لینے کے بعد حیدر نے اپنا فون ان کو دے دیا تھا کے "دیکھ لو کیسی آئی ہیں تصویریں؟" وہ سب موبائل پر جھکے کھڑے ایک کے بعد

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایک تصویر دیکھ رہے تھے "ابے حیدر... ہم کہاں ہیں اس میں؟ ساری تیری ہی تصویریں ہیں.. "ریاض نے اچھنبے سے کہا تھا "ٹھیک سے دیکھو بھائی لوگ" "ابے نہیں ہے یار.. ساری تیری ہی سیلفیز ہیں. "اشعر نے اس کو کہا تھا جو سختی سے دانت پر دانت جما کر قہقہہ روکنے کی کوشش کر رہا تھا "ابے ڈھکن.. ہماری تصویریں لینے کا کہہ کر تو نے خود کی سیلفیز لے لی؟؟" تیمور غصّے سے بولا "رک بیٹا تجھے تو میں بتاتا ہوں.. "سب سے زیادہ غصہ تو ریاض کو تھا آخر کو سب سے زیادہ اسٹائل بھی تو اس نے ہی مارے تھے

وہ دونوں کوریڈور میں آئے تھے جہاں پہلے سے عدیل خانزادہ عباد اور زارا ابخاری پریشان سے بیٹھے تھے "السلام و علیکم... آنٹی اب کیسی طبیعت ہے زرنور کی؟ "حارث نے ہی زارا ابخاری سے پوچھا تھا احمد بلکل چپ تھا "اب بہتر ہے.. ڈاکٹر نے کہا ہے کے کسی گہرے صدمے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی تھی.. سب میری ہی غلطی ہے.. سب کچھ جانتے بوجھتے ہوئے بھی میں نے اپنی بچی کو سٹریس میں رکھا.. "وہ پھر سے رونے لگی تھی "پریشان نہ ہو زارا.. ہماری بیٹی اب ٹھیک ہے.. "عباد بخاری نے ان کو دلاسا دیا تھا عدیل خانزادہ نے ملامتی نظروں سے احمد کو دیکھا تھا جسے گہری چپ لگی ہوئی تھی "عباد تم زارا کو لے کر گھر چلے جاؤ.. رات بہت ہو گئی ہے ڈاکٹر نے پوری رات زرنور کو انڈر آبزرویشن رکھنے کے لئے کہا ہے اور پھر بازل بھی اکیلا ہے "عدیل خانزادہ نے ان سے کہا "نہیں بھائی صاحب.. مجھے گھر نہیں جانا میں یہیں رہوں گی "وہ بھیگی آواز میں بولی تھی "ضد نہیں کرو زارا.. ایسے کرو گی تو پھر تمہاری خود کی طبیعت خراب ہو جائے گی.. ""عدیل انکل آپ بھی عباد انکل اور آنٹی کے ساتھ گھر چلیں جائے.. کب سے ہیں آپ لوگ یہاں پر. گھر جا کر آرام کر لیں میں اور احمد رک جاتے ہیں.. "حارث نے ان سے کہا تھا "چلو زارا.. ""ایک منٹ عباد میں زری سے مل لوں.. "وہ کہہ کر روم میں چلی گئی تھیں. "احمد.. پریشان نہ ہو بیٹا.. سب ٹھیک ہو جائے گا.. "عباد بخاری نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا جس سے شرمندگی کی وجہ سے سر ہی نہیں اٹھایا جا رہا تھا آخر کو اسی کی وجہ سے ان کی بیٹی اس حال میں پہنچی تھی

رات کافی زیادہ ہو چکی تھی لیکن وہ لوگ اور ان کے جیسے بہت سے مستانے وہیں پر تھے گانے بھی زور و شور سے بج رہے تھے حیدر گاڑی سے ٹیک لگائے پیر لمبے کیے کھڑا تھا اور موبائل پر فیس بک کھولے وہ کومنٹس پڑھ رہا تھا جو اس کی تھوڑی دیر پہلے پوسٹ کی گئی تصویروں پر آئے تھے اور وہ اتنا مگن تھا کے اسے یہ بھی آواز نہ سنائی دی کے کوئی اسے پیچھے ہونے کے لئے کہہ رہا ہے نتیجتاً اس کی چیخ بلند ہوئی تھی موبائل اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا تھا ایک ہیلمٹ پہنے بائیک سوار اس کے پیر پر بائیک چڑھاتا آگے نکل گیا تھا "ابے اندھے.. آنکھیں نہیں ہے تیرے پاس؟ دیکھ کر نہیں چلا سکتا؟ پیر چل دیا میرا.." وہ غصّے سے چیخ کر بولا تھا اس بائیک سوار نے گردن موڑ کر اس کو دیکھا تھا اور ریورس کر کے اس کے پاس بائیک لا کر روک کر نیچے اترا تھا ایک تو حیدر اتنی زور سے چیخا تھا وہاں موجود سب اسکی طرف متوجہ ہوئے تھے ہیلمٹ اتارنے کے بعد اس شخص کو دیکھ کر سب کے منہ حیرت سے کھلے کے کھلے رہ گئے تھے آنکھیں گویا باہر نکل آئی تھی کیوں کے اب وہ بائیک سوار ہیلمٹ اتارنے کے بعد اپنے سر کو دائیں بائیں ہلا رہا تھا جس کی وجہ سے اس کی گہری براؤن کرلی زلفیں بکھر گئی تھی ٹائٹ بلو جینز پر بلیک ٹی شرٹ اور اس کے اوپر جینز کے کپڑے کی ہی چھوٹی جیکٹ اور سپورٹس شوز پہنے ناک میں ڈائمنڈ کی نوز پن ہاتھوں میں بہت سارے بینڈز اور انگوٹھیاں لائنر اور مسکارے سے سجی آنکھیں اور ہونٹوں پر لائٹ پنک لپ اسٹک لگائے یہ بائیک سوار وہاں کھڑے سب لوگوں کو شاک میں مبتلا کر گیا تھا "ابے او.. یہ اندھا کس کو بول رہا ہے ہاں؟ کتنی آوازیں دی تھی میں نے تجھے کے ہٹ جا.. پیچھے ہو جا.. ورنہ مارا جائے گا.. کچلا جائے گا لیکن تو نے.. میری ایک نہیں سنی.. بہرہ تو 'تو' خود ہے. مجھ پر کیوں چیخ رہا ہے اب؟" وہ بھی غصّے سے بولی تھی "اب ایسے گھوڑ کر کیا دیکھ رہا ہے؟ کھائے گا کیا مجھے؟" "یشفہ چلو یہاں سے." جبھی راحم اس کے پاس آ کر بولا تھا "اس نے مجھے اندھا بولا حاتم.." یشفہ زور دے کر بولی تھی "میں کیا کہہ رہا ہوں تم سے یشفہ؟" راحم بھی اسی کے انداز میں بولا تھا "ابے یہ تو وہی چاچی ہے" ریاض حیرت سے بولا تھا "اچھا ہوا کے تم خود ہی یہاں آ گئی.. اے لڑکی نوے لاکھ نکالو میرے.." حیدر سرد لہجے

میں بولا تھا"کون سے نوے لاکھ ؟"وہ حیرت سے بولی تھی"تم نے اس دن میری گاڑی خراب کی تھی..اس کے پیسے نکالو.."وہ چبا کر بولا تھا"اوہ واؤ.. تمہیں نوے لاکھ چاہیے؟ہمم."وہ طنزیہ ہنسی ہنس دی تھی"میں کیا تجھے وڑلڈ بینک نظر آرہی ہوں..کے جیتنے پیسے تو بولے گا میں نکال کر تیڑے ہاتھ پر رکھ دوں گی؟"وہ گھور کر بولی تھی"اگر تو نے میرے پیسے نہیں دیئے نہ تو... جیل کے اندر کروادوں گا میں تجھے..جانتی نہیں ہے تو مجھے ایم....!!"""اپے اوچپ کر ..پتا ہے مجھے.کے ایم این اے کا بیٹا ہے تو اور حمزہ حیدڑ علی نام ہے تیڑا..اگڑ ہے تو کیا..؟؟سر پر بٹھالوں میں تجھے؟ہاں" "دیکھ میں کہ رہا ہوں کے شرافت سے میرے پیسے نکال دے ورنہ...!!""کیا وڑنہ؟ہاں کیا وڑنہ دھمکی دے رہا ہے مجھے؟اوڑ یہ پسٹل دکھا کر کس کو ڈڑا رہا ہے..؟اندر رکھ اس کو..وڑنہ اسی کی ساری گولیاں تیڑے سڑ میں اتاڑ دوں گی.." اس کا اشارہ حیدر کے ہاتھ میں پکڑی پسٹل کی طرف تھا جس سے وہ ہوائی فائر نگ کر رہا تھا"توبہ توبہ کتنی لمبی زبان ہے" ریاض نے کہتے ہوئے کانوں کو ہاتھ لگائے تھے اور اس سے پہلے کے وہ ریاض کو کچھ کہتی راحم نے اس کا بازو پکڑ لیا تھا "انف یشفہ بہت ڈرامے کر لئے تم نے اب..چلو یہاں سے..""لیکن حائم..!!"وہ کچھ کہنا چاہ رہی تھی لیکن راحم اس کی سن ہی نہیں رہا تھا جبھی حیدر پیچھے سے بولا تھا

ہاں..ہاں لے جاؤ اس پاگل کو..اور لے جا کر کسی پاگل خانے میں پھینک آؤ.."یشفہ کی آنکھیں ایک دم ہی لال ہوئی تھی اس نے ایک جھٹکے سے راحم کے ہاتھ سے اپنا بازو چھڑوایا تھا اور مڑ کر آستینیں چڑھاتی وہ پھر سے حیدر کے سامنے آئی تھی."اوے..یہ پاگل کس کو بول ڑہا ہے تو؟ہاں..ہمت کیسے ہوئی تیڑی مجھے پاگل بولنے کی؟"وہ غصے سے بولی تھی "ابے چل..پہلے "ر"کو"ر"بولنا سیکھ کر آ.پھر مجھ سے بات کرنا.."حیدر نے کہتے ہوئے ہاتھ جھلایا وہاں موجود سب لوگوں کے چہروں پر دبی دبی سے مسکراہٹ تھی یشفہ کی غصّے سے مٹھیاں بھینچ گئی دو قدم چل کر وہ ٹھیک اس کے سامنے آئی وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگا تھا اور ایک جھٹکے سے یشفہ نے اس کی شرٹ کا کالر پکڑ کر کھنچا اور بغیر اس کو سمبھلنے کا موقع دیئے ایک زوردار مکا اس کی ناک پر مارا تھا وہاں کھڑے سب لوگوں کو گویا سانپ سونگھ گیا تھا"مل گئے تجھے نوے لاکھ

؟"وہ آگ برساتی نظروں سے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی تھی اور جھٹکے سے ہی اس کا کالر چھوڑ کر پیچھے ہوئی تھی کچھ لوگ تو آنکھیں مسل مسل کر یہ یقین کرنے کی کوشش کر رہے تھے کے جو انہوں نے دیکھا ہے وہ سچ ہے واقعی یشفہ نے حیدر کے منہ پر مکا مارا ہے حیدر کی آنکھوں میں جیسے خون اتر آیا تھا اس نے شدید غصے میں اپنے ہاتھ میں پکڑی پسٹل لوڈ کی تھی...اور اس سے پہلے کے وہ فائر کر دیتا تیمور نے اس کے ہاتھ سے پسٹل چھینی تھی "پاگل ہو گیا ہے حیدر؟ کیا کر رہا ہے یہ؟"اشعر اور ریاض نے اس کو پکڑ لیا تھا جو بے قابو ہوتا جا رہا تھا "یار لے کر جاؤ اسے یہاں سے.."ریاض نے راحم سے کہا تھا وہ یشفہ کا ہاتھ پکڑ کر فورا وہاں سے نکلا تھا "چھوڑو مجھے چھوڑو.."وہ غصّے سے دھاڑ رہا تھا

حارث دو کافی کے بھاپ اڑاتے کپ لئے بینچ کے پاس آیا

"جہاں احمد سر دونوں ہاتھوں میں تھامے بیٹھا تھا اس نے ایک کپ احمد کی طرف بڑھایا تھا جو اس نے لے لیا اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا "اس طرح سے بیٹھے رہے گا تو کچھ نہیں ہو گا.." ""تو ہی بتا دے پھر کیا کروں؟"وہ کپ میں اٹھتی بھاپ کو دیکھ رہا تھا "اس کے پاس جا یار بات تو کر کے دیکھ.."وہ نرمی سے سمجھا رہا تھا اس نے نفی میں سر ہلایا تھا ڈاکٹر نے اسے ٹینشن سے دور رہنے کے لئے کہا ہے..مجھے دیکھ کر تو ویسے ہی اس کا پارہ چڑھ جائے گا" "تو پھر؟؟" ""پہلے تھوڑی طبیعت سیٹ ہو جائے اس کی پھر بات کروں گا.."وہ کافی کے کپ کو ہاتھ میں پکڑے اس کی گرمائش کو محسوس کر رہا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ شدید غصّے میں یہاں سے وہاں چکر کاٹتا سگریٹ کے گہرے کش لے رہا تھا "زندہ نہیں چھوڑوں گا میں اسے.. مجھ پر" ہاتھ اٹھایا اس نے.. مجھ پر؟؟.. حمزہ حیدر علی پر؟"اس کا بس نہیں چل رہا تھا کے کیا کر بیٹھے "ابے حیدر..ہاتھ نہیں اٹھایا اس نے.. مکا مارا ہے مکا..وہ بھی ناک پر" تیمور نے مسکراہٹ دباتے ہوئے مصنوئی سنجیدگی سے کہا تھا حیدر نے رک کر اس کو گھورا تھا اور پھر سے چکر کاٹنے لگا "لکھ لو تم لوگ.. میں چھوڑنے والا نہیں ہوں اس کو"" "قتل کرے گا کیا پھر؟"" "قتل نہیں کروں گا.. لیکن وہ حال کروں گا نہ اس کا.. موت کے لئے تڑپے گی اپنی.."وہ زہر خند لہجے میں بولا تھا اشعر نے

منہ پر ہاتھ رکھ کر جمائی لی تھی "ابے حیدر.. اتنی دیر سے تو بس پکائے جا رہا ہے کے.. یہ کروں گا میں اس کے ساتھ وہ کروں گا.. بھائی تو کچھ نہیں کر سکتا.. مان لے میری بات... ہر دفع وہ لڑکی تیری اینٹ سے اینٹ بجا جاتی ہے اور تو بس اس کا منہ ہی دیکھتا رہ جاتا ہے" ریاض نے بور انداز میں کہا تھا "بکواس نہیں کر رہا میں.. تم لوگ دیکھ لینا.. میں کروں گا کیا اس کے ساتھ.. پتا نہیں ہے ابھی اس کو.. کے پنگا کس سے لیا ہے اس نے" حیدر نے کہتے ہوئے سگریٹ پھینک کر اپنے جوتے تلے مسلی تھی جیسے سگریٹ نہ ہو یشفہ ہی ہو.. "یار حیدر... میری طرف سے تجھے اجازت ہے.. تجھے جو کرنا ہے تو کر اس کے ساتھ.. اور ہمیں بھی تو کرنے کے بعد ہی بتا دیو.. ابھی جانے دے یار بہت نیند آ رہی ہے قسم سے بھائی .. میری تو اب آنکھیں بھی نہیں کھل رہی.. " تیمور نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دئے تھے کیوں کے وہ لوگ صبح کے چار بجے فوٹ پاتھ پر بیٹھے تھے پہلے وہ لوگ حیدر کو کہیں جانے نہیں دے رہے تھے کے کہیں وہ غصّے میں کچھ غلط نہ کر دے اور اب ایک گھنٹے سے حیدر ان لوگوں کو کہیں جانے نہیں دے رہا تھا مسلسل ان کو اپنے منصوبوں سے آگاہ کر رہا تھا پہلے تو وہ لوگ بھی سر جھکا کر اس کی سنتے رہے کیوں کے ایک تو اس کو غصّہ نہیں آتا تھا اور جب آتا تھا تو غصّے میں تو وہ بلکل ہی پاگل ہو جاتا تھا لیکن اب وہ لوگ بھی بور ہو چکے تھے اشعر نے تو ریاض کے کندھے پر سر رکھ کر آنکھیں ہی موندلی تھی "بس ایک دفع وہ میرے ہاتھ لگ جائے.. پھر دیکھنا" حیدر نے دانت کچکچائے تھے "اگر ہمّت ہوتی نہ اس میں.. تو ایسے منہ چھپا کر نہیں بھاگتی.. کھڑی رہتی وہیں اور میں اسی وقت اپنی پسٹل کی گولیاں اس کے اندر اتار دیتا.. تم لوگ بیچ میں نہیں آتے تو... اب تک مر بھی چکی ہوتی.. کتنے سارے لوگوں کے سامنے اس نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا.. سب نے دیکھا تھا .. آخر کو ایم این اے کا بیٹا ہوں.. کیا نیوز چینل پر یہ خبر نہیں آئے گی کے.. زوہیب دلاور کے بیٹے حمزہ حیدر علی پر ایک لڑکی نے سر عام ہاتھ اٹھایا.. کیا عزت رہ جائے گی میری؟.. ہاں.." وہ مسلسل بول کر اپنے اندر کی فرسٹریشن نکال رہا تھا لیکن جب اس نے مڑ کر دیکھا تو پھر سے اسے تپ چڑھی کیوں کے وہ تینوں بیٹھے اونگھ رہے تھے "اشعر....!!!" وہ چیخا تھا اشعر بیچارہ ہڑبڑا کر اٹھا تھا "کک کیا ہوا؟؟.. کیا ہوا بھائی؟.. ہاں کیا ہوا؟ مل گئی وہ لڑکی؟ گولی مار دی تو نے اس کو؟ قتل کر دیا نہ؟ شاباش.. مجھے فخر ہے تجھ پر.. اب میں سکون سے سوؤں گا.." وہ آنکھیں مسلتا ہوا بول رہا تھا اور حیدر کی

تیوریاں چڑھتی جارہی تھی "سب سے پہلے تو میں تم لوگوں کو گولی ماروں گا... اتنی دیر سے میں بکواس کررہا ہوں.. تم لوگ سیریئس ہی نہیں ہورہے.... جارہا ہوں میں." وہ شدید ناراضگی سے بولا "شکر ہے اللہ کا.. اوے اشعر چل شاباش ہوش میں آجا.. وہ جارہا ہے.. اب گھر چل کر سوئیں گے ہم.." ریاض نے کہتے ہوئے اشعر کے گال زور زور سے تھپ تھپائے تھے اس کو ہوش میں لانے کے لئے.. حیدر غصّے سے ان کو گھور رہا تھا

صبح عباد بخاری اور عدیل خانزادہ کے آنے کے بعد وہ دونوں گھر چلے گئے تھے چیک اپ کے بعد زرنور کو بھی ڈسچارج کردیا گیا تھا لیکن پرسکون رہنے اور آرام کی ہدایت کی گئی تھی اس کے گھرانے کے تھوڑی دیر بعد مناہل اور لائبہ بھی آگئی تھی اس کے منہ سے حقیقت جان کر وہ دونوں بھی شاکڈ رہ گئی تھی "مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا کے یہ احمد اتنا بڑا پلینر بھی ہوسکتا ہے" لائبہ

نے حیرت سے کہا تھا "اس کا مطلب تو یہ ہوا زر کے تمہارا نکاح ارمان یعنی احمد سے ہی ہوا ہے؟" "بد قسمتی سے" مناہل کے پوچھنے پر وہ زہر خند لہجے میں بولی تھی "توبہ کتنا تیز ہے یہ احمد.. ہمارے سامنے تو اتنا شریف اور سنجیدہ سا رہتا تھا بھنک بھی نہیں لگنے دی اسنے اپنے کارنامے کی. لیکن یار اس نے یہ بات چھپائی کیوں؟" لائبہ نے نہ سمجھی سے کہا تھا "تماشہ جو بنوانا چاہتا تھا میرا.." وہ اسی انداز میں بولی "تمہیں تو شکر کرنا چاہیے زرنور.. کے جس سے تمہیں محبّت ہوئی وہ کوئی اور نہیں بلکے تمہارا شوہر ہے پہلے سے.." مناہل کی کہی گئی بات لائبہ کے لئے حیران کن تھی

لیکن زرنور کے منہ میں کڑواہٹ سی گھل گئی "میں اس سے محبّت نہیں کرتی مناہل.. عشق کرتی تھی..!!.. میں نے اسے ہر چیز سے بڑھ کر چاہا تھا اپنے دل میں اسے وہ مقام دیا تھا جو آج تک کسی کو بھی نہیں دیا.. لیکن مجھے نہیں پتا تھا کے وہ ایسا کرے گا میرے ساتھ.. اس کے لئے میرا عشق اب نفرت میں بدل چکا ہے.." وہ خود کو رونے سے باز رکھ رہی تھی

لیکن آنسو تھے کے اس کے گالوں پر بہے جا رہے تھے خود کے اتنی آسانی سے بیو قوف بن جانے کا دکھ اسے شدّت سے ہو رہا تھا"زری..اس طرح مت روؤیار..پھر طبیعت خراب ہو جائے گی تمہاری.."لائبہ نے نرمی سے کہا تھا"سہی کہ رہی ہو لائبہ میں کیوں ایسے شخص کے لئے آنسو بہاؤں..جو میرا کچھ لگتا ہی نہیں ہے..اور مناہل تم نے کیوں نہیں بتایا مجھے؟ حارث نے تو تمہیں کچھ بتایا ہو گا نہ؟""حارث مجھ سے اپنے پر سنلز شئیر نہیں کرتا زری..اور جہاں تک میرا خیال ہے تو اسے اس بارے میں نہیں پتا ہو گا کچھ..""تم کہاں جا رہی ہو لائبہ؟"مناہل نے اسے اٹھتے دیکھ کر کہا"میں کچھ بنا کر لے آؤں زر نور کے لئے..پھر میڈیسن بھی تو دینی ہے نہ؟""کچھ مت بناؤ لائبہ..میرا بلکل موڈ نہیں کچھ کھانے کا..بس چائے بنا دو"وہ بیڈ کی بیک سے ٹیک لگاتے ہوئے بولی"مجھے تو لگتا ہے کے تمہارے اندر خون نہیں بلکے چائے دوڑتی ہے..لیکن جب تک تم کھانا کھا کر دوا نہیں لو گی..تمہیں چائے بھی نہیں ملے گی"وہ دھمکاتے ہوئے بولی تھی"اسلام و علیکم.."دروازے پر دستک ہوئی تھی ان تینوں نے ہی چونک کر دیکھا تھا جہاں انوشے ہاتھ میں ایک خوبصورت سی باسکٹ لئے کھڑی تھی"و علیکم سلام بھئی...آج تو تم نے بھی ہمّت کر ہی لی آنے کی"لائبہ اور مناہل اٹھ کر اس سے ملنے لگی"جو کام میں نہ کر سکی وہ میری بیماری نے کر دیا انوشے.."زر نور نے مسکرا کر کہا وہ ہنس دی تھی"اب کیسی طبیعت ہے تمہاری.؟"اس نے باسکیٹ اسے پکڑا کر وہیں بیٹھتے ہوئے کہا"اب بہتر ہے..ارے یہ کیا ہے؟"زر نور نے وہ باسکیٹ دیکھتے ہوئے پوچھا تھا جو چاکلیٹ اور کینڈیز سے بھری ہی تھی.جسے کافی خوبصورتی سے سجایا ہوا تھا"یار میری تو سمجھ نہیں آتا کے جب کوئی بیمار ہوتا ہے تو اس کے لئے صرف فروٹس ہی کیوں لے کر جاتے ہیں؟جب کے بیماری میں تو فروٹ کھانے کا دل ہی نہیں کرتا..اسی لئے میں نے سوچا کے کیوں نہ کچھ اور ٹرائی کرو""بلکل ٹھیک کہا انوشے.بیماری میں تو مجھے سب سے زیادہ برے فروٹس ہی لگتے ہیں لیکن پھر بھی کھانے پڑتے ہے"لائبہ منہ بنا کر بولی"انوشے تم نے یہ خود بنائی ہے؟"مناہل نے اس سے پوچھا تھا"ہاں میں نے بنائی ہے..""بہت خوب یار..سچ میں بہت پیاری لگ رہی ہے..میرا تو اس میں سے کچھ نکالنے کا بھی دل نہیں کر رہا..کے کہیں یہ خراب نہ ہو جائے..تھینک یو سو مچ انوشے"زر نور نے پیار سے کہا تھا لائبہ اور مناہل مطمئن تھی کے چلو اس کا ذہن احمد کی طرف سے تو ہٹا"لیکن انوشے..اگر اس باسکیٹ

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میں چاکلیٹس کی جگہ چائے کے بہت سارے کپ ہوتے نہ تو.. پھر تو اس نے کچھ دیکھنا ہی نہیں تھا کے کون سی سجاوٹ کہاں کی سجاوٹ... منٹوں میں سارے کپ خالی کر دیتی یہ "لائبہ ہنستے ہوئے کہہ رہی تھی زرنور جھینپ گئی تھی وہ سب ہنسنے لگی "مناہل بجو..ماہین آپی کہہ رہی ہیں کے تھوڑی دیر کے لئے رضا کو لے لیں..وہ کچن میں کام کر رہی ہیں.."جبھی بازل رضا کو گود میں لئے اندر آیا تھا مناہل نے آگے جا کر اسکو گود میں لیا تھا اور چٹاچٹ اس کے گال چومے تھے اس کو دیکھ کر بازل نے برا سا منہ بنایا تھا" تمہیں کیا ہوا بھئی؟ایسے منہ کیوں بنا رہے ہو؟" مناہل نے رضا کو پیار کرتے ہوئے کہا" مجھے تو سمجھ نہی آتا کے آپ سب لڑکیاں..بچوں کو اتنا چومتی کیوں ہیں؟""ہاہا..یہ تو ہمارا پیار ہے بازل میاں اور تم تو ابھی بڑے ہوئے ہو تمہیں پتا ہے جب تم بچے تھے تو ہم تمہیں بھی ایسے ہی پیار کرتے تھے..لیکن اب تم بڑے ہو گے ہو اس لئے تمہاری جگہ رضا نے لے لی.."لائبہ نے ہنستے ہوئے کہہ کر مناہل سے رضا کو لیا تھا بازل تو اس کی بات سن کر بری طرح جھینپا تھا اور کمرے سے ہی چلا گیا تھا پیچھے پورا کمرہ ان چاروں کی کھلکھلاہٹ سے گونج رہا تھا" میں تو پہلے ہی کہہ رہا تھا کے کوئی تعویز وغیرہ اپنے ساتھ رکھ لو..آخر کو چڑیلوں کے اڈے پر جا رہے ہیں..دیکھو ذرا کیسے قہقے لگا رہی ہیں ..ضرور ہمارا خون پینے کے منصوبے بنا رہی ہو گی..چلو جلدی جلدی سے آیۃ الکرسی پڑھو.."حیدر کہتے ہوئے کمرے میں آیا تھا اس کے پیچھے وہ سب بھی تھے" بے فکر رہو حیدر ہم تمہارا خون نہیں پیے گی..کیوں کے چڑیلیں کبھی بھوتوں کا خون نہیں پیتی.."لائبہ نے بے نیازی سے کہا" واہ بھابی کیا بات کہی ہے..اسی بات پر تالیاں تو بنتی ہے آپ کے لیے.."حیدر کہتے ہوئے تالیاں بھی بجائی تھی جبھی اس کی نظر بیڈ پر زرنور کے ساتھ بیٹھی انوشے پر پڑی تھی اس کا رخ زرنور کی طرف تھا لیکن حیدر پھر بھی اسے پہچان گیا تھا کیوں کے اس نے سر پر دوپٹہ لیا ہوا تھا اس نے پلٹ کر تیمور کو دیکھا جو موبائل پر مصروف تھا حیدر کے لبوں پر شرارتی مسکراہٹ مچلی تھی" ہاں بھائی تیمور..کہاں تک پہنچی تیری کہانی؟..ہماری بھابھی مانی یا نہیں؟؟" وہ جان بوجھ کر تیمور کے سامنے جا کر کھڑا ہوا تھا تا کے وہ انوشے کو دیکھ نہ سکے" ابے کہاں یار..اتنی آسانی سے ماننے والی نہیں ہے..نہ جانے کیسی پتھر دل لڑکی ہے کسی چیز کا اثر ہی نہیں ہوتا اس پر.." وہ موبائل پر جھکے ٹائپنگ کرتے ہوئے بولا حیدر کا دل زور زور سے قہقے لگانے کو چاہ رہا تھا" اگر اس نے شادی سے انکار کر دیا تو؟؟" وہ مسکراہٹ

دباتے ہوئے پوچھا" کر کے تو دکھائے "ریاض اور اشعر کی نظر بھی پڑ گئی تھی انوشے پر اس سے پہلے کے وہ تیمور کو کچھ کہتے حیدر نے انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کیا" انوشے کا بس نہیں چل رہا تھا کے اٹھ کر اس کی گردن مروڑ دے.. "اچھا تیمور یہ تو بتا تجھے بھابھی لگی کیسی.. آئی مین اچھی لگی یا بہت اچھی؟""ہاں ہاں بتا بتا.. "وہ دونوں بھی حیدر کی ہاں میں ہاں ملانے لگے تھے "خیر لڑکی تو اچھی خاصی ہے ٹھیک ہے.. لیکن ایک تو اس کی آنکھیں اتنی بڑی بڑی ہے اوپر سے اس کا چشمہ.. اور جب وہ گھورتی ہے تو اف.. مت پوچھ کیا حال ہوتا ہے تیرے بھائی کا ویسے ایک بات... !!""ارے انوشے جی.. آپ بھی ہیں یہاں پر.. کیسی ہیں آپ؟"حیدر کی آواز پر تیمور کی حرکت کرتی انگلیاں تھمی تھی وقت اس کے لئے جیسے رک سا گیا تھا اس نے چونک کر سر اٹھا کر سامنے دیکھا تھا جہاں زرنور کے بیڈ کے پاس واقعی میں انوشے غصّے سے لال ہوتی کھڑی تھی اس کے ہاتھ سے موبائل گرتے گرتے بچا تھا"ان انوشے.. تت تم بھی ہو یہاں.. پر.. "وہ حواس باختہ انداز میں بولا "یہ کیا چکر ہے بھئی؟"وہ تینوں حیرت سے ان کا ڈرامہ دیکھ رہی تھی "مناہل.. یہ تیمور والی ہے "حیدر نے رازداری سے کہا تھا لیکن اتنی آواز سے ضرور کہا تھا کے وہاں موجود سب نے باآسانی سن لیا تھا "کمینے بتا نہیں سکتا تھا؟" تیمور نے دانت کچکچائے تھے جب کے وہ تینوں ہنسی سے بے حال ہو رہے تھے "رک تجھے تو میں بتاتا ہوں.. " تیمور حیدر کو مارنے لپکا تھا اور وہ ایک ہی جست میں وہاں سے باہر بھاگا تھا "مناہل رضا کو لو.. میں کچن میں جا رہی ہوں.. چائے وغیرہ کا دیکھوں "لائبہ نے کہتے ہوئے رضا کو مناہل کو دیا تھا"رکو لائبہ.. میں بھی تمہارے ساتھ چلتی ہوں.. " انوشے نے کہا. "ارے بیٹھو بھئی تم کہاں جا رہی ہو.. پہلی دفع تو آئی ہو "وہ تینوں اسے منع کرنے لگی تھی "یار میں مہمان تھوڑی ہوں.. "وہ ناراضگی سے بولی "اچھا ٹھیک ہے آجاؤ.. واقعی میں تم "اب "مہمان نہیں ہو.. "لائبہ نے شرارت سے اب پر زور دیتے ہوئے کہا اور اسے لئے کچن کی جانب بڑھ گئی ..

گل زرین..کافی بنادو یار سر میں درد ہو رہا ہے..پھر میرے کپڑے بھی پریس کر دینا.."وہ دوپہر کے تین بجے سو کر" اٹھی تھی ابھی بھی لاؤنج میں پڑے صوفے پر آکر لیٹ گئی تھی "کیا ہوا بھئی ایسے کیوں دیکھ رہی ہو؟"اس نے سر کے نیچے کشن ٹھیک کرتے ہوئے خود کو حیرت سے تکتی گل زرین سے کہا "وہ جی مجھے لگا تھا کے آپ کہو گی "گل زڑین..کافی بنادو یاڑ..سڑ میں دڑد ہوڑ ہا ہے پھڑ میڑے کپڑے بھی پڑیس کڑ دینا..لیکن آپ نے تو ان میں سے کسی میں بھی "ڑ" نہیں لگایا..."وہ اتنی سادگی سے بولی کے یشفہ ہنس پڑی کیوں کے پچھلے ایک ہفتے سے وہ ہر بات میں "ڑ" لگا رہی تھی جس کی وجہ ہر کوئی ہی اس سے تنگ آیا ہوا تھا "خیریت ہے بھئی؟ یہ صبح ہی صبح اتنی کھلکھلاہٹیں کیوں پھیلائی جا رہی ہے ؟"نک سک سے تیار راحم نے لاؤنج میں آتے ہوئے پوچھا تھا اس کو دیکھ کر یشفہ بھی اٹھ کر بیٹھ گئی تھی "صاحب جی.. تین بج رہے ہیں..اور آپ کہ رہے ہو صبح ہی صبح.."گل زرین نے حیرانی سے کہا "ہاہا اس ملکہ کے لئے تو صبح ہی ہے ..ویسے کافی تو پلاؤ گل.."وہ کہتے ہوئے سنگل صوفے پر بیٹھ گیا تھا "تمہاری پینلٹی میں نے پوری کر دی ہے حاتم..اور میں توبہ کرتی ہوں جو آئندہ تمہارے ساتھ کوئی بیٹ لگاؤں.."اس نے ہنستے ہوئے کانوں کو ہاتھ لگاے "میں نے تو تم سے پہلے ہی کہا تھا یشفہ کے تم کبھی جیت نہی سکتی مجھ سے..لیکن تم ہر دفع مجھ سے بیٹ لگاتی ہو اور ہر دفع ہار جاتی ہو" "پینلٹی بھی تو پوری کرتی ہوں نہ پھر.."وہ دوبدو بولی "ہاں یہ تو ہے لیکن کل جو کچھ بھی ہوا..بلکل بھی اچھا نہیں ہوا"وہ سنجیدہ ہوا ""وہ تمہاری وجہ سے ہی ہوا"" میری وجہ سے؟؟"وہ حیرانی سے بولا "ہاں تمہاری وجہ سے..نہ تم مجھ سے بیٹ لگاتے..نہ میں ہارتی..نہ تم مجھے وہ فضول سے پینلٹی دیتے..اور نہ ہی اس بیچارے کو مکا کھانا پڑتا..""" میں نے تمہیں پینلٹی دی تھی کے تم نے ایک ہفتے تک ہر بات میں رکی جگہ ڑ لگانا ہے یہ تھوڑی کہا تھا کے مار پیٹ ہی شروع کر دو ..""وہ میرا مذاق اڑا رہا تھا حاتم..اور تمہیں تو پتا ہے کے مجھے غصّہ کتنی جلدی آتا ہے..بس ہاتھ اٹھ گیا میرا.."وہ لاپروائی سے بولی "ہاتھ اٹھ گیا کی بچی..اگر ماموں کو پتا چل گیا تو؟؟"اس نے ڈرانہ چاہا "نہیں پتا چلے گا..تم بے فکر رہو" "وہ لڑکا تم سے پیسے کیوں مانگ رہا تھا؟ وہ بھی اتنی بڑی رقم؟"وہ یاد آنے پر بولا تھا تب یشفہ نے اسے اس دن والی ساری بات بتادی تھی راحم نے اپنا سر تھام لیا تھا "مجھے نہیں پتا تھا یشفہ..کے تم نے یہ حرکتیں بھی شروع کر دی ہے..اور ماموں

کہتے ہیں کے میں نے تمہیں بگاڑا ہے.. "وہ تاسف سے بولا "تم نے ہی تو بگاڑا ہے "اس نے مزے سے کہا "کیا کہا.. میں نے بگاڑا ہے ؟"وہ اسے گھورنے لگا تھا وہ ہنسنے لگی "ویسے تم نے اچھا نہیں کیا.. پہلے اس لڑکے کی گاڑی خراب کر دی.اور اب اس پر ہاتھ بھی اٹھایا...اگر اس نے تمہیں کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو؟"راحم نے فکر مندی سے کہا""تم ڈر گئے حائم؟""ڈرنے کی بات نہیں ہے.. وہ واقعی میں کوئی چھوٹا موٹا انسان نہیں ہے.. آسانی سے اسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا..""تو کیا ہوا اگر وہ ایم این اے کا بیٹا ہے تو.. میں بھی تو پاکستان کے سب سے بڑے بزنس ٹائیکون کی بیٹی ہوں "وہ فخر سے بولی "واؤ.. وہاٹ آ پرفیکٹ میچ.. کیا خیال ہے بات چلائیں آگے؟"اسنے شرارت سے کہا تھا اور ریشفہ نے اسے غصّے سے کشن کھینچ کر مارا "تم کیا آج صرف اس کی وکالت کرنے آئے ہو؟ہاں...اور پلیز اب بند کر دو یہ حیدر نامہ بور ہو چکی ہوں میں.. "اس نے کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا "واہ بھئی.. نام بھی یاد کر لیا تم نے تو "وہ اسے چھیڑ رہا تھا "فضول نہیں بولو حائم.. ورنہ یہ کپ میں تمہارے اوپر گرا دوں گی.. "وہ دھمکاتے ہوئے بولی.. "اچھا ٹھیک ہے .. نہیں بول رہا فضول.. یہ بتاؤ لنچ کر لیا تم نے؟""ابھی تو اٹھی ہوں ""چلو پھر دس منٹ ہے تمہارے پاس جلدی سے ریڈی ہو جاؤ باہر سے لنچ کریں گے ""ہیں سچی؟؟"وہ خوشی سے بولی "بس ابھی آئی."وہ کافی کا بھرا ہوا مگ رکھ کر اٹھ کر .. تیار ہونے بھاگی راحم اس کے بچپنے پر ہنس دیا تھا اور کپ اٹھا کر کافی کے سپ لینے لگا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ارے میری بھابھیوں.. کچھ کھانے کو دے دو مجھے.. بھوک سے برا حال ہو رہا ہے یہ نہ ہو کے میں یہی گر جاؤں.. "" حیدر ہائے وائے کرتا ہوا آیا تھا اور ڈائننگ ٹیبل کر گرد رکھی کرسی پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھا تھا "کھانا تو تمہیں مل جائے گا حیدر.. لیکن پہلے یہ بتاؤ کے تم نے بھابھیوں کسے کہا ہے؟"ماہین نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا حیدر نے چونک کر سر اٹھایا جہاں مناہل اور انوشے اس کو گھور رہی تھی "ہاہا میں نے تو آپ کو کہا ہے بھابھی "وہ کھسیاہٹ سے بولا "میں تو صرف بھابھی ہوں.. لیکن تم نے بھابھیوں کہا ہے "وہ زور دے کر بولی "اچھا.. تو لائبہ.. ہاں لائبہ کہاں ہے؟ میں نے

اسے بھی تو کہا ہے..ہاں لائبہ کو کہا ہے"وہ سکون سے بولا شکر کے بر وقت بہانہ سوجھ گیا"لیکن لائبہ تو یہاں نہیں ہے" ماہین بھی اطمینان سے بولی"حیدر کی مسکراہٹ سمٹی"کیا؟...وہ یہاں نہیں ہے؟""نہیں..."" یار ماہین بھابھی ..کیوں صبح ہی صبح آپ نے میری گردن اڑوانے کا ٹھیکہ لے لیا ہے؟"وہ چہرے پر مسکینیت طاری کرتے ہوئے بولا جس پر وہ ہنس پڑی.""تین بج رہے ہیں..وہ بھی دوپہر کے..اور تمہیں صبح لگ رہی ہے"اس کے ساتھ بیٹھی انوشے نے ٹرے میں کباب کا مصالہ رکھے ٹکیاں بناتے ہوئے حیرت سے کہا"جس وقت میری آنکھ کھلتی ہے وہ ہی میرے لئے صبح کا وقت ہوتا ہے..اور آج میں دو بجے اٹھا ہوں اسی لئے ابھی میری صبح ہی چل رہی ہے"وہ اطمینان سے بولا"تم دو بجے اٹھے ہو حیدر..رات کے سوئے ہوئے؟"مناہل نے بریانی کو دم دیتے ہوئے حیرت سے کہا"رات کو کہاں مناہل ..میں تو صبح کے دس بجے سویا ہوں..ایک تو ساری رات نہیں سویا..اور جب سویا تو صرف چار گھنٹے.اس لئے سر میں درد شروع ہو گیا میرے تو.."اس نے پیشانی مسلتے ہوئے کہا"اتنی دیر سے ٹھیک بیٹھا تھا لیکن آپ لوگوں نے یاد دلا دیا اس لئے پھر سے درد شروع ہو گیا..""اچھا بتاؤ پھر کھانا کھاؤ گے یا ناشتہ بنا دوں؟"ماہین نے اس سے پوچھا.."ناشتہ ہی بنا دیں بھابھی...اس کے بغیر تو مجھ سے چلا بھی نہیں جاتا"ویسے یہ تو بتاؤ کے تم ساری رات کر کیا رہے تھے جو صبح دس بجے سوئے ہو؟"مناہل اپنا کام ختم کر کے سبزیوں کی ٹوکری چھری اور ٹرے اٹھا کر اس کے پاس آ بیٹھی تھی"میں نہیں بتا سکتا مناہل.مت پوچھو..""ارے نہیں بتاؤ نہ کیا ہوا""چھوڑو یار پھر کبھی بتاؤں گا."اس نے ٹالنا چاہا"نہیں تم ابھی بتاؤ.." "میں نہیں بتا سکتا یار تمہاری برداشت سے باہر ہے""کسی کا مرڈر ہو گیا کیا؟""کسی کے مرڈر کا میری نیند سے کیا تعلق ؟""تو کیا اس سے بھی زیادہ خوفناک بات ہے؟؟""ہاں انوشے جی..اس سے بھی زیادہ خوفناک بات ہے اگر آپ سن لیں تو آپ کی نیند بھی اڑ جائے.."وہ گہری سنجیدگی سے بول رہا تھا"کسی کی گاڑی واڑی تو نہیں چھین گئی پھر؟""افوہ مناہل.. تھوڑا بڑا سوچو.. بڑا""کیا بڑا سوچوں حیدر؟نہ کسی کی گاڑی چھینی ہے نہ کسی کا مرڈر ہوا ہے..پھر تمہاری نیند کیوں اڑ گئی؟"وہ جھنجھلا کر بولی"آپ لوگوں کی سوچ بس یہی تک ہے...پتا ہے کل کیا تھا؟؟"وہ پر اسرار انداز میں بولا" کیا تھا؟؟"وہ تینوں اپنا کام روکے اس کو سن رہی تھی"اف..اپ لوگوں کو یہ ہی نہیں پتا کے کل کیا تھا؟"وہ حیرت سے

بولا "ہاں تو بتاؤ نہ کے کل کیا تھا؟" "یا اللہ بھابھی کس دنیا میں جی رہے ہیں آپ لوگ... یہ ہی نہیں پتا کے کل کتنا بڑا دن تھا" وہ افسوس سے بولا "اب بتا بھی دو حیدر.." "ارے بھئی کل نیو ائیر نائٹ تھی نہ.. بہت سارے پٹاخے پھاڑے تھے میں نے... خواب میں بھی ان کو آوازیں آ رہی تھی.. ٹھاہ ٹھاہ.. ڈھز ڈھز.. اسی لئے نیند نہیں آئی مجھے" وہ سر کھجاتے ہوئے بولا انوشے جو کوکنگ رینج کے سامنے کھڑی اس کو سن رہی تھی کے نجانے کیا بولنے والا ہے یہ نفی میں سر ہلاتی پھر سے کباب فرائی کرنے لگی "تمہارے ڈرامے ختم کیوں نہیں ہوتے حیدر؟" مناہل نے تپ کر کہا تھا "ارے میں ڈرامے کہاں کر کر رہا ہوں؟ میں تو بس آپ لوگوں کو ہنسانے کی کوشش کر رہا تھا.." "تم کسی کامیڈی شو کی میز بانی کیوں نہیں کر لیتے؟.. اگر اسی طرح تم سب کو ہنساتے رہے نہ حیدر.. تو اور کچھ ہو نہ ہو.. میرے ہاتھوں ضرور قتل ہو جاؤ گے تم؟" "یار انوشے بھابھی.. میری تو کوئی عزت ہی نہیں ہے اب تو لڑکیاں بھی مجھے قتل کی دھمکیاں دینے لگی ہے کل رات بھی ایک لڑکی نے مجھے گولیوں سے اڑنے کی دھمکی دی تھی. اور آج یہ مناہل دے رہی ہے.. اب آپ ہی بتائے قتل کی دھمکیاں ملنا وہ بھی لڑکیوں کی طرف سے یہ کوئی اچھی بات ہے انوشے بھابھی؟؟" وہ معصومیت سے پوچھ رہا تھا "تم ایک کام کرو حیدر.." وہ آنچ کم کرتے ہوئے بولی "جی جی بھابھی بتائے.." "جو جو دھمکی دیتا ہے نہ تمہیں قتل کی.." "ہاں ہاں کیا کروں ان کا؟" حیدر کو لگا کے وہ کوئی مشورہ دینے لگی ہے "ان کی لسٹ میں تم میرا بھی نام ایڈ کر لو.." وہ بظاہر مسکرا کر مگر چبا کر بولی تھی ماہین اور مناہل ہنسنے لگی "معاف کیجیے گا بھابی سوری انوشے جی.. لیکن اس میں میری کوئی غلطی نہیں ہے میں تو آپ کو دل سے بہن صرف کہتا ہی نہیں مانتا بھی ہوں.. لیکن اس تیمور نے ہی ہمارے دماغ میں یہ سب بھرا ہے کے جب بھی آپ کا نام لیں تو ساتھ میں بھابھی ضرور لگایا کریں..." اس نے سارا ملبہ تیمور پر گرایا تھا "ارے واہ.. تم تو بڑے فرمابردار ہو" وہ طنز سے بولی "جی جی راہ چلتے لوگ تعریف کرتے ہیں." "جس کی تمہیں فرمابرداری کرنا ہے کرو لیکن اب بہن کہا ہے تو بہن ہی کہو میرے نام کے ساتھ یہ فضول کے الفاظ لگانے کی ضرورت نہیں ہے" اس نے پلیٹ میں کباب نکال کر اس کے سامنے رکھتے ہوئے اس پر واضح کیا تھا کے اسے حیدر کی یہ شوخیاں قطعاً نہیں پسند "ارے آپ فکر ہی مت کریں اب بہن کہا ہے نہ تو بھائی بن کر دکھاؤں گا میں آپ کو.. اگر اس تیمور نے آپ کو تنگ کیا

ہے تو بتائے ابھی جا کر اس کی گردن پکڑتا ہوں.. "" "بس بس پہلے ناشتہ کر لو.. "ماہین نے جلدی سے اس کے سامنے ناشتے کی ٹرے رکھی تھی کے کہیں وہ واقعی میں اپنے کہے پر عمل نہ کر دے "مناہل تم تو بہت ہی سست ہو بھئی.. ادھے گھنٹے سے بیٹھی ہو اور ابھی تک تمہاری سلاد نہیں بنی.. کیا بنے گا تمہارا.. ناک ہی کٹواؤ گی سسرال جا کر.. "وہ پلیٹ میں سے کھیرا اٹھا کر کباب کے ساتھ کھاتے ہوا افسوس سے بولا وہ اس کو تیز نظروں سے گھورنے لگی "اگر تم یہ سبزیاں کھانا بند کر دو نہ تو آرام سے بن جائے میری سلاد.. "اس نے کہتے ہوئے پلیٹ ہی اس کے پاس سے اٹھالی تھی "ماشاءاللہ.. آج تو کچن میں رونق لگائی ہوئی ہے میری بھابھیوں نے.. "جبھی اشعر بلند آواز میں کہتا ہوا اندر آیا تھا "اشعر اب تم نے کسے کہا ہے یہ بھابھیوں؟؟ "ماہین نے شرارت سے کہا تھا ساتھ ہی انوشے اور مناہل کے تپے ہوئے چہرے بھی دیکھے "آپ تینوں خواتین کو ہی کہا ہے "وہ بے فکری سے کہتا ہوا حیدر کر ساتھ والی چیئر پر بیٹھ گیا تھا ساتھ ہی مناہل کے آگے رکھی پلیٹ میں سے کھیرے کا ٹکڑا اچک لیا "اشعر.... واپس رکھواسے.. "وہ غصّے سے بولی "کیا ہو گیا ہے یار کھیرا ہی تو ہے کون سا میں نے تم سے کشمیر چھین لیا جو ایسے ری ایکٹ کر رہی ہو "اس نے ہنستے ہوئے کہ کر اب گاجر کا پیس اٹھا کر منہ میں رکھا "ارے اب گھور کیوں رہی ہو؟ اچھا لاؤ میں بنا دیتا ہوں تمہاری سلاد.. "" "مہربانی تمہاری.. "اس نے فوراً سے باسکٹ ٹرے اور چھری اشعر کے سامنے رکھی "ہاں تو ماہین بھابھی.. آپ مجھ سے کیوں پوچھ رہی تھی؟ "" "بات یہ ہے کے اشعر... مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے تمہارے بھابھی کہنے سے لیکن... ان دونوں کو ہے "اس نے چائے کپوں میں ڈالتے ہوئے ہنستے ہوئے کہا اشعر نے مناہل اور انوشے کو دیکھا تھا جو خطرناک تیوروں سے گھور رہی تھی حیدر تو چپ چاپ بیٹھا ایسے ناشتہ کر رہا تھا جیسے وہاں ہو ہی نہیں نہ جانے کس گہری سوچ میں گم تھا اشعر نے تھوک نگلا تھا "جان بوجھ کر نہیں کہتا بس... منہ سے نکل جاتا ہے.. "اس نے عذر تراشا تھا "اپنے منہ کو تم کنٹرول میں رکھا کرو.. "مناہل نے اسے گھورتے ہوئے کہا "اہاں... کافی دیر سے ایک کشش مجھے کچن کی جانب کھینچ رہی تھی اب پتا چلا یہ تو کبابوں کی خوشبو ہے جو مجھے یہاں کھینچ لائی.. "تیمور نے کوکنگ رینج کے سامنے کھڑی انوشے کو دیکھ کر بلند آواز سے کہا تھا "آ جاؤ آ جاؤ.. تمہاری ہی کمی تھی "مناہل نے دانت پیسے تھے اور کپوں کی ٹرے اٹھا کر باہر چلی گئی تھی "اسے کیا ہوا؟ "تیمور نے

حیرت سے پوچھا" کہتی ہے کے مجھے بھابھی مت کہو..." اشعر نے نفاست سے کھیرے کے سلائس کاٹتے ہوئے کہا "اس میں ناراض ہونے والی کون سی بات ہے؟.. خیر تم لوگ بھائی کس کے ہو؟ ہمارے نہ؟ اسی لئے جو میں نے اور حارث نے تم سے کرنے کے لئے کہا ہے وہی کرنا.." تیمور نے ایک نظر انوشے کو دیکھنے کے بعد کہا تھا" دیکھ لیں انوشے جی یہ آپ کے سامنے ہی ہمیں بھابھی بولنے کے لیے کہ رہا ہے اور جب ہم بولتے ہیں تو آپ کو اعترض ہوتا ہے" اشعر نے انوشے سے کہا جو کبابوں کو ٹرے میں سجا رہی تھی" کیوں بھئی تم نے انہیں منع کیا ہے؟" انوشے کے ہاتھ ساکت ہوئے تھے اسے بلکل بھی توقع نہیں تھی کے وہ ان سب کے سامنے اتنی بے باکی سے اس سے یہ پوچھے گا اس نے سر اٹھا کر اس کو دیکھا تھا جو پہلے سے ہی اس کو دیکھ رہا تھا وہ اس کے ساتھ ہی تو کھڑا تھا کباب لینے کے بہانے آیا اور پھر اس کے ساتھ ہی کھڑا ہو گیا اس نے مشکل سے اپنے اندر اٹھتی غصّے کی لہر کو دبایا تھا ورنہ دل تو کر رہا تھا کے اس کا منہ ہی نوچ لے "تیمور.. میری بہن کو تنگ مت کر.. ہٹ وہاں سے یہاں آ کر بیٹھ.." حیدر کے سنجیدگی سے کہنے پر وہ چونکا تھا" تجھے کیا ہوا حیدر؟" اس نے کباب کا ٹکڑا منہ میں رکھتے ہوئے حیدر سے کہا" آج سے انوشے میری بہن ہے اسی لئے میں برداشت نہیں کروں گا کوئی میری بہن کو تنگ کریں اس لئے چپ چاپ یہاں آ کر بیٹھ جا.." "" اچھا بھئی سالے صاحب .. مان لی آپ کی بات.. اور کچھ؟؟" وہ حیدر کی ساتھ والی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا" انوشے... یہ زرنور کے لئے سوپ لے جاؤ .." ماہین نے اس کا گریز سمجھ لیا تھا اسی لئے ٹرے میں سوپ کا پیالہ رکھ کر اس کو پکڑایا تھا" جی آپی.." وہ ٹرے لے کر وہاں سے نکل گئی تھی تیمور اس کی پشت کو دیکھتا رہ گیا" مانا کے مذاق ہے... لیکن مذاق کی بھی تو کوئی حد ہوتی ہے تم لوگوں کو اس طرح سے نہیں کرنا چاہیے.. فضول میں ہی کسی کا نام کسی کے ساتھ لگا دو اور تیمور تم.. کیوں تنگ کرتے ہو تم اس کو؟؟" ماہین نے ناراضگی سے ان تینوں کو سنائی تھی ان لوگوں کا گھر میں کافی آنا جانا تھا ان کے والدین بھی آپس میں دوست تھے اسی لئے آنے جانے پر بھی کوئی روک ٹوک نہ تھی وہ سب بھی مناہل اور حارث کی طرح ماہین کو بھابھی ہی کہتے تھے اور ماہین کے لئے تو وہ سب بچے ہی تھے اسے بھی وہ سب زرنور مناہل اور حارث کی طرح ہی عزیز تھے لیکن غلط بات پر ڈانٹ بھی دیتی تھی اور وہ سب چپ چاپ اس کی بات مان بھی لیتے تھے "یار بھابھی... پسند آ گئی تو کیا کرو اب

؟"وہ چہرے پر مسکینیت طاری کرتے ہوئے بولا "پسند آگئی تو جا کر رشتہ مانگو""وہ نہیں مانتی نہ بھابھی..""ایسے کرو گے تو کبھی بھی نہیں مانے گی بلکے اور بد ظن ہو جائے گی تم سے""آپ ہی بتائیے پھر کیا کروں؟"وہ بے چارگی سے کباب کھاتے ہوئے بولا "شریفوں کی طرح پیش آؤ اس کے ساتھ.. عزت سے بات کیا کرو.."فاصلہ رکھ کر "تھوڑی سی سنجیدگی لے کر آؤ اپنے اندر زبردستی سے کوئی رشتے نہیں بنائے جاتے.."اس نے تیمور کی بے باکی اور انوشے کا غصیلا انداز دیکھ لیا تھا اسی لئے اسے سمجھا رہی تھی

" یہ لو زرنور بن گیا تمہارا لنچ.. جلدی سے پی لو یہ سوپ پھر تم نے دوا بھی لینی ہے "انوشے نے اس کی طرف سوپ کا باؤل بڑھایا جس کو دیکھ کر اس نے برا سا منہ بنایا تھا" بھئی مجھے نہیں پینا یہ گندا پھیکا سا سوپ "اس نے پیچھے کر دیا تھا "ارے... بیماری میں سوپ ہی پیتے ہیں""میں اب ٹھیک ہوں انوشے..اور یہ سوپ تو بلکل بھی نہیں پیونگی""اچھا تو پھر دلیہ.یا کھچڑی بنا دوں؟""دلیہ؟ کھچڑی؟؟ یخ یخ..."اس نے پھر سے برا سا منہ بنایا"دلیہ بھی نہیں کھانا کھچڑی بھی نہیں کھانی سوپ بھی نہیں پینا..تو پھر برگر اور پیزا حاضر کر دوں میں آپ کی خدمت میں میڈم؟؟"زرنور کی آنکھیں چمکی تھی۔"ضرور..اس میں پوچھنے والی کیا بات ہے؟""پیزا تو ایک ہی شرط پر ملے گا اگر تم ان تینوں چیزوں میں سے کچھ کھاؤ گی تو ورنہ نہیں.."انوشے کے کہنے پر اس نے منہ پھلا لیا تھا"میں نہیں کھاؤں گی یہ بیماروں والا کھانا" "اس کا تو پھر ایک ہی حل ہے ڈیئر نور بانو..اگر تم چھلانگیں لگا کر دکھاؤ تو واقعی میں ان کو یقین آجائے گا کے تم بیمار نہیں ہو پھر تمہیں آرام سے پیزا برگر جو مانگو گی مل جائے گا"حیدر نے کمرے میں آتے ہوئے کہا تھا"تم تو رہنے ہی دو حیدر. تم سے اتنا نہیں ہوتا کے کسی کی عیادت کرنے آؤ تو ساتھ کچھ لیتے ہوئے ہی آجاؤ..ایسے ہی ہاتھ ہلاتے آگئے"زرنور نے اس کو شرم دلانی چاہی تھی""ایسے طنز تو مت کرو نور بانو مانا کے میں خالی ہاتھ آگیا لیکن کیا یہ کم نہیں کے ایم این اے کا بیٹا تمہاری...ایک نور بانو......کی عیادت کرنے آیا ہے"وہ کالر کھڑا کرتے ہوئے فخر سے بولا

یہ لو زر نور بن گیا تمہارا لنچ.. جلدی سے پی لو یہ سوپ پھر تم نے دوا بھی لینی ہے"انوشے نے اس کی طرف سوپ کا " باؤل بڑھایا جس کو دیکھ کر اس نے برا سا منہ بنایا تھا" بھئ مجھے نہیں پینا یہ گندا پھیکا سا سوپ"اس نے پیچھے کر دیا تھا "ارے... بیماری میں سوپ ہی پیتے ہیں"""میں اب ٹھیک ہوں انوشے..اور یہ سوپ تو بلکل بھی نہیں پیو نگی""اچھا تو پھر دلیہ.یا کھچڑی بنا دوں؟""دلیہ؟کھچڑی؟؟یخ یخ..."اس نے پھر سے برا سا منہ بنایا""دلیہ بھی نہیں کھانا کھچڑی بھی نہیں کھانی سوپ بھی نہیں پینا..تو پھر برگر اور پیزا حاضر کر دوں میں آپ کی خدمت میں میڈم؟؟"زر نور کی آنکھیں چمکی تھی."ضرور..اس میں پوچھنے والی کیا بات ہے؟""پیزا تو ایک ہی شرط پر ملے گا اگر تم ان تینوں چیزوں میں سے کچھ کھاؤ گی تو ورنہ نہیں.."انوشے کے کہنے پر اس نے منہ پھلا لیا تھا"میں نہیں کھاؤں گی یہ بیماروں والا کھانا""" اس کا تو پھر ایک ہی حل ہے ڈیئر نور بانو..اگر تم چھلانگیں لگا کر دکھاؤ تو واقعی میں ان کو یقین آجاے گا کے تم بیمار نہیں ہو پھر تمہیں آرام سے پیزا برگر جو مانگو گی مل جائے گا"حیدر نے کمرے میں آتے ہوئے کہا تھا"تم تو رہنے ہی دو حیدر.تم سے اتنا نہیں ہوتا کے کسی کی عیادت کرنے آؤ تو ساتھ کچھ لیتے ہوئے ہی آجاؤ..ایسے ہی ہاتھ ہلاتے آ گئے"زر نور نے اس کو شرم دلانی چاہی تھی"""ایسے طنز تو مت کرو نور بانو مانا کے میں خالی ہاتھ آ گیا لیکن کیا یہ کم نہیں کے ایم این اے کا بیٹا تمہاری...ایک نور بانو...کی عیادت کرنے آیا ہے"وہ کالر کھڑا کرتے ہوئے فخر سے بولا"خالی ہاتھ.."زر نور نے پھر طنز کیا تھا"میں اس لئے خالی ہاتھ آیا کے..میں نے سوچا کے جب نور بانو اگلی دفع بیمار پڑیگی تو جب کچھ لے جاؤں گا .اسی لئے ایسے ہی آ گیا لیکن وہ اشعر اور ریاض بے چارے اتنی چیزیں تو لے کر آئیں ہیں تمہارے لئے..""کون سی چیزیں؟مجھے تو کچھ بھی نہیں ملا"وہ حیرت سے بولی"ہاں تو وہ سب پیزا برگر بروسٹ تکے وغیرہ تھے تم تو کھا نہیں سکتی تھی اس لئے وہ سب ہم نے ہی کھا لئے.."حیدر کے بے فکری سے کہنے پر اس کا منہ حیرت سے کھلا تھا"تم لوگوں نے سب کچھ کھا لیا؟"صدمے سے اس کا برا حال ہو رہا تھا"ہاں تو..اور پوچھو ہی مت نور بانو..اف کیا بریانی بنائی تھی مناہل نے..اہاں...مزہ آ گیا بھئ اتنی مصالے والی اتنی ٹیسٹی...اف میں تو بتا ہی نہیں سکتا.."وہ چٹخارے لیتے ہوئے بولا اور زر نور کی غصے اور مارے صدمے کے اب تو آواز ہی نہیں نکل رہی تھی"چپ ہو جاؤ حیدر..وہ پہلے ہی نہیں پی رہی ہے

سوپ.."انوشے نے آنکھیں نکالی تھی"اچھی بات ہے پینا بھی نہیں چاہیے..سوپ بھی کوئی پینے والی چیز ہے کیا؟"حیدر .....!!!"انوشے نے اس کو گھور کر کہا تھا"ارے..سوپ تو اتنے مزے کا ہوتا ہے میرا تو دل کرتا ہے کے بس صبح شام میں سوپ ہی پیتا رہوں...پیو پیو تم بھی پیو نور بانو تمہیں بھی پسند آئے گا.."حیدر نے فوراً پینترا بدلا"صرف ابھی پی لو زرنور پھر رات کو جو تم کہو گی میں بنا کر دوں گی..لیکن ابھی تم نے دوا لینی ہے نہ اسی لئے جلدی سے سوپ پی لو.." "کوفتے بنا کر دو گی؟؟"زرنور نے اس سے پوچھا تھا"ہاں بلکل بنا کر دوں گی...""آدھا پیوں گی صرف.."اس نے باؤل پکڑتے ہوئے پہلے ہی کہہ دیا تھا"چلو ٹھیک ہے..."وہ بھی مان گئی تھی"مناہل ایک بات پوچھوں؟؟"حیدر نے اندر آتی مناہل کو دیکھ کر کہا تھا"میں منع کروں گی تو کیا تم نہیں پوچھو گے؟"اس نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا"پھر تو ضرور پوچھوں گا""تو پھر اجازت کیوں مانگ رہے ہو مجھ سے؟؟"وہ گھور کر بولی"اچھا چھوڑو..تمہیں ایک راز کی بات بتاؤں؟؟"وہ اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھتے ہوئے رازداری سے بولا تھا"رہنے دو اس میں بھی کوئی ڈرامہ ہی ہو گا تمہارا .."اس نے میگزین کے ورق پلٹتے ہوئے ہاتھ جھلا کر کہا"ارے نہیں قسم سے کوئی ڈرامے بازی نہیں ہے..واقعی میں ایک خفیہ بات ہے جو ان میں سے بھی کسی کو نہیں پتا..""کسی کو بھی نہیں پتا؟؟""نہیں..""مجھے کیوں بتا رہے ہو پھر ؟؟"وہ مشکوک انداز میں بولی"ارے تو راز کی بات ہے نہ گڑیا..اور مجھے پتا ہے کے تمہیں راز رکھنے آتے ہیں اسی لئے بس تمہیں بتا رہا ہوں..""اچھا بتاؤ پھر کیا بات ہے؟"مناہل کو نہ چاہتے ہوئے بھی متوجہ ہونا پڑا"پہلے وعدہ کرو کے کسی کو بھی نہیں بتاؤ گی..""ایسی کون سی بات ہے؟؟"وہ حیرت سے بولی"بتاؤں گا نہ پہلے وعدہ تو کرو""اچھا وعدہ نہیں بتاؤں گی کسی کو..اب بتاؤ کیا بات ہے.."وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی"تمہیں پتا ہے کے..."وہ اس کی جانب جھکتے ہوئے رازداری سے بولا""کیا؟؟...""یہی کے...شمالی کوریا جنوبی کوریا پر مزائل مارنا والا ہے..اور یہ بات خود شمالی کوریا کو بھی نہیں معلوم کے وہ ایسا کرنے والا ہے لیکن میں نے تمہیں بتا دیا...اب تمہیں ہر حال میں اس راز کی حفاظت کرنی ہے کسی بھی صورت اس خبر کو لیک نہیں ہونے دینا..ورنہ خفیہ والے تمہیں اٹھا کر لے جائیں گے...سمجھ گئی؟؟"وہ گہری سنجیدگی سے بولا"یہ راز کی بات ہے؟؟"وہ سرد لہجے میں بولی"اور نہیں تو کیا مناہل بھا بھی.."آخر میں وہ اس کو

چڑاتا دروازے کی جانب بھاگا "حیدر...!!!" وہ زور سے چیخی اور کشن کھینچ کر اس کو مارا.. وہ تو نیچے جھک گیا لیکن اندر آتی لائبہ کے منہ پر جا کر لگا تھا "یا وحشت.. یہ گولہ باری کیوں شروع کر دی اب؟" وہ ہڑبڑا کر بولی "ہاہا نشانہ چک گیا بھابھی.." وہ ہنستے ہوئے باہر بھاگا اور بس مناہل کی برداشت جواب دے گئی غصّے میں بھری وہ اسکے پیچھے لپکی تھی کے بس آج تو وہ ضرور اس کا قتل کر یگی لیکن کمرے سے باہر نکلتے ہی وہ اندر آتے حارث سے بری طرح ٹکرائی تھی اس کے سر پر تارے گھوم گئے تھے "یہ ریس کیوں لگائی جا رہی ہے بھئی؟" حارث نے اس کا بازو تھاما ہوا تھا مناہل کے دونوں ہاتھ اس کے کندھے پر تھے وہ ایک ٹک حارث کو دیکھ رہی تھی جو نیوی بلو شلوار قمیض میں ہمیشہ کی طرح فریش اور بہت ہینڈسم لگ رہا تھا اس کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی "کیا ہوا مناہل؟ ٹھیک تو ہو تم؟" حارث نے اس کے سامنے ہاتھ ہلایا تب وہ چونکی "تت تمہاری وجہ سے وہ میرے ہاتھ سے نکل گیا حارث.. تم بیچ میں کیوں آئے؟؟" اپنی خفت مٹانے کے لئے مناہل نے اس پر چڑھائی کر دی "تو تم نے اس کو پکڑ کر کیا کرنا تھا؟؟" "قتل کرنا تھا اور کیا کرنا تھا.." وہ اپنے بال ٹھیک کرتی منہ پھلا کر بولی اتنا اچھا موقع جو ہاتھ سے نکل گیا "یا اللہ کیا تخریب کارانہ سوچ ہے.. اچھا ہوا میں بیچ میں آگیا اور ایک معصوم کی جان بچ گئی.." "معصوم؟؟" اس کے آنکھیں حیرت سے کھلی تھی "اور نہیں تو کیا.. معصوم سا ایک بچہ ہوں میں تو.. فضول میں یہ بھابھیاں تیرے بھائی کی جان کے پیچھے پڑی رہتی ہیں حارث.." حیدر نے حارث کی گردن میں ہاتھ ڈالتے ہوئے منہ بنا کر کہا مناہل نے غصے سے اس کو گھورا اور پلٹ کر زرنور سے کہا "زرنور گن ملے گی تمہارے پاس؟" "گن تو اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی مناہل اگر تم دس بارہ مزائل بھی اس کے پیچھے چھوڑ دو نہ تو پکا یقین ہے مجھے پھر بھی بچ جائے گا یہ.." وہ بھی ناراضگی سے بولی "تعریف کا شکریہ.." حیدر نے زرنور سے کہا جو میڈیسن لے رہی تھی مناہل اپنا غصّہ ضبط کرتی دوبارہ صوفے پر جا بیٹھی اور میگزین کھول کر چہرے کے سامنے کر لیا یہ اس کی ناراضگی کا اظہار تھا "اب کیسی طبیعت ہے تمہاری زرنور؟ کل تو تمہاری حالت اتنی سیریس ہو گئی تھی سب کو ہی ڈرا دیا تم نے" حارث اس کے بیڈ کے پاس رکھی چیئر پر بیٹھتے ہوئے بولا "یہ نہیں پوچھو گے کے کس کی وجہ سے وہ حالت ہوئی تھی؟" وہ زہر خند لہجے میں بولی "ہاں تو وہ کون سا سکون میں تھا اس نے بھی ساری رات پریشانی میں ہوسپٹل کے کوریڈور میں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

گزاری ہے" وہ احمد کا دفاع کرتے ہوئے بولا "میں نے نہیں کہا تھا اسے پریشان ہونے کے لئے اور تم کیا میری عیادت کرنے آئے ہو یا اس کی وکالت کرنے؟""یار عیادت کرنے ہی آیا ہوں.." وہ گڑبڑا کر بولا.."ہمم تم بھی خالی ہاتھ آئے ہو.." وہ اس کو گھور کر بولی "توبہ ہے نور بانو تم تو بہت ہی چٹوری ہو گئی ہو.." حیدر نے تاسف سے کہا "یار وہ احمد نے ہی اتنی ڈھیر سارے فروٹس اور چیزیں لے لی تھی کے میرے لینے کی کوئی ضرورت ہی نہیں پڑی..""اوے احمد بھی آیا ہے؟" حیدر نے اس سے پوچھا..""ہاں میرے ساتھ ہی آیا ہے انکل کے ساتھ لاؤنج میں ہے اشعر ریاض اور تیمور نے تو اس کو آتے ہی گھیر لیا تھا" اب تو نے پہلے کیوں نہیں بتایا؟" وہ جلدی سے باہر جانے کے لئے اٹھا جبھی اس کی نظر مناہل پر پڑی جو لائبہ اور انوشے سے بات کر رہی تھی "یار مناہل بات سنو" وہ دروازے پر رک کر بولا "مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی بہتر ہو گا کے دفع ہو جاؤ تم یہاں سے" وہ چبا کر بولی "وہ تو جا ہی رہا ہوں میں.. بس اتنا کہنا تھا کے یہ حارث بیچارہ بھوکا پیاسا آیا ہے تم سے اتنا نہیں ہوتا کے اس کو چائے یا کھانا پانی کا ہی پوچھ لو.. بہت ہی کھڑوس ہو تم بھابھی.. ویسے حارث مجھے دلی افسوس ہے یار تیری قسمت میں ہی یہ ہے کیا کر سکتے ہیں.." وہ بولتے ہوئے جھپاک سے باہر بھاگا اور مناہل کا دل کر رہا تھا کے دیوار میں سر مار لے حارث نے بہ مشکل اپنی مسکراہٹ دبائی تھی "سچ میں یار بھوک تو مجھے لگ رہی ہے ناشتہ بھی نہیں کیا.. ماہین بھابھی کا فون آیا تھا کے حارث کھانا یہیں آکر کھا لینا مناہل بریانی بنا رہی ہے.. اور مناہل کے ہاتھ کی بنی بریانی کھانے کے لئے تو میں سات سمندر پار سے بھی آسکتا ہوں.." حارث کے کہنے پر اس نے منہ بنایا "ہنہ.. گھر پر تو اتنی برائیاں کرتے ہو کے نمک کم ہے مرچیں ٹھیک نہیں مصالہ سہی سے پکایا نہیں.." حارث اس کے انداز پر ہنس پڑا تھا "اوہ انوشے جی کیسی ہیں آپ؟""ٹھیک ہوں.." اس نے رسمی انداز میں کہا باہر کافی شور مچا ہوا تھا نہ جانے کس بات پر وہ لوگ اتنا ہنس رہے تھے "یار زر نور تم سے ایک بات کہنی ہے" وہ اس کی طرف جھک کر رازداری سے بولا "اگر اس کر متعلق کوئی بات کرنی ہے تو معاف کرنا مجھے کچھ نہیں سننا.." اس نے پہلے ہی وارننگ دے دی "یار بات تو اسی کے متعلق ہے.. وہ بھی ملنا چاہتا ہے تم سے..""اسے صاف صاف کہہ دو حارث کے مجھے اپنی شکل بھی مت دکھائے ورنہ اچھا نہیں ہو گا اس کے لئے" وہ غصّہ دبا کر بولی "وہ بس کچھ غلط فہمیوں کو ختم کرنا چاہتا ہے.""مجھے اس کے

بارے میں ایک لفظ بھی نہیں سننا حارث..."اس نے بات ہی ختم کر دی "ٹھیک ہے بھئی جیسی تمہاری مرضی..اب وہ خود ہی آ کر تم سے بات کرے گا وہ بھی اپنے طریقے سے.."وہ چونکی "کیا اپنے طریقے سے؟ہاں کیا اپنے طریقے سے؟ حارث میں کہہ رہی ہوں تمہیں..اگر اس نے میرے کمرے میں قدم بھی رکھا نہ تو اچھا نہیں ہوگا اس کے لئے.."وہ انگلی اٹھاتے ہوئے بولی "فکر مت کرو یار وہ لوگ اس کی جان چھوڑیں گے تو وہ آئے گا نہ.."کیا مطلب؟تم نے ان سب کو بھی بتا دیا؟"وہ حیرت سے بولی "تو اور کیا..یہ کوئی چھپنے والی بات تھوڑی ہے..""چھپنے والی بات نہیں ہے تو پھر مجھے کیوں بے خبر رکھا؟"وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی "ویل...اس کا جواب تو وہ ہی دے سکتا ہے"وہ کہتے ہوئے کھڑا ہو گیا"حارث..تمہیں پہلے سے پتا تھا نہ؟"حارث نے گہری سانس لے کر آثبات میں سر ہلایا"تم نے صرف دوستی کا رشتہ نبھایا حارث..تم تو خود کو میرا بھائی کہتے تھے نہ؟"وہ رندھی ہوئی آواز میں بولی "یار زرنور.."وہ اس کے پاس بیٹھا "اس نے مجھے بھی کافی ٹائم بعد بتایا"وہ نرمی سے بولا "پھر بھی تم نے مجھے نہیں بتایا"اس نے آنکھیں رگڑتے ہوئے ناراضگی سے کہا"مانتا ہوں یار کے غلطی ہے میری کم از کم مجھے تم سے نہیں چھپانا چاہیے تھا لیکن اس نے ہی مجھے پابند کیا تھا"وہ بے بسی سے بولا "رہنے دو حارث بہن سے زیادہ دوست زیادہ اہم ہے تمہارے لئے""یہ تو تم بھی جانتی ہو زرنور کے وہ دوست سے زیادہ بھائی ہے میرا.میں اس کی بات ٹال نہیں سکا لیکن اسے خود پر بڑا یقین ہے کے وہ تمہیں منا لے گا.اسی لئے پھر میں نے بھی آگے سے کچھ نہیں کہا لیکن اس نے ایسا کسی غلط مقصد کے لئے نہیں کیا...تم ایک دفعہ اس سے مل لو..اس کی بات سن لو..اگر تمہیں پھر بھی تسلی نہ ہو تو..جو تم کہو گی وہ ہی ہوگا..ہم زبردستی نہیں کریں گے تمہارے ساتھ یہ ایک بھائی کا وعدہ ہے تم سے"وہ نرمی سے اسے کہہ رہا تھا"میں اسکی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی حارث ..اسے کہدو کے میرے سامنے بھی نہ آئے..شوٹ کر دوں گی میں اسے"زرنور کو رہ رہ کر اس پر غصہ آ رہا تھا"اچھا چلو ٹھیک ہے..اگر تم ابھی اس سے نہیں ملنا چاہتی تو میں اسے منع کر دوں گا..لیکن تم ریلیکس رہو..ورنہ پھر طبیعت خراب ہو جائے گی تمہاری..اور دوا لی تم نے؟"وہ بلکل بھائیوں کی طرح اس کا خیال رکھتا تھا اس نے آثبات میں سر ہلایا"ٹھیک ہے اب تم آرام کرو اور اسٹریس بلکل بھی مت لو..انشاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا.."حارث نے اس کے سر پر ہاتھ

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

رکھتے ہوئے کہا اسکی آنکھیں پھر سے بھر آئی تھی بامشکل اس نے اپنے آنسوؤں کو باہر آنے سے روکا "کھانا کھالو حارث ..ماہین بھابھی بلارہی ہیں تمہیں.." مناہل نے ناراضگی سے کہا "اب تمہارا منہ کیوں پھولا ہوا ہے؟" حارث نے اس کے ناراض سندر مکھڑے کو تکتے ہوئے کہا "بدلے میں اس نے ایک غصیلی نگاہ اس پر ڈالی "تم اسے کچھ نہیں کہتے حارث ..اسی لئے وہ اتنا اور ہوتا جارہا ہے" "تم جتنا چڑو گی وہ تمہیں اتنا ہی چڑائے گا.. تم رسپانس ہی مت دو اس کی بات پر ..اگنور کرو.." "ہر طریقہ کر کے دیکھ لیا میں نے.. لیکن اس ڈھیٹ پر کچھ اثر ہی نہیں ہوتا.." وہ شدید ناراضگی سے بولی "اچھا.. میں بات کروں گا اس سے" اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا "ہاں تمہاری تو جیسے بہت سنتا ہے نہ وہ" مناہل طنزیہ انداز میں بولی "کیا مجھے کسی نے یاد کیا ہے؟؟" جبھی حیدر نے دروازے میں سے سر نکال کر کہا "مناہل نے پھر غصے سے حارث کو دیکھا "ابے حیدر.. تیری سمجھ میں نہیں آئے گا؟ کیوں فضول میں تنگ کرتا ہے تو مناہل کو؟" وہ مصنوئی غصے سے بولا "اچھا سوری مناہل بھابھی.. آئندہ آپ کو بھابھی نہیں کہوں گا" وہ سنجیدگی سے بولا جبکہ مناہل اس کو تیز نظروں سے گھورتی غصّے میں بھری کمرے سے نکلی زرنور نے تو حیدر کو دیکھتے ہی سر تک بلینکٹ اوڑھ لیا تھا حارث اور حیدر کے درمیان مسکراہٹ کے تبادلے ہوئے تھے پھر وہ بھی مناہل کے پیچھے بھاگا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

. آئے ہم باراتی برات لے کر

جائیں گے تجھے بھی اپنے ساتھ لے کر

وہ شرارتی انداز میں گنگنا رہا تھا "آہستہ بولو حیدر شور مت کرو.. ابھی دوا لے کر سوئی ہے یہ" انوشے نے اسے تنبہ کی تھی "کیا واقعی میں سوگئی ہے؟" "ہاں میں مذاق تھوڑی کر رہی ہوں.." "چلیں پھر ٹھیک ہے.. میں گھر جارہا ہوں.. یہ اٹھ جائے تو اسے بتا دیجئے گا." "ٹھیک ہے کہ دوں گی" انوشے نے جلدی سے کہا وہ جاتے جاتے پلٹ کر سائیڈ ٹیبل کے پاس گیا اور وہاں رکھے ڈیری ملک کے ڈبے میں سے تین چار چاکلیٹس نکال کر اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈالی تھی "ایسے مت

دیکھیں انوشے..نور بانو بھی میری بہن ہی ہے اگر میں یہ دو تین چاکلیٹس لے لوں گا تو وہ بلکل بھی برا نہیں منائے گی اس نے اتنے مان سے کہا کے انوشے ہنس پڑی "ٹھیک ہے حیدر تمہیں جتنی چاکلیٹس چاہیے تم لے لو..میں اسے نہیں بتاؤں گی.."" یہ ہوئی نہ بات..چلیں اسی بات پر ایک آپ لیں لے" حیدر نے ڈبے میں سے ایک اور چاکلیٹ نکال کر اس کی طرف بڑھائی "ارے لے لیں یار..بھائی سمجھ کر لیں لے..ویسے بھی یہ تو سو رہی ہے اس کو کیا پتا کے چاکلیٹس ہم نے کھائی ہیں" یہ بات کرتے ہوئے وہ انوشے کو سچ میں معصوم سا لگا تھا لیکن اسے یہ نہیں پتا تھا کے یہ معصوم سا دکھنے والا دوسروں کو تگنی کا ناچ نچوا دیتا تھا انوشے نے مسکراتے ہوئے اس کی بڑھائی ہوئی چاکلیٹ تھام لی تھی "اوکے گڈ بائے.." وہ بھی دوسری چاکلیٹ کا ریپر ہٹاتا وہاں سے چلا گیا اس کے جاتے ہی زرنور نے سر باہر نکالا.. "تھینک گاڈ انوشے..تم نے بچا لیا مجھے،،" وہ شکر ادا کرتے ہوئے بولی "ویسے تمہیں پتا تو نہیں چلا نہ کے ہم بھائی بہن نے تمہاری چاکلیٹس کھائی ہیں؟" .. انوشے نے شرارت سے کہا پھر وہ دونوں ہنس پڑی

آج تو اپنا ارادہ ملتوی کر دے تو بہتر ہے..کیوں کے اس کے روم کی فضاء انتہائی کشیدہ ہے..گولہ باری توپ..اور مزائل چلنے کے بھی سو فیصد امکانات ہیں" حارث نے اسے خبردار کرتے ہوئے کہا وہ دونوں اس وقت کچن میں ڈائننگ ٹیبل کے گرد بیٹھے تھے "اور وہ تو پکا تجھے قتل کرنے کا ارادہ کئے بیٹھی ہے" اس نے ہنستے ہوئے کہا "یہ مذاق تمہیں بہت مہنگا پڑنے والا ہے ارمان.." ماہین نے ان کے سامنے بریانی کی ڈش رکھتے ہوئے کہا "میں نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا کے اس کے نتائج اچھے نہیں ہوں گے..میری بہن ہے نہ اچھی طرح سے جانتی ہوں میں اس کے مزاج کو.."" بھابھی ٹھیک کہہ رہی ہیں احمد..میں نے بھی تجھے شروع میں ہی کہہ دیا تھا کے یہ حرکت مت کر..لیکن تو سنے تب نہ.." حارث نے پلیٹ میں بریانی نکالتے ہوئے کہا "آگے تم نے کیا سوچا ہے ارمان.؟ کیوں کے وہ تو تمہیں قبول کرنے کے لئے بلکل بھی تیار نہیں ہے.." ماہین نے اس سے کہا "پریشان نہ ہو آپی..میں سمبھال لوں گا اسے..آپ لوگ اس کی ٹینشن مت لیں.."

اس نے اطمینان سے کہا" تیری یہ ہی بات مجھے بری لگتی ہے احمد کسی بات کو تو سیر ئیس لیتا ہی نہیں ہے.. وہاں تیری بیوی تجھے مرنے مارنے پر تلی ہوئی ہے اور تجھے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا آرام سے بیٹھ کر یہاں بریانی کھا رہا ہے" حارث نے ناراضگی سے کہا" تو یار کیا چاہ رہا ہے تو؟.. کبھی تو کہتا ہے کے جا اس کے پاس... اچھا بھئی چلا جاتا ہوں.. کبھی تو کہتا ہے کے مت جا اس کے پاس مار دے گی تجھے.. اچھا یار نہیں جاتا... اور اب تو پھر غصّہ کر رہا ہے.. کیا چاہتا کیا ہے آخر؟ کیا میں بریانی نہ کھاؤں؟" وہ مصنوئی ناراضگی سے منہ پھلا کر بولا" اب میں نے یہ بھی نہیں کہا کے تو بریانی مت کھا.. شوق سے کھا.. جتنی کھانی ہے اتنی کھا.. لیکن یار تو تھوڑی سی ٹینشن ہی لے لے"""آپ کیا کہتی ہیں آپی کیا مجھے ٹینشن لینی چاہیے؟" اس نے بریانی کھاتے ہوئے ماہین سے پوچھا" اگر مجھے تمہاری نیچر کے بارے میں پتا نہ ہوتا تو میں بھی یہ ہی کہتی.. لیکن مجھے پتا ہے تم ہینڈل کر لو گے اسے.." ماہین کے اطمینان سے کہنے پر احمد نے مسکرا کر حارث کو دیکھا" پریشان نہ ہو یار.. منا لوں گا میں تیری بہن کو.." احمد نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا" وہ تو ٹھیک ہے لیکن مجھ سے کسی قسم کی کوئی امید مت رکھنا کیوں کے اس معاملے میں. میں تیری کوئی مدد نہیں کروں گا وعدہ کر آیا ہوں میں اپنی بہن سے.." حارث نے بدستور ناراضگی سے کہا" چل جیسی تیری مرضی.. لیکن منہ ٹھیک کر اپنا.. ورنہ ایک پنچ مار کر میں خود ہی ٹھیک کر دوں گا... سالے"""ارمان..!!" ماہین نے اس کو گھور کر کہا" یار آپی یہ خود ہی تو کہہ رہا ہے کے نور کا بھائی ہے تو اس حساب سے تو میرا سالا ہی ہوا نہ؟" اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے پوچھا.. ماہین بھی ہنس پڑی

میں تم سے بے حد شرمندہ ہوں عباد.. ارمان نے جو حرکت کی ہے وہ واقعی میں اس قابل نہیں کے اسے معاف کیا جا سکے" عدیل خانزادہ نے شرمندگی سے کہا" تم کیوں ایسا کہہ رہے ہو عدیل؟ اگر ارمان کی اس میں کوئی غلطی ہے تو ہم بھی قصور وار ہیں کیوں کے ارمان نے یہ سب ہماری اجازت سے ہی کیا تھا.. اس لئے میرے بیٹے کو کچھ مت کہو.."""جو بھی ہو عباد اس نے میری بیٹی کو بہت تنگ کیا ہے اس لئے میں اسے تب تک معاف نہیں کروں گا جب تک زرنور نہیں کر

دیتی.."عدیل خانزادہ نے ناراضگی سے احمد کو دیکھا جو سنگل صوفے پر کافی کا مگ ہاتھ میں پکڑے بیٹھا تھا"چلو چھوڑو یار اس پر بعد میں بات ہو جائے گی تم یہ بتاؤ دوبارہ اٹلی کیوں جا رہے ہو؟""کچھ ضروری کام رہ گئے ہیں وہ نمٹانا ہے میں چاہ رہا تھا کے جب تک میں مستقل یہیں آجاؤں.. تم نے جو تیاری کرنی ہے کرلو..جب تک زرنور کے پیپرز بھی ہو جائے گے تو پھر رخصتی کی کوئی ڈیٹ رکھ لیں گے..""میں چاہ رہا تھا کے کچھ مہینے اور رک جاتے ہیں عدیل..""نہیں عباد اب اور صبر نہیں ہوتا مجھ سے.اتنا عرصہ ہم باپ بیٹا تنہا رہیں ہیں دیکھو ذرا کس قدر ویرانی ہے اس گھر میں..اب بس میں چاہتا ہوں کے میری بیٹی جلدی سے آ کر اس گھر کو آباد کر دے.."وہ ٹھوس انداز میں بولے"وہ تو ٹھیک ہے یار لیکن زری ابی تک نہیں مانی..انفیکٹ وہ تو اس بارے میں کوئی بات ہی نہیں کرنا چاہتی اور میں نے بھی زیادہ نہیں کہا کے کہیں وہ اسٹریس نہ لے لے.."ا"اس کی فکر مت کرو عباد..یہ مسلئہ تو اب ارمان صاحب خود ہو حل کریں گے"عدیل خانزادہ نے فہمائشی انداز میں احمد کو دیکھا"آپ لوگ پریشان نہ ہو عباد انکل میں منا لوں گا اسے"احمد نے یقین دلاتے .. ہوئے کہا"مجھے تم پر بھروسہ ہے بیٹا.."عباد بخاری نے اس کا کندھا تھپکا

اوے ریاض..اب تو بھی جلدی سے کوئی اچھی خبر سنا دے..سچ میں تو اکیلا بلکل بھی اچھا نہیں لگتا.."اشعر کے کہنے پر اس نے ہاتھ جھلایا تھا"میں اکیلا ہی ٹھیک ہوں بھائی مجھ سے نہیں گھوما جاتا تتلیوں کے آگے پیچھے""یار تم لوگوں کو میں کیوں نظر نہیں آتا؟میں بھی تو بیچارہ اکیلا ہوں..میری ہی سیٹنگ کروا دو کہیں.."حیدر منہ پھلا کر بولا"تو کنوارہ ہی مرے گا حیدر لڑکیاں تو صرف"حمزہ حیدر علی"کا نام سن کر ہی کانوں کو ہاتھ لگاتی بھاگ جاتی ہیں کوئی تیار ہی نہیں ہے تیری گرل فرینڈ بننے کے لئے"تیمور کے کہنے پر اس نے پھر سے منہ بنایا"اتنا تو پیارا ہوں میں..""ہاں بھائی تو بہت پیارا ہے.."وہ سب ہنسے لگے احمد کا فون بجنے لگا اس نے نکال کر ریس کیا تھا"اسلام علیکم ہاں راحم بول کیا ہوا؟..کیا ابھی؟..یار بات کچھ ایسی ہے کے مجھے تھوڑا ضروری کام ہے..لیکن میرے دوست تیرا یہ کام کر دیں گے..تو فکر مت کر..اور کوئی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تصیور وغیرہ ہے تو دے دے تا کے میں انھیں دکھادوں.. چل ٹھیک ہے.."اس نے کال کاٹ کر ان لوگوں سے کہا" بات سنو یار.. میرے دوست کی ایک کزن ہے اس کا آج یہاں فرسٹ ڈے ہے تھوڑی دیر تک وہ پہنچ جائے گی تو تم لوگ اس کی ہیلپ کر دینا کلاس وغیرہ ڈھونڈنے میں اور یہ ہے اس کی کزن.."احمد نے راحم کی بھیجی ہوئی تصویر ان کے سامنے کی تصویر دیکھ کر تو ان سب کو گویا سانپ سونگھ گیا"یہ.. یہ تیرے دوست کی کزن.."ریاض نے حیرت سے کہا "ہاں اور میرے لئے بلکل چھوٹی بہنوں کی طرح ہے اس لئے کسی قسم کا کوئی مذاق نہیں ہونا چاہیے.."احمد نے انہیں پہلے ہی تنبہ کر دی تھی وہ سب حیدر کو دیکھ رہے تھے جس نے جلد ہی خود کو کمپوز کر لیا تھا"تو پریشان نہ ہو احمد.. ہم اس کی ہر طرح سے مدد کر دیں گے.."حیدر نے اس کو یقین دلایا تھا اور یہ تو صرف اس کو ہی پتا تھا کے اس کے دماغ میں کیا کھچڑی پک رہی ہے"ٹھیک ہے پھر میں آتا ہوں ایک دو گھنٹے تک.."احمد نے زرنور اور مناہل کو یونی کی عمارت سے باہر جاتے دیکھ لیا تھا اسی لئے جلدی سے موبائل پاکٹ میں رکھتا ان کے پیچھے گیا تھا"بھائی لوگ.. تیار ہو جاؤ شکار خود چل کر آ رہا ہے"حیدر نے شیطانی مسکراہٹ سے ان سے کہا ..

مناہل میرے سر میں درد ہو رہا ہے پلیز تم ڈرائیو کر لو.."""کیا ہوا زری تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے؟"مناہل نے" فکر مندی سے اس کی پیشانی کو چھو کر دیکھا"طبعیت ٹھیک ہے بس میرا دل نہیں کر رہا ڈرائیو کرنے کو تم کر لو""ٹھیک ہے تم بیٹھو.."زرنور نے اس کو گاڑی کی چابی دی اور فرنٹ سیٹ پر بیٹھ کر اس نے سیٹ کی بیک سے سر ٹکا کر آنکھیں موندلی تھی"حارث نے احمد کو اشارہ کیا تھا جس نے خفیف سی سر کو جنبش دی"مناہل بات سنو.."حارث نے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولتی مناہل کو آواز دے کر روکا اس نے چونک کر حارث کو دیکھا تھا اور پھر اس کے پاس آئی.."کیا ہوا ؟"مناہل کے جاتے ہی احمد نے ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھول کر بیٹھنے کے بعد جلدی سے گاڑی سٹارٹ کر کے آگے بڑھائی تھی مناہل حیرت سے پلٹی تھی لیکن حارث نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا"کیوں تم میاں بیوی کے بیچ میں آ رہی ہو؟"

"اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے حارث.."مناہل نے پریشانی سے کہا"وہ دیکھ لے گا تم پریشان نہ ہو.."حارث نے اسے کہا

اس کی متلاشی نظریں احمد کو ڈھونڈ رہی تھی آدھے گھنٹے سے وہ اس کو دیکھ رہی تھی لیکن وہ کہیں نظر ہی نہیں آ رہا تھا کال بھی ٹرائی کر لی تھی لیکن نمبر ہی اوف جا رہا تھا بلا آخر اس نے اپنی مدد آپ کے تحت کچھ کرنے کا سوچا"اے لڑکے بات سنو..کیا تمہیں پتا ہے کے ایم اے فرسٹ ائیر کی کلاس کہاں ہے؟"اس نے پاس سے گزرتے ایک لڑکے کو روک کر پوچھا جو اس کو گھورنے لگا"بات کرنے کی تمیز نہیں ہے آپ کو باجی؟یہ بات کرنے کا کون سا طریقہ ہے...اے لڑکے بات سنو..لڑکیاں ایسے بات نہیں کرتی پہلے تمیز سے بات کرنا سیکھے آپ"وہ تو کہہ کر نکل گیا اور وہ محض اس کی پشت کو گھور کر رہ گئی"ایک تو باجی بولا اوپر سے باتیں بھی سنا گیا."لیکن اسے احساس ہو گیا تھا کے غلطی اسی کی ہے پھر اس نے دوسرے لڑکے کو روکا"بات سننا بھائی..کیا آپ کو پتا ہے کے ایم اے فرسٹ ائیر کی کلاس کہاں ہے؟"اس دفعہ اس نے قدرے شائستگی سے کہا لیکن وہ تو ایسے اچھلا جیسے کرنٹ لگ گیا ہو"اوے..یہ بھائی کسے کہہ رہی ہو؟میں تمہارا بھائی کہاں سے ہو گیا..ہنہ حد ہے بھئی..جسے دیکھو بھائی بنانے پر تلا ہوا ہے مجھے..."وہ بھی پہلے والے کی طرح منہ بناتا وہاں سے چلا گیا یشفہ نے حیران ہوتے ہوئے اس کو دیکھا پھر ایک غصیلی نظر اس پر ڈال کر بینچ پر بیٹھے ایک لڑکے کے پاس آ کر اس سے بھی یشفہ نے وہی سوال کیا جو کسی کتاب میں گم مطالعہ کر رہا تھا لیکن اس دفعہ اس نے ذرا ہوشیاری سے کام لیا "ایکسکیوز می.کین یو ٹیل می پلیز ویئر از دا کلاس اوف ایم اے فرسٹ ائیر.."اس نے شائستگی سے کہا اس نے کتاب سے نظریں ہٹا کر اس لڑکی کو دیکھا جو جینز پر ٹاپ پہنے پونی ٹیل بنائے کھڑی تھی"سوری آئی ڈونٹ نو.."لٹھ مار انداز میں کہتا وہ پھر سے کتاب میں گم ہو گیا"بھاڑ میں جاؤ سب.."دانت پیستے ہوئے وہ وہاں سے آگے چلی تھی"سیم ہئیر.."اس کو اپنے پیچھے اس لڑکے کی آواز آئی تھی اس نے دھیان نہیں دیا تقریباً ایک گھنٹے تک وہ یہاں سے وہاں گھومتی رہی تھی لیکن

کسی نے بھی اس کی کوئی مدد نہیں کی اسے حیرت تھی کے دنیا بھر کر بے مروت لوگ یہاں آ کر جمع ہو گئے ہیں تھک ہار کر وہ ایک بینچ پر بیٹھ گئی تھی فائل اور بیگ بھی اس نے سائیڈ پر رکھ دیا تھا غصے سے وہ یہاں وہاں بے فکری سے گھومتے سٹوڈنٹس کو دیکھ رہی تھی غصّے سے وہ سامنے گرین شرٹ والے لڑکے کو دیکھ رہی تھی جو کسی بات پر ہنس رہا تھا دل تو کر رہا تھا کے اس لڑکے کی گردن اڑا دے بد تمیز سے کلاس کا پوچھا تو ایسا راستہ بتایا کے ایک گھنٹے تک پوری یونی میں گھوم پھر کر وہ واپس وہیں آ گئی جہاں سے چلنا شروع کیا تھا لیکن اسے یہ نہیں پتا تھا کے یہ سب حیدر کے ہی چیلے ہیں "کیا ہوا کچھ پریشان لگ رہی ہو؟" یشفہ نے چونک کر سر اٹھایا تھا جہاں یلو فراک میں ایک لڑکی گلاسیس لگائے کھڑی تھی "آج فرسٹ ڈے ہے میرا.. اتنی دیر سے اپنی کلاس ڈھونڈ رہی ہوں مل ہی نہیں رہی.. اور اتنے بد تمیز اور بد تہذیب لوگ ہیں یہاں پر مجال ہے جو کسی نے میری مدد کی ہو." وہ منہ پھلا کر بولی "اچھا بتاؤ کون سی کلاس ہے تمہاری.؟" انوشے نے اس سے پوچھا "ایم اے فرسٹ ائیر.." وہ جلدی سے بولی اتنا دفعہ بول چکی تھی کے اب تو رٹ چکا تھا اسے "آ جاؤ میں تمہیں کلاس تک چھوڑ دوں گی" انوشے کے خوش دلی سے کہنے پر وہ بے ساختہ خوشی سے بولی "ہیں سچی....؟؟" انوشے نے مسکرا کر سر آ ثبات میں ہلایا "ویسے آپ کون سی فیکیلٹی کی ہیں؟" "ایم اے فائنل ائیر.." "اوہ تو آپ مجھ سے سینئیر ہیں.." اس نے اپنا سامان اٹھاتے ہوئے کہا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسے جانی پہچانی سی کلون کی خوشبو محسوس ہوئی تھی اس نے اپنی آنکھیں کھولی اور چونک کر اپنے برابر میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے احمد کو دیکھا اس کے دیکھنے پر وہ مسکرایا تھا "تم.. تم یہاں کیسے؟ یہاں تو مناہل تھی.." وہ حیرت سے بولی "یہاں ہمیشہ سے میں ہی تھا بس تم نے کبھی ٹھیک سے دیکھا ہی نہیں.." وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا "گاڑی روکو فوراً.." وہ سخت لہجے میں بولی لیکن اس نے کوئی رسپونس نہیں دیا "میں کیا کہہ رہی ہوں تم سے گاڑی روکو... کیا تمہیں سمجھ نہیں آ رہی میری بات؟" وہ غصّے سے بولی "نہیں... مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا.." اس کے اطمینان سے کہنے پر وہ بھڑک اٹھی

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری گاڑی میں بیٹھنے کی؟؟"وہ اتنی زور سے چیخی کے احمد نے بے ساختہ ہاتھ اپنے کان پر رکھا تھا اور ایسے ایکسپریشن دئے جیسے زرنور کی آواز اس پر گراں گزری ہو"آہستہ بولو یار.. چیخ کیوں رہی ہو؟اونچا نہیں سنتا میں..اور پریشان نہ ہو اغوا نہیں کر رہا تمہیں.."اس نے کہنے کے بعد میوزک پلئیر آن کر دیا تھا

.... سن میرے ہمسفر

کیا تجھے اتنی سی بھی خبر

کے تیری سانسیں چلتی جدھر

رہوں گا بس وہی عمر بھر

کتنی حسین یہ ملاقاتیں ہیں

... ان سے بھی پیاری تیری باتیں ہیں

یہ گانا زرنور کو بے حد پسند تھا لیکن اس دفعہ زہر لگ رہا تھا اس نے ہاتھ مار کر پلئیر آف کر دیا تھا"ارے اسے کیوں بند کیا ؟""بکواس بند کرواپنی..اور فوراً گاڑی روکو..مجھے کہیں بھی نہیں جانا تمہارے ساتھ.."وہ غصّے سے بولی اور احمد ایسے مسکرا کر اس کو دیکھ رہا تھا جیسے وہ اسے لطیفے سنا رہی ہو اتنے شدید غصے میں بھی زرنور کا دل اس کو مسکراتے دیکھ کر دھڑک اٹھا تھا..اس کی تو جان بسی تھی اس کی مسکراہٹ میں ایک لمحے کے لئے تو وہ جیسے ساکت ہو گئی تھی پھر جلد ہی خود کو سمبھال لیا تھا"احمد میں کہہ رہی ہوں تم سے گاڑی روکو..ورنہ اچھا نہیں ہو گا.."وہ دھمکاتے ہوئے بولی"نور..اگر تم تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہو جاؤ..تو کیا یہ اچھا نہیں ہو گا؟"وہ اس انداز سے بولا کے زرنور کو تو آگ ہی لگ گئی"میری گاڑی میں بیٹھ کر تم مجھے ہی باتیں سنا رہے ہو؟؟"وہ پھر سے چیخ کر بولی"باتیں کہاں سنا رہا ہوں بس اتنا کہہ رہا ہوں کے تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہو جاؤ..""کیوں ہو جاؤں میں خاموش؟؟ہاں کیوں ہو جاؤں؟؟میری مرضی میں بولوں

نہ بولوں.. تم ہوتے کون ہو مجھے خاموش کروانے والے؟؟" وہ شدید غصے سے بولی "صرف اتنا کہا تھا کہ تھوڑی دیر کے لیے چپ ہو جاؤ.. تم نے تو مجھے ہی باتیں سنادی" وہ دھیان سے ڈرائیو کرتا ساتھ ساتھ بولتا بھی جارہا تھا گاہے بگاہے اس کے غصے سے سرخ پڑتے چہرے پر بھی نظر ڈال رہا تھا زرنور نے غصّے میں سٹئیر نگ پر ہاتھ مارا جس سے گاڑی کا بیلنس بگڑا تھا احمد نے بامشکل گاڑی کو کنٹرول کر کے سائیڈ پر کر کے بریک لگائے تھے اگر وہ بروقت ایسا نہ کرتا تو یقیناً سامنے سے آتی کار سے ان کا زبردست تصادم ہو جاتا زرنور کا سر ڈیش بورڈ پر لگتے لگتے بچا" دماغ تو نہیں خراب ہو گیا تمہارا؟ یہ کیا حرکت کی ہے تم نے؟ کچھ خبر بھی ہے تمہیں کے کتنا برا ایکسیڈینٹ ہو سکتا تھا؟"اس کے غصّے سے بولنے پر وہ سہم گئی تھی" ..احمد..وہ..!!"" خاموش ہو جاؤ..ایک لفظ نہ سنوں میں تمہارے منہ سے اب.." اس نے پھر سے کار سٹارٹ کی تھی اس کے اتنے سخت لہجے میں بات کرنے پر اس کا دل ٹوٹ گیا تھا اس نے شدید شاکی نظروں سے احمد کو دیکھا جو خفا سا سامنے دیکھتا ڈرائیو کر رہا تھا اس کی آنکھوں سے آنسوں بہنا شروع ہو چکے تھے ناراضگی سے اس نے منہ ہی موڑ لیا تھا ..اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

انوشے نے اسے کلاس تک پہنچا دیا تھا اس کا شکریہ ادا کرتی وہ کلاس میں جا بیٹھی تھی پروفیسر تھوڑی دیر پہلے ہی کلاس میں آئے تھے اور ابھی وائٹ بورڈ کے سامنے کھڑے کچھ لکھنے میں مصروف تھے "اے شش..!!" یشفہ کو یہ آواز اپنے پیچھے والی ڈیکسیس پر سے آئی تھی لیکن اس نے دھیان نہیں دیا "اے شش..پنک بیگ.." اب کی دفعہ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں اس کے پیچھے دو ڈیکسیس چھوڑ کر برابر والی رو میں ایک لڑکا بیٹھا تھا جس نے یشفہ کے دیکھنے پر مسکراہٹ اس کی طرف اچھالی تھی اسے دیکھ کر وہ چونکی تھی اس کو امید نہیں تھی کے یہ لڑکا اس کو یہاں ملے گا اسے حیرانی اس بات پر تھی کے وہ اس کو دیکھ کر مسکرا کیوں رہا تھا کیوں کے جو حرکت اس نے حیدر کے ساتھ کی تھی اسے پکا یقین تھا کے کبھی نہ کبھی وہ کہیں سے اچانک آئے گا اور اس کو شوٹ کر کے نکل جائے گا لیکن یہ تو مسکرا رہا تھا پہلی ملاقات کا تو کوئی شائبہ تک نہیں

تھااس کے چہرے پر یشفہ اس کو نظر انداز کرتی پھر سے سامنے دیکھنے لگی جہاں پر وفیسر ابھی تک کچھ لکھ رہے تھے "ہئیے ..!!"اس نے پھر اسے متوجہ کرنا چاہا لیکن اس دفعہ یشفہ نے کوئی رسپونس نہیں دیا بس سامنے دیکھتی رہی جبھی کوئی چھوٹی سی چیز آکر اس کے کندھے پر لگی "ایک لمحے کے لئے تو وہ سن رہ گئی کے کہیں اس نے گولی تو نہیں مار دی..اس نے سکھ کا سانس لیا..کے گولی نہیں ماری تھی لیکن ویسی ہی ایک اور چیز اڑتی ہوئی آکر اس کے سر پر لگ کر نیچے گری تھی اس نے حیرانی سے نیچے پڑی ان دونوں چیزوں کو دیکھ رہی تھی اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی دوسرے ہی لمحے وہ چیختی ہوئی اپنی جگہ سے اٹھی تھی پوری کلاس حیرانی سے اس کو دیکھ رہی تھی جس نے چیخ چیخ کر پوری کلاس سر پر اٹھالی تھی "وہاٹ از یور پرابلم..؟؟"پروفیسر نے اپنے موٹے سے چشمے کو ناک پر ٹکاتے گھور کر اس کو دیکھا جو اسٹیج سے نیچے کھڑی تھی حالت عجیب سی ہو رہی تھی "سر-- سر-- وہ کاک-- کاکروچ مارے..مارے ہیں اس لڑکے نے مجھے.."وہ گھبرائے ہوئے انداز میں ہاتھ سے حیدر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی "کیا ہوا پھر؟کاکروچ ہی مارے ہے نہ؟کوئی مزائل تو نہیں مار دئے جو تم ایسے ری ایکٹ کر رہی ہو"پروفیسر نے اسے گھور کر کہا "سر اس نے مجھے کاکروچ مارے ہیں کاکروچ.."وہ زور دے کر بولی "تو اس میں ڈرنے والی کیا بات ہے؟کاکروچ تو اتنے اچھے ہوتے ہیں..کلاس ایک بات آپ سب میری غور سے سنیں.."پروفیسر نے کھی کھی کرتے سٹوڈنٹس کو اپنی جانب متوجہ کیا تھا "بلکے ایسا کریں کے دوپٹے سے..شرٹ سے..رومال سے..جو بھی ہے آپ کے پاس اس سے یہ نصیحت باندھ لیں کے...جب بھی جہاں بھی آپ کو کاکروچ چھپکلی نظر آئے..اسے اٹھا کر منہ میں ڈال کر کھا جائیں..اور یہ تو آپ جانتے ہیں آپ نہ کے پروفیسر حارث آپ کو کبھی بھی کوئی غلط نصیحت نہیں کرتے....ہاں تو صرف نگلنا نہیں ہے بلکے چبا چبا کر کھانا ہے..امیجن کریں ذرا..ککروچ اور چھپکلی آپ لوگ چبا چبا کر کھا رہیں ہیں..آہا..کیا مزہ آرہا ہے...کیا لطف آرہا ہے.."پروفیسر نے ... حارث نے چٹخارے لیتے ہوئے کہا

سر۔۔ سر۔۔ وہ کاک۔۔ کاکروچ مارے.. مارے ہیں اس لڑکے نے مجھے.." وہ گھبرائے ہوئے انداز میں ہاتھ سے حیدر" کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی "کیا ہوا پھر؟ کاکروچ ہی مارے ہے نہ؟ کوئی مزائل تو نہیں مار دئے جو تم ایسے ری ایکٹ کررہی ہو" پروفیسر نے اسے گھور کر کہا "سر اس نے مجھے کاکروچ مارے ہیں کاکروچ.." وہ زور دے کر بولی "تو اس میں ڈرنے والی کیا بات ہے؟ کاکروچ تو اتنے اچھے ہوتے ہیں.. کلاس ایک بات آپ سب میری غور سے سنیں.." پروفیسر نے کھی کھی کرتے سٹوڈنٹس کو اپنی جانب متوجہ کیا تھا "بلکے ایسا کریں کے دوپٹے سے.. شرٹ سے.. رومال سے.. جو بھی ہے آپ کے پاس اس سے یہ نصیحت باندھ لیں کے... جب بھی جہاں بھی آپ کو کاکروچ چھپکلی نظر آئے.. اسے اٹھا کر منہ میں ڈال کر کھا جائیں.. اور یہ تو آپ جانتے ہی ہیں نہ کے پروفیسر حارث آپ کو کبھی بھی کوئی غلط نصیحت نہیں کرتے.... ہاں تو صرف نگلنا نہیں ہے بلکے چبا چبا کر کھانا ہے.. امیجن کریں ذرا.. ککروچ اور چھپکلی آپ لوگ چبا چبا کر کھا رہیں ہیں.. آہا.. کیا مزہ آرہا ہے... کیا لطف آرہا ہے.." پروفیسر بنے حارث نے چٹخارے لیتے ہوئے ... کہا

یشفہ نے اپنے دونوں ہاتھ جلدی سے منہ پر رکھے کے کہیں اسے الٹی نہ ہو جائے "ارے تم کیوں ایسے منہ بنا رہی ہو؟... .. سچ میں یہ کاکروچ اور کیڑے مکوڑے تو اتنے لذیز ہوتے ہیں.. میں تو صبح شام ایک ایک کھاتا ہوں.. ارے ہاں سچ میں یقین نہیں آتا تو یہ دیکھو.. اس نے کہتے ہوئے ساتھ ہی ایک سائیڈ سے اپنا کوٹ ہٹایا تھا جہاں بے شمار کاکروچز اور چھپکلیوں کی لاشیں لٹکی ہوئی تھی یشفہ کی آنکھیں باہر نکلنے کو تھی وہ تو اپنا سامان چھوڑ چھاڑ چیختی ہوئی کلاس سے باہر بھاگی اتنا تو قتل کرنے سے نہیں ڈرتی تھی جتنا ان کیڑے مکوڑوں سے ڈرتی تھی "اے.. بات سنو... بات سنو میری. کیا تمہیں پتا ہے کے... پرنسپل کا آفس.. کدھر ہے؟" اس نے اپنی سانسیں ہموار کرتے ہوئے ایک لڑکے کو روک کر پوچھا جس کے ہاتھ میں بڑا سا چپس کا پیکٹ تھا "ہاں پتا ہے.. لیکن تم اتنی ڈری ہوئی کیوں ہو؟" اشعر نے فکر مندی سے پوچھا اور ساتھ ہی چپس کے پیکٹ میں ہاتھ ڈال کر مٹھی بھر کر بہت سے عجیب وغریب کیڑے اور گراس ہاپرز نکال کر اپنے منہ میں

ڈالے یشفہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کو دیکھ رہی تھی "اسی لئے میں کسی کے سامنے نہیں کھاتا سب نظر لگانا شروع ہو جاتے ہیں.. یہ لو کھالو تم بھی.. "اشعر نے ناراضگی سے کہتے ہوئے پیکٹ اسکی طرف بڑھایا تھا "آہ.. دور کرو اس کو .. دور کرو مجھ سے.. "وہ چیخ مارتے ہوئے وہاں سے بھاگی.. اور سامنے سے آتے ایک لڑکے کو روک کر بولی. "بب بات سنو... بات سنو میری.. وہا.. وہاں پر..!!!""وہ آگیا ہے.. آگیا ہے وہ اپنی موت کا بدلہ لینے.. "ریاض نے سرد لہجے میں کہا "کک کون سا بدلہ.. اور کون آگیا؟؟ "اس کی دھڑکن تیز تیز چل رہی تھی "وہی.. جس کو تم نے لال بیگ سمجھ کر کھالیا تھا.. لیکن وہ واپس آگیا ہے.. اپنی موت کا بدلہ لینے.. وہ کھا جائے گا تمہیں.. کھا جائے گا.. "ریاض اسے گھورتے ہوئے پراسرار انداز میں بولا یشفہ کا چہرہ سفید پڑنے لگا تھا اس کو دھکا دے کر وہ وہاں سے نکلی لگ رہا تھا کے جیسے بے ہوش ہی ہو جائے گی صد شکر کے سامنے ہی پرنسپل کا آفس مل گیا وہ جلدی سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی ناک کرنے کا بھی خیال نہ آیا "پرپرنسپل.. سر.. مم.. میری.. بات سنیں... "وہ ہاتھ کی پشت سے ماتھے کا پسینہ صاف کرتے ہوئے گردن مسلتے ہوئے بولی جبھی پرنسپل نے اپنی راکنگ چیئر کا رخ موڑا.. ان کے ہاتھ میں شیشے کا بڑا سا باؤل تھا "ارے تم پریشان کیوں ہو؟... کوئی مسئلہ ہے؟.. چلو چھوڑو پہلے چل کرو.. یہ لو کیڑے کھاؤ.. آئی مین.. انسیکٹ سیلڈ کھاؤ.. میری پسند کے چھپکلی کا کروچز.. مکوڑے گراس ہوپرز سب ہیں اس میں.. کھاؤ گی..؟... ہاں کھاؤ گی؟؟.. یہ لو.. کھاؤ کھاؤ.. "یشفہ نے صرف ایک نظر تیمور کے ہاتھ میں پکڑے باؤل کو دیکھا تھا جس میں بھرے ہوئے حشرات الرض باؤل میں سے نکلنے کی پوری کوشش کر رہے تھے یشفہ کی برداشت جواب دے گئی تھی اس کا زور سے سر چکرآیا تھا اور اس سے پہلے کے وہ فرش پر گرپڑتی آفس کے باہر کھڑے اندر کا تماشا دیکھتے حیدر نے جلدی سے جا کر اس کو تھاما تھا لیکن تب تک وہ بے ہوش ہو چکی تھی "یشفہ.. یشفہ.. "حیدر نے اس کا گال تھپتھپایا "ابے حیدر.. یہ تو بے ہوش ہو گئی ہے.. کہیں کوئی مسئلہ نہ ہو جائے.. "اشعر نے پریشانی سے کہا "او یار.. کچھ نہیں ہو گا اسے.. بہت سخت جان ہے.. چلو اچھا ہے اسے بھی سبق مل گیا ہو گا.. لائبہ وغیرہ تو گھر چلی گئی ہیں.. تیمور تو ایسا کر انوشے کو فون کر اس کو بلا یہاں جلدی.. "حیدر نے یشفہ کے بے ہوش وجود کو اٹھا کر سوفے پر ڈالتے ہوئے کہا تھا وہ کوئی پرنسپل روم نہیں تھا بلکے یونین کونسل کے صدر کا

عارضی آفس تھا یونیورسٹی کے یونین کونسل کی عمارت الگ سے احاطے میں بنی ہوئی تھی لیکن وہاں کچھ کام چل رہا تھا اسی لئے اس کے صدر نے یونی کے اندر ہی اپنا عارضی آفس قائم کیا ہوا تھا ان لوگوں کے اس وجہ سے کام آیا کیوں کے یونین کا صدر ان سب کا دوست تھا تیمور نے انوشے کو فون کر کے مختصر سچویشن بتا کر وہاں آنے کے لئے کہا تھا

گاڑی نہ جانے کن انجان راستوں پر سفر کر رہی تھی کچھ دیر بعد اس نے بڑے سے سفید گیٹ کے اندر لے جا کر کار روکی اور سیٹ بیلٹ ہٹا کر دروازہ کھول کر وہ باہر نکلا تھوڑی دیر اس نے زرنور کے باہر آنے کا انتظار کیا لیکن وہ تب بھی باہر نہ آئی تو احمد نے اس کی سائیڈ پر جا کر دروازہ کھولا اور دروازے پر ہاتھ رکھتے وہ اس کی طرف جھکا تھا "محترمہ..اگر آپ خود چل کر نہیں جانا چاہتی تو بتا دیں...میں آپ کو اٹھا کر لے جاتا ہوں..مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے.."اس نے آرام سے کہا "پیچھے ہٹو.."وہ کاٹ کھانے کے سے انداز میں بولی وہ دروازہ چھوڑ کر پیچھے ہو کر کھڑا ہو گیا اس کو گھورتی وہ باہر آئی اور اپنے پیچھے دروازہ زور سے بند کرتی اندر کی جانب بڑھ گئی احمد مسکراتے ہوئے بالوں میں ہاتھ پھیرتا اس کے پیچھے آیا "کہاں جا رہے ہو تم؟"اس کو سیڑھیاں چڑھتے دیکھ کر زرنور نے کہا "روم میں جا رہا ہوں اپنے.."اس نے رک کر کہا "مجھے کیوں یہاں لے کر آئے تھے پھر؟"وہ چڑ کر بولی "مجھے بات کرنی ہے تم سے نور..اوپر آ جاؤ.." "میں..کوئی نہیں جا رہی تمہارے ساتھ اوپر ویر..جو بھی بات کرنی ہے یہیں کرو.."وہ گڑبڑا کر بولی..اتنا بڑا گھر خالی پڑا تھا اسے ہلکا سا خوف ہونے لگا "میں نے تم سے کہا ہے نور کے اوپر آ جاؤ..ہر بات میں ضد مت کیا کرو.." "میں نے بھی کہ دیا ہے میں نہیں جاؤ نگی اوپر.."وہ ہٹیلے انداز میں بولی احمد نے ایک نظر اس کو دیکھا تھا "مرضی ہے تمہاری..میں اٹھا کر لے جاتا ہوں تمہیں.." احمد دوبارہ سے سیڑھیاں اترنے لگا تھا زرنور بوکھلا گئی تھی "اچھا..اچھا میں آ رہی ہوں..آ رہی ہوں.." دو قدم پیچھے ہٹتے وہ جلدی سے بولی "آرام سے تو بات سمجھ میں آتی ہی نہیں.." بڑبڑاتا ہوا وہ اوپر چلا گیا تھا اس کی پشت کو گھورتی وہ بھی اس کے پیچھے آئی تھی جہاں ایک طرف ٹی وی لاؤنج بنا ہوا تھا اور ایک طرف دو کمرے تھے نیچے والے پورشن کی طرح اوپر کی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سیٹنگ اور سجاوٹ دیکھنے لائق تھی ایک کمرے کا لاک کھولتا وہ اندر چلا گیا تھا وہ بھی اسکے پیچھے آئی تھی وہ غالباً اس کا بیڈروم تھا جہاں ایک طرف جہازی سائز بیڈ تھا اور ڈروب سوفے. رائٹنگ ٹیبل فرنیچر. بیڈشیٹ کرٹنز سب کچھ ہی بہت خوبصورت اور قیمتی تھا بیڈ کے اوپر لگی لارج سائز تصویر دیکھ کر وہ ساکت رہ گئی تھی کیوں وہ اس کی تصویر تھی جس میں اس نے گولڈن کلر کی میکسی پہنی ہوئی تھی وہ اس کی بیسوی سالگرہ کی تصویر تھی "نور.." احمد کی آواز پر وہ چونکی تھی" بیٹھو.." اس نے بیڈ کی طرف اشارہ کیا اس نے فوراً سے اپنے تاثرات سپاٹ کئے. "مجھے نہیں بیٹھنا.. جو بھی بات کرنی ہے جلدی کہو.. مجھے واپس بھی جانا ہے.." احمد نے تاسف سے انگلی اور انگوٹھے سے اپنی پیشانی مسلی.. "تمہیں ایک ہی بات بار بار کیوں بتانی پڑتی ہے نور؟" وہ اس انداز سے بولا کے وہ منہ بناتی بیڈ کے کنارے پر ٹک گئی تھی.. رائٹنگ ٹیبل کے پاس رکھی چیئر اٹھا کر ٹھیک اس کے سامنے رکھتا وہ بیٹھ گیا تھا زر نور بے ساختہ پیچھے ہوئی تھی لیکن اس نے کوئی نوٹس نہیں لیا "اب بتاؤ کیا مسلئہ ہے تمہیں..؟" "کون سا مسلئہ؟؟" "شادی سے کیوں منع کر رہی ہو؟" "کس کی شادی سے؟" "ہماری شادی سے.." "واؤ.. ایٹیٹیوڈ تو دیکھو ذرا.." وہ طنز سے بولی.. "عباد انکل اور ڈیڈ رخصتی کی ڈیٹ فکس کرنا چاہتے ہیں.." ہ "اس کی فکر تم مت کرو.. پاپا کو میں منع کر دوں گی.." "میں نے تم سے یہ تو نہیں کہا کے تم منع کر دو.." "تو پھر؟؟" وہ نہ سمجھی سے بولی "میں چاہتا ہوں کے تم ہاں کہ دو.." "لیکن میں تم سے شادی نہیں کرنا چاہتی.." "ہماری شادی غالباً ہو چکی ہے.." احمد اس کے گلابی چہرے کو تکتے ہوئے بولا "میں نہیں مانتی اس شادی کو.. اور احمد خانزادہ.. بہتر ہو گا کے تم اس نام نہاد کاغذی رشتے کو ختم کر دو.. کیوں کے نہ مجھے تم میں پہلے کوئی دلچسپی تھی اور نہ اب ہے.." وہ چبا چبا کر بولی "چلو ٹھیک ہے شادی کو ابھی سائیڈ پر رکھتے ہیں... ابھی تمہیں مجھ سے جتنے بھی شکوے شکایاتیں ہیں تم مجھے وہ بتاؤ.. تاکے میں دور کر سکوں.." "نہیں.. پہلے تو تم مجھے یہ بتاؤ کے تم ہو کون؟ ارمان یا پھر احمد؟ تاکے میں تم سے اسی حساب سے پیش آؤں.." وہ طنزیہ انداز سے بولی اور احمد نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا تھا "میں ارمان احمد خانزادہ ہوں.. تمہارا شوہر.. جس سے تم بے حد محبّت بھی کرتی ہو.." وہ شرارتی انداز میں اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا "یہ خوشفہمی کب سے پال لی تم نے؟" وہ فہمائشی انداز میں بولی "جب سے تمہاری آنکھوں میں اپنا عکس دیکھا

ہے.."وہ ایک لمحے کے لئے بھی اس کے چہرے پر سے اپنی نظریں نہیں ہٹا رہا تھا یہی چیز زرنور کو کنفیوز کر رہی تھی "بہتر ہو گا کے اپنی آنکھوں کا علاج کرواؤ تم.."وہ چڑ کر بولی تھی لیکن چونکی ضرور تھی کے اس کے دل کا حال احمد نے کیسے پڑھ لیا کیوں یہ بات تو صرف اس کے علاوہ مناہل اور لائبہ جانتی تھی بس "کیوں.. کیا یہ سچ نہیں ہے کے تمہیں مجھ سے محبّت ہے؟""بلکل بھی نہیں..مجھے تم سے کوئی محبّت نہیں ہے.."وہ صاف مکر گئی تھی لیکن احمد کی شرارتی مسکراہٹ اسے تپا گئی تھی "دیکھو..میں تم سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی..اسی لئے بہتر ہو گا کے مجھے غصّہ مت دلاؤ..میں شوٹ کر دوں گی تمہیں..فضول میں میرے ہاتھوں قتل ہو جاؤ گے.."وہ دانت پیستے ہوئے بولی "بلکے میں فضول میں ہی اپنا ٹائم ضائع کرنے تمہارے ساتھ آ گئی.."وہ اٹھ کر جانے لگی تھی جبھی احمد نے اس کی کلائی پکڑ کر دوبارہ اپنے سامنے بٹھایا تھا "ہاتھ چھوڑو میرا.."پہلے تو وہ حیران ہوئی پھر غصے سے بولی "تب تک نہیں چھوڑوں گا..جب تک تم میری بات نہیں سنو گی.."وہ دباؤ ڈالتے ہوئے سکون سے بولا "ہاتھ چھوڑو میرا احمد...درد ہو رہا ہے مجھے.."وہ چھڑوانے کی مسلسل کوشش کر رہی تھی لیکن اس کی گرفت سخت تھی "بات سنو گی میری؟""بلکل بھی نہیں.."وہ ضدی انداز میں بولی "مرضی ہے تمہاری..میں بھی نہیں چھوڑ رہا پھر..""اچھا اچھا..سنو گی ساری باتیں سنو گی.تم ہاتھ تو چھوڑو میرا.."احمد نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا وہ ناراضگی سے اس کو دیکھتی اپنا ہاتھ دبانے لگی تھی اگر تمہیں مجھ سے کوئی شکایات نہیں ہے تو پھر میں ڈیڈ سے کہہ دیتا ہوں کے بہو مان گئی ہے آپ کی..ڈیٹ رکھ لے آپ رخصتی کی..""میں نے تم سے کہا ہے نہ میں تم سے کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتی.."اس نے زور دے کر کہا "وجہ..؟؟""مسٹر خانزادہ ..اگر آپ فلیش بیک میں جائے نہ تو وجہ آپ کو خود ہی پتا چل جائے گی."زرنور نے قہر برساتی نظروں سے کہا "جو بھی میں نے کیا..اس کے لئے میں شرمندہ ہوں..لیکن وہ بس ایک مذاق...!!""مذاق؟وہ صرف مذاق تھا؟میرا تماشا بنا کر رکھ دیا تم نے احمد..اور تم کہہ رہے ہو کے بس مذاق تھا.."اس کی بات کاٹ کر وہ چیخ کر بولی زخم پھر سے ہرے ہو گئے تھے "نور..بات سنو میری.."احمد نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا لیکن وہ جھٹکے سے چھڑواتی دور جا کھڑی ہوئی تھی "تم نے اچھا نہیں کیا میرے ساتھ احمد..بگاڑا کیا تھا میں نے تمہارا جو تم نے اس طرح سے بدلہ لیا مجھ سے؟"احمد سے اس کے آنسو

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

برداشت نہیں ہورہے تھے وہ اپنی جگہ سے اٹھ کراس کے سامنے جا کھڑا ہوا"میں نے تم سے کوئی بدلہ نہیں لیا ہے نور .."اس نے نرمی سے کہا"پھر کیوں کیا تم نے میرے ساتھ ایسا؟؟"وہ اس کی شرٹ کے کالر پکڑے روتے ہوئے بولی احمد نے اس کا بازو پکڑ کر اپنے گلے لگا لیا تھا زرنور نے اس کے حصار سے نکلنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہی تھک ہار کر اس نے اپنا سر احمد کے کندھے پر رکھ دیا"بہت برے ہو تم احمد..بہت برے.."وہ بے تحاشا رو رہی تھی وہ ہلکے ہلکے اس کا سر سہلانے لگا اس نے اپنی آنکھیں بند کر کے زرنور کو خود میں سمو لیا تھا خود کو جیسے ان لمحوں کے سپرد کر دیا ہو آج اس کی جان اس کا عشق اس کے قریب ترین تھا وہ خود کو دنیا کا خوش قسمت ترین انسان تصور کر رہا تھا

تیمور کے فون کرنے پر انوشے پانچ منٹ میں ہی وہاں پہنچ گئی تھی صوفے پر یشفہ کو بے ہوش پڑا دیکھ کر وہ حیران ہوئی تھی اس سے پہلے کے وہ کچھ پوچھتی تیمور نے اس سے کہا"یار انوش..آج اس کا فرسٹ ڈے تھا نہ اسی لئے ہم نے بس ایک چھوٹا سا مذاق کیا تھا ہمیں کیا پتا تھا کے یہ بے ہوش ہی ہو جائے گی..اب تم پلیز جلدی سے اس کو ہوش میں لاؤ.."انوشے اس کو ہوش میں لانے کی تدبیریں کرنے لگی جس سے تھوڑی ہی دیر میں اس نے آنکھیں کھول دی تھی ہوش میں آتے ہی اس نے کہا"میرا سر گھوم رہا ہے.."وہ دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑے پیر اوپر کئے ٹیک لگا کر بیٹھی تھی انوشے نے جلدی سے اس کو گلاس میں پانی ڈال کر دیا جو پینے کے بعد اس کے حواس کچھ بحال ہوئے""اب ٹھیک ہو؟"انوشے نے اس سے پوچھا یشفہ نے آثبات میں سر ہلایا"آپ بھی ان لوگوں کے ساتھ ملی ہوئی تھی انوشے.."وہ ناراضگی سے بولی "قسم سے مجھے تو اس بارے میں کوئی علم نہیں تھا بلکے میں تو خود حیران تھی تمہیں یہاں دیکھ کر..کیوں کے ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو میں نے تمہیں کلاس میں چھوڑا تھا..مجھے کیا پتا تھا کے یہ بدمعاش پہلے سے ہی تمہاری کلاس میں بیٹھے ہیں" انوشے نے خفگی سے اندر آتے تیمور کو دیکھ کر کہا جس نے دانت نکوسے تھے"یہ جوس پی لو بھئی..اور ہاں اس میں کا کروچ نہیں ہے.."تیمور نے شرارت سے کہتے ہوئے جوس اور چپس کا شاپر انوشے کو دیا تھا تا کے وہ یشفہ کو دے دے

"ویسے سچ بتاؤں تو حیدر نے جب مجھے یہ آئیڈیا بتایا تھا نہ تو مجھے پکا لگا تھا کے فلاپ ہی ہوگا کیوں کے ہیوی بائیک چلانے والی.. لڑکوں سے بھڑنے والی.. خوف نہ کھانے والی.. کاکروچز سے ڈر جائے گی تیمور نے چیئر انوشے کی چیئر کے ساتھ رکھ کر بیٹھتے ہوئے کہا"اوہ. تو یہ سب اس لنگور کا پلین تھا.."وہ تپ کر بولی انوشے نے جوس نکال کر اس طرف بڑھایا جو اس نے لے لیا تھا"ویسے مجھے حیرت اس بات پر ہے کے تم نے کاکروچ کو کاکڑوچ کیوں نہیں کہا؟اس دن بھی تمہاری حیدر سے اسی بات پر لڑائی ہوئی تھی.."تیمور کے حیرت سے کہنے پر اس نے منہ بنایا تھا اور راحم والی پینلٹی بتائی تھی"واہ بھئی.. کیا کہنے تمہارے..."تیمور نے اس کو داد دی"یہ چپس اور جوس کیا اسی بندر نے بھیجے ہیں؟"چپس کھاتے ہوئے وہ ایک دم چونک کر بولی"ہنہ.. اس کنجوس کو اٹیک نہ پڑ جائے.. یہ سب چیزیں لانے پر.."تیمور نے ہاتھ جھلایا"انوشے آپ مجھے ٹائم ٹیبل بتا دیں.. ایک کلاس تو اب میری نکل ہی گئی ہے ان لوگوں کی مہربانی سے.."یشفہ نے گھور کر اشعر اور ریاض کو دیکھا جو اندر جھانک کر دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے"وہ تو میں بتا دوں گی.. ابھی تم مجھے بتاؤ کے اگر اب حالت بہتر ہے تو کلاس میں چلو.. دوسرا پیریڈ لگنے والا ہے""اب ٹھیک ہوں میں"یشفہ نے مسکرا کر اس کو کہا جو کتنی فکر مند ہوگئی تھی اس کے لئے.."ٹھیک ہے آ جاؤ پھر."انوشے نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور ٹیبل پر سے اس کا بیگ اور فائل اٹھا کر اس کو پکڑائی جو تیمور ہی کلاس میں سے لے کر آیا تھا"کلاس تو وہ ہی والی ہے نہ؟"یشفہ نے اس سے پوچھا"ہاں وہی ہے..""ٹھیک ہے پھر میں چلی جاؤں گی.. آپ پریشان نہ ہو.. آج میرا پہلا دن ہے نہ یہاں پر اسی لئے یہ لوگ بچ گئے لیکن اگلی دفع... میں نہیں یہ لوگ بے ہوش ہوں گے.. میں چلتی ہوں.. گڈ بائے..."وہ اطمینان سے کہہ کر انوشے سے گلے مل کر اور اس کا گال چوم کر آفس سے باہر آئی تھی جہاں کھڑے ریاض اور اشعر کو نظر انداز کرتی وہ آگے چلی گئی تھی"یار کتنی بولڈ ہے یہ لڑکی.."تیمور نے یشفہ سے متاثر ہوتے ہوئے کہا"کیا چکر ہے یہ تیمور؟"انوشے نے اس سے پوچھا"یار انوش تم نے تو مجھے اکیلے میں تھپڑ مارے تھے لیکن اس نے تو سب کے سامنے حیدر کو پنچ مارا تھا..""کیا مطلب؟"اس نے نہ سمجھی سے کہا تب تیمور نے اسے شروع سے لے کر آخر تک ساری بات بتائی.."حد ہے.. تم لوگوں کا کام کیا بس لڑکیوں سے مار کھانا ہی رہ گیا ہے؟"اس نے بیگ کندھے پر ڈالتے ہوئے کہا"اب یہ تو

لڑکیوں کو سوچنا چاہیے نہ کے.. کبھی بھی کسی پر بھی ہاتھ اٹھا دیتی ہیں..نہ موقع دیکھتی ہیں اور نہ محل..آئی..مارا...اور چلی گئی..یہ بھی کوئی بات ہے ویسے تمہارا لاسٹ پیریڈ تو سر جبران لیتے ہیں نہ؟اور آج وہ آئے نہیں..تو تم کہاں جارہی ہو؟""گھر جارہی ہوں..""ٹھیک ہے میں ڈراپ کر دیتا ہوں.."وہ جلدی سے بولا"کوئی ضرورت نہیں ہے..ویسے بھی وائر جوڑنا میں نے سیکھ لیا ہے..."اس دن کا حوالہ دے کر وہ طنز سے بولی تیمور ہنس دیا تھا"ہاں تو آسانی سے تم مانتی کہاں ہو...چلو نہ میں ڈراپ کر دوں گا...""تم کچھ زیادہ ہی فری ہونے نہیں لگ گئے؟"وہ اس کو گھورتی ہوئی باہر چلی گئی تھی"ارے انوش..بات تو سنو یار"وہ بھی اس کے پیچھے بھاگا تھا

احمد نے اسے چپ نہیں کروایا تھا رونے دیا تھا تاکے اس کے دل کا غبار نکل جائے نہ جانے کتنے ہی لمحے ایسے بیت گئے تھے تب کہیں جا کر اسے اپنی پوزیشن کا احساس ہوا جھٹکے سے وہ اس سے الگ ہوئی تھی شرم سے اس کی پلکیں جھک گئی تھی اپنی بے خودی پر اسے تاؤ آرہا تھا جبکے وہ دلفریبی سے اس کے بھیگے چہرے کو دیکھ رہا تھا"ایسے مت دیکھو..منہ توڑ دوں گی میں تمہارا.."وہ شرم اور ناراضگی کے ملے جلے تاثرات سے بولی وہ چاہ کر بھی اپنی مسکراہٹ نہ چھپا سکا جس کو دیکھ کر زرنور کو تپ چڑھی تھی"مت ہنسو ایسے..غصہ آرہا ہے مجھے تم پر..""چلو پھر...پہلے تو تم اپنا غصہ اتار لو مجھ پر اس کے بعد میں تمہیں اپنے یہ سب کرنے کی وجہ بتاؤں گا..ٹھیک ہے؟""مجھے جس پر غصہ آتا ہے نہ تو میں اس کو تھپڑ مار کر اپنا غصہ اتارتی ہوں.."وہ اپنی شرم اور جھجھک پر قابو پاتے ہوئے بولی"اوہ تو یہ بات ہے.."وہ قدم قدم چلتا اس کے سامنے جا کھڑا ہوا"میں مانتا ہوں کے میں نے غلطی کی اور شاید بہت بڑی غلطی کی..اسکی سزا مجھے ملنی چاہیے..تم جو بھی سزا دو مجھے قبول ہے..اسی لئے تمہیں اجازت ہے جتنے تھپڑ مارنے ہیں مار لو.."احمد کے اطمینان سے کہنے پر وہ حیرت اور بے یقینی سے اس کو دیکھ رہی تھی"میں..میں سچ میں مار دوں گی.."اس نے زور دیتے ہوئے کہا"ہاں تو مار لو..میں نے منع تھوڑی کیا ہے.."وہ اسی انداز میں بولا اور زرنور نے صرف ایک لمحہ لیا تھا سوچنے میں دوسرے ہی لمحے اس کا ہاتھ اٹھا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اور احمد کے گال پر نشان چھوڑ گیا تھا ایک اور الٹے ہاتھ کا تھپڑ اس نے کھینچ کر احمد کے دوسرے گال پر مارا.. ہاتھ اٹھاتے ہوئے وہ ڈر رہی تھی کے کہیں اسے غصہ نہ آ جائے اور بدلے میں کہیں وہ اس کو تھپڑ نہ مار دے.. لیکن وہ حیران تھی کیوں کے احمد نے کوئی رد عمل نہیں دیا تھا وہ اسی سکون سے کھڑا اسکو تک رہا تھا "بس...اتر گیا غصہ؟؟" وہ اور اس کے قریب ہوا تھا اور زرنور جلدی سے پیچھے ہٹی تھی اسے اب افسوس ہو رہا تھا کے دل میں ایک ملال سا ہو رہا تھا کے اس نے کیوں احمد پر ہاتھ اٹھایا لیکن اس نے ظاہر نہیں ہونے دیا احمد کے سفید گالوں پر ہلکی ہلکی سرخی تھی جو اس کے ہاتھ اٹھانے سے ہی تھی اس کا خود کا ہاتھ بھی دکھنے لگا تھا "اتنا تو تم بولتی ہو اس سے بھی زیادہ تم روتی ہو.. دیکھو پوری شرٹ گیلی کر دی تم نے میری.. "احمد کے کہنے پر زرنور نے اس کی شرٹ کو دیکھا تھا جو واقعی میں اس کے رونے کی وجہ سے خراب ہو چکی تھی "سوری.." وہ شرمندگی سے بولی ""سوری سے کام نہیں چلے گا یہاں کمرے سے باہر جاؤ.. سیدھے ہاتھ پر کچن ہے.. جا کر میرے لئے سٹرونگ سی کافی بنا کر لاؤ تب تک میں شرٹ چینج کر لوں.. """حکم دے رہے ہو؟" وہ گھور کر بولی.. "نہیں محترمہ.. میں آپ سے گزارش کر رہا ہوں کے میرے لئے پلیز کافی بنا دیں.. کیا آپ بنائے گی؟؟" وہ اس کی طرف جھکتے ہوئے بولا "ملازمہ نہیں ہوں میں.. خود بنا لو جا کر.." پیچھے ہوتے ہوئے اس نے لٹھ مار انداز میں کہا "یار بیوی تو ہو نہ.. شوہر کے لئے کیا تم کافی بھی نہیں بنا سکتی؟" احمد نظریں اس کے چہرے پر جمائے شرٹ کے اوپری بٹن کھولنے لگا زرنور گھبرا گئی تھی "ہنہ.. شوہر اور بیوی.." منہ بنا کر کہتی وہ خود پر جھکے احمد کو دھکا دے کر وہاں سے بھاگی تھی .. اس کی گھبراہٹ اور شرمیلا انداز دیکھ کر ہنستے ہوئے وہ دوسری شرٹ لینے وارڈروب کی طرف بڑھا

ماہین بھابھی.. میری تو سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کے آپ لوگ رشتہ لے جانے میں اتنا ٹائم کیوں لگا رہے ہیں..؟" وہ ابھی یونی سے آ کر کچن میں بیٹھا کھانا کھا رہا تھا ساتھ ہی ماہین سے باتیں بھی کر رہا تھا ماہین چونکی تھی اس کی بات پر کیوں کے ابھی تو وہ کوئی اور بات کر رہا تھا ایکدم سے اس نے ٹوپک چینج کر دیا تھا وہ سمجھ گئی تھی اسی لئے مسکرا دی یقیناً مناہل کو آس

پاس دیکھ لیا ہو گا جبھی بات بدل دی "اور مجھے یہ نہیں سمجھ آرہا ہے کے آخر کو تمہیں شادی کی اتنی جلدی کیوں ہے؟" روٹیاں پکاتے ہوئے اس نے حارث کے ہی انداز میں کہا "ہاں تو اس کے گھر والے اس کی شادی جلدی کرنا چاہتے ہیں نہ .. پہلے سے ہی اس کے پرپوزلز آئے ہوئے ہیں .. اگر آپ لوگ رشتہ نہ لے کر گئے تو اس کے گھر والے کہیں اور شادی کر دیں گے اس کی .. اور اگر مجھ سے نہ ہوئی نہ اس کی شادی تو آگ لگا دوں گا میں ساری دنیا کو ..." وہ دھمکانے والے انداز میں بولا "اف حارث .. تم تو بلکل ہی مجنوں بن گئے ہو اس کے پیچھے .." "" میں نہیں بنا بھابھی ... اس نے بنایا ہے .." حارث نے شاعرانہ انداز میں کہا ماہین ہنسنے لگی "پاگل ---" "ویسے بتائے نہ بھابی کے کیسی لگی آپ کو میری پسند؟" "بہت خوبصورت اور بہت پیاری .. مجھے تو سو جان سے وہ اپنی دیورانی کے طور پر قبول ہے" ماہین کے کہنے پر اس کی مسکراہٹ گہری ہو گئی تھی "تو پھر آپ بات کریں نہ امی سے" "امی نے تو صاف کہ دیا ہے حارث کے تین چار سال سے پہلے تمہاری شادی نہیں ہو گی" "یار منگنی ہی کروا دیں .." وہ منہ بسور کر بولا "صبر کرو .. اتنی بے صبری بھی اچھی نہیں ہوتی .. پہلے اپنی پڑھائی ختم کرو بزنس جوائن کرو .. تھوڑے سے قابل بن جاؤ .. پھر لے کر جائے گے رشتہ .. ایسے گئے تو وہ دروازے ہی واپس لوٹا دیں گے" "ارے نہیں .. وہ لوگ میرا پرپوزل ریجیکٹ نہیں کریں گے انفیکٹ منگنی بھی کر دیں گے ..." "تم اتنے اطمینان سے کہ رہے ہو حارث .. کیا عائشہ سے کوئی کمٹمنٹ ہوئی ہے تمہاری؟" ماہین نے لہجے میں حیرانی سموتے ہوئے کہا "اور نہیں تو کیا .. وہ تو سو جان سے مجھ پر فدا ہے .." حارث نے شرارت سے کہا "اور یہ اس نے تمہیں خود بتایا ہے؟" "وہ بہت بولڈ ہے بھابھی .. جو دل میں آتا ہے کہ دیتی ہے .. لیکن یہ اس نے نہیں کہا مجھے .. میں نے خود ہی اندازہ لگا لیا کے وہاں بھی کچھ میرے جیسا ہی حال ہے" وہ ہنستے ہوئے بولا کچن کے باہر دیوار سے ٹیک لگائے کھڑی مناہل کی آنکھوں سے آنسوں بہ رہے تھے وہ ماہین کے پاس کسی کام سے آئی تھی لیکن اندر سے آتی حارث کی آواز نے اس کے قدم وہیں پر روک دیے تھے نہ جانے کیوں وہ اس کے حواسوں پر اس قدر حاوی ہوتا جا رہا تھا اسے لگ رہا تھا کے اگر وہ تھوڑی دیر بھی اور وہاں کھڑی رہی نہ تو ضرور اس کا دل بند ہو جائے گا بے جان قدموں سے چلتی وہ اپنے کمرے میں آئی اور دروازہ لاک کر کے وہیں پر گھٹنوں کے گرد بازو پھیلا کر بیٹھ گئی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے اسے ہو کیا گیا ہے پچھلے کچھ دنوں سے حارث کو دیکھ کر اس کا دل ایک الگ ہی لے پر دھڑکنے لگ جاتا تھا وہ بے چین رہتی تھی جب تک حارث اس کو نظر نہ آجاتا .. اور جب وہ اس کو دیکھ لیتی تو ایک ٹھنڈا میٹھا سا احساس اس کے دل میں اتر جاتا "یہ .. یہ کیا

ہو گیا ہے مجھے ؟ کیوں حارث کو دیکھ بغیر مجھے سکون نہیں ملتا اب..؟ کیوں وہ مجھے اتنا اچھا لگنے لگ گیا ہے ؟"روتے ہوئے وہ جیسے خود سے ہی پوچھ رہی تھی "تمہیں محبّت ہو گئی ہے مناہل..آج تک جس محبّت کا تم مذاق بناتی آئی تھی اسے فضول کہتی آئی تھی آج وہ تمہیں بھی ہو ہی گئی.."اپنے دل کی آواز پر وہ دم بخود رو گئی تھی "یہ..غلط ہے..مجھے کوئی...محبّت نہیں...اس سے..وہ تو پہلے ہی کسی اور سے محبّت کرتا ہے...میں کیسے..اس سے محبّت کر سکتی ہوں؟؟"اس نے سختی سے جھٹلایا تھا اس کے گالوں پر آنسوں پھیلتے جا رہے تھے اس کا دل چیخ چیخ کر بس ایک ہی نام لے رہا تھا "کیوں کیا تم نے ایسا حارث،،،"وہ بے تحاشا رو رہی تھی

یہ پہلی اور آخری دفعہ میں نے تمہارے لئے کافی بنائی ہے آئندہ مجھ سے کوئی امید مت رکھنا.."وہ صوفے پر بیٹھا پیر لمبے کیے ٹیبل پر رکھے موبائل پر میسجز چیک کر رہا تھا جبھی زرنور نے کافی کا بھاپ اڑاتا کپ اس کے سامنے رکھتے ہوئے تڑک سے کہا"احمد نے حیرانی سے اس کو دیکھا تھوڑی دیر پہلے تک تو ٹھیک تھی لگتا ہے پھر غصہ چڑھ گیا اسے."تھینک یو نور..ویسے مجھے کہنا تو نہیں چاہیے..کیوں کے یہ تو تمہارے ہی کرنے کے کام ہیں..اگر میرے لئے کافی تم نہیں بناؤ گی تو اور کون بنائے گا؟"وہ عام سے انداز میں کہتا اس کو تپا گیا تھا"ایکسکیوز می..تم ہو کون جو میں تمہارے لئے کافی بناؤ؟" "شوہر ہونہ تمہارا...""ہنہ شوہر ہونہ تمہارا..آئے بڑے.."زرنور کے نقل اتارنے پر وہ ہنس دیا"دوبارہ مت کہنا ..ورنہ اچھا نہی ہو گا."وہ وارن کرتے ہوئے بولی"کیوں تم مجھے اپنا شوہر نہیں مانتی کیا؟""بلکل بھی نہیں.تم صرف ایک دھوکے باز اور فراڈی انسان ہو..اور کچھ بھی نہیں..""کیا کہا؟میں دھوکے باز ہوں؟""ہاں ہو تم دھوکے باز"" زرنور نے تپ کر کہا احمد نے اس کی کلائی پکڑ کر جھٹکے سے اسے کھینچ کر اپنے پہلوں میں گرایا تھا اور اس کو سمبھلنے کا موقع دئے بغیر اس کے گرد اپنا حصار کھینچ دیا تھا"بھلے میں ایک دھوکے باز ہوں فراڈی ہوں..لیکن اب صرف تمہارا ہوں ..اور تم سے بے حد محبّت بھی کرتا ہوں.اسی لئے اب تمہیں اسی دھوکے باز کو ساری زندگی برداشت کرنا پڑے گا .. ..کیوں کے اب میں تمہاری جان چھوڑنے والا نہیں ہوں

ایکسکیوز می.. تم ہو کون جو میں تمہارے لئے کافی بناؤ؟""شوہر ہو نہ تمہارا..""ہنہ شوہر ہو نہ تمہارا.. آئے بڑے "" .."زر نور کے نقل اتارنے پر وہ ہنس دیا"دوبارہ مت کہنا.. ورنہ اچھا نہی ہو گا."وہ وارن کرتے ہوئے بولی"کیوں تم مجھے اپنا شوہر نہیں مانتی کیا؟""بلکل بھی نہیں. تم صرف ایک دھوکے باز اور فراڈی انسان ہو.. اور کچھ بھی نہیں..""کیا کہا ؟میں دھوکے باز ہوں ؟""ہاں ہو تم دھوکے باز""زر نور نے تپ کر کہا احمد نے اس کی کلائی پکڑ کر جھٹکے سے اسے کھینچ کر اپنے پہلوں میں گرایا اور اس کو سمبھلنے کا موقع دیۓ بغیر اس کے گرد اپنا حصار کھینچ دیا"بھلے میں ایک دھوکے باز ہوں فراڈی ہوں.. لیکن اب صرف تمہارا ہوں.. اور تم سے بے حد محبّت بھی کرتا ہوں. اسی لئے اب تمہیں اسی دھوکے باز کو ساری زندگی برداشت کرنا پڑے گا.. کیوں کے اب میں تمہاری جان چھوڑنے والا نہیں ہوں.. زر نور تو اس کی جرات پر ہی حیران رہ گئی تھی"چھوڑو مجھے.."وہ غصے سے بولی"نہ چھوڑوں تو؟؟..""اچھا نہیں ہو گا پھر.. میں.. میں جان سے ماردوں گی تمہیں.."وہ دھمکی دیتے ہوئے بولی"میری جان تو اب صرف تم ہو یار.."احمد نے دلفریبی سے کہا"مجھے تمہاری کسی بھی بات پر کوئی بھی اعتبار نہیں ہے.. بہتر ہو گا کے تم اپنے یہ فضول ڈرامے بند کردو.."وہ چبا کر بولی"میری محبّت تمہیں فضول ڈرامہ لگتا ہے؟"احمد نے اس سے پوچھا"صرف تمہاری محبّت ہی نہیں تم خود بھی ایک فضول انسان ہو.."وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بے خوفی سے بولی"میں فضول انسان ہوں نا؟ابھی بتاتا ہوں.."احمد نے کہتے ہوئے اس کلائی مروڑی تھی"آہ... یہ کیا حرکت ہے..؟چھوڑو مجھے.."وہ اس کی حصار میں کسمساتے ہوئے چیخ کر بولی "اب بولو گی مجھے فضول؟""بولوں گی.. ہزار دفعہ بولوں گی. بدتمیز انسان."زر نور نے غصے سے کہا"چہ.. چہ.."اس نے افسوس سے نفی میں سر ہلایا..""بہت محنت کرنا پڑے گی مجھے تم پر..""کیسی محنت؟"وہ چونکی"سب کچھ ابھی بتا دوں؟؟"وہ تھوڑا سا اس پر جھکتے ہوئے بولا"تم... تم انتہائی گھٹیا انسان ہو.."وہ غصے سے چیخ کر بولی."یہ تو میں جانتا ہوں... نئی بات بتاؤ.."احمد نے کہتے ہوئے اس کے گرد سے اپنا حصار ہٹا لیا تھا اس کی کلائی بھی چھوڑ دی تھی وہ خونخوار انداز میں اس کو دیکھتی جھٹکے سے وہاں سے اٹھ کر سامنے سنگل صوفے پر جا بیٹھی تھی اپنی کلائی مسلتے ہوئے زر نور مسلسل اسے گھور رہی تھی"اتنے پیار سے مت دیکھوں یار.. کچھ کر بیٹھوں گا تو پھر تمہیں ہی اعتراض ہو گا.."معنی خیزی سے کہتے ہوئے احمد نے ٹیبل پر پڑا کافی کا کپ اٹھایا اس نے غصے سے گھورتے ہوئے اپنا رخ موڑ لیا.."ویسے ایک بات بتاؤ.. ہمارے نکاح کا جان کر تمہیں خوشی نہیں ہوئی؟"اس نے کپ کی سطح پر انگلی پھیرتے ہوئے کہا""پوچھو ہی مت کے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کتنی خوشی ہوئی تھی...اتنی خوشی ہوئی تھی کے میرا دل چاہ رہا تھا کے برج خلیفہ پر چڑھ کر بھنگڑے ڈالوں..دماغ پر اثر ہو گیا تھا میرے.."اس نے طنز سے کہا"احمد بے ساختہ ہنستا چلا گیا اس نے غصے سے اس کو دیکھا..مانا کے ہنسی بے حد پیاری ہے لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں کے مسلسل سامنے والے کا امتحان لیا جائے احمد اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے سامنے رکھی شیشے کی ٹیبل پر بیٹھ گیا تھا کپ بدستور ہاتھ میں تھا"تمہیں پتا ہے...مجھے کب محبت ہوئی تھی تم سے؟"وہ اسکی ہرے کانچ سی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا..زرنور نے کوئی جواب نہ دیا"جب مجھے محبت کا مطلب بھی نہیں معلوم تھا ..اٹھارہ سال کا تھا میں جب ماہین آپی کی ای میل کی گئی فوٹو گرافس دیکھ رہا تھا تبھی میں نے تمہیں دیکھا شاید میٹرک میں تھی تم اس وقت ریڈ فراک میں پھولوں کا تاج سر پر رکھیں..نہ جانے تم میں ایسی کیا کشش تھی جو میری نظروں نے پلٹنے سے انکار کر دیا تمہاری مسکراہٹ..ہری آنکھیں..تمہارے چہرے کے ایک ایک نقش سے مجھے محبّت ہو گئی تھی اس وقت شدّت سے میرے دل نے دعا کی تھی کے کاش تم ہمیشہ کے لئے میری ہو جاؤ..میں خود اپنی حالت پر حیران تھا کیوں کے ایسا تو میرے ساتھ پہلی دفعہ ہی ہوا تھا اٹلی میں..میں نے ایک سے ایک حسین لڑکی دیکھی تھی لیکن تمہاری جیسی..کہیں بھی نہیں دیکھی تمہاری ساری تصویریں میں نے اپنے لیپ ٹاپ میں سیو کر لی تھی صبح اٹھنے کے بعد اور رات کو سونے سے پہلے تمہیں دیکھنا میرا معمول بن گیا تھا لیکن ڈیڈ نے جلد ہی میری اس تبدیلی کو نوٹ کر لیا..ایک دن تمہاری تصویریں دیکھتے ہوئے میں اتنا مبہوت ہو گیا تھا کے پتا ہی نہیں چلا کے کب انہوں نے میری چوری پکڑ لی"میں تو گڑبڑا گیا تھا شرمندگی ہوئی وہ الگ...وہ بھی کیا سوچتے ہوں گے کے ان کا بیٹا چھپ چھپ کر ایک لڑکی کی تصویریں دیکھ رہا ہے"وہ مبہم سا مسکرا آیا لمحے کو رک کر اس نے کپ لبوں تک لے جا کر گھونٹ بھرا تھا زرنور ٹرانس کی سی کفیت میں بیٹھی ساکت نظروں سے اس کو دیکھ رہی تھی"اتنا شرمندہ کیوں ہو رہے ہو یار؟اپنی بیوی کو دیکھنا کوئی بری بات تو نہیں.."ڈیڈ کی بات میں سمجھا نہیں تھا تب انہوں نے مجھے بتایا کے تمہیں تو اس دنیا میں آتے ہی اللہ نے میری قسمت میں لکھ دیا تھا..مما کو وہ ہری آنکھوں والی گڑیا اتنی پیاری لگی کے انہوں نے اسی وقت عباد انکل سے تمہیں میرے لیے مانگ لیا..جبھی ہمارا نکاح ہوا..مجھے نہیں پتا تھا کے مما کی پسند مجھے اتنی پسند آئے گی میں تو شکر ادا کرتے نہ تھکتا تھا کے اتنی آسانی سے مجھے میری محبّت مل گئی..میں جلد سے جلد تم سے ملنا چاہتا تھا..لیکن ڈیڈ چاہتے تھے کے پہلے میں اپنی ڈگری لے لوں..گریجویشن کرنے کے بعد میں مانچسٹر چلا گیا..ان دنوں میں نے ایڈمشن لیا تھا جبھی ماہین آپی کی شادی

کی خبر ملی.. میں پاکستان آنا چاہتا تھا.. لیکن پھر.. آ نہیں سکا.. حارث سے میری دوستی چار سال پہلے ماہین آپی کے توسط سے ہی ہوئی تھی پہلے تو ہماری بات صرف مسیجز پر ہی ہوئی.. پھر نہ جانے کب ہمارے درمیان اتنا گہرا رشتہ بن گیا.. کوئی بھی بات ہم ایک دوسرے سے شئیر کئے بنا نہیں رہ پاتے تھے حارث مجھ سے کافی دفعہ ملنے آیا.. لیکن میں صرف ایک دو دفعہ ہی پاکستان آ سکا تھا عباد انکل زارا آنٹی ماہین آپی بازل.. میں سب سے ملتا تھا.. لیکن تمہاری غیر موجودگی میں.. تم ہمارے رشتے سے لاعلم تھی.. ڈیڈ تمہیں بتا دینا چاہتے تھے.. لیکن میں نے انھیں منع کر دیا تھا.. میں خود تمہیں بتانا چاہتا تھا لیکن اس سے پہلے میں تمہاری آنکھوں میں اپنا چہرہ دیکھنا چاہتا تھا.. پھر نہ جانے کیسے میرے مائنڈ میں یہ ڈرامہ کرنے کا آئیڈیا آیا.. ماسٹرز کرنے کے بعد میں پاکستان آ گیا.. ڈیڈ نے یہ بنگلو بہت پہلے سے لیا ہوا تھا جب بھی وہ یا میں پاکستان آتے.. یہیں پر اسٹے کرتے تھے انکل اور آنٹی کی اجازت سے ہی میں نے اپنی شناخت تم سے چھپائی.. میں پہلے اپنا مقصد پورا کرنا چاہتا تھا اور الحمد للہ مجھے میرا مقصد حاصل ہو گیا اور تمہیں بھی مجھ سے محبّت ہو ہی گئی" وہ شرارت سے ہنسا.. "یقین کرو.. یہ سب کرنے میں میری کوئی غلط نیت نہیں تھی.. بس ایک چھوٹا سا مذاق ہی تھا... مجھے نہیں پتا تھا کے تم اتنا شدید ری ایکشن دو گی اگر پتا ہوتا تو کبھی ایسا نہ کرتا... تمہیں تکلیف دینے کا تو میں سوچ بھی نہیں سکتا.. پہلے تو مجھے صرف تم سے محبّت ہوئی تھی لیکن یہاں آنے کے بعد جب پہلی دفعہ میں نے یونی کی پارکنگ میں وائٹ ڈریس میں حیدر سے لڑتے ہوئے دیکھا تو بس.. پوچھو ہی مت کیا حال ہوا تھا میرے دل کا اتنے عرصے تک صرف تمہیں تصویروں میں ہی دیکھا تھا لیکن جب تمہیں حقیقت میں دیکھا تو میں پلکیں تک نہیں جھپک سکا اپنی.. جب جب تمہیں یونی میں دیکھتا تھا تمہارے لئے میری شدّتوں میں اضافہ ہی ہوتا رہا.. میں خود کو تمہیں دیکھنے سے روک نہیں پاتا تھا.. تم خود سوچو جو انسان صرف تصویریں دیکھ کر ہی پاگل ہونے لگتا ہو اس کا حقیقت میں تمہیں دیکھنے سے کیا حال ہوتا ہو گا؟.. اب تمہیں حیرانی ہو رہی ہو گی کے ڈگری لینے کے بعد بھی میں تمہاری یونیورسٹی میں ایک سٹوڈنٹ کی طرح ہی کیوں رہتا تھا؟ تو اس کا سمپل سا جواب ہے.. تمہاری وجہ سے.. صرف تمہیں دیکھیں کے لئے تمہارے قریب رہنے کے لئے.. تمہیں جاننے کے لئے سمجھنے کے لئے.. یونی کے اونر ڈیڈ کے گہرے دوست ہیں.. اور یہی دوستی میرے کام آ گئی..." کپ کو ٹیبل پر رکھ کر وہ اٹھ کر زر نور کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا" اس کے سرد پڑتے ہاتھوں کو اس نے اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھام لیا" تمہیں مجھ سے شکایت تھی نہ کے میں تمہیں دیکھتا کیوں نہیں؟ تم سے بات کیوں نہیں کرتا؟.. تو آج میں

اطراف کرتا ہوں.. مجھے تم سے عشق ہے.. ہمیشہ سے.. اپنی آخری سانس تک میں تمہیں چاہتا رہوں گا.. تم میری پہلی محبّت ہو اور آخری بھی.. تمہارے بغیر جینے کا اب میں تصور بھی نہیں کر سکتا.. آئم ایکسٹریملی سوری فور ایوری تھنگ .... جانے انجانے میں. میں نے تمہیں اتنے دکھ دے دئے... شرمندہ ہوں میں اس کے لئے... آئندہ میری یا کسی بھی وجہ سے میں تمہاری آنکھوں میں ایک آنسو بھی نہیں آنے دوں گا.. آئی پرامس.. "احمد نے اپنے ہاتھوں میں قید اس کے نازک سے ہاتھوں کو استحقاق سے چوما تھا زرنور دم بخود سی سانس روکے اس کو دیکھ رہی تھی جو اس کے پیروں کے پاس بیٹھا اسی کو دیکھ رہا تھا "ا.. احمد... "اس کی آواز رندھ گئی تھی وہ سب ایک خواب کی مانند لگ رہا تھا جیسے ابھی آنکھیں کھلیں گی اور سب غائب ہو جائے گا اسے اپنی آنکھوں پر اختیار نہیں رہا. سمجھ نہیں آ رہا تھا کے کیا کہے اسے نہیں پتا تھا کے دعائیں یوں بھی قبول ہوتی ہیں اس کے ہاتھوں پر سر رکھے وہ پھوٹ پھوٹ کے رو دی احمد نے آہستہ سے اس کا سر اٹھا کر نرمی اور پیار سے اس کے آنسو صاف کئے "میں تمہاری آنکھوں اب ایک آنسو بھی برداشت نہیں کر سکتا نور.. پلیز ایسے مت روؤ.. مجھے تکلیف ہو رہی ہے...."" آئم سوری احمد... رئیلی سوری... "سر سر کرتے ہوئے وہ بھیگی آواز میں بولی "تمہاری غلطی نہیں ہے اس میں.. جو کچھ بھی میں نے کیا اس پر تمہارا ری ایکشن آنا نارمل بات ہے... ویسے ایک بات کہوں؟.. تم کافی بلکل بھی اچھی نہیں بناتی.. "زرنور کا دھیان ہٹانے کے لئے اس نے برا منہ بناتے ہوئے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا وہ رونا دھونا بھول کر حیرت سے اس کو دیکھ رہی تھی "کیا...؟ ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟ سچ کہہ رہا ہوں اتنی بری کافی تھی.. تمہیں پتا ہے کے کتنی مشکل سے میں نے ختم کی ہے.؟"" ہاں تو پہلی دفعہ بنائی تھی میں نے .. وہ بھی گوگل سے ریسیپی دیکھ کر. ایک تو مجھے بنانی نہیں آتی پھر بھی میں نے تمہارے لئے بنائی.. اور تم مجھے ہی باتیں سنا رہے ہو؟ "ناک رگڑتے ہوئے اس نے ناراضگی سے کہا احمد کو حیرت کا جھٹکا لگا" تمہیں... کافی بنانی نہیں آتی نور؟ "وہ حیرت زدہ سا بولا" نہیں... "اس نے بھی شرمندہ ہوئے بغیر کہا" لیکن میں تو کافی کے بغیر رہ ہی نہیں سکتا.. "اس کی حیرت کم نہیں ہو رہی تھی اسے یہ تو پتا تھا کے زرنور کو کچن کا کام اور کھانا وغیرہ پکانا نہیں آتا ہو گا. لیکن کافی تک نہ آتی ہو گی؟؟"" ایسے کیوں دیکھ رہے ہو اب؟ اگر مجھے کافی بنانی نہیں آتی تو کیا ہوا.؟ تمہیں تو آتی ہے نہ؟"" یوں تو نہیں کے .. احمد.. اگر مجھے کافی بنانی نہیں آتی تو میں سیکھ لوں گی تمہارے لئے.. لیکن تم تو الٹا مجھ سے ہی ساری زندگی کافی بنواؤ گی .. یہ اچھا ہے.. "سر جھٹکتا ہوا وہ اٹھ کھڑا ہوا یہ انکشاف اسے ہضم نہیں ہو رہا تھا" ابھی تو بہت عاشقی کے دعوے کر رہے

تھے تم..کافی کے بغیر رہ نہیں سکتے تو ایسا کرو کسی سپر شیف سے بھی شادی کر لو..پھر بنوا کر پیتے رہنا اس سے ساری زندگی ..کافی.."شدید ناراضگی سے کہتی وہ جانے لگی تھی جبھی احمد نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جانب کھینچا تھا"شادی اسی سے ہوتی ہے جس سے آپ عشق کرتے ہیں.الحمد للہ مجھے عشق بھی ہو چکا ہے اور شادی بھی...لیکن عشق اپنی جگہ.....کافی بنانا تو سیکھ لو یار.."اس نے بے بسی سے کہا زرنور کو ہنسی آ رہی تھی اس کی شکل دیکھ کر لیکن ضبط کر گئی.."تمہیں تو مجھ سے زیادہ کافی سے محبّت ہے.."روٹھے ہوئے انداز میں کہتے ہوئے اس نے اپنا ہاتھ چھڑوایا"لیکن تم فکر مت کرو میری مما مجھے پروفیشنل شیف بنا کر ہی رخصت کریں گی"اس کا انداز ہنوز روٹھا ہوا ہی تھا"واقعی میں؟؟"وہ خوشی سے بولا "ہاں میں سیکھ لوں گی کافی بنانا..لیکن جب بھی تمہارے لئے بناؤں گی نہ تو آج سے بھی زیادہ بری بناؤں گی.."وہ ناک سکوڑ کر بولی"جب تو میں خود تمہارے سر پر کھڑے ہو کر بنواؤ گا"احمد نے اس کی لٹ کھینچتے ہوئے کہا"بھوک لگ رہی ہے مجھے.."زرنور نے خود پر سے اس کا فوکس ہٹاتے ہوئے کہا"چلو پھر لنچ کرنے چلتے ہیں..""اس حلیے میں؟؟رو رو کر میری آنکھوں کا حشر ہو گیا چہرہ دیکھوں کیسا ہو رہا ہے میرا.."وہ منہ بسور کر بولی""اچھا بتاؤ کیا کھانا ہے پھر..یہیں منگوا لیتے ہیں.."وہ جلدی سے بتا کر دوبارہ اس کے روم میں فریش ہونے چلی گئی تھی احمد نے صوفے پر کشن کے ساتھ رکھا اپنا فون اٹھایا جہاں پہلے سے گوگل ٹیب کھلا ہوا تھا اس نے ہسٹری چیک کی جہاں."ہاؤ ٹو میک بلیک کافی؟"پانچ دفعہ سرچ کیا گیا تھا"اس نے مسکراتے ہوئے سر جھٹکا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کیا ہوا مناہل؟؟تیار نہیں ہوئی تم ابھی تک..آج یونی جانے کا ارادہ نہیں ہے کیا؟"حارث نے اسے صوفے پر گھر کے"" حلیے میں ہی بیٹھے دیکھ کر پوچھا"نک سک سے تیار حارث کو دیکھ کر اس کا دل دھڑک اٹھا تھا دوسرے ہی لمحے اس نے نظریں چرائی تھی"وہ میرا دل نہیں کر رہا آج جانے کا..تم چلے جاؤ.."اس نے نظریں جھکائے جواب دیا"کیوں..طبیت تو ٹھیک ہے تمہاری؟"اس نے فکرمندی سے پوچھا"اس نے آثبات میں سر ہلایا"چلو ٹھیک ہے پھر..دوپہر کو تم سونا نہیں..شاپنگ پر چلیں گے.."کیوں؟"حارث کے کہنے پر اس نے حیرانی سے پوچھا"بس کچھ ضروری سامان لینا ہے " ..اور تم تیار رہنا..ویٹ مت کروانا"اس نے مناہل کو تنبہ کی تھی"ٹھیک ہے

حیدر میرے بھائی. یہ تیرے چہرے پر ہوائیاں کیوں اڑ رہی ہیں؟ کیا پھر اس بھوتنی نے تیرے ساتھ کچھ کیا ہے؟"" "" ریاض نے فکرمندی سے حیدر کو کہا جو دونوں ہاتھوں میں سر تھامے بیٹھا تھا "ابے یار دو دن.. پورے دو دن کی محنت سے میں نے سر قریشی کی دی گئی اسائنمنٹ بنائی تھی لیکن...پتا نہ نہیں کہاں چلی گئی. مل ہی نہیں رہی" وہ پریشانی سے بولا "ابے تیری اسائمنٹ کوئی دو سال کی بچی ہے کیا جو کھو گئی اور مل نہیں رہی.. " تیمور نے اس کی بات ہوا میں اڑائی "آخری دفعہ کہاں رکھی تھی تو نے؟" اشعر نے پوچھا" کینٹین میں ٹیبل پر ہی بھول گیا تھا اور جب دوبارہ لینے گیا تو وہاں نہیں تھی "کسی اور پروفیسر کے پیریڈ وہ اٹینڈ کرے یا نہ کرے لیکن سر قریشی کے ضرور کرتا تھا اور توجہ سے بھی سنتا تھا وہ تھے بھی تھوڑے سخت مزاج کے "ابے تو کینٹین میں ہی دیکھتا نہ اچھی طرح سے وہیں ہو گی ایسے کون لے کر جائے گا اور کسی میں ہمّت تھوڑی ہے جو حمزہ حیدر علی کی چیزیں چوری کرے "" "یار دس دفعہ دیکھ لیا وہاں بلکے ہر جگہ ہی دیکھ لیا..اگر آج جمع نہ کروائی تو پتا نہیں کیا حال کریں قریشی سر.. " وہ اپنی پیشانی مسلتے ہوئے بولا "فکر مت کر.. کسی سٹوڈنٹ کو ملی ہو گی تو وہ خود ہی دے جائے گا.. " تیمور نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے تسلی دیتے ہوئے کہا "اس نے محض سر آثبات میں ہلایا اس کا موبائل بجنے لگا تھا کسی نے انجان نمبر سے کوئی ویڈیو بھیجی تھی حیدر نے حیران ہوتے ہوئے ویڈیو پلے کی جیسے جیسے وہ ویڈیو دیکھ رہا تھا اس کی آنکھوں میں خون اترنے لگا غصّے سے اس کی رگے تن گئی آنکھیں بے تحاشا سرخ ہو چکی تھی جیسے ابھی خون چھلک پڑے گا اس نے پورے دو دن اور دو راتیں جاگ کر وہ اسائمنٹ بنائی تھی جسے یشفہ نے پرزے پرزے کر کے آگ کی نظر کر دیا تھا اس کی محنت منٹوں میں ہی جل کر راکھ بن گئی وہ شدید غصّے کی لہروں کو .. دباتا تیزی سے وہاں سے اٹھ کر آرٹس ڈیپارٹمنٹ کی جانب بڑھا

وہ کانوں میں ہینڈز فری لگائے کوریڈور کے آخر میں ببل گم چباتے ہوئے دیوار سے ٹیک لگائے کھڑی تھی حیدر نے اسے دور سے ہی دیکھ لیا تھا آندھی طوفان بنا وہ اس کے سر پر پہنچا یشفہ نے چونک کر اس کو دیکھا پھر ایک استہزایا مسکراہٹ اس کی طرف اچھالی "دیکھ لی تم نے ویڈیو؟؟" اس نے طنزیہ انداز میں پوچھا حیدر نے شدید غصّے سے اپنے لب بھینچ لیے تھے

کچھ بھی کہے بغیر اس نے یشفہ کا بازو دبوچا اور بغیر ادھر ادھر دیکھیں پیچھے کے راستے سے اسے اپنے ساتھ کھینچتا ہوا یونی کے پیچھے بنی ہوئی پرانی لیب میں لا کر جھٹکے سے اس کا بازو چھوڑا وہ گرتے گرتے بچی.. "یہ کیا حرکت ہے پاگل تو نہیں ہو تم ؟" اپنا بازو سہلاتے ہوئے اس نے غصّے سے کہا "بکواس بند کرو اپنی.." وہ دھاڑا تھا "تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میری اسائمنٹ جلانے کی ؟؟" "ہمت کی بات تو تم کرو نہیں.. الحمد اللہ اتنی ہمّت ہے کے دس بار تمہیں قتل کر دوں.. پھر اسائمنٹ تو بہت... بہت چھوٹی سی چیز ہے.. اور رہی بات کے میں نے کیوں جلائی ؟؟ تو... ہر ایکشن کا ری ایکشن ہوتا ہے حیدر علی.. اگر تم مجھے ایک تھپڑ مارو گے تو بدلے میں تمہیں تین کھانے پڑیں گے "اس کا پر سکون لہجہ حیدر کو آگ لگا گیا "پہلی بات تو یہ کے میرا نام حمزہ حیدر علی ہے.. اور آخری بار میں تم سے کہ رہا ہوں کے مجھ سے اور میری چیزوں سے تم دور ہی رہو تو بہتر ہو گا تمہارے لئے.. ورنہ وہ حشر کروں گا نہ ساری دنیا سے منہ چھپاتی پھرو گی.." اس نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا "اوہ واؤ... دھمکی دے رہے ہو تم مجھے... امیزنگ.." اس نے خوشی سے پلکیں جھپکتے ہوئے کہا حیدر نے غصے سے اس کا بازو پھر سے دبوچا "تمہیں سمجھ نہیں آ رہی میری بات ؟" یشفہ نے ناگواری سے اس کا یہ انداز دیکھا پھر جھٹکے سے اس کے ہاتھ سے اپنا بازو چھڑوایا "دور رہ کر بات کرو مجھ سے.. اور یہ جو تمہارا فضول سا ایٹیٹیوڈ ہے نہ.. اسے اپنے تک ہی رکھو تو بہتر ہو گا تمہارے لئے.... ورنہ تمہیں اٹھا کر ایسی جگہ پٹخوں گی نہ.. ساری زندگی وہاں سے نکلنے کی ناکام کوشش ہی کرتے رہو گے "اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر وہ بے خوفی سے بولی حیدر دل ہی دل میں اس کی ہمت کا قائل ہو گیا "کتنی ہی... ہمّت.. بہادری... اور بے خوفی تم اپنے اندر لے آؤ یشفہ لیکن... ہو تو تم ایک لڑکی ہی نہ "حیدر کے چہرے پر تپانے والی جلانے والی مسکراہٹ تھی "کیا مطلب ہے اس بات کا ؟" وہ نہ سمجھی سے بولی "ویل.. مطلب تو تمہیں اچھی طرح پتا ہو گا کے ایک لڑکی کی عزت اس کے لئے کیا ہوتی ہے ؟.. اسی لئے مجھ سے ٹکر لینے سے پہلے یا میرا کوئی کام خراب کرنے سے پہلے.. اپنا نہ سہی اپنی عزت کا ہی خیال کر لینا.. ورنہ.. آگے تم خود سمجھدار ہو.. "لفظوں کے مطلب میں چھپا اس کا مقصد وہ بخوبی سمجھ گئی تھی یشفہ کے دماغ پر غصّہ چڑھ چکا تھا دونوں ہاتھ سینے پر باندھے آگ برساتی نظروں سے وہ اس کو دیکھنے لگی "تم جیسے گھٹیا انسان سے اور توقع بھی کیا کی جاسکتی ہے ؟.. جس میں لڑنے کی ہمّت نہیں ہوتی.. وہ ایسے ہی چیپ طریقوں سے دوسروں کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتا ہے.. لیکن ٹرسٹ می حیدر.. تمہاری یہ جو سو کالڈ عزت ہے نہ اگر میں نے بھی اس کا جنازہ نہ نکالا نہ تو.. نام بدل لینا تم اپنا... بلکے ایسا کرنا کے

تین نام تو تمہارے پہلے سے ہی ہیں.. چار پانچ کا اور اضافہ کر لینا" حیدر کو تیر کی طرح لگی تھی اس کی بات.. پہلی دفعہ کسی نے اس کے نام کو طنز کا نشانہ بنایا تھا" کہیں سے نہیں لگتا کے تم اسٹینفورڈ سے گریجویٹ ہو..." حیدر نے بھی اپنی جان میں اس پر طنز کیا" تم جیسے تھرڈ کلاس پرسن سے بات کر کے میری لینگوئج بھی تمہارے جیسی ہی ہو گئی" حیدر کا دل کر رہا تھا کے دیوار میں سر دے کے مارے.. یہ لڑکی اس کی جان کا وبال بنتی جا رہی تھی "ٹھیک ہے یشفہ حمین.. پھر آج سے ہی جنگ کا آغاز کرتے ہیں..""آج سے کیوں؟ ابھی سے کرتے ہیں یشفہ نے کہتے ہوئے پھرتی سے اس کی جیکٹ کی جیب میں سے جھانکتا آئی فون نکال کر ان کی ان میں دیوار پر دے کر مارا تھا اس کا مہنگا ترین نیو ماڈل کا آئی فون فرش پر ٹکرے ٹکرے ہوئے پڑا تھا.. حیدر کو جتنا وقت سوچنے میں لگتا تھا یشفہ اس سے پہلے کر بھی لیتی تھی" آئندہ.. مجھے دھمکی دینے سے پہلے ہزار دفعہ سوچ لینا...اور یہ بھی کے...اگر تمہاری انگلی میری عزت کی طرف اٹھے گی حیدر علی تو.. تمہاری عزت بھی دو کوڑی کی کرنے میں وقت نہیں لگاؤں گی میں.... سو اب تم آرام سے یہاں بیٹھ کر سوگ مناؤ...اور ایک بات.. تمہاری اور میری لڑائی اب تم ختم ہی سمجھو.. تم اپنے راستے اور میں اپنے راستے.. کیوں کے تم سے لڑنے میں مجھے بلکل بھی مزہ نہیں آتا.. دشمن بھی میں اپنے جیسے.. اپنے لیول کے بناتی ہوں.. تمہارے جیسے نہیں.. جو صرف سوچنے میں ہی آدھی زندگی گزار دیتے ہیں" سرد الفاظ میں کہتی اس کو تیز نظروں سے گھورتی وہ وہاں سے چلی گئی تھی جبکے حیدر .... پتھر کا بت بنا حیران اور ساکت سا وہاں کھڑا رہ گیا

حارث. تم نے لینا کیا ہے آخر؟ اتنی دیر" سے ایسے ہی گھوم رہے ہو.. اگر کچھ نہیں لینا تو گھر چلو پھر.." مناہل نے تھکے ہوئے انداز میں کہا" یار مناہل.. اپنی شاپنگ کے لئے تو تم لوگ چار چار گھنٹے بھی گھوم لیتے ہو اور میری شاپنگ میں تم ابھی سے تھک گئیں؟""ہاں تو مجھے لگا تھا کے تم مجھے بھی شاپنگ کرواؤ گے.. لیکن تمہارا تو خود کا کچھ لینے کا ارادہ نہیں ہے.. مجھے کیا دلاؤ گے.." وہ برا مان کر بولی "پہلے میری شاپنگ ہو جائے اس کے بعد جو تم نے لینا ہو لے لینا..""تمہیں لینا کیا ہے آخر.. یہ تو بتا دو؟""مجھے ایک خوبصورت سی رنگ اور گفٹ لینا ہے.. تمہیں اس لئے ساتھ لایا تھا کے لڑکیوں کی شاپنگ کا مجھے کوئی اندازہ نہیں.. اب تم ہی میری مدد کرو""کس کے لئے لے رہے ہو تم یہ سب؟" مناہل کو لگا تھا کے وہ اس کا نام لے گا کیوں کے کچھ دن بعد اس کی برتھ ڈے بھی تو تھی اس کا دل یک بارگی خوشی سے دھڑکا"ایش کے لئے.." اس نے مسکراتے ہوئے کہا

مناہل کا دل چھناکے سے ٹوٹا تھا "عائشہ کی برتھ ڈے ہے نہ اسی لئے... مجھے اسپیشل سا گفٹ دینا ہے اسے.. اس دن میں بتا رہا تھا نہ تمہیں عائشہ کے بارے میں "اس کا نام لیتے ہوئے حارث کے لہجے میں پیار ہی پیار تھا مناہل کے قدم اٹھنے سے انکاری ہو گئے تھے اس نے عائشہ کے لیے اپنے دل میں شدید نفرت محسوس کی تھی "تمہیں کیا ہوا؟ چلو نہ.. "حارث نے اسے وہیں کھڑے دیکھ کر کہا "وہ.. مم.. میری طبعیت خراب ہو رہی ہے حارث.. پلیز گھر چلو.. """کیا ہوا یار؟ ابھی تو تم ٹھیک تھی.. "حارث نے فکر مندی سے اس کی پیشانی چھو کر دیکھی اس کی سانسیں تھم گئیں تھی "تم نے لنچ بھی نہیں کیا تھا جبھی بلڈ پریشر لو ہو رہا ہو گا.. چلو پہلے تم کچھ کھا لو.. اس کے بعد شاپنگ کریں گے.. "وہ اسے اپنے حصار میں لئے فوڈ کورٹ کی جانب بڑھا تھا مناہل کا دل چاہ رہا تھا کے وہ چیخ چیخ کر روئے حارث کو وہ کسی اور کا ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی تھی...

اوے اکیلا کیوں بیٹھا ہے یہاں؟ اسائنمنٹ مل گئی تیری؟؟ "ریاض نے اسے سیڑھیوں پر سر جھکائے بیٹھے دیکھ کر پوچھا "" مل گئی.. "اس نے کہتے ہوئے یشفہ کی سینڈ کی گئی ویڈیو پلے کر کے اس کے ہاتھ میں اپنا فون دیا ریاض فون پکڑے اس کے ساتھ ہی وہاں بیٹھ گیا ویڈیو میں جلتی ہوئی اسائنمنٹ میں سے اٹھتے آگ کے شعلے دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی "ابے یہ... "حیرت کی زیادتی سے اس سے بولا نہیں گیا "کہتی ہے کے ہر ایکشن کا ری ایکشن ہوتا ہے.. بہت گھمنڈ ہے اسے خود پر ریاض... جب تک اس کا گھمنڈ نہیں توڑ دیتا سکون سے نہیں بیٹھوں گا میں.. "اس کے لہجے کی سنگینی پر ریاض نے حیرت سے اس کو دیکھا "حیدر.. اس معاملے کو اتنا سیریئس مت لے.. لڑکی ہے وہ.. کتنا لڑے گی.. تھک کر خود ہی سائیڈ پر ہو جائے گی.. """اگر اس نے سائیڈ پر ہی ہونا ہوتا نہ تو مجھ سے پنگا ہی نہیں کرتی.. ہر دفعہ وہ میری چیزوں کا ستیاناس مار جاتی ہے.. اگر کچھ توڑنا ہی ہے تو بھلے سے میرا منہ توڑ دے. میرا سر پھاڑ دے... میری چیزوں کا نقصان کیوں کرتی ہے؟ میری گاڑی خراب کی.. سب کے سامنے مجھ پر ہاتھ اٹھایا.. میری عزت کی دھجیاں اڑا دی.. اور اب... میرا آئی فون توڑ گئی پتا نہیں کیا مسلئہ ہے اسے مجھ سے نہ جانے کون سی ایسی منحوس گھڑی تھی جب اس کا چہرہ دیکھا تھا.. دل کر رہا ہے کے وہ مزہ چکھاؤں نہ کے ساری زندگی یاد رکھے.. کے حمزہ حیدر علی بھی کس بلا کا نام ہے.. "وہ زہر خند لہجے میں بولا "ابے حیدر.. تو اگنور کر نہ.. کچھ کہنا ہی چھوڑ دے.. جواب ہی مت دے اس کی بات کا خود ہی پیچھے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہو جائے گی..."ریاض نے اس کا غصّہ کم کرنا چاہا"جواب تو میں اسے اچھی طرح سے دوں گا.."""بات کو سمجھنے کی کوشش کر بھائی.. تیرا دیا گیا تھوڑا سا بھی نقصان اس کے لئے بہت بڑا ہو سکتا ہے..اسی لئے جو بھی کچھ ہوا ہے اسے بھول جا.. سمجھ کے وہ اس یونی میں ہے ہی نہیں...""مجھے اپنی لمٹس پتا ہے ریاض لیکن ایسا نہ ممکن ہے میں خود اس کو کوئی نقصان نہیں دینا چاہتا.. لیکن اب اگر ایک دفعہ بھی اور اس نے مجھ سے پنگا کیا نہ تو اچھا نہیں ہو گا پھر..وہ دور ہی رہے تو مجھ سے تو بہتر ہے.."حیدر نے کہتے ہوئے دونوں ہاتھ چہرے پر پھیرے اور سر جھٹکا"چل چلیں.."وہ بیگ کندھے پر ڈالے اٹھ کھڑا ہوا لیکن ریاض نہیں اٹھا وہ چونکا ہوا لگتا تھا"کیا ہوا چل نہ.."حیدر نے اسے وہیں بیٹھے دیکھ کر کہا"تو کہہ رہا تھا کے اس نے تیرا آئی فون توڑا ہے؟"ریاض نے اس کو دیکھ کر کہا"ہاں تو؟"حیدر نے سوالیہ انداز میں پوچھا"دکھا ذرا ..کہاں ہے وہ آئی فون؟"ریاض کے کہنے پر اس نے ٹوٹا ہوا فون نکال کر اس کے ہاتھ میں دیا.. جس کی سکرین کرچی کرچی ہو چکی تھی اسنے فون کو الٹ پلٹ کے دیکھا"ابے کتنا کا لیا تو نے یہ نقلی آئی فون؟"ریاض نے اسکو گھورتے ہوئے کہا"ہنہ..دو ہزار کا لیا تھا پورے.."اس نے نخوت سے کہا"تو..تو سب کو کہتا پھر رہا تھا کے تو نے نیو ماڈل کا ساٹھ ستر ہزار والا فون لیا ہے؟""ہاں تو اس کی شکل دیکھ.. بلکل ویسا ہی ہے..بس چلتا نہیں ہے..یہ تو بس شو آف کے لئے لیا تھا ورنہ تجھے تو پتا ہے کے مجھے پندرہ ہزار والا سیم سنگ ہی پسند ہے...آج کل یہ فون ٹرینڈ میں ہے..اسی لئے لوگوں کو دکھانے کے لئے لیا ورنہ سب کہتے کے حمزہ حیدر علی کے پاس نیو ماڈل کا فون نہیں ہے"حد ہے کنجوس آدمی...اس ڈبے کے لیے تو نے اتنا شور مچایا..؟میں تو سمجھا تھا کے شاید کوئی اصلی آئی فون ہو گا جو اس نے توڑ دیا.. لیکن میں بھی نہ کتنا پاگل ہوں..حمزہ حیدر علی..اور آئی فون خرید لے؟؟ہنہ.."ریاض نے غصے سے کہا"اصلی والا ہوتا تو.. کیا وہ اب تک زندہ گھوم رہی ہوتی؟..اور تجھے کیا پتا دو ہزار کی اہمیت.تجھے تو بیٹھے بٹھائے مل جاتے ہیں..کمانے جائے تو پتا چلے...."حیدر منہ بنا کر کہتا آگے چلا گیا"دو ہزار کی اہمیت...پاگل آدمی..خود کا دماغ تو پہلے ہی گھوما ہوا ہے ساتھ میں ہمارا بھی گھوما دیتا ہے.."ریاض بھی اس کے پیچھے گیا...

شام کے اس وقت پانچ بج رہے تھے یونیورسٹی کے وسیع گراؤنڈ میں ٹینٹ لگا کر کور کر کے اندر بڑی تعداد میں کرسیاں اور میزیں لگائی گئی تھی آج یونین کونسل کے صدر زین جعفری کی جانب سے سٹوڈنٹس کے لئے شاندار ٹی پارٹی کا احتمام کیا

گیا تھا سجاوٹ نہایت ہی اعلی پائے کی.. کی گئی تھی لائٹنگ اتنی زیادہ تھی کے دن میں بھی رات کا گمان ہو رہا تھا ہر ٹیبل پر تازہ پھولوں کی پتیاں بچھی ہوئی تھی وائٹ کاٹن کے سوٹ اور بلیک شوز میں اشعر اور تیمور استقبالیہ پر کھڑے گلاب کے پھولوں کی ٹوکری ہاتھ میں لئے ہر آنے والے کو ایک پھول اسے دے کر مسکراتے ہوئے ویلکم کر رہے تھے ان سب نے ہی یہ ایونٹ ارگنائیز کرنے میں پوری پوری مدد کی تھی ڈیکوریشن اور تازہ پھولوں کی ارینجمنٹ کا سارا کام ان لوگوں نے سمبھالا تھا جب کے مینو کا کام زین نے اپنے زمہ لیا ہوا تھا صبح دس بجے ہی ورکرز کے ساتھ مل کر ان لوگوں نے کام شروع کر دیا تھا اور تین بجے سارے کام ختم کر کے تیمور اشعر اور حیدر تو آ گئے تھے باقی سب نے ابھی آنا تھا زین جعفری کانوں میں بلو تھوتھ ڈیوائس لگائے.. سارے انتظامات چیک کر رہا تھا کہیں کوئی کمی وغیرہ نہ رہ جائے.. سٹوڈنٹس کی ... آمد و رفت کا سلسلہ بھی جاری تھا.. حیدر کی فرمائش پر ایک طرف ساؤنڈ سیسٹم کا بھی انتظام کیا گیا تھا

mirándote

Tengo que bailar contigo hoy (DY)

Vi que tu mirada ya estaba llamándome

Muéstrame el camino que yo voy (Oh)

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Tú, tú eres el imán y yo soy el metal

Me voy acercando y voy armando el plan

Solo con pensarlo se acelera el pulso (Oh yeah)

Ya, ya me está gustando más de lo normal

Todos mis sentidos van pidiendo más

Esto hay que tomarlo sin ningún apuro

Despacito

Quiero respirar tu cuello despacito

Deja que te diga cosas al oído

Para que te acuerdes si no estás conmigo

Despacito

Quiero desnudarte a besos despacito

Firmo en las paredes de tu laberinto

Y hacer de tu cuerpo todo un manuscrito (sube, sube, sube)

(Sube, sube)

Quiero ver bailar tu pelo

Quiero ser tu ritmo

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Que le enseñes a mi boca

Tus lugares favoritos (favoritos, favoritos baby)

Déjame sobrepasar tus zonas de peligro

Hasta provocar tus gritos

Y que olvides tu apellido (Diridiri, dirididi Daddy

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ابے ڈھکن.. کتنی دفعہ سنائے گا تو یہ گانا.. بند کر اس کو.. میرے کان میں بھی اب سائیں سائیں ہونے لگی ہے.."جب حیدر نے پانچویں دفعہ ایک ہی گانا لگایا تو ریاض نے منہ بنا کر اس کو کہا"ابے ریاض.. تجھے پتا ہے کیوں نہیں اچھا لگ رہا ہے یہ گانا؟ کیوں کے تو دل سے نہیں سن رہا ہے.. تو غور سے سن اور دل سے محسوس کر.. پھر تجھے اچھا لگے گا..""" ابے جانہ اس پسیتو پسیتو کو میں کیا محسوس کروں؟ نہ جانے کون سے بنگالی نے یہ گانا گیا ہے.. مجھے مل جائے ایک دفعہ... پھر دیکھیو..."ریاض نے پھر سے منہ بگاڑ کر کہا حیدر کو تو گہرا صدمہ پہنچا تھا" دیکھ ریاض دیسپسیتو کو کچھ مت بول.. یہ پہلا گانا ہے جو مجھے پسند آیا ہے.. اس کو کچھ بولے گا نہ تو اچھا نہیں ہو گا پھر.."حیدر نے انگلی اٹھا کر کہا""ابے چل. پاگل.." ریاض نے ہاتھ جھلا کر کہا اور پھر وہاں سے اٹھ کر وہ زین کے پاس آ گیا تھا جو کافی کا کپ ہاتھ میں پکڑے سپ لے رہا تھا "زین بھائی.. ایک بات تو بتاؤ یار.."زین نے چونک کر ریاض کو دیکھا جو پلیٹ میں چکن رول اور کیچپ لیے کھڑا تھا جو ابھی اس نے آتے ہوئے حسن کے ہاتھ سے زبردستی جھپٹی تھی "پوچھو یار تم نے کب سے اجازت لینی شروع کر دی..؟"زین مسکراتے ہوئے اس کی جانب متوجہ ہوا "میرا سنگل ہونا تو سمجھ میں آتا ہے لیکن تم کیوں ابھی تک اکیلے ہو؟ تم نے بھی کیا ساری زندگی کنوارہ ہی رہنا ہے؟"ریاض نے رول پر کیچپ لگاتے ہوئے کہا"ارے بھئی.. ہمیں کہاں شوق ہے اکیلے گھومنے کا؟ وہ تو بس کوئی گھاس ہی نہیں ڈالتی،.."آج تو زین بھی موڈ میں تھا ورنہ وہ اس ٹوپک پر بات نہیں کرتا

تھا"گھاس ڈالنے والی بات کو تو رہنے دے بیٹا..سب پتا ہیں مجھے تیرے چکر.."احمد بھی اپنا کپ لئے ان کے پاس آ کھڑا ہوا تھا"تجھے پتا ہے ریاض..دو سال سے رنگ اپنے پاس رکھ کر بیٹھا ہے..لیکن اسے دے نہیں رہا ہے.."احمد کی بات پر ریاض نے حیرت سے زین کو دیکھا تھا"امپاسبل..یونین کونسل کا صدر..ایک لڑکی کو پرپوز کرنے سے ڈر رہا ہے..یقین نہیں ہوتا مجھے تو.."اس کی حیرت کم نہیں ہو رہی تھی"ریاض یار غلط مت سمجھو تم..اس کی تو عادت ہے بکواس کرنے کی.."زین نے آنکھوں ہی آنکھوں میں احمد کو دھمکایا تھا"میں بکواس کر رہا ہوں؟دکھاؤں پھر میں اس کی تصویر؟؟"احمد نے بھی جواباً اس کو دھمکی دی..""سدھر جا تو احمد..مار کھائے گا ورنہ مجھ سے.."زین نے کہتے ہوئے زور سے کہنی احمد کو ماری تھی جس سے اس کے ہاتھ میں پکڑے کپ سے تھوڑی سی کافی چھلکی تھی"احمد نے اسے ایسے دیکھا جیسے کہ رہا ہو کے.."اچھا بیٹا.یہ بات ہے..لو ابھی دیکھو.میں کیا کرتا ہوں""اوے حیدر...یہاں آ جلدی.."اس نے تیز میوزک کے شور کی وجہ سے حیدر کو زور سے آواز دی تھی"ابھی آیا باس.."حیدر نے بھی وہیں سے چیخ کر کہا اور زین احمد کو ایسے دیکھ رہا تھا جیسے کچا چبا جائے گا.."احمد کے بچے..چھوڑوں گا نہیں میں تجھے..روک جا..تیرے بھی اٹلی والے افیئرز کی ساری کہانی بھابی کو نہ سنائی تو نام بدل دیو میرا.."وہ چہرہ پر ہاتھ پھیرتا اس کو دھمکی دیتا حیدر کے آنے سے پہلے پہلے وہاں سے کھسکا تھا کیوں کے اگر حیدر کو یہ بات پتا چل جاتی تو اس نے تو..زین بھائی زین بھائی..کر کے اس کی جان کھا جانی تھی احمد اور ریاض ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنس پڑے تھے زین پولیٹیکل سائنس میں ڈبل ماسٹرز کر رہا تھا جب کے احمد ایم بی اے کی ڈگری لے چکا تھا اسی لئے حیدر وغیرہ سب ان سے جونیئر تھے جبھی زین کو بھائی کہتے تھے لیکن احمد کے ساتھ دوستوں کی طرح ہی رہتے تھے حیدر نے گانا چینج کر کے اپنے ہیڈ فونز اتار کر ٹیبل پر رکھے..اور بیں بڑھا کر وہ چیئر چھوڑ کر اٹھا اور ان دونوں کے پاس آیا تھا"جی فرمائے دولہا بھائی..کیسے یاد کیا؟"حیدر نے آتے ہی احمد سے پوچھا"میں تیرا دولہا بھائی کہاں سے ہو گیا حیدر؟"اس نے حیرت سے پوچھا""ارے تو نور بانو بہن ہے نہ میری..اب جیسے بھی ہے.چڑیل ہے بھوتنی ہے..لیکن اب بہن ہے..اسی لئے.."اس نے ریاض کی ہاتھ میں پکڑی پلیٹ میں سے ایک چکن رول اٹھایا تھا""نیتی آدمی..وہاں ساری کی ساری ٹیبلز ہر طرح کے کھانوں سے بھری پڑی ہیں لیکن تیری نیت میری پلیٹ پر ہی کیوں خراب ہوتی ہے؟"اس نے گھور کر کہا"ابے چل..تیری کون سی پلیٹ ہے یہ؟تو نے خود حسن سے چھینی تھی.."حیدر نے کہتے ہوئے اس کے ہاتھ سے پوری پلیٹ ہی جھپٹ لی.."ہاں تو دولہا بھائی..کس لیے یاد کیا تھا؟"وہ دوبارہ سے احمد کی

طرف متوجہ ہوا"میں کہہ رہا تھا کے.. یہاں اتنی ساری لڑکیاں ہیں. کیوں نہ کسی کے ساتھ.. ریاض کا نکاح پڑھوا دیتے ہیں.. "احمد کی بات پر جہاں حیدر کا قہقہ چھوٹا تھا وہیں ریاض کے حلق میں رول اٹک گیا تھا بڑی مشکل سے اس نے رول کو نیچے اتارا.. ""میری تو دل کی بات کہہ دی یار... تم سب تو سیٹل ہو گئے.. بس میری شدید خواہش ہے کے ریاض کا گھر بس جائے.. تاکے مجھے بھی چین کی نیند آ جائے.. """کیوں؟ تجھے شادی نہیں کرنی کیا؟"احمد نے کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا"ابے کہاں یار اس گدھے کا گھر بسانے سے زیادہ مجھے اپنا گھر بسانے کی خواہش ہے لیکن... کیا کروں یہ گھر والی ملتی ہی نہیں.. "اس نے منہ بسور کر کہا"اوہو. تو بس لڑکی پسند کر.. شادی کروانا میرا کام ہے.. "احمد نے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا"ابے یہ ہی تو سارا مسلئہ ہے.. مجھے ایک پسند نہیں آتی.. آج ایک پسند آتی ہے تو کل دوسری پر دل آ جاتا ہے.. اب سب سے تو شادی نہیں کر سکتا نہ؟؟"حیدر کے اپنے ہی مسلئے تھے"ہاہا.. تیرا علاج صرف ایک بندے کے پاس ہے.. روک ابھی بلاتا ہوں ریاض آواز لگا ذرا اشعر کو.. "احمد نے ریاض کو کہا""اس بیچارے کو تو میری بھابھیاں دو گھنٹے سے گھیر کر بیٹھی ہیں.. لگ رہا ہے آج تو اس پر فرد جرم عائد کر کے ہی چھوڑیں گی.. "ریاض نے ہنستے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھ کر کہا جہاں ایک ٹیبل کر گرد زرنور لائبہ اور مناہل اشعر کے ساتھ بیٹھی تھی.. "مجھے لگتا ہے کے اشعر کو میری اشد ضرورت ہے.. "حیدر نے پلیٹ دوبارہ ریاض کو پکڑائی اور جلدی سے وہ ان لوگوں کی ٹیبل کے پاس گیا تھا"اگر تم لوگ سائیڈ پر ہو کر کھڑے جاؤ تو بڑی مہربانی ہو گی... یوں تو نہیں کے صدیوں کی بھوکی عوام کا پیٹ بھرنے کرنے کے لئے ہماری مدد کرو.. بلکے اور ہماری مشکلات بڑھا رہے ہو.. "تیمور نے ہاتھ میں ٹرے پکڑے احمد اور ریاض کے پاس آ کر کہا تھا اس کو تو پہلے ہی غصّہ چڑھا ہوا تھا کیوں کے انوشے کہیں نظر نہیں آ رہی تھی ابھی بھی وہ تپ کر بولا احمد اور ریاض ہنستے ہوئے سائیڈ پر ہو کر کھڑے ہو گئے تھے

ارے یار شادی کرنا کوئی جرم تھوڑی ہے..؟""ہاں تو تمہیں اتنی جلدی کس بات کی ہے آخر؟ صبر نہیں کر سکتے؟" منگنی بھی تو ہوئی ہے نہ شادی بھی ہو جائے گی"اشعر کے کہنے پر زرنور نے اس کو گھور کر کہا"تمہاری تو ہو گئی ہے نہ شادی.. اسی لئے بول رہی ہو.. لیکن جس کی نہیں ہوئی ہے اس سے پوچھو نہ اس پر کیا گزرتی ہے.. "اشعر نے منہ بنا کر کہا"اللہ اللہ.. اتنے اتاولے کیوں ہو رہے ہو تم شادی کے لئے.؟""یار مناہل.. صدیوں سے بس منگنی ہی کر کے بیٹھا ہوں."

www.kitabnagri.com

"ناشکرے ہو تم..ریاض سے ہی کچھ سیکھ لو ذرا اس کی تو منگنی بھی نہیں ہوئی.. حتیٰ کے کوئی گرل فرینڈ بھی نہیں ہے ..وہ تو بیچارہ کچھ نہیں کہتا.."زرنور نے پھر سے اس کو گھور کر کہا لائبہ تو مسکراہٹ دبائے سینڈوچز کھا رہی تھی""مجھے خبر ملی تھی کے اشعر تجھے چڑیلوں نے اغوا کر لیا"حیدر نے اس کے ساتھ ہی چیئر گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے تشویش سے پوچھا"" بلکل سہی سنا ہے..ان دونوں نے مجھے نہیں لائبہ کو اغوا کیا ہوا ہے.."اشعر منہ بگاڑ کر بولا"اب دیکھو ذرا..کتنا پیارا موسم ہو رہا ہے..اتنا رومانٹک ماحول ہے..اب بندہ اپنی منگیتر سے بات بھی نہیں کر سکتا..مجال ہے جو دو سیکنڈ کے لیے بھی اس کو اکیلا چھوڑ دے"اشعر کی شکایاتیں ختم نہیں ہو رہی تھی"اس کا تو بھائی ایک ہی حل ہے..ان دونوں کے بھوتوں کو بلا کر ان کر حوالے کر دے دونوں کو..پھر تو اور تیری چڑیا آزاد..آرام سے جہاں چاہیں اڑتے پھر نہ..""مجھے شادی کرنی ہے حیدر شادی.."اشعر اپنی بات پر زور دے کر بولا""ابے تو کیا یہاں نکاح پڑھوائے گا؟""وہ تو میں.." حیدر کی بات پر وہ گڑبڑا گیا تھا"وہ تو میں..کیا؟ہاں کیا؟تجھے شرم نہیں اتی اشعر.؟یہاں تیرے بھائی شدید کنوارے بیٹھے ہیں..اور تجھے شادی کی پڑی ہے..نہیں ہو گی تیری شادی..جب تک ہماری منگنیاں نہیں ہو جاتی..میں نے کہ دیا بس .."حیدر ہاتھ اٹھا کر کہتا اس کے پاس سے اٹھ کر مناہل کے پاس جا کر بیٹھ گیا تھا"میری بھابھیوں..مجھے اپنی سائیڈ پر قبول کرو..""غدار..یہ امید نہیں تھی مجھے تجھ سے..اللہ کرے تو کنوارہ ہی رہے.."اشعر نے اس کو گھور کر کہا"نور ..میرا اسیل فون دینا.."احمد نے ان کے پاس آ کر کہا تھا"ابے تجھے کیا ہوا؟"اس نے حیرت سے اشعر کے پھولے ہوئے منہ کو دیکھ کر کہا""یہ کہ رہا ہے کہ اگر اس کی شادی نہ کی گئی تو..یہ یونی کی چھت سے کود کر اپنی جان دے دے گا.." حیدر کے کہنے پر وہ بے ساختہ ہنسا تھا"ارے تو مسئلہ کیا ہے پھر؟سسر صاحب نہیں مان رہے کیا؟."زرنور نے اپنے کلچ میں سے اس کا فون نکال کر اسکو دیا تھا"ارے بھائی ساس سسر سب راضی ہیں..بس یہ تیری بیوی ہے نہ..بیٹھ کر ورغلا رہی ہے اس کو..کے ابھی شادی مت کرو..پہلے اپنی پڑھائی ختم کرو..اور یہ ساتھ میں مناہل بھی مل گئی.."اشعر نے منہ پھلا کر کہا جب کے زرنور اور مناہل تو اس الزام پر اس کو تیز نظروں سے گھورنے لگی تھی

اب کیا شادی کے بعد نہیں ہو سکتی پڑھائی؟""ابھی تو تم پڑھنے دیتے نہیں ہو شادی کے بعد کیا خاک پڑھنے دو گے اس" کو؟لائبہ کو کوئی ضرورت نہیں ہے ابھی سے شادی کرنے کی.."زرنور نے صاف کہ دیا تھا اشعر نے احمد کو ایسے دیکھا تھا جیسے کہ رہا ہو.."کچھ کر یار.. سمبھال اپنی والی کو..""اٹھ اشعر..تو چل میرے ساتھ"احمد نے ہنستے ہوئے اس کا بازو

پکڑا تھا "لیکن یار.." "" اب چل نا.." وہ اس کو لئے وہاں سے چلا گیا تھا مناہل کا لبوں تک لے جاتا کپ. سامنے کا منظر دیکھ کر وہیں رہ گیا تھا جہاں حارث وائٹ شلوار قمیض میں آستینیں فولڈ کیے دو پلیٹیں ہاتھ میں پکڑے علینہ سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہا تھا جیسے نہ جانے کتنی پرانی دوستی ہو دونوں کی اس نے غصے میں کپ دوبارہ ٹیبل پر پٹخا تھا "ان کی ٹیبل کے پاس سے گزرتے تیمور نے مزے سے حیدر کو کھاتے دیکھ کر وہ روکا تھا "ابے حیدر.. چل کھڑا ہو یہاں سے جب سے آیا ہے .. یہاں سے وہاں بس گھومے جا رہا ہے اور کھائے جا رہا ہے کوئی کام وام بھی کر لیا کر.. چل باہر جا.. اور دیکھ کر اگر کشمیری چائے بن گئی تھی ہے تو لے کر آ.. وہاں سب سے آگے کی جو دو ٹیبلز ہے ان پر دے دیو.. چل جا نا اب.. " تیمور کے کہنے پر وہ منہ بسورتا ہوا وہاں سے اٹھا تھا ریفریشمنٹ کے سارے سامان کی تیاری آرٹس کلاس میں کی جا رہی تھی آستین چڑھاتا وہ ہال سے باہر آیا تھا وہ دوسری طرف جانے ہی لگا تھا کے اس کی نظر اس کے سیدھے ہاتھ کی طرف سے آتی یشفہ پر پڑی تھی لمحے کو حیدر کے ابرو اٹھے تھے اس کے قدم وہیں پر تھم گئے تھے.. اس نے تنگ سے پاجامے پر چھوٹی سی گھٹنوں تک آتی گھیر دار گولڈن کلر کی فراک پہن رکھی تھی دوپٹہ مفلر کی طرح ہی گردن سے لپیٹا ہوا تھا پونی ٹیل کی بجائے اس کے گہرے کالے بال اسٹر بیپس میں کٹے کمر پر بکھرے ہوئے تھے آج تو اس نے شوز کی جگہ کم ہیل والی گولڈن کلر کی ہی سینڈل پہن رکھی تھی.. جس کی وجہ سے وہ دو تین دفعہ گرتے گرتے بچی تھی شوز میں تو وہ آرام سے جلدی جلدی چل لیتی تھی لیکن ہیل میں اسے آرام آرام سے چلنا پڑ رہا تھا اور اسی وجہ سے وہ خود کو بار بار کوس رہی تھی "اف یشفہ.. کیا ضرورت تھی ہیل پہننے کی؟ اس سے اچھا تو میں شوز ہی پہن لیتی.. فضول کی مصیبت گلے پڑ گئی.. " بڑبڑاتے ہوئے اس کی نظر بھی سامنے کھڑے حیدر پر پڑی تھی جو پورا اس کی طرف متوجہ تھا یشفہ کے لب بھینچ گئے تھے "کول ڈاؤن یشفہ .. کول ڈاؤن.. " گہری سانس لے کر خود کو پر سکون کرتی وہ دوبارہ چلنے لگی.. "اف بد تمیز کہیں کا.. گھورے ہی جا رہا ہے .. جیسے کوئی عجوبہ ہوں میں.. " وہ دل ہی دل میں تلملا رہی تھی اس طرح کی ڈریسنگ اس نے پہلے بار کی تھی جبھی اتنا اکورڈ لگ رہا تھا

چلتے ہوئے نہ جانے کیسے اس کا پیر ریپٹا تھا وہ خود کو سمبھال نہیں پائی تھی منہ کے بل دھڑام سے نیچے گری حیدر نے حیرت سے اس کو دیکھا پھر بے حد مشکل سے اس نے اپنا قہقے کا گلہ گھونٹا تھا وہ قدم قدم چلتا اس کے پاس آیا ایک پیر زمین پر ٹیک کر دوسرا پیر کھڑا کئے وہ اس کے پاس نیچے بیٹھا "چہ.. چہ.. بلندی پر پہنچنے کی خواہش انسان کو ایسے ہی منہ کے بل

گراتی ہے یشفہ ڈیئر.. "اس کے چہرے پر آئے بالوں کو اپنی انگلی سے پیچھے کرتے ہوئے حیدر نے اس کو دیکھتے ہوئے کہا جس کا چہرہ اہانت سے سرخ پڑنے لگا تھا اس نے غصے سے اس کا ہاتھ جھٹکا "تمہیں کہا کس نے تھا آج لڑکی بن کر آنے کو ؟" وہ استہزایا انداز میں کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا "تم تو جینز اور شوز میں ہی ٹھیک ہو... یہ لڑکیوں والے ڈریس.. ہیلز.. یہ سب سوٹ نہیں کرتا تم پر.. خیر چلو آجاؤ.. "حیدر نے کہتے ہوئے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا جیسے اسے سہارا دینا چاہتا ہو یشفہ نے اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو نظر انداز کردیا زمین پر ہاتھ رکھتی وہ خود اٹھنے لگی حیدر نے کندھے اچکا کر بڑھائے ہوئے ہاتھ کو اپنے بالوں میں پھیرا تھا یشفہ کو پتا تھا کے اگر وہ اس کا ہاتھ تھامنے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھاتی بھی تو اس نے ایسے ہی کرنا تھا کپڑے جھاڑتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی "مجھ پر کیا سوٹ کرتا ہے اور کیا نہیں.. یہ میں اچھی طرح سے جانتی ہوں .. تم اپنے کام سے کام رکھو تو بہتر ہوگا.. "اپنے ہاتھوں سے پرسے گرد ہٹاتے ہوئے اس نے گھور کر کہا "وہ کیا ہے نہ یشفہ جی.. "انگوٹھے اور انگلی سے وہ کان کی لو مسلتا این اس کے سامنے آیا تھا "اپنے کام سے کام.. اب میں رکھ نہیں سکتا .. کیوں کے تم میرے سارے کام خراب کر دیتی ہو.. اب مجھ سے کوئی بھی کام ٹھیک سے نہیں ہو پاتا.. اور تمہیں پتا ہے کیوں؟.... چلو چھوڑو.. پھر کبھی بتاؤں گا... """اس فضول بکواس کا مقصد؟؟ "یشفہ نے چبھتے ہوئے انداز میں پوچھا "نہ تو یہ بکواس ہے اور نہ ہی یہ فضول ہے.. بس غور کرنے کی بات ہے ساری """ تمہیں پتا ہے تمہارا مسلئہ کیا ہے حیدر؟" اس نے دونوں بازوں سینے پر باندھتے ہوئے کہا "جی جی بتائے.. کیا مسلئہ ہے میرے ساتھ؟؟ "حیدر نے اپنے دونوں ہاتھ پشت پر باندھتے سر کو تھوڑا سا اس کی طرف جھکایا تھا جیسے غور سے اس کی بات سننا چاہتا ہو "یشفہ اس کو گھورتے ہوئے پیچھے ہوئی تھی "تمہارا نہ یہاں کا حصّہ.. "اس نے انگلی سے اپنے سر پر دستک دی "خالی ہے پورا.. جبھی تمہیں کوئی بات سمجھ نہیں آتی انسانوں والی.. تمہیں پتا ہے کس چیز کی ضرورت ہے؟ کسی پاگل خانے میں ایڈمٹ ہونے کی.. بہتر ہوگا وہاں چلے جاؤ تم. تاکے یہاں کے لوگوں کو سکون ملے.. """ہمم.. تو تم کہنا چاہ رہی ہو کے.. یشفہ حمین.. حمزہ حیدر علی سے پریشان ہوگئی؟ "اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا "اگر بات کو اپنے مطلب کا رنگ چڑھا کر تمہیں خوشی ملتی ہے تو.. ہو جاؤ خوش.. "اس نے شانے اچکائے "ویسے میرے دوست کہتے ہیں کے تم مجھ سے بھی دو ہاتھ آگے ہو.. تو اس کا مطلب تو پھر یہ ہوا کے مجھ سے زیادہ.... تمہیں پاگل خانے جانے کی ضرورت ہے.. "حیدر کے شرارت سے کہنے پر وہ اس کھا جانے والی نظروں سے دیکھتی آگے بڑھی تھی "ہنہ فضول انسان... "دو قدم ہی چلی تھی کے اس کی کلائی حیدر

کے ہاتھ کی گرفت میں آئی تھی "میدان چھوڑ کر بھاگ جانے والے بزدل ہوتے ہیں ڈاکورانی.."یشفہ نے پلٹ کر ایک غصیلی نگاہ اس پر ڈالی "میرے پاس گن ہے حیدر.." وہ چبا کر بولی اور حیدر فلک شگاف قہقہہ لگا کر ہنس پڑا اس نے ناگواری سے اس کو ہنستے ہوئے دیکھا "اوہ واؤ.. تمہارے پاس گن ہے..؟ لیکن مجھے کیوں بتا رہی ہو؟" اس نے ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہا "اس لئے کے ابھی تو چھ گولیاں اس گن میں ہی ہیں.. لیکن کسی بھی لمحے تمہارے اندر بھی ہو سکتی ہیں" یشفہ نے کہتے ہوئے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ کھینچنا چاہ تھا لیکن حیدر کی گرفت مظبوط تھی "اوہ.. میں تو ڈر گیا.." وہ ہونٹوں کو گول کرتے ہوئے بولا "" تمہیں ڈرنا بھی چاہیے.. اور ہاتھ چھوڑو میرا.. "" تمہیں پتا ہے میں کون ہوں یشفہ؟ حیدر نے اس کی بات نظرانداز کرتے ہوئے کہا "ہاں پتا ہے مجھے.. تم ایک پاگل خانے سے بھاگے ہوئے شخص ہو.." وہ غصّے سے بولی "یہ تو مجھے بھی نہیں پتا تھا"" کیا چاہتے کیا ہو تم آخر؟" اس نے چیخ کر کہا "" شش... آہستہ بولو.. اگر کسی نے تمہیں میرے ساتھ ایسے دیکھ لیا تو. تمہیں پتا ہے نہ پھر کیا کہانی بنے گی؟" اس نے شرارت سے کہا "لگتا ہے کے گزرے ہوئے دن بھول گئے ہو تم" یشفہ نے چبا کر کہا "گزرے ہوئے دنوں کا ایک ایک لمحہ میرے ذہن پر نقش ہے اور تمہارا دیا ہوا ایک ایک نقصان مجھے یاد ہے.. جن کا بدلہ میں تم سے ایک ساتھ ہی لوں گا.. لیکن تمہارا دیا ہوا ایک نقصان اتنا بڑا ہے کے میں چاہ کر بھی اس کو بھول نہیں سکتا.." وہ کھوئے کھوئے انداز میں بولا "تمہیں کبھی محبت ہوئی ہے یشفہ؟"" مجھے نہیں پتا یہ فضول چیز کیا ہوتی ہے" یشفہ نے کہتے ہوئے اس کے ہاتھ سے اپنی کلائی کھینچی تھی "بلکل.. تھوڑی دیر پہلے تک مجھے بھی نہیں پتا تھا.. لیکن اب اچھے سے پتا چل گیا ہے.." کہنا کیا چاہتے ہو؟"" مجھے محبّت ہو گئی ہے یشفہ.."" اوہ.. تو تمہیں محبّت ہو گئی ہے حیدر؟" اس نے ابرو اٹھا کر اس کو کہا "ہاں.. اور مجھے یہ بھی پتا چل گیا ہے کے وقت رکنا کسے کہتے ہیں؟ ہوائیں کیسے چلتی ہیں؟ سانس کیسے تھم جاتی ہے دھڑکنوں میں ایک دم ہی شور کیوں مچنے لگتا ہے؟" یشفہ کو جھٹکا لگا "یا اللہ ابھی تک تو ٹھیک تھا یہ.. یہ اچانک کیا ہو گیا.." اس نے آسمان کی طرف دیکھا اب ہلکا ہلکا اندھیرا پھیلنے لگا تھا مغرب کا بھی وقت ہونے لگا تھا وہ مشکوک اندز میں اس کو دیکھنے لگی پھر اس کے پاس آئی جو ابھی تک اس کے چہرے کو ہی دیکھ رہا تھا یشفہ نے زور سے اس کا گال تھپتھپایا "حیدر.. بھوت چڑھ گیا ہے تم پر؟" وہ سرگوشی میں بولی وہ بے ساختہ ہنسا تھا "ہاں بھوت چڑھ گیا ہے میرے سر پر.... محبّت کا" اس نے نچلا لب دانتوں تلے دبا کر کہا یشفہ کا منہ حیرت سے کھلا اس نے جلدی سے اپنے کھلے ہوئے بالوں کو گول مول کر کے جوڑا بنایا اور گردن میں لپٹے ہوئے دوپٹے کو نکال کر سر پر اوڑھا"

جلدی اندر چلو حیدر.. تم پر سایہ ہو گیا ہے.. ویسے ہی مغرب کا وقت ہو رہا ہے چلو جلدی" حیدر ہنستا چلا گیا" تم.. تم بہت خوبصورت ہو یشفہ..." حیدر نے کھوئے ہوئے انداز میں کہتے ہوئے ہولے ہولے سے اس کے گال کو چھوا تھا... یشفہ کو تو اس کو دیکھ کر خوف ہونے لگا پہلے تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلی دوسرے ہی لمحے وہ تو اس کو چھوڑ چھاڑ فوراً اندر کی جانب بھاگی" ہئیے ہئیے.. تیز گام.. کہاں بھاگی جا رہی ہو؟" وہ حارث سے ٹکراتے ٹکراتے بچی تھی" اوے.. وہ تمہارا .... تمہارا پاگل دوست... وہ سچ میں پاگل ہو گیا ہے" وہ پھولی سانسوں ک درمیان بولی" پاگل دوست؟؟ اوہ اچھا .. حیدر کی بات کر رہی ہو.. لیکن وہ تو پہلے سے پاگل ہے.." حارث نے آرام سے کہا" ارے نہیں... اس پر.. اس پر بھوت چڑھ گیا ہے.. سایہ ہو گیا ہے اس پر.. وہ وہاں ہنسے جا رہا ہے.. اسے لے کر آؤ اندر.."" ارے وہ ایسے ہی ڈرامے کرتا ہے" اس نے ہاتھ جھلایا"" اوہو.. تم سمجھ نہیں رہے.. وہ مغرب کے وقت کھلے آسمان کے نیچے کھڑا تھا وہ بھی اتنا ڈھیر سارا پرفیوم لگا کر.. اور تمہیں نہیں پتا.. مغرب کے وقت جنّاتوں کا گزر ہوتا ہے.. مجھے لگتا ہے اس پر کسی جن نے قبضہ کر لیا ہے.."" کیا واقعی میں؟؟" حارث نے چونک کر کہا" ہاں ہاں... سچ میں" وہ زور دے کر بولی" ہاہاہا... اف یشفہ... کیا تمھیں واقعی میں لگتا ہے اس پر کسی جن کا سایہ ہو سکتا ہے...؟ اس پر؟ حیدر پر؟ ہاہا.." یشفہ نے غصّے سے اس کو ہنستے ہوئے دیکھا" میں جھوٹ نہیں بول رہی.. اگر تمہیں یقین نہیں آتا تو جاؤ دیکھو اس کو جا کر" وہ ناراضگی سے کہتی ہوئی اندر ہال میں چلی گئی.. حارث ہنستے ہوئے باہر آیا جہاں حیدر گراؤنڈ میں دونوں ہاتھ سینے پر باندھے کھڑا تھا حارث اس کے پاس چلا آیا" حیدر... وہ کہ رہی ہے کے تجھ پر سایہ ہو گیا ہے؟" اس نے سنجیدگی سے پوچھا" حیدر نے اپنا جھکا ہوا سر اٹھا کر اس کو دیکھا اور پھر اثبات میں ہلایا" ہاں.. مجھ پر سایہ ہو گیا ہے.... محبّت کا.." اس نے مسکرا کر کہا" محبّت کا سایہ؟؟ تجھے محبت ہو گئی ہے حیدر؟؟" وہ حیرت سے بولا" ہاں حارث.. مجھے محبت ہو گئی ہے.. وقت رک گیا ہے.. میرا دل بدل گیا ہے." وہ کہتے ہوئے اس کے گلے لگ گیا" یہ کیا بول رہا ہے پاگل؟" اس نے حیرت سے کہا"" مجھے پتا چل گیا ہے آج کے محبّت کسے کہتے ہیں.."" پاگل.. یہ کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہا ہے؟"" نہ جانے میرے دل کو یہ کیا ہو گیا .. ابھی تو یہیں تھا ابھی کھو گیا.." حیدر کو گنگناتے دیکھ حارث کو پکا یقین ہو گیا تھا کے یشفہ ٹھیک کہ رہی تھی اس پر واقعی کسی جن کا قبضہ ہو گیا ہے" حیدر.. منع کیا تھا نہ میں نے تجھے.. مت لگایا کر اتنا پرفیوم.. اور اوپر سے تو یہاں آ کر کھڑا ہو گیا

وہ بھی اس وقت.. چل اندر چل.. جلدی" حارث نے اس کا بازو پکڑا "ابے تو پوچھے گا نہیں کے کس سے ہوئی ہے مجھے .. محبت؟""پوچھوں گا سب پوچھوں گا..ابھی اندر چل تو.." حارث اسے زبردستی اپنے ساتھ لے کر آگے بڑھا تھا

محبّت تو بس لمحوں کا کام ہوتی ہے.. محبّت یہ نہیں دیکھتی کے وہ شخص آپ کو کیسا لگتا ہے..اگر اس سے آپ کو شدید نفرت بھی ہو تو تب بھی آپ کو اپنے دل میں اس کو وہ مقام دینا ہی پڑتا ہے جو آپ نے آج تک کسی کو نہیں دیا.. محبّت تو .. دھیرے دھیرے اپنا اثر چھوڑتی ہے اور آخر میں بلکل ہی بے بس کر دیتی ہے

لڑکی نہیں ہے وہ جادو ہے اور کہا کیا جائے

رات کو میرے خواب میں آئے وہ زلفیں بکھرائے

آنکھ کھلی تو دل چاہا..پر نیند مجھے آ جائے

... بن دیکھے یہ حال ہوا ہے..دیکھوں تو کیا ہو جائے

احمد اور اشعر نے معنی خیزی سے پہلے ایک دوسرے کو دیکھا پھر ریاض کو جس نے ابھی ابھی یہ گانا لگایا تھا "ریاض بھائی .. خیریت؟؟""ہاں خیریت ہے..کیوں کیا ہوا؟""خیریت ہے تو پھر یہ گانا؟"اشعر کا مطلب وہ سمجھ گیا تھا "ابے یار اس حیدر نے اس پسیتو.. بادشاہ اور ہنی سنگھ کے گانے سنا سنا کر کان پکا دئے تھے..اسی لئے یہ کم میوزک والا لگایا ہے.." اس نے والیوم بڑھاتے ہوئے کہا "لیکن مجھے تو کوئی اور ہی مامعلہ لگ رہا ہے کیوں احمد؟" اشعر نے شرارتی انداز میں کہا ""ہاں بلکل..." اس نے بھی ہاں میں ہاں ملائی "یار..اب پھر سے شروع مت ہو جانا تم دونوں "اس نے منہ بنا کر کہا جتنا وہ اس موضوع سے بچنے کی کوشش کرتا یہ لوگ اتنا ہی اس کے پیچھے پڑتے تھے "ریاض..تو نے کب سے ایسے گانے سننے شروع کر دئے؟" تیمور نے ان کے پاس چیئر پر بیٹھتے ہوئے کہا "حد ہو گئی ہے...ایک گانا کیا لگا دیا تم لوگ تو پیچھے ہی پڑ گئے.." ریاض نے ناراضگی سے کہتے ہوئے پھر سے دیسپیستو لگا دیا "اس کو کیا ہوا؟" تیمور نے حیرت سے اشعر اور احمد سے پوچھا جنہوں نے مسکراہٹ دباتے ہوئے لاعلمی سے شانے اچکا دئے" تیمور کا فون بجنے لگا تھا اس نے جیب میں

سے نکال کر سکرین کو دیکھا تھا جہاں "انوش کالنگ" کے الفاظ چمک رہے تھے وہ حیران ہوتے سائیڈ پر آیا تھا کیوں کے ایسا تو پہلی بار ہوا تھا جب انوشے نے اسے خود سے کال کی تھی "انوش.. ٹھیک ہو تم؟ اور آئی کیوں نہیں تم آج؟" اس نے کال یس کرتے ہی بغیر سلام دعا کے تشویش سے پوچھا "ہاں. میں ٹھیک ہوں.. مجھے کچھ بات کرنی ہے تم سے.. میں یونی میں ہی ہوں.. لائبریری کے باہر.. وہاں آجاؤ جلدی.." اس نے کہتے ہوئے فون بند کر دیا تھا تیمور الجھن میں پڑ گیا تھا

وہ سب حیرت سے اس پر جھکے کھڑے اس کو دیکھ رہے تھے جو کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے دونوں ہاتھوں کا تکیہ بنا کر پیچھے کر کے ان پر اپنا سر رکھے بیٹھا مسکرائے جا رہا تھا "" ابے اوے... پاگل ہو گیا ہے تو؟؟ "اشعر نے حیرت سے اس کو دیکھ کر کہا" میں مست ہوا.. برباد ہوا .

عشق کا کلمہ یاد ہوا...... "حیدر اس کو دیکھ کر گنگنایا تھا "اوے حارث.. کیا کھلا پلا دیا تو نے اس کو؟. ابھی تک تو ٹھیک تھا یہ.." احمد نے حیدر کی یہ حالت دیکھتے ہوئے حارث سے پوچھا جو میکرونی کھا رہا تھا "ابے مجھے تو یہ خود ایسے ہی ملا تھا.. باہر کھڑا تھا کھلے آسمان کے نیچے.. میں اٹھا کر اندر لے آیا تب سے ایسا ہی ہے..." حارث نے شانے اچکا کر کہا اور پھر سے میکرونی کھانے لگا "" ابے اوے... ہوش میں سالے.. یا گاؤں میں تیرے دو تھپڑ... اور یہ ہنسے کیوں جا رہا ہے تو؟؟ ". ریاض نے اس کو گھور کر کہا "" ہوئے بے چین پہلی بار.. ہم نے راز یہ جانا

".. محبّت میں کوئی عاشق کیوں بن جاتا ہے دیوانہ

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ پھر سے گنگنایا.. "احمد نے پانی سے بھرا گلاس اس کے چہرے پر پھینکا.. وہ ہڑبڑا کا سیدھا ہوا.. "اب آیا تجھے ہوش؟؟ اترا سر سے عشق کا بھوت؟؟ "" ابے.. یہ کیا کیا احمد... "وہ اپنی آنکھیں صاف کرتے ہوئے چیخا.. "" اب بتا.. کی بکواس کر رہ تھا؟ "" بکواس تھوڑی کر رہا تھا.. سچ کہ رہا تھا... عشق ہو گیا ہے تیرے بھائی کو... "وہ پھر سے مسکرانے لگا" احمد.. کیا میں یہ حرکت کر لوں؟؟ "اشعر نے ہاتھ میں پانی سے بھرا جگ پکڑتے ہوئے اس سے پوچھا." "اجازت ہے.." احمد

نے فری ہینڈ دے دیا تھا"اوے...ابے اشعر..پاگل ہو گیا ہے تو؟مت کر یہ..دیکھ میں کہہ رہا ہوں پیچھے ہو جا..اچھا نہیں ہو گا پھر...ابے اشعر..."اس سے پہلے کے وہ اس پر پانی پھینکتا..وہ بوکھلا کر چیختے ہوئے وہاں سے بھاگا تھا

کیا ہوا انوش؟خیریت تم نے یہاں کیوں بلایا؟"تیمور نے اس کے پاس آ کر کہا جو ریلنگ سے ٹیک لگائے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے کھڑی تھی اس کو آتے دیکھ وہ سیدھی ہوئی تھی تیمور کو اس کی آنکھیں سرخ لگی جیسے وہ روتی رہی ہو "انوش..ٹھیک ہو نہ تم؟"تیمور نے تشویش سے پوچھا اس نے محض سر اثبات میں ہلایا"تم نے کہا تھا کے تمہیں مجھ سے محبّت ہے.."""کہا تھا نہیں..اب بھی کہتا ہوں.آئی رئیلی لو یو یار."وہ کہتے ہوئے دو قدم اس کے پاس آیا تھا انوشے بھی دو قدم پیچھے ہوئی تھی تیمور نے شدّت سے اس کے گریز کو محسوس کیا تھا"اگر تمہیں مجھ سے محبت ہے تو..اپنے عمل کے تم خود ذمہ دار ہو میں نے تمہیں نہیں کہا تھا مجھ سے محبّت کرنے کے لئے..اس میں میری کوئی غلطی نہیں ہے..جو بھی کیا ہے تم نے اپنی مرضی سے کیا ہے.."""انوش..کیوں وضاحت کر رہی ہو..صحیح سے بتاؤ مجھے کیا بات ہے،"اس نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا.اسے گھبراہٹ ہونے لگی تھی جیسے کچھ غلط نہ ہو جائے"میری شادی ہے تین مہینے بعد.."اس نے لگی لپٹی لگے بغیر کہا تیمور کو اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آیا تھا"کیا...کیا کہا تم نے؟"میری شادی ہونے والی ہے تیمور..بہتر ہو گا کے تم مجھ سے اب دور رہو..میں نہیں چاہتی کے تمہاری وجہ سے میری آنے والی زندگی پر کوئی اثر پڑے.."کتنی مشکل سے وہ یہ الفاظ ادا کر رہی تھی..صرف وہی جانتی تھی"تم...مجھ سے جان چھڑانے کے لئے جھوٹ تو نہیں بول رہی؟"تیمور کو لگ رہا تھا جیسے وہ مذاق کر رہی ہے"کیا تمہیں لگ رہا ہے کے میں جھوٹ بول رہی ہوں؟؟"انوشے کے سرخ پڑتے چہرے سے تیمور کو یہ یقین کرنا ہی پڑا تھا کے وہ سچ بول رہی ہے"اگر بلفرض تم سچ بھی بول رہی ہو تو..تم اپنے پیرنٹس کو منع کر دو اس رشتے کے لئے..میں جلد ہی اپنی مما کو تمہارے گھر بھیج دوں گا.." "تمہیں ایسا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے...جہاں میری شادی ہو رہی ہے..میری..مرضی..سے ہو رہی ہے.." اس نے نظریں چراتے ہوئے کہا"انوش..میں نے تم سے کہا ہے نہ کے تمہاری شادی صرف اور صرف مجھ سے ہو گی..اگر تم دلہن بنو گی تو صرف میری..سنا تم نے صرف میری..."اس نے خود پر ضبط کرتے ہوئے انگلی سے اپنے سینے پر دستک دیتے ہوئے کہا"میں تمہاری جاگیر نہیں ہوں تیمور ولید.."اس نے چبا کر کہا تیمور نے جھٹکے سے اس کا ہاتھ پکڑ کر

ریلنگ سے لگاتے ہوئے اس کے دائیں بائیں ہاتھ جمائے تھے "تم... محبّت ہو میری انوشے...اور اپنی محبّت اتنی آسانی سے میں کسے کے نام نہیں کر سکتا.."اس نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا "تمھاری محبّت کی میری نظر میں کوئی اہمیت نہیں ہے.."""انوش مجھے غصہ مت دلاؤ تم..اگر تم ابھی بھی صرف مذاق کر رہی ہو تو.پلیز ختم کرو اسے..مجھے بلکل بھی نہیں پسند.."وہ ناگواری سے بولا "تم ہو کون..جو میں تم سے مذاق کروں؟اور پلیز..دور رہ کر بات کرو.." انوشے کا اشارہ اس کے ہاتھوں کی طرف تھا جو اس نے ابھی بھی اس کے دائیں بائیں جما رکھے تھے "میں کون ہو تمہارا؟یہ تم اچھی طرح سے جانتی ہو..اگر تم جان کر بھی انجان بننا چاہتی ہو تو..میں بتا دوں تمہیں کے...میں عاشق ہوں تمہارا ..اور ہونے والا شوہر بھی.."اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس نے کہا "میرے ہونے والے شوہر کا نام ارسلان ہے تیمور نہیں.."انوشے نے بھی اسی کے انداز میں کہا "اگر ایک دفع بھی اور تم نے اس کا نام لیا نہ انوش.خدا کی قسم.. ..زندہ زمین میں گاڑ دوں گا میں اسے.." تیمور کے جبڑے بھینچ گئے تھے انوشے کو خوف ہونے لگا تھا اس کے انداز سے چہرہ بھی ضبط کے مارے لال ہونے لگا تھا "جو سچ ہے وہ میں نے تمہیں بتا دیا..بہتر ہو گا کے تم بھی اس حقیقت کو قبول کر لو.."انوشے نے کہتے ہوئے اس کا ہاتھ ہٹایا تھا "کب ہے تمہاری شادی؟"تیمور کے اس سوال پر اسے حیرت ہوئی تھی اس نے چونک کر اس کے چہرے کی طرف دیکھا تھا جس کر تاثرات میں کوئی فرق نہیں آیا تھا "تین مہینے بعد...ہم ...نکاح پر نکاح جائز نہیں ہوتا نہ انوش؟..تو پھر میں ابھی اس وقت تم سے نکاح کر لیتا ہوں...پھر تمہاری تین مہینے بعد والی شادی بھی کینسل ہو جائے گی..اور تم بھی ہمیشہ کے لئے میری ہو جاؤ گی"انوشے نے لب بھینچ لئے تھے..."ایک بار کہ دیا نہ میں نے کے نہیں ہے مجھے تم سے محبّت... سمجھ نہیں آتی تمہیں؟؟""میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ کہو..تب مانو گا میں...""مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ؟کیوں تم مجھے سکون سے سانس نہیں لینے دیتے؟؟جب ایک دفعہ کہ دیا ہے تم سے کے میں نہیں شادی کرنا چاہتی تم سے..تو کیوں پیچھے پڑے ہو میرے؟"وہ رو پڑی تھی "میں نے بہت...بہت مشکل سے خود کو تم سے دور رکھا ہے تیمور...ہاتھ جوڑتی ہوں میں تمہارے سامنے..خدا کے...خدا کے لئے میری زندگی سے دور چلے جاؤ..اور امتحان مت لو میرا..ایک ماں کی... محبّت کی..امید کی زنجیر میں بندھی ہوں میں ..جسے چاہ کر بھی نہیں توڑ سکتی..مجھے وعدہ پورا کرنا ہے اپنے مرحوم بابا کا..انہوں نے..زبان دی تھی اپنی بہن کو..کے میری شادی..ان کے بیٹے سے ہو گی..بچپن میں ہی..میری منگنی ہو گئی تھی..اور اب..شادی بھی ہونے والی ہے..اسی

لئے...چلے جاؤ تیمور پلیز...چلے جاؤ" انوشے نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑے ہوئے تھے آنسوؤں سے اس کا چہرہ بھیگ چکا تھا اور تیمور کا چہرہ دھواں دھواں ہو رہا تھا" جسے وہ صرف اپنی ملکیت سمجھتا آیا تھا وہ تو نہ جانے کب سے کسی اور کی امانت تھی یہی بات تیمور کو سوئی کی طرح چبھے جا رہی تھی"..آسان نہیں ہو گا میرے لئے بھی.. لیکن میں..میں بھول جاؤں گی تمہیں...تم بھی کوشش کرنا..اتنا مشکل نہیں ہے یہ..میں..دعا کرونگی کے.. تمہیں جلد ہی کسی اور سے محبّت ہو جائے..اور میری محبّت تمہارے دل سے نکل جائے...خدا حافظ تیمور..."انوشے نے بھیگی آنکھوں سے آخری دفعہ اس کے چہرے کو دیکھا تھا جو اس کے دل میں بس چکا تھا.. جس سے پتا نہیں اسے کب محبّت ہو گئی تھی.. تیمور کی شدّتوں نے کب اسے اپنا بنا لیا اسے خبر نہ ہو سکی تھی اس نے آہستہ سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑایا تھا اور آخری دفعہ اس کی ساکت خالی خالی سی آنکھوں میں دیکھا.."آئیم سوری تیمور...."یہ آخری بات تھی جو اس نے کہی.کہ کر وہ رکی نہیں تھی وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی تیمور نے کرب سے اپنی آنکھیں بند کر لی تھی انوشے نے اسے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا تھا کے کہیں اس کا دل پھر سے اس کے ساتھ دغا نہ کر جائے تیمور کا دل خون کے آنسوں رو رہا تھا اس کے پاس اتنا اختیار بھی نہیں تھا کے وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر جانے سے روک لیتا...ہمیشہ کے لیے اسے اپنے دل میں چھپا لیتا..اسے لگ رہا تھا کے وہ بے جان سا وہاں کھڑا ہے..اس کا دل..اس کی جان اس کے پاس نہیں تھی..ایک آنسو اس کی آنکھ میں سے نکل کر اس کے گریبان میں جزب ہو گیا تھا" تیمور....!!"احمد کی آواز پر اس نے مڑ کر اسے دیکھا تھا اور کچھ بھی کہے بغیر وہ اس کے سینے سے جا لگا تھا وہ خود کو رونے سے روک نہیں پا رہا تھا"حوصلہ کر یار...ایسے ہمّت تھوڑی ہارتے ہیں..."احمد اسے خود میں بھینچے ہوئے تھا"وہ کیوں نہی سمجھتی احمد؟زندگی ہے وہ میری..نہیں رہ سکتا میں اس کے بغیر..."وہ اس کے کندھے پر سر رکھے..بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو یا تھا ...

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

احمد.. میں اشعر کے ساتھ جارہا ہوں زرنور کو تو لے آنا.." حارث نے احمد کے پاس آکر کہا تھا جو زین کے ساتھ کھڑا " تھا"اور مناہل؟""" لائبہ لے آئے گی اسے.. ٹھیک ہے پھر ہم دونوں نکلتے ہیں.. """ چل ٹھیک ہے.. میں آدھے گھنٹے تک آؤں گا""" اوئے حارث.. جلدی کر یار "اشعر کے بلانے پر وہ چلا گیا تھا"اوکے زین.. اب میں بھی چلتا ہوں.. سچ میں یار آج بے حد مزہ آیا ہر چیز اپنی جگہ پر فیکٹ تھی کسی چیز کی کمی نہیں تھی. اللہ تجھے ایسی بہت سی کامیابیاں عطا فرمائے ..ا"""بس بس زیادہ فارمل ہونے کی ضرورت نہیں ہے.. "زین کہتے ہوئے اس کے گلے لگا تھا"اور ہاں.. اب انتظار مت کروا اسے.. رنگ دے دے اسے مجھے پتا ہے انکار نہیں کرے گی وہ.. """ دیکھوں گا.. """ ابھی بھی دیکھوں گا؟ رک جا بھیجتا ہوں ابھی اس کو تیرے پاس.. "احمد اسکو دھمکاتے ہوئے بولا""" اچھا میرے بھائی اچھا.. میں خود چلا جاتا ہوں اس کے پاس.. یہ لے میں جارہا ہوں بس خوش؟"زین کہتے ہوئے وہاں سے ہٹا تھا احمد بھی مسکراتے ہوئے پارکنگ میں آگیا تھا جہاں ریاض حیدر مناہل اور لائبہ پہلے سے ہی موجود تھے زرنور کو دیکھ کر اس کے ابرو تن گئے تھے جو ان لوگوں سے قدرے فاصلے پر راحیل کے ساتھ کھڑی کوئی بات کر رہی تھی احمد کے قدم ان کی جانب ہی بڑھے تھے" "چلیں نور.. دیر ہو رہی ہے "اس نے زرنور کے گرد اپنے بازو پھیلا کر اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہا""" اوہ.. ارمان خانزادہ.. کیسے ہیں آپ؟"راحیل نے مسکراتے ہوئے اس طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا"ارمان احمد خانزادہ"اس ن

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

احمد.. میں اشعر کے ساتھ جارہا ہوں زرنور کو تو لے آنا.." حارث نے احمد کے پاس آکر کہا تھا جو زین کے ساتھ کھڑا " تھا"اور مناہل؟""" لائبہ لے آئے گی اسے.. ٹھیک ہے پھر ہم دونوں نکلتے ہیں.. """ چل ٹھیک ہے.. میں آدھے گھنٹے تک آؤں گا""" اوئے حارث.. جلدی کر یار "اشعر کے بلانے پر وہ چلا گیا تھا"اوکے زین.. اب میں بھی چلتا ہوں.. سچ میں یار آج بے حد مزہ آیا ہر چیز اپنی جگہ پر فیکٹ تھی کسی چیز کی کمی نہیں تھی. اللہ تجھے ایسی بہت سی کامیابیاں عطا فرمائے ..ا"""بس بس زیادہ فارمل ہونے کی ضرورت نہیں ہے.. "زین کہتے ہوئے اس کے گلے لگا تھا"اور ہاں.. اب انتظار مت کروا اسے.. رنگ دے دے اسے مجھے پتا ہے انکار نہیں کرے گی وہ.. """ دیکھوں گا.. """ ابھی بھی دیکھوں گا؟ رک جا بھیجتا ہوں ابھی اس کو تیرے پاس.. "احمد اسکو دھمکاتے ہوئے بولا""" اچھا میرے بھائی اچھا.. میں خود چلا جاتا ہوں اس کے پاس.. یہ لے میں جارہا ہوں بس خوش؟"زین کہتے ہوئے وہاں سے ہٹا تھا احمد بھی مسکراتے ہوئے

پارکنگ میں آگیا تھاجہاں ریاض حیدر مناہل اور لائبہ پہلے سے ہی موجود تھے زرنور کو دیکھ کراس کے ابرو تن گئے تھے جو ان لوگوں سے قدرے فاصلے پر راحیل کے ساتھ کھڑی کوئی بات کررہی تھی احمد کے قدم ان کی جانب ہی بڑھے تھے "چلیں نور.. دیر ہورہی ہے "اس نے زرنور کے گرد اپنے بازو پھیلا کر اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہا""اوہ..ارمان خانزادہ..کیسے ہیں آپ ؟"راحیل نے مسکراتے ہوئے اس طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا"ارمان احمد خانزادہ"اس نے سرد لہجے میں تصیح کرتے ہوئے ہاتھ بڑھادیا تھالیکن مسکرانے کی ضرورت نہیں محسوس کی""ایکسکیوزمی..راحیل ..پھر ملاقات ہوگی.."زرنور نے ہی جلدی سے کہا"اوکے زرنور..گڈ بائے..""یہ کیا حرکت تھی احمد؟میں بات کر رہی تھی اس سے"راحیل کے جانے کے بعد اس نے ناراضگی سے احمد کو کہا"جو بھی بات کرنی ہے مجھ سے کیا کرو.." "کیا ہوگیا ہے احمد..کلاس فیلو ہے وہ میرا.."اس نے منہ پھلا کر کہااور اسکا ہاتھ بھی ہٹادیا"اور میں شوہر ہوں تمہارا ..میرے علاوہ کسی اور سے بات کروگی تو اچھا نہیں لگے گا مجھے.."احمد نے بھی اسی کے انداز میں کہا"ریاض..چابی دے بائیک کی.."""ہم کار میں نہیں جانے والے تھے؟زرنور نے اسے ریاض کی بائیک کے پاس کھڑے ہوتے دیکھ کہا"نہیں..آج ہم بائیک پر جائیں گے.."چابی کینچ کرتے ہوئے اس نے ہم پر زور دیتے ہوئے کہا""اہم اہم.."حیدر اور ریاض نے شرارت سے گلے کھنکھارے تھے"اوہ ہیلو..میں کوئی نہیں جارہی بائیک پر.."اس نے بدک کر کہا" "آج تو اسی پر جاؤگی تم...اور تمہیں تو شوق بھی بہت ہے ہیوی بائیک چلانے کا..""ہاں تو چلانے کا ہے..بیٹھنے کا نہیں ہے..میں..میں نہیں جاؤں گی اس پر..""چلانا بھی سکھادوں گا میں..تم بیٹھو تو سہی...ہ"احمد نے کہتے ہوئے اپنی گردن میں لپٹی اجرک شال نکال کر حیدر کو پکڑائی تھی"ارے میرے کپڑے تو دیکھو..میں کیسے بیٹھوں گی؟زرنور نے بوکھلا کر کہا"ہاں تو ہم ہیں نہ مدد کرنے کے لئے.."مناہل اور لائبہ جلدی سے بولی اور پھر اس کے چیخنے کی پرواہ کئے بغیر زبردستی اس کو بائیک پر بٹھایا تھا"اللہ اللہ..میں مرجاؤں گی احمد...مت کرو پلیز.."احمد کو بائیک سٹارٹ کرتے دیکھ اس نے رودینے والے انداز میں کہا"مجھے پکڑ لو نور..گرجاؤ گی ورنہ.."احمد نے اس کے ڈر کو خاطر میں لائے بغیر کہا ریاض اور حیدر محفوظ ہوتے ہوئے اس کی ویڈیو بنارہے تھے"اور جیسے ہی احمد نے بائیک آگے بڑھائی زرنور کی زوردار چیخ نکلی تھی اس نے مظبوطی سے احمد کو پکڑ لیا تھا""تم گرادوگے مجھے احمد..روکو بائیک.."اس نے زور سے کہا تھا"اگر تم نے

چیخنا بند نہ کیا تو. میں واقعی میں گرادوں گا تمہیں.."""میں دیکھ لوں گی تمہیں اچھی طرح سے.."وہ دانت کچکچاتے ہوئے بولی

آرام سے مناہل آرام سے.. پتھر ہے آگے.. سائیڈ پر سے آؤ.."لائبہ نے اس کا بازو پکڑ کر دوسری سائیڈ پر رخ کیا" "اففو لائبہ.. آخر تم لے جا کہاں رہی ہو مجھے ایسے؟" مناہل نے جھنجھلا کر کہا کیوں کے لائبہ نے اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ رکھی تھی اسی لئے اس کو سہارا دے کر چل رہی تھی "بس تھوڑا سا صبر کرو.. ابھی پتا چل جائے گا.."""دیکھو اگر یہ کوئی شرارت ہے نہ تم لوگوں کی تو اچھا نہیں ہو گا پھر """ویل.. ہے تو شرارت ہی.. لیکن تمہیں پسند بھی بہت آئے گی .."لائبہ نے معنی خیزی سے کہا" مناہل یہاں سے ذرا پیر اوپر اٹھاؤ.."""کیوں؟ پتھر ہے کیا؟" مناہل نے پوچھا" نہیں پتھر نہیں ہے لیکن تم اٹھاؤ پیر.."لائبہ کے کہنے پر اس نے ویسے ہی کیا" ٹھیک ہے اب میں تمہاری پٹی ہٹا رہی ہوں" اس نے کہتے ہوئے پیچھے جا کر مناہل کی پٹی کھول دی تھی اس نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولی سمندر کی لہریں ساحل پر اپنا سر پٹخ رہی تھی جنوری کی راتیں تو ویسے بھی گہری سیاہ اور صرف ہوتی ہیں ابھی بھی ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھی اس نے اپنے دائیں بائیں دیکھا سمندر کی ٹھنڈی گیلی ریت پر جلتے ہوئے دیوں کا دل کا بڑا سا شیپ بنایا گیا تھا جس کے اندر گلاب کی پتیاں بچھی ہوئی تھی جن پر وہ دونوں کھڑے تھے"حارث...!!"اس نے حیرت سے اپنے سامنے کھڑے حارث کا نام لیا جو اس کے قریب آ کھڑا ہوا تھا"ہیپی برتھ ڈے مناہل.."""تم.. تمہیں یاد تھا حارث؟"""تمہیں کیا لگا تھا کے میں بھول جاؤں گا؟ کیا ان گزرے ہوئے بیس سالوں میں کبھی ایسا ہوا ہے جو میں تمہاری برتھ ڈے بھول جاؤں؟ وہ گولڈن ریپر والا گفٹ.. کسی عائشہ کے لیے نہیں.. تمہارے ہی لئے لیا تھا میں.. لیکن وہ وہیں پر رکھا ہے تم گھر جا کر لے لینا ..کیوں کے ابھی تمہیں تمہیں دینے کے لئے میرے پاس اس سے بھی زیادہ اسپیشل گفٹ ہے" حارث نے کہتے ہوئے اپنے جیب میں سے کالے رنگ کا مخملی کیس نکال کر اس میں سے ڈائمنڈ اور سرخ یاقوت کی بنی انگوٹھی نکالی مناہل پلکیں جھپکے بغیر اس کو دیکھ رہی تھی "تھوڑا سا فلمی ہے.. لیکن تمہیں پسند ہی اس طرح کی چیزیں ہیں تو ایسے ہی سہی.."وہ

کندھے اچکاتے ہوئے گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا"اپنی پوری زندگی میں 'میں نے صرف ایک لڑکی کو سوچا ہے.. صرف اسی سے محبّت کی ہے صرف اسے ہی چاہا ہے اور وہ صرف تم ہو مناہل. صرف تم.. میں نے اپنا دل اپنی جان تمہارے نام کر دیا ہے.. کیا تم اپنی زندگی میرے نام کر سکتی ہو؟.. مجھے تمہارا جواب پتا ہے لیکن میں پھر بھی تمہارے منہ سے سننا چاہتا ہوں. کرو گی تم مجھ سے شادی؟ وہ اپنی آنکھوں میں شوق کا ایک جہاں آباد کئیے منتظر تھا چند لمحے تو وہ ساکن کھڑی رہی اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا کے جو وہ دیکھ رہی ہے وہ کوئی خواب نہیں حقیقت ہے.. مناہل ایک دم ہی اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی اس کے ہونٹوں پر بھیگی مسکراہٹ تھی پورا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا"ہاں.. میں کروں گی تم سے شادی حارث.. ضرور کروں گی" وہ روتے ہوئے اس کے گلے لگی تھی" حارث اپنی آنکھیں بند کر کئیے مسکرا دیا تھا بلآخر اس کا مقصد آج پورا ہو گیا تھا" مناہل.. انگوٹھی تو پہنانے دو.."اسکے شرارت سے کہنے پر وہ آنسو صاف کرتی الگ ہوئی تھی اور اپنا مخروتی ہاتھ اس کے سامنے کر دیا تھا جسے تھام کر حارث نے اپنے نام کی انگوٹھی اس کی انگلی میں سجادی تھی "ہو گیا تمہارا خواب پورا، اب خوش؟" حارث نے دلچسپی سے اس کے چہرے پر بکھرے رنگوں کو دیکھ کر کہا "ہاں میں خوش ہوں.. بہت خوش.. آئی رئیلی رئیلی.. لویو. حارث ""لویو ٹو میری جان" اسنے محبت سے مناہل کا ہاتھ چوما "

احمد..." زرنور نے اسے اپنی جانب متوجہ کرنا چاہا جو موبائل پر جھکا ہوا تھا"ہوں..!!"اس نے بس اتنا ہی کہا" .. سارے راستے زرنور اس سے لڑتے ہوئے آئی تھی ابھی بھی وہ دونوں کار سے ٹیک لگا کر کھڑے تھے"احمد...."اس نے پھر سے کہا"بولو یار.. سن رہا ہوں میں"اس نے جھکے سر کے ساتھ ہی جواب دیا"اف.. جب تم میرے ساتھ ہوا کرو نہ تو اس کو جیب میں ہی رکھا کرو اپنی.."زرنور نے ناراضگی سے کہتے ہوئے اس کے ہاتھ سے فون جھپٹ لیا اور آف کر کے اپنے کلچ میں ڈال لیا"جو آپ کا حکم.. زوجہ محترمہ.. فرمائیں کیا کہنا ہے؟"احمد نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے اسکی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا"تم نے تو پرپوز نہیں کیا مجھے ایسے.."زرنور کا اشارہ مناہل اور حارث کی طرف تھا احمد نے پہلے ان دونوں کو دیکھا اور پھر زرنور کو"پرپوز تو شادی کے لئے کیا جاتا ہے.. اور تمہاری شادی ہو نہیں گئی؟""میری شادی ارمان سے ہوئی ہے مجھے... احمد سے نکاح کرنا ہے.. کرو گے تم مجھ سے شادی؟"زرنور نے نچلا لب دانتوں تلے

دبا کر مسکراہٹ روکتے ہوئے کہا احمد اپنی پیشانی مسلتے ہوئے ہنس دیا "اگر میں انکار کر دوں تو؟؟"اس نے معنی خیزی سے کہا" کر کے دکھاؤ تم انکار. گولیوں سے اڑا دوں گی.. "اس نے دھمکاتے ہوئے کہا"ویٹ ویٹ.. کروں گا.. کروں گا میں تم سے شادی.. بس گولی مت چلانا.. "اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا پھر دونوں ہی ہنس پڑے تھے

اشعر تم نے منگنی کیوں کی تھی مجھ سے؟"لائبہ نے ہوا سے اڑتے ہوئے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے پوچھا" اشعر پہلے تو اس کی بات پر چونکا"کیوں کے دماغ خراب ہو گیا تھا میرا.. بھوت سوار ہو گیا تھا میرے سر پر کسی چڑیل سے شادی کرنے کا اسی لئے تم سے منگنی کی... "اشعر کے اتنے سکون سے کہنے پر اس کا منہ حیرت سے کھلا"جھوٹ بول رہے ہو نہ؟"اس نے مشکوک انداز میں کہا"نہیں میں سچ کہ رہا ہوں.. تمہارے چہرے میں مجھے ایک چڑیل کی شکل نظر آتی تھی جبھی تو تمہیں پرپوز کیا تھا اشعر نے کہتے ہوئے لائبہ کا چہرہ دیکھا پھر قہقہ لگا کر ہنس پڑا"اف لائبہ.... محبت کرتا ہوں تم سے جبھی تو شادی کرنا چاہتا تھا.. لیکن تمہارے ابا جان.. "اس نے بات ادھوری چھوڑ کر سر جھٹکا" بابا کو.. میں نے ہی منع کیا تھا اشعر.. کیوں کے میں اتنی جلدی شادی نہیں کرنا چاہتی تھی"اس نے نظریں جھکا کر کہا" جانتا ہوں میں.. "اشعر کے کہنے پر لائبہ نے چونک کر اس کو دیکھا"تم... پھر بھی ناراض نہیں ہو مجھ سے؟""نہیں.. کیوں کے محبت میں زبردستی نہیں کی جاتی اگر انکار سسر یا ساس صاحبہ کی طرف سے ہوتا تو تب بات اور تھی""اگر میں ہاں کہ دوں تو،،،،؟"اس دفعہ اشعر نے اس کی کاجل سے لبریز آنکھوں میں دیکھا"تو مجھے لگے گا کے تم مذاق کر رہی ہو. لیکن اگر سچ کہ رہی ہو تو. کل ہی برات لے آؤں گا پھر""تیاری شروع کر دو برات لانے کی اشعر.. دلہن مان گئی ہے تمہاری..." لائبہ اس کے تاثرات دیکھ رہی تھی وہ پورا اس کی جانب گھوم گیا تھا"مزاق مت کرو لائبہ.. دھڑکن رک جائے گی میری "وہ ہنس دی"مذاق نہیں کر رہی میں.. میں سچ کہ رہی ہوں.. شادی کے لئے تیار ہوں میں.. لیکن صرف اس شرط پر کے تم مجھے سکون سے پڑھنے دو گے"اوہ.. تھینک یو سو مچ لائبہ... مجھے تمہاری ساری شرطیں منظور ہیں.. تم نہیں جانتی کے تم نے مجھے کتنی بڑی خوشی دی ہے"اس نے فرط جذبات سے کہا لائبہ نے مسرور ہوتے ہر اس کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے اپنی آنکھیں موندلی تھی اشعر نے بھی اسے اپنے حصار میں لے لیا تھا

میری بات مان.. یہ زمانہ دیوداس بننے کا نہیں ہے.. اگر شادی کرنی ہے تو لڑکی کے باپ کے پاس جا اور سینہ ٹھوک کر " بول کے.. مجھے تمہاری لڑکی پسند ہے اس کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دو.. اگر ابّا نہ مانے تو.. بھگا کر لے آ لڑکی کو.. شادی ہم کروادیں گے جب غصّہ ٹھنڈا ہو جائے ابّا کا.. تو جا کر معافی مانگ لینا... بس اتنی سی بات ہے" حیدر نے کہتے ہوئے ہاتھ جھلایا "ابے حیدر کے بچے.. سارا مسلئہ ہی تو ابّا کا ہے..""ہاں بھائی وہ ہی تو کہہ رہا ہوں میں.. تو ابّا کی فکر مت کر ...ان کو ہم سمبھال لیں گے" "ابے ڈھکن.. کیسے سمبھالے گا ابّا کو؟؟ نہیں ہیں ابّا...اللہ کو پیارے ہو گئے..." تیمور نے دانت پیستے ہوئے کہا جہاں حیدر کھسیاہٹ کا شکار ہوا وہیں ریاض قہقہ لگا کر ہنسا "ابے تو پھر اب کیا مسلئہ ہے..؟ ابّا نہیں ہے تو اچھی بات ہے.. زیادہ محنت نہیں کرنا پڑیگی.. امّاں آسانی سے مان جائے گی.." حیدر نے پھر سے نارمل ہوتے ہوئے کہا "امّاں بھی نہیں ہے.." تیمور نے منہ لٹکا کر کہا ""ابے یار.. نہ اماں ہے.. نہ ابّا ہے.. تو کیا جناتوں کے ساتھ رہتی ہے وہ؟؟" حیدر نے گھور کر کہا "نانی کے ساتھ رہتی ہے.. لیکن پھوپھو اور ان کے بیٹے نے یہاں کام خراب کیا ہوا ہے""ابے تو یہ کون سا کوئی بڑا مسلئہ ہے؟.. بیٹے کو اٹھا لیتے ہیں.. دو چار گھنٹے میں اس کا دماغ ٹھیک کر دیں گے.. پھوپھو کا خود ہی سیٹ ہو جائے گا.. اور خود ہی پیچھے بھی ہٹ جائیں گے وہ لوگ.. پھر چشمش تیری.." ریاض نے آرام سے سارا منصوبہ ترتیب دیا "اتنا آسان نہیں جتنا تم لوگ سمجھ رہے ہو...""اتنا مشکل بھی نہیں ہے. چاند پر تھوڑی چلی گئی ہے وہ جو تجھے مل نہیں سکتی.. تو ٹینشن مت لے ہو جائے گی تیری شادی.." ریاض نے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کو تسلی دی تھی "سچ کہہ رہے ہو؟؟""ہاں یار بلکل سچ کہہ رہے ہیں.. اگر دوست ہی دوست کے کام نہ آئے تو کیا فائدہ ایسی دوستی کا ؟""حیدر.. ریاض.. سچ میں اگر تم دونوں نہ ہوتے تو.. کسی فوٹ پاتھ پر بیٹھا رو رہا ہوتا میں.." تیمور نے خوشی سے کہتے ہوئے ان کو گلے لگایا.." حارث اور مناہل کو دیکھ کر حیدر کے دل نے شدت سے دعا کی تھی کے کاش.. یشفہ بھی اس کے ساتھ ہوتی تیمور کی شادی کروانے کے بعد اس کا ارادہ اپنی سیٹنگ کرنے کا بھی تھا وہ مسکراتے ہوئے تیمور سے الگ ہوا "چل موٹے.. نکال اپنا "اوپو" کا فون..""پہلے کام تو پورا کر پھر تجھے ڈبہ پیک لے کر دوں گا.." تیمور نے یقین دلاتے ہوئے کہا "ابے ڈھکن.. جب تو میں ایک نہیں دس فون لوں گا تجھ سے ابھی تو. تو اپنا فون نکال. مجھے سیلفی لینی ہے ..میں اپنے آئی فون سے لے لیتا.. لیکن تجھے تو پتا ہے کے وہ اس ڈاکورانی نے توڑ دیا ہے" حیدر کے معصومیت سے کہنے پر

تیمور نے اس کو اپنا فون دے دیا تھا" کیا خیال ہے.. ان چڑیا اور کبوتروں کو بھی بلا لیں؟؟" ریاض نے ان لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا" رہنے دے ان کو... ان لوگوں نے ہم کو بلایا. جو ہم ان کو بلائیں.. "حیدر نے فرنٹ کیمرہ آن کرتے ہوئے کہا" اوے تیمور.. مسلئہ حل ہو گیا ہے نہ اب تیرا.. ٹھیک کر اپنا منہ.. لگ رہا ہے کے کسی نے دو تھپڑ مار کر کھڑا کیا ہے"" "اچھا ایک منٹ رک.. " تیمور نے جلدی سے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ رگڑا تھا" اچھا بیٹا.. ہمارے بغیر سیلفی... "وہ لوگ سمندر کی طرف رخ کئے کھڑے تھے اسی لئے ان کو پتا نہیں چلا کے کب حارث نے آ کر ریاض اور تیمور کی گردن میں ہاتھ ڈالا" ہاں تو اب تم لوگ گھر بار والے بننے جا رہے ہو.. دوست کہاں سے یاد آئیں گے تم کو" حیدر کے منہ بسور کر کہنے پر وہ ہنس پڑا" ڈرامے باز... مجھے دے فون.. میں لیتا ہوں سیلفی... "" "پہلے ایک سیلفی میں ہم تینوں کی لوں گا.. کیوں کے اس کا اسٹیٹس مجھے ڈالنا ہے" تین کنوارے.. "" "ارے بھئی.. میں بھی تو ابھی کنوارہ ہی ہوں .. مجھے بھی شامل کرو اس سیلفی میں" حارث کے کہنے پر اس نے ہنستے ہوئے ایک پکچر کلک کی تھی" آ جاؤ بھائی لوگ .. یہاں سیلفی سین آن ہو چکا ہے... " حارث نے پیچھے مڑ کر احمد اور اشعر کو بھی بلایا تھا"" "اشعر کو نہیں لوں گا میں اپنی سیلفی میں.. "حیدر نے اس کو آتے دیکھ کہا" کیوں بے.. میری کون سی دشمنی ہے تیرے ساتھ؟؟" اشعر نے حیرت سے کہا"" "ابے تو بہت موٹا ہے.. پوری سکرین پر تو آ جاتا ہے.. ہمیں جگہ نہیں ملتی پھر.. "" "میں موٹا ہوں؟؟؟" اس نے اپنی ابرو اٹھا کر کہا" رک ابھی تجھے بتاتا ہوں... "اشعر کے کہتے ہوئے اس کو مارنے کو لپکا تھا ب" بچاؤ.. بچاؤ... موٹا میرے پیچھے لگ گیا... "حیدر اس سے پہلے ہی وہاں سے چیخ کر کہتے ہنستے ہوئے بھاگا تھا.. وہ سب کھلکھلا کر ہنس پڑے تھے.. آسمان پر چمکتے چاند نے بھی اللہ سے ان کی دوستی ہمیشہ سلامت رکھنے کی دعا کی تھی .....

"ختم شد "

www.kitabnagri.com

اگرآپ ہماری ویب پراپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کرواناچاہتے ہیں

تواس میل کےذریعے رابطہ کریں۔

samiyach02@gmail.com

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com